فہرست ظفر جلیل

تمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیشمار ہی اوس پاک پروردگار کی لئی کہ ہمکو توفیق دی اپنی ذکر کی اور راہ بتائی اپنی
شکر کی یا الٰہی درود و سلام بیحد نازل کر خاتم النبیین شفیع المذنبین رسول امین پر اور انکی
اصحاب ابرار اور آل اطہار پر اور سب پر اور اس عاجز کو دنیا مین اتباع اونکا نصیب کر
اور حشر مین اونکی خادمون مین منسوب کر آمین آمین آمین یا اله العالمین بعد ازین فقیر احقر
العباد محمد قطب الدین غفر اللہ لہ ولوالدیہ بہائی مسلمانون کی خدمت مین التماس کرتا ہی
کہ کتاب مستطاب حصن حصین کہ مشتمل ہی حدیثون اور دعاؤن فرمائی ہوئی سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم کی کو لائق اسکی ہی کہ اگر اوسکو تعویذ جان کا کرین بجا ہی اور آب زر سی لکھین تو
سزا ہی کیونکہ جو برکت اور کثرت ثواب کی اون دعاؤن وغیرہ مین ہو گی کہ زبان مبارک
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible] آئی ہوئی ہین ممکن نہین کہ غیر مین ہو پس ہر مومن کو
چاہئی کہ اوسکو وسیلہ نجات دارین کا کری کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لقد کان لکم فی رسول اللہ
اسوۃ حسنۃ لمن کان یرجو اللہ والیوم الآخر یعنی البتہ ہی تمہاری لئی بیچ افعال رسول خدا کی

بڑی اچھی واسطی اوسکی کہ امید رکہتا ہی اللہ تعالی کی اور دن آخرت کی اس لیٔ اس عاجز نی واسطی نفع
پہانی مسلمانون کی اور وسیلہ کرنی مغفرت اپنی کی ترجمہ اوسکا ہندی مین موافق شرحون کے
لکہا اور فائدی اوسکی مشکوۃ اور شرح ملا علی قاری اور شرح شیخ فخر الدین رحمہما اللہ کیسی کہ اولاد
حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کیسی ہین لکہی یعنی بعد ترجمہ دعا روغیرہ کی فضیلت اور حل
مطلب اوسکی لکہی اور دعائین بہی کہ خوب تہین اوسمین درج کین اور علامت اوسکی کہ ترجمہ
ف کا لکہا اور بعد تمام ہونی کی اکثر جا ی کذا ذکر کر نام اوس کتاب کا یا کتاب والی کا
لکہا کہ جس سے وہ نقل کیا اور اخیر کتاب مین ایک خاتمہ لکہا کہ مشتمل ہی حدیثون خوش مضمون
اور بکار آمدنی کو کہ مشکوۃ وغیرہ مین سی چنکر اسی طرح ترجمہ اور فائدی اوسکی بہی لکہی اور وجہ اولن
حدیثون کی لکہنی کے یہہ ہی کہ پرہیزگاری اور آراستگی نفس کے ہر کسی کو لازم ہی تا عبادت اچھی طرح
مقبول ہو چنانچہ امام غزالی رحمہ اللہ نی منہاج العابدین مین لکہا ہی کہ اصل عبادت مین تین چیزین ہین
ایک توفیق اور مدد اللہ تعالی کی اور وہ پرہیزگارون کو ہوتی ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی
اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی مدد اور حفاظت اللہ تعالی کی ساتہہ پرہیزگارون کے ہی اور دوسری اصلاح عمل کی
اور وہ بہی پرہیزگارون کی لیٔ ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِیْدًا یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ یعنی ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور پرہیزگاری کرو اور
کہو بات اچہی اور سنوار دیگا خدا تمہاری لیٔ عمل تمہاری اور بخشیگا تمہاری لیٔ گناہ تمہارے اور
تیسری قبول عمل اور وہ بہی پرہیزگارون کی لیٔ ہی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ یعنی
قبول نہین کرتا ہی خدا تعالی عمل کو مگر پرہیزگارون سی پس مدار عبادت کا ان تین چیزون پر ہوا اول
توفیق چاہیٔ تا عمل کرے بعد اوسکی سنوارنا چاہیٔ تا عمل بی نقصان ہووی بعد ازان قبول چاہیٔ تا فائدہ عبادت کا
حاصل ہو اور ان تین چیزون کی لیٔ ہی تضرع اور سوال سب عابدون کا رَبَّنَا وَفِّقْنَا لِطَاعَتِکَ وَتَمِّمْ تَقْصِیْرَنَا وَتَقَبَّلْ

اَتمِمْ لَنَا یعنی ای رب ہماری توفیق دی ہمکو اپنی طاعت کی اور تمام کر تقصیر ہماری اور قبول کر عمل
ہماری اور یہہ تینون باتین تقوی سی میسر ہوتی ہین تمام ہوا کلام امام غزالی کا اور یہی مضمون سرور عالم
صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤن سی بہی سمجہا جاتا ہی اور مصنف نی بہی اسپر اشارہ کیا ہی آداب
دعا مین بس اسی لئی اخیر مین ایسی حدیثین لاحق کی گئین کہ بیدار کرین خواب غفلت سی اور اونکی تاثیر
آدمی پر بعض گار ہو جاوی بس چاہئی یون کہ جسکو اللہ تعالی توفیق اس کتاب کی دعاؤن کی پڑہنی کی
دلی وہ بعد ہی تمام وظیفہ کی جسقدر ہوسکی مطالعہ اوسکا بہی اپنی پر لازم کری اور اہل علم جہان
اسکا ذکر ین کہ ہندی عبارت کو دیکہکر کیا کرینگی بلکہ یہہ دیکہین کہ حب عجائب و غرائب اسکی معلوم
ہونگی کہ ہر کسی کا مطلب اور حاجت بر آری ہر امر کی اسمین موجود ہی آپ اپنی ہزار کام چہوڑ کر مشغول ہو
اپنی کو اسمین غنیمت اور بہبودی سمجہین گی کسواسطی کہ کوئی کام دین و دنیا کا ایسا نہین کہ اوس
عقدہ کشائی اوسکی نہو اور زیادہ خوبی یہہ ہی کہ جب بہت سی کتابین دیکہین گی تب اتنی مطالب
معلوم کرینگی اسمین بی محنت موجود ہین اور حکیم خیر اللہ شاہ نی کہ احباء عاجز کی سی ہین تاریخ اس
شرح کی اتمام کی ظفر جلیل کہی اور یہی نام اسکا رکہا گیا یعنی اسپر عمل کرنی سی آدمی مطلب پاب
و فتحیاب دارین کا ہوتا ہی اور بعد طیار ہونیکی اول سی آخر تک پیچ حضرت مخدومی مکرمی استاذی
مولوی محمد اسحق صاحب زاد اللہ شرفا کی عرض کی اور از راہ کرم عمیم کی باوجود بی استعدادی
میری کی پسند فرمائی پس بعد اسکی بہی اگر کوئی صاحب غلطی ملاحظہ فرماوین شرحون سی تحقیق کر کر بنا دین
کہ بندہ بہر حال تقصیر وار ہی رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ
عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا
فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ ٭ آمِیْنَ رَبَّ الْعَالَمِیْنَ اور جسکو اللہ تعالی توفیق دی اسکی
رواج دینی مین قصور نکری کہ حدیث شریف مین آیا ہی اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ یعنی جو اچہی بات کا

... تا ہی اوسکو بھی ثواب مثل ثواب کرنی والی اوسکی کی ہوتا ہی یا اللہ تو اس عاجز کو اور میری والدین
کو اور سب مسلمانوں کو اس سی بہرہ مند کر اور اپنی رحمت خاص سی بخش دی اور ہماری گناہوں پر
خیال نہ فرما اور اس کتاب کو قبول فرما اور خالص اپنی خوشنودی کی لئی گردان اور وہ کام کروا
ہم سی کہ جسمین تو راضی ہووی آمین یا معبود العالمین اور سند کتاب حصن حصین کی یہہ ہی کہ پڑہی
یہہ کتاب فقیر محمد قطب الدین بن محمد محی الدین بن عبد المجید معروف بہ شاہ حاجی احمد الدہلوی
غفر اللہ لہم نی حضرت مخدومی مکرمی معظمی مولوی محمد اسحق رحمۃ اللہ سی اور اونکو سند پہنچی حضرت
شیخ عبد العزیز رحمہ اللہ سی اور اونکو حضرت شیخ ولی اللہ محدث دہلوی سی اور اونکو شیخ ابو طاہر
مدنی سی اور اونکو شیخ ابراہیم کردی سی اور اونکو شیخ احمد قشاشی سی اور اونکو شیخ احمد بن عبد القدوس
شناوی سی اور اونکو شیخ شمس الدین احمد بن محمد رملی سی اور اونکو شیخ زین الدین زکریا انصاری
اور اونکو حافظ وقت تقی الدین محمد بن محمد بن محمد بن فہد الہاشمی المکی سی اور اونکو مؤلف
کتاب ابو الخیر محمد بن محمد بن محمد الجزری الشافعی سی اور احوال اس کتاب کی مؤلف کا
مولانا عبد العزیز محدث رحمہ اللہ نی بستان المحدثین مین یہہ لکہا ہی کہ نام انکا قاضی القضاۃ
شمس الدین محمد بن محمد بن محمد بن علی بن یوسف بن عمر ہی اور کنیت انکی ابو الخیر اصل مین دمشقی
ہین پہر شیرازی اور مشہور ساتہہ ابن الجزری کی باپ انکا سوداگر تہا ایک مدت دراز
اوسکی ہان فرزند نہ ہوا جب حج کو گئی آب زمزم پیا اور دعا اولاد کی لئی کی حق تعالی نی
اونکو یہہ فرزند بزرگوار عطا فرمایا پچیسوین رمضان المبارک کی ہفتی کی رات مین بعد نماز
تراویح کی سنہ ۷۵۱ سات سو اکیاون ہجری مین دمشق مین پیدا ہوئی اور وہین نشو و نما
پایا ... فقہ اور حدیث خوب حاصل کی اور علم قرأت کو کامل کیا کہ اوسمین مہارت کلی پیدا
کی [illegible] بنایا اوسکا نام دار القرآن رکہا بعد اوسکی شہر روم مین داخل ہوئی

اور اوس ملک وسیع مین علم قرأت اور حدیث کو پہیلایا اور لوگون کو نفع عظیم اونسی پہونچا خلاصہ
ریاست علم قرأت کی ملکون اسلامیہ مین انکو مسلّم ہوئی اور تہی خوش شکل اور خوش لباس اور
زبان آور اور فصیح و بلیغ ملک روم مین انکو امام اعظم لقب دیا تہا اور بارہا ساتھ طواف
کعبے کے مشرف ہوے اور آخر شہر ازمیر مین استقامت پکڑی اور اوقات اونکی صرف ہوتی
ساتھ ان تین شغلون کی قرأت قرآن کی پاس آنا حدیثون کا پاس عبادت اور اونکی اوقات
مین ایک برکت محسوس تہی باوجودیکہ لوگ واسطے طلب ان دو علم شریف کی اونسے ہجوم رکہتی تہی
اور میہ اوراد و عبادات ہی کرتی تہی اور پہر اوس قدر تصنیف کرتی کہ ایک کاتب جید زود نویس
لکہہ سکی اور سفر اور حضر مین بیدار اور قائم اللیل رہتی اور ہرگز روزہ پیر او جمعرات کا اونسی فوت
ہوتا اور تین روزی ہر مہینے کی بہی رکہتی اور کتابین اونکی مشہور ہین جیسے نافع من الغش فی القرأة العشر کہ
بہت شہرت رکہتی ہی اور بہت کتابین کہ بعضون کی اونمین لکہی ہین تصنیف کین سنہ [illegible]
آٹھ سو تین تیس مین وفات پائی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّظَاہِرًا وَّبَاطِنًا کہ دیباچہ اسکا تمام ہوا اور
متن اور شرح اوسکی شروع ہوتی ہی مِنْہُ الْاِسْتِعَانَةُ وَعَلَیْہِ التُّکْلَانُ
وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عُدَّۃً لِلِقَائِہٖ کلمہ توحید کا سامان ہی واسطی دیدار خدا کی ف اشارہ
ہی حدیث قدسی کی مضمون پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ یعنی
اللہ تعالی فرماتا ہی کلمہ توحید قلعہ میرا ہی جو کوئی داخل ہوا قلعہ میری مین امن مین ہوا عذاب میری سے اَللّٰہُمَّ
صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ قَالَ الْفَقِیْرُ الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الْمِسْکِیْنُ

قطع الى الله الراجي من كرمه ان ينجيه من القوم الظالمين محمد بن محمد بن محمد بن
الجزري الشافعي لطف الله تعالى به في شدائده ۔ يا اللہ رحمت نازل کر ہے اوپر سردار خلق
کے نام پاک اونکا محمد ہی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اصحاب اونکی کی اور سلام بہیج کہتا ہی محتاج
ضعیف مسکین چھوڑنی والا لوگون کو رجوع کرنی والا طرف اللہ کی امیدوار کرم اوسکی کی
یہہ کہ خلاصی دی اوسکو قوم ظالمون سی محمد بیٹا محمد بیٹا محمد بیٹا جزری کا کہ شافعی ہی مہربانی کری اللہ
بلند سبب اس کتاب کی بیچ سختی اوسکی کی ف مصنف نی اپنی کو فقیر کہا بسبب اس آیت کی
والله الغني وانتم الفقراء یعنی اللہ تونگر ہی اور تم محتاج ہو اور مسکین کہا بسبب اس حدیث کی اللهم
احيني مسكينا وامتني مسكينا واحشرني في زمرة المساكين یعنی یا اللہ زندہ رکھ
مجکو مسکین اور مار مجکو مسکین اور حشر کر میرا مسکینون مین اور لفظ ضعیف کا اشارہ ہی اس آیت پر خلق
الانسان ضعيفا یعنی پیدا کیا گیا آدمی ضعیف اور دعا مین اشارہ کیا اپنی حال پر کہ ایک ظالم نی گہیر
رکہا تہا اور جزری نسبت جزیرہ ابن عمر رض کی طرف ہی جہین مصنف رہتا تہا اما بعد حمد الله
الذي جعل الدعاء لرد القضاء والصلوة والسلام على محمد سيد الانبياء وعلى اله
وصحابه الاتقياء الاصفياء فان هذا الحصن الحصين من كلام سيد المرسلين
وسلاح المؤمنين من خزانة النبي الامين والهيكل العظيم من قول الرسول
الكريم والحرز المكنون من لفظ المعصوم المامون بذلت فيه النصيحة اي پس بعد
تعریف خدا کی جسنی گردانا دعا کو واسطی پہیرنی تقدیر کی اور بہیجنی رحمت خاص اور سلام کی
اوپر محمد کی کہ سردار نبیون کی ہین اور اوپر اولاد اور اصحاب اونکی کی کہ پرہیزگار برگزیدہ ہین
پس تحقیق یہہ قلعہ محکم کلام سردار رسولون کی ہی اور یہہ ہتیار مومنون کا خزانہ نبی امانت دار کی ہی اور یہہ
تعویذ بڑا قول رسول بزرگ کی ہی اور یہہ تعویذ محفوظ کلام اچہا ہی کی کیا ہون خیر خواہی کی [illegible] ہی خرچ کی

یعنی سمین نصیحت ۔ ف ۔ تقدیرین دو ہین ایک معلق دوسری مُبرَم یعنی قطعی لیکن معلق دعا
دوا سی بدلی جاتی ہی اور تقدیر مبرم کسی چیز سی نہین بدلی جاتی یہان معلق سی مراد ہی اور کلام تقدیر کی یعنی
یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سی ہی کہ امن مین ہیگی گناہون سی اور نصیحت صحیح کی یعنی اس کتاب کی
تصنیف کرنی مین خیرخواہی مسلمانونکی کی ہی کہ سبکو فائدہ دیگی وَاَخْرَجْتُهٗ مِنَ الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ
اَبْرَزْتُهٗ عُدَّةً عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ وَجَرَّدْتُهٗ جُنَّةً تَقِيْ مِنْ شَرِّ النَّاسِ وَالْجِنَّةِ ۔ اور نکالا
مین اسکو حدیثون صحیح سی ظاہر کیا مین اسکو درحالیکہ سامان ہی نزدیک ہر سختی کی اور خالص کیا مین
اسکو درحالیکہ سپر ہی کہ بچاتی ہی برائی آدمیون اور جنون کی سی ف یعنی اس کتاب کی حدیثون کو
بچنی کیلئی بلاؤن سی اور حدیثون مین سی کہ اونمین دعائین نہین ہین چھانٹ لیا مین تَحَصَّنْتُ بِهٖ فِيْمَا دَهَمَ مِنَ
الْمُصِيْبَةِ وَاعْتَصَمْتُ مِنْ كُلِّ ظَالِمٍ بِمَا حَوٰى مِنَ السِّهَامِ الْمُصِيْبَةِ ۔ روکا کیا مینی ساتھ اسکی
بیچ اوس چیز کی کہ پیش آئی مصیبت سی اور بچاؤ کیا مینی ہر ظالم سی سبب اوس چیز کی کہ جمع کیا اس
کتاب نی تیرون پہنچنی والون سی ف یعنی نشانہ پر مراد تیرون سی دعائین اس کتاب کی ہین
کہ جیسا تیر کام کرتا ہی نشانی پر ویسی ہی یہہ دعائین کام کرتی ہین اس لئی کہ رسول مقبول کی فرمانی مین ہرگز
احتمال خطا کا نہین پس اونکا فرمانا کیون نہ تاثیر کری ۔ وَقُلْتُ شِعْرًا اَبْيَاتًا قُوْلُوْا لِلشَّخْصِ قُوَّةٌ
تَقْوٰى بِهٖ عَلٰى ضَعْفِيْ وَلَمْ يَخْشَ رَقِيْبَهٗ ۔ خَبَأْتُ لَهٗ سِهَامًا فِي اللَّيَالِيْ ۔ وَاَرْجُوْ
اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ مُصِيْبَةً ۔ اور کہا مینی شعر خبردار ہو کہو تم اوس شخص کو کہ تحقیق قوت ظاہر کی
اوپر نالہ وزاری کی اور نہ ڈرا نگہبان اپنی سی چھپا رکہی مینی واسطی اوسکی تیر راتون مین اور امید
رکہتا ہون مین یہہ کہ ہووین تیر اوسکو پہنچنی والی ف رقیب اوس نگہبان کو کہتی ہین
جس سی کوئی چیز پوشیدہ نہو یہہ صفت پروردگار ہی مین پائی جاتی ہی بمضمون قول اللہ تعالی کی
وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۔ یعنی اللہ تعالی کو

شاملِ حال ظالمون کی عملون سی لیکن تاخیر دیتا ہی اونکو اور سدّ لئی کہ پہراوتی اونکی آنکہین کہ وہ قیامت
ہی اور ہر اوپر ونسی دعائین پہیلی ہوئی ہین کہ بہت قبول ہوتی ہین اپنی دعاؤن میں لوگون کی تمیز لئی
پیرون کی ہین اوسکی دفع کی لئی کہین یعنی اَسْئَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ اَنْ يَّنْفَعَ بِهٖ وَاَنْ يَّنْهَجَ عَنْ كُلِّ
مُسْلِمٍ بِسَبَبِهٖ عَلٰى اَنَّهٗ مَعَ اقْتِصَارِهٖ وَاخْتِصَارِهٖ لَمْ يَدَعْ حَدِيْثًا صَحِيْحًا فِيْ بَابِهٖ اِلَّا
اسْتَحْضَرَهٗ وَاَتٰى بِهٖ مانگتا ہون مین اللہ بڑی سی یہہ کہ نفع دی سبب اس کتاب کی یعنی
مسلمانون کو ہر حالت مین اور یہہ کہ دور کری غم ہر مسلمان ہی سبب اسکی مانگتا ہون بناء اسکی کہ تحقیق
اسنی باوجود کوتاہی اور چہوٹی ہونی اپنی کی نہین چہوڑی ہی کوئی حدیث صحیح بیچ باب اپنی کی یعنی
وغیرہ کی مگر کہ جمع کیا اوسکو اور لائی اوسکو ف اقتصار کہتی ہین لفظ اور معنی کی تہوڑی
ہونی کو اور اختصار کہتی ہین اوسکو کہ لفظ تہوڑی ہون اور معنی بہت وَلَمَّا اَكْمَلْتُ تَرْتِيْبَهٗ وَتَهْذِيْبَهٗ
طَلَبَنِيْ عَدُوٌّ لَا يُمْكِنُ اَنْ يَّدْفَعَهٗ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى فَهَرَبْتُ مِنْهُ مُخْتَفِيًا وَتَحَصَّنْتُ
بِهٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ فَرَاَيْتُ سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ
عَلٰى يَسَارِهٖ وَكَاَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا تُرِيْدُ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اُدْعُ اللّٰهَ لِيْ وَلِلْمُسْلِمِيْنَ فَرَفَعَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ الْكَرِيْمَتَيْنِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلَيْهِمَا
فَدَعَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ اور جب پوری کی مینی ترتیب اور اصلاح اسکی طلب کیا
مجکو دشمن نی کہ نہین ممکن تہا یہہ کہ دفع کری اوسکو کوئی مگر اللہ سو بہاگا مین اوس کی ہاتہہ
اور محافظت کی مینی ساتہہ اس قلعہ محکم کی یعنی ساتہہ پڑہنی اور ہمیشہ وظیفہ کرنی اسکی کی پس دیکہا
مینی سردار رسولون کی کو خواب مین رحمت فرماوی ہمیشہ اللہ اونپر او سلام اور مین تہا بیٹہا ہوا
بائین طرف اونکی اور گویا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کیا چاہتا ہی تو پس عرض کیا
مینی اوسنی ای رسول خدا دعا کرو اللہ تعالی سی میری لئی اور سب مسلمانون کی لئی پس اوٹہائی

صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ہاتھ بزرگ اپنے یعنی جیسے ادب دعا کا ہے اور مین دیکھتا ہون طرف دو
ہاتھون کی پس دعا کی پھر پھیری دونو ہاتھ مونھ بزرگ اپنے پر ف بیٹھنا بائین طرف اپنی کے
تھا کہ جانب دلکی ہے اور اشارہ ہی یسیر یعنی آسانی پر اور اُدع اللّٰہَ لی وللمسلمین سی معلوم ہوتا ہے
کہ وہ شخص دشمن دین کا تھا یا ظلم کرنی والا سب پر وَكَانَ ذٰلِكَ لَيْلَةَ الْخَمِيسِ فَهَرَبَ الْعَدُوُّ
لَيْلَةَ الْاَحَدِ وَفَرَّجَ اللّٰهُ عَنِّي وَعَنِ الْمُسْلِمِينَ بِبَرَكَةِ مَا فِي هٰذَا الْكِتَابِ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَمَزْتُ لِلْكُتُبِ الَّتِي خَرَّجْتُ مِنْهَا هٰذِهِ الْاَحَادِيثَ بِحُرُوفٍ
تَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ سَلَكْتُ فِيهَا اَخْصَرَ الْمَسَالِكِ اور تھا یہہ خواب جمعرات کی رات مین
پس بھاگا دشمن اتوار کی رات مین اور دور کیا غم اللہ تعالی نے مجھسے اور سب مسلمانون سی بسبب برکت
اوس چیز کی کہ اس کتاب مین ہی روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تحقیق اشارہ کیا مین
واسطے اون کتابون کی کہ روایت کین مینی اونسی یہہ حدیثین سات حرفون کی کہ دلالت کرین اون کتابون
پر چلا مین بیچ ان رمز کتابون کی بہت چھوٹی راہ مین فَجَعَلْتُ عَلَامَةَ صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ خ وَمُسْلِمٍ
م وَسُنَنِ اَبِي دَاوُدَ د وَالتِّرْمِذِيِّ ت وَالنَّسَائِيِّ س وَابْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيِّ
ق وَهٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ عه وَهٰذِهِ السِّتَّةِ ع وَصَحِيحِ ابْنِ حِبَّانَ حب وَصَحِيحِ
الْمُسْتَدْرَكِ لِلْحَاكِمِ مس وَاَبِي عَوَانَةَ عو وَابْنِ خُزَيْمَةَ مه وَالْمُوَطَّاِ ط
وَسُنَنِ الدَّارَقُطْنِيِّ قط وَمُصَنَّفِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ مص وَمُسْنَدِ الْاِمَامِ
اَحْمَدَ ا وَالْبَزَّارِ ر وَاَبِي يَعْلَى الْمَوْصِلِيِّ ص وَالدَّارِمِيِّ مي وَمُعْجَمِ الطَّبَرَانِيِّ
الْكَبِيرِ ط وَالْاَوْسَطِ طس وَالصَّغِيرِ صط وَالدُّعَاءِ لَهُ طب وَلِابْنِ
مَرْدُوَيْهِ مر وَلِلْبَيْهَقِيِّ ق فِي السُّنَنِ الْكَبِيرِ لَهُ يق وَعَمَلِ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ
لِابْنِ السُّنِّيِّ ي پس کہ یہی نشانی صحیح بخاری کی خ اور مسلم کی م اور سنن ابی داود

ترمذی کی ت اور نسائی کی س اور ابن ماجہ قزوینی کی ق اور ان چاروں کی یعنی ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ماجہ کی عہ اور ان چھوں کی یعنی بخاری مسلم ترمذی ابوداؤد نسائی ابن ماجہ کی کہ جنکو صحاح ستہ کہتے ہیں ع اور نشانی صحیح ابن حبان کی حب اور صحیح مستدرک حاکم کی مس اور صحیح ابی عوانہ کی عو اور ابن خزیمہ کی خز اور موطا کی طا اور سنن دار قطنی کی قط اور مصنف ابن ابی شیبہ کی مص اور نشانی مسند امام احمد کی آ اور بزار کی ز اور ابو یعلی موصلی کی ص اور مسند دارمی کی می اور معجم کبیر طبرانی کی ط اور معجم اوسط طبرانی کی طس اور معجم صغیر طبرانی کی طص اور نشانی کتاب دعا طبرانی کی طب اور کتاب دعا ابن مردویہ کی مر اور کتاب دعا بیہقی کی ق اور نشانی سنن کبیر بیہقی کی سق اور نشانی کتاب عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی کی ی وَاَقُولُ مَرْمُوزٌ مَنْ لَهُ اللَّفْظُ اور پہلے لایا ہوں اشارہ اوسکا کہ واسطے اوسکی لفظ ہی ف جہاں اختلاف ہوتا ہی لفظوں میں تو رمز اوسکی پہلے لاتا ہی جسکی لفظ حدیث کی روایت کی ہیں اگرچہ رتبہ میں کم ہو جیسی ایک حدیث بخاری میں بھی آئی ہی اور ترمذی میں بھی اور لفظوں میں فرق ہی اور اسنی ترمذی کی لفظ روایت کی ہیں تو ت پہلے لاویگا اور اگر لفظوں میں اتفاق ہی تو ترتیب مذکورسے لاویگا کذا قال الملا علی القاری وَاِنْ كَانَ الْحَدِيثُ مَوْقُوفًا جَعَلْتُ قَبْلَ رَمْزِهِ مو لِيُعْلَمَ اَنَّهُ مَوْقُوفٌ لِمَا بَعْدَهُ مِنَ الْكُتُبِ وَذٰلِكَ قَلِيْلٌ حَيْثُ عَدِمَ الْمُتَّصِلُ اَوِ اخْتُلِفَ فِيْهِ عَلٰى اَنِّيْ لَمْ اَجْعَلْ هٰذِهِ الرُّمُوزَ اِلَّا لِعَالِمٍ يَّرْبَاُ بِنَفْسِهِ عَنِ التَّقْلِيْدِ اَوْ لِمُتَعَلِّمٍ يَتَعَرَّفُ صَحِيْحَ الْكُتُبِ وَالْمَسَانِيْدِ اور اگر ہو حدیث موقوف لکھا میں نے پہلے اشارہ اوسکی کی لفظ مو کا تو کہ جانا جاوی کہ تحقیق یہ حدیث موقوف ہی اون کتابوں میں جنکا اشارہ کیا ہی بعد لفظ مو کی اور اگرچہ اور روئیں مرفوع ہو لیکن انمیں موقوف ہی اور یہ یعنی حدیث موقوف کا لانا کم ہی جہاں کہیں کہ نہ پائی گئی متصل یا جہاں اختلاف کیا گیا

اوسمین باوجود اسکی تحقیق نہین کیٔ ہی یہہ اشارہ ہی کہ واسطی اوس عالم کی کہ لمبند کرتا ہی نفس اپنی کو
تقلید سی یعنی بیپروائی تقلید سی واسطی طالب علم کی کہ چاہتا ہی صحیح کتابون کو اور مسندون کو
ف مراد موقوف سی یہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ پہونچی ہو بلکہ صحابی وغیرہ تک پہونچی ہو
کہ فلانی صحابی وغیرہ نی یون کہا اور مراد متصل سی یہان حدیث مرفوع ہی یعنی جہان کہین حدیث
مرفوع نہین پائی گئی پائی گئی ہی مگر اوسمین اختلاف کیا گیا ہی مرفوع غیر مرفوع کی ہونی مین تو اوس
حدیث کی پہلی علامت کی لیٔ رمز مو کی لکھی ہی اور مسندون کتابون کو کہتی ہین کہ جنمین مسندین
صحابیون کی ہون بغیر ترتیب بابون کی خلاف بخاری وغیرہ کی کذا قال العلی رح وَاِلَّا فَفِی الْحَقِیْقَۃِ
لَا احْتِیَاجَ اِلَیْہَا لِعُمُوْمِ النَّاسِ فَلْیَعْلَمْ اَنِّیْ اَرْجُوْ اَنْ یَّکُوْنَ جَمِیْعُ مَا فِیْہِ صَحِیْحًا
فَزَالَ الْاِلْتِبَاسُ اور نہ پس حقیقت مین نہین احتیاج ہی طرف اشارون کی واسطی عام لوگون کی
پس جاننا چاہئی کہ تحقیق مین امید رکھتا ہون یہہ کہ ہووی سب اوس چیز کا کہ اس مختصر مین ہی صحیح یعنی
ثابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس دور ہوا شبہہ یعنی عام لوگون کی لیٔ کہ اسمین حدیث موضوع
نہین ہی وَقَدْ جَمَعَ بِحَمْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی ھٰذَا الْمُخْتَصَرُ اللَّطِیْفُ مَا لَمْ یَجْمَعْہُ مُجَلَّدَاتٌ مِنَ
التَّوَالِیْفِ وَاِذَا انْتَہٰی نَرْجُوْ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ نَجْعَلَ فِیْ اٰخِرِہٖ فَصْلًا یَفْتَحُ مَا اُقْفِلَ مِنْ
لَفْظِ مَا فِیْہِ قَدْ اُشْکِلَ اور تحقیق جمع کیا ہی شکر خدا تعالی کا اس مختصر لطیف نی اون حدیثون کو کہ
نہین جمع کیا اوسکو بڑی کتابون نی تصنیف ہوئی ہین سی اور جب تمام ہووی یہہ کتاب امید رکھتی
ہین ہم خدا تعالی سی یہہ کہ کرین ہم بیچ آخر اسکی کی ایک فصل کہ کھولدی اوس چیز کو کہ بند کیا گیا لفظ
اوس چیز کی سی کہ اسمین مشکل ہو ف یعنی جو لفظ حدیث کی مشکل ہین اونکی معنی کھولدی چنانچہ
مصنف نی بحسب وعدہ کی بنتیہ لکھا کہ نام اوسکا مفتاح الحصن الحصین رکھا وَھُوَ مُقَدِّمَۃٌ
تَشْتَمِلُ عَلٰی اَحَادِیْثَ فِیْ فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّکْرِ ثُمَّ اٰدَابُ الدُّعَاءِ وَالذِّکْرِ وَاَوْقَاتُ الْاِجَابَۃِ

وَشُرُوطِهَا وَاَمَاكِنِهَا ثُمَّ اسْمِ اللهِ تَعَالَى الْاَعْظَمِ وَاَسْمَائِهِ الْحُسْنٰى ثُمَّ مَا يُقَالُ فِي الصَّبَاحِ
اِلَى الْمَسَاءِ فِي طُوْلِ الْحَيٰوةِ اِلَى الْمَمَاتِ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُحْتَاجُ اِلَيْهِ وَصَحَّ النَّقْلُ عَنْهُ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ الذِّكْرِ الَّذِيْ وَرَدَ فَضْلُهُ وَلَمْ يَخْتَصَّ بِوَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ
ثُمَّ الْاِسْتِغْفَارِ الَّذِيْ يَمْحُو الْخَطِيْئَاتِ ثُمَّ فَضْلِ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرٍ مِّنْهُ وَاٰيَاتٍ
ثُمَّ الدُّعَاءِ الَّذِيْ صَحَّ عَنْهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذٰلِكَ ۔ اور یہہ رسالہ مقدمہ پر کہ شامل
ہی اور چند فصلون کی بیچ فضیلت دعا کی اور ذکر کی یہہ بیان آداب دعا کا ہی اور آداب ذکر کا اور وقتون
قبولیت کا اور حالون قبولیت کا اور مکانون قبولیت کا یہہ بیان اسم اعظم کا اور اسماء حسنی کا یہہ
بیان اون دعاؤن کا کہ پڑہی جاوین صبح سی شام تلک اور بیچ دراز کی زندگانی کی مرنی تلک یعنی اول
سی آخر عمر تلک تمام اون چیزون سی کہ احتیاج لائی جاتی ہی طرف اوسکی اور حال یہہ کہ صحیح ہوئی ہی نقل صحیح
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ بیان اوس ذکر کا کہ آئی ہی بزرگی اوسکی اور نہین خاص ہی ساتہہ کسی وقت کے
وقتون سی یہہ بیان استغفار کا ہی جو مٹاتا ہی گناہون کو یہہ بیان فضیلت قرآن بزرگ کا اور سورتون
اوسکی کا اور آیتون کا یہہ بیان اون دعاؤن کا کہ صحیح ہوئی ہین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی طرف
ای بغیر مخصوص ساتہہ وقت کی لفظ کذالک کا لفظا متعلق ہی ساتہہ دعا کی اور اس توجیہہ پر ملا علی قاری نی لی
تشبیہ کیا ہی اور کہا کہ تینون کی ساتہہ لگتا ہی یعنی ہر ایک استغفار اور قرأت اور دعا مذکورات
کی لئی نہین ہی وقت مخصوص اوقات سی بلکہ لائق یہہ ہی کہ مواظبت کری ان پر طالب جمیع حالات اور
مقامات مین اس لئی کہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ثابت ہوتا ہی اس آیت سی یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا
كَثِيْرًا یعنی ای ایمان والون یاد کرو اللہ کو یاد کرنا بہت اور نہ مقید ہونا قرأت کا کسی وقت مین معلوم
ہوتا ہی اس آیت سی اُتْلُ مَا اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ ۔ یعنی پڑہ وہ چیز کہ وحی کی گئی طرف تیری کتاب سی
اور ایسی ہی نہ مقید ہونا استغفار کا اس حدیث شریف سی طُوْبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِيْ صَحِيْفَتِهٖ اِسْتِغْفَارًا كَثِيْرًا

جو نہ شوقی ہی ہو سکتا کہ باوجود اعمال نامہ اپنی بین ہاتھ بہت ثُمَّ خَتَمَهُ بِتَفْضِيْلِ الصَّلٰوةِ

عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ وَرَسُوْلِ الْحَقِّ الَّذِيْ هَدَى اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَبَصَّرَ

مِنَ الْعَمٰى فَاَوْضَحَ الْمَحَجَّةَ وَلَمْ يَدَعْ لِاَحَدٍ حُجَّةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ

وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ ۞ پھر تمام کیا مینی اسکو ساتھ فضیلت درود کی اوپر سردار

خلق کی اور رسول حق کی وہ جو راہ دکھائی اللہ تعالی نی سبب اونکی گمراہی سی اور بینا کیا اندھی پنی سے

پس روشن کی راہ سیدھی اور نہ چھوڑی کسی کی لئی حجت رحمت خاص بھیجی اللہ اونپر اور سلام بھیجے

دیا کرے اونپر اونکو یاد کرنی والی اور جب کہ غافل ہووین ذکر اونکی سی غافل **ف** مراد ہر وقت ہی

اسلئی کہ کوئی وقت غفلت یا ذکر سی خالی نہیں بعضی محدثین نی اس درود شریف کو افضل درود

لکھا ہی کذا ذکرہ الحرز ح **فَصْلُ الدُّعَاءِ** یہہ بیچ بیان فضیلت دعا کی ہی **ف**

فضیلت دعا

معنی دعا کی ہین طلب کرنا ادنی کا اعلی سی کسی چیز کو بطور عاجزی اور بیکسی کی اور دعا کرنی کی

بڑی فضیلت و ثواب ہی اور اللہ تعالی نی کلام اللہ مین کتنی جگہہ دعا کرنی پر رغبت دلائی ہی

اور بہت سی حدیثون مین بزرگی دعا کی آئی ہی اور حدیثون صحیح اور قول ائمہ سی ثابت ہوتا

دعا سی معلوم ہوتا ہی کذا ذکرہ العلی ح قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ

هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ تَلَا وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ الْاٰيَةَ ۞ مص عه حب

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا وہی ہی بندگی پھر پڑھی یہہ آیت اور کہا پروردگار تمہاری نی

دعا کرو مجھسی ساری آیت تک نقل کی یہہ حدیث ابن ابی شیبہ او چارون نی یعنی ابو داؤد و ترمذی

نسائی ابن ماجہ نی اور ابن حبان حاکم احمد نی **ف** اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا کی سوای

کوئی چیز عبادت نہین یہہ حصر مبالغہ فرمایا ہی معنی یہہ ہین کہ دعا بڑا رکن عبادت کا ہی جیسی کہ اور جگہہ

فرمایا اَلْحَجُّ عَرَفَةُ یعنی بڑا رکن حج کا وقوف عرفہ کا ہی اور ساری آیت یون ہی وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ

اُدْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۔ یعنی اور فرمایا رب
نے تمہارے مجھ سے دعا مانگو میں قبول کروں تمہاری دعا بیشک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں عبادت میری سے
یعنی دعا میری سے قریب ہے کہ داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہو کر اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو دعا سے
اور ثواب کی بڑی امید ہے پس دعا ایسی بڑی عبادت ہے کذا ذکرہ المخرج مَنْ فُتِحَ لَهُ فِي الدُّعَاءِ
فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْإِجَابَةِ ۔ مص یعنی جسکے لیے کھولا جاوے واسطے اوسکے دروازہ دعا کا
تو اوسکے لیے کھولے جاتے ہیں اوسکے لیے دروازے قبولیت کے اصل کیا ہے ابن ابی شیبہ نے ف یعنی
توفیق دعا کی ملا ہے اجابت کی کذا ذکرہ المخرج فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ ۔ مس یعنی کھولے جاتے
ہیں اوسکے لیے دروازے جنت کے اوسکو لفظ حاکم نے نقل کیا اس روایت میں بجائے ابواب الاجابۃ کے ابواب
الجنۃ آیا ہے اور ذکر کی دونوں روایتوں میں مناسبت اشارہ لطیف ہے کہ دعا مانگنا خالی فائدہ سے نہیں
یا سبب قبولیت کی ہوتی ہے مراد بر آتی ہے یا اگر مصلحت وقت حصول مقصود میں توقف ہوتا ہے
تو جزا اوسکی ہاتھ سے نہیں جاتی بلکہ سبب کھلنے دروازہ جنت کی ہوتی ہے کہ آخرت میں ذخیرہ
رہتی ہے اور آخرت بہتر ہے دنیا سے فَإِنَّ الْآخِرَةَ خَيْرٌ وَأَبْقَى ۔ اسی لیے آیا ہے کہ بعضے آدمی کہ جنکی دعا تمام
کرتے ہیں دنیا میں سبب مصلحت کے اوس وقت کہ ذخیرہ کی گئی ہے کہنے لگیں کاشکی کوئی دعا ہماری دنیا میں
مقبول ہوتی تو آخرت میں پورا ذخیرہ ثواب کا پاتے کذا ذکرہ العلی فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ
وَمَا سُئِلَ اللهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ ۔ ت کھولے جاتے ہیں اوسکے
لیے دروازے رحمت کے اور نہیں مانگی جاتی اللہ تعالی سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکے
اس سے کہ مانگی جاوے عافیت نفس کی بہتر ہے ف مراد عافیت سے یہ ہے کہ سلامتی رہے سب
آفتوں اور بیماریوں اور بلاؤں ظاہری اور باطنی سے دین و دنیا میں کذا ذکرہ المخرج لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ
إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ ۔ مص حب مس یعنی نہیں پھیرتی تقدیر معلق کو

کو پھیر دیتا دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین کوئی چیز مگر نیکی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی
مراد تقدیر سی یہان بُری چیز ہی کہ جسکی اترنی کو آدمی بُرا جانتا ہی پس جب توفیق دیا گیا دعا کی
اللہ تعالی دُور کر دیتا ہی اوسکو یا آسان کر دیتا ہی پس بمنزلہ دور ہونی کی ہوتی ہی اور لفظ بِرّ کا ظاہر
یہہ ہی کہ معنی اوسکی طاعت ہین کہ سب عبادت کو شامل ہی جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ
اٰمَنَ آخر تک یعنی ولیکن نیکی والا وہ ہی کہ ایمان لاوی پس معنی حدیث کی دو ہین ایک یہہ کہ جب بِرّ کیا عمر اوسکی
ضائع نہوئی پس گویا کہ زیادہ ہوئی اور دوسری یہہ کہ زیادتی عمر مین حقیقۃً ہوتی ہی فرمایا اللہ تعالی
نی یَمْحُو اللّٰہُ مَا یَشَاۗءُ وَیُثْبِتُ یعنی محو کرتا ہی اور ثابت کرتا ہی اللہ رزق اور اجل سی جو کچھ چاہتا ہے
اور صورت کی زیادتی کی کشاف مین یہہ لکھی ہی کہ لوح محفوظ مین لکھا جاتا ہی کہ فلانا شخص اگر حج کریگا
عمر اوسکی چالیس برس کی ہوگی اور اگر جہاد بھی کریگا ساٹھ برس کی اور اگر دونون کی [illegible]
یہہ زیادتی عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہہ کمی ہوئی کذا ذکر العلی
حَذَرٌ مِنْ قَدَرٍ وَالدُّعَاۗءُ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ یَنْزِلْ وَاِنَّ الْبَلَاۗءَ لَیَنْزِلُ
الدُّعَاۗءُ فَیَعْتَلِجَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۔ ص س ط س ۔ نہین فائدہ کرتا ڈر تقدیر سی یعنی
اوترنی بلا کو کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور دعا نفع کرتی ہی اوس بلا سی کہ اوتر چکی دفع ہوتی ہی یا صبر آجاتا ہی
اور اوس بلا سی کہ نہین اوتری یعنی ارادہ اوترنی کا رکھتی ہی اوسکو بھی دعا دُور کرتی ہی یا آسان کر دیتی ہی
اور تحقیق بلا البتہ ارادہ اوترنی کا کرتی ہی ملتی ہی اوس سی دعا پس لڑتی ہین دونون دن قیامت تک نقل کی یہہ حاکم بزار نی
اور طبرانی نی اوسط مین ف لڑتی ہین یعنی کشتی کرتی ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنی دیتی ہی دعا سبب
رد بلا کی ہوتی ہی اور بچاتی ہی جیسی سپر کو روکتی ہی لڑائی مین کذا ذکر العلی لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ
عَلَی اللّٰہِ مِنَ الدُّعَاۗءِ ۔ ت ق حب مس ۔ نہین کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کی
دعا سی یعنی عبادتون قولی مین [illegible] نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی

فی صحیح الحاکم قال اللہ یغضب علیہ ت مس جو کوئی نہ مانگی اللہ تعالی سی وہی ساتھہ
شان سوال کی یا قال کی از راہ بی پروائی کی تو غصہ ہوتا ہی اللہ او سی نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی
ف غصہ اس لئی ہوتا ہی کہ دعا محبوب چیز ہی اللہ تعالی کی پس جسنی دعا کی تکبر ...
گیا کذا ذکرہ العلی ج مَنْ لَمْ یَدْعُ اللّٰہَ غَضِبَ عَلَیْہِ مص جو کوئی نہ دعا کری اللہ تعالی
سی غصہ ہوتا ہی وہ او سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لَا تَعْجِزُوْا فِی الدُّعَاءِ فَاِنَّہٗ لَنْ
یَهْلِکَ مَعَ الدُّعَاءِ اَحَدٌ ہ حب مس نہ تہکو یعنی کاہلی او قصور نکرو دعا مین اسلئی
کہ تحقیق ہرگز نہین ہلاک ہوتا ساتھہ دعا کی کوئی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی مَنْ سَرَّہٗ اَنْ
یَسْتَجِیْبَ اللّٰہُ لَہٗ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَ الْکُرَبِ فَلْیُکْثِرِ الدُّعَاءَ فِی الرَّخَاءِ ت
جسکو خوش لگی یہہ کہ قبول کری اللہ تعالی دعا اوسکی نزدیک سختیون اور غمون کی پس چاہیئی کہ بہت
کری دعا فراخی کی حالت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف اسلئی کہ مومن کی شان سی یہہ ہی کہ
اللہ تعالی سی التجا کری پہلی اضطرار کی بخلاف کفار فجار کی کہ جب اونکو سختی او غم پہونچتی ہی دعا
کرتی ہین او فراخی مین اسراف کرتی ہین او دعا چہوڑ دیتی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا وَاِذَا
اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَاءٍ عَرِیْضٍ یعنی جب انعام
کرتی ہین ہم آدمی پر منہہ پہیر لیتا ہی او دور کر لیتا ہی پہلو اپنی او جب پہونچتی ہی اوسکو برائی پس صاحب دعاء
چوڑی کا ہوتا ہی یعنی بہت دعا کرتا ہی کذا ذکرہ العلی ج اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ وَ
عِمَادُ الدِّیْنِ وَنُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مس دعا ہتہیار مومن کا ہی یعنی دور
کرتا ہی اوسکی بلا اپنی او غم سی او ستون دین کا ہی او روشنی آسمانون کی اور زمین
کی یعنی اوس سی نیکیاں ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی مین نقل کی یہہ حاکم
نی ف نماز کو بھی او جانی ستون دین کا ... خلافت نہین ہی اس لئی کہ ایک

تو عطا کی جاتی ہوتی ہیں اور شمار ہی تو مشتمل ہی دعا کو کذا ذکرہ العلی ۔ مَرَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقَوْمٍ مُبْتَلِیْنَ فَقَالَ اَمَا کَانَ ہٰؤُلَاۗءِ یَسْئَلُوْنَ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ ۔ یعنی
گذرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم پر کہ گرفتار تہی کسی بلا میں پس فرمایا کیا نہیں تہی یہہ لوگ مانگتے
حق میں اپنے مانگتی خدا سے عافیت دائم نقل کی یہہ بزار نی ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ جنہی لازم
کیا دعا کو زمین میں محفوظ رہا بلا سے اور جسنی ترک کی اور غافل ہوا تضرع رب العالمین کیطرف سے ہوئی
بلا سے اوسکی کذا ذکرہ العلی ۔ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَنْصِبُ وَجْہَہٗ لِلّٰہِ تَعَالٰی فِیْ مَسْئَلَۃٍ
اِلَّا اَعْطَاہَا اِیَّاہُ اِمَّا اَنْ یُّعَجِّلَہَا لَہٗ وَاِمَّا اَنْ یَّدَّخِرَہَا لَہٗ ۔ نہیں کوئی مسلمان
کہ قائم کری موہنہ اپنا واسطی خدا تعالی کے دعا میں مگر کہ دیتا ہی اوسکو یہہ سوال اوسکا یا یہہ کہ
جلدی دیتا ہی سوال اوسکو یعنی دنیا میں اور یا یہہ کہ ذخیرہ کرتا ہی اوسکو اوسکی لئی آخرت کی
ف یعنی آخرت میں بہت سا ثواب اوسکا دیگا یا بخشیگا کچہہ گناہ اوسکی غرض کہ
ضائع نہیں کرتا اجر تیرا کارساز پس تاخیر کی صورت میں طالب کو دعا کا چاہیئے کہ
کہ کلام اللہ میں آیا ہی عَسٰی اَنْ تَکْرَہُوْا شَیْئًا وَّہُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّہُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ
یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۔ یعنی بعضی چیز تم مکروہ رکہتی ہو اور واقع میں وہ تمہاری بہتر ہوتی ہی
اور بعضی چیز دوست رکہتی ہو اور وہ بُری ہوتی ہی تمہاری لئی اور اللہ جانتا ہی اور تم نہیں جانتی
پس آدمی بہلائی برائی اپنی نہیں جانتا سوا اللہ کی پس لازم ہی بندی کو کہ قائم ہو دعا میں حق بندگی کی
اوسکو اجر ربوبیت کا یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دعا بندی کی قبول ہوتی ہی چنانچہ حاکم نی روایت
کی ہی کہ بلا دیگا اللہ تعالی ایک مومن کو قیامت میں اور سامنی کہڑا کر کر پوچہیگا ای بندی میری حکم کیا
تہا میں نی تجکو دعا کری تو مجہسی اور میں نی وعدہ کیا تہا کہ قبول کرونگا پس آیا تو نی دعا کی تہی کہیگا ہان
ای رب میری پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق نہیں کی تو نی کوئی دعا مگر کہ قبول کی میں نی تیری لئی لیا ملاقی

اپنی

نہین دعا کی تھی تونی کہ دور کردون غم تیرا کہ اوترا تہا تجہ پر دنیا مین تجہسی پس تحقیق کہ بچایا ہی تجہکو تیری
پیچہی یاد کیا وہ تو جلدی قبول کی مین نی دعا تیری دنیا مین اسیطرح فلانی فلانی روز بہی دعا کی تہی تونی غم کو
اوتارنی کی کہ دور کرون اوسکو پس دیکہا تونی دور ہونا اوس غم کا عرض کریگا ہان ای رب میری پس
فرمایگا ذخیرہ رکہین مین نی تیری لئی جنت مین بدلی اوسکی ایسی ایسی چیزین اسیطرح اور حاجت کو
پوچہکر فرماویگا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مومن نی نہین کوئی دعا کی ہوگی مگر کہ اللہ تعالی بیان کریگا
تعجیل اوسکی یا ذخیرہ ہونا اوسکا پس کہیگا مومن اوسوقت کاشکی کوئی دعا میری دنیا مین تعجیل نکرتی یہہ اختصار ہی حدیث
شریف کا ذکر کی شیخ ملا علی رح نی او شیخ فخرالدین رح نی لکہا ہی کہ دعا بندہ مسلمان کی البتہ مقبول ہی دنیا مین
پروردگار کی لیکن بنابر مصلحت کی کبھی دیتا ہی دنیا مین اور کبھی ذخیرہ کرتا ہی آخرت کی لئی حاصل یہہ کہ دعا بندگی ہی
کہ وقت اوترنی بلا کی یا نزدیک خوف اوترنی کی بندہ ساتہہ اوسکی حکم کیا گیا ہی جیسی کہ ساتہہ نماز روزہ کی حکم کیا
گیا ہی جسوقت آوی **نظم** از دعا نبود مراد عاشقان * جز سخن گفتن بآن شیرین دہان * ای خوش وقت
از دعا کردن غرض با قبول و یا رد او بت چہ کار * کہ اجابت کردشان ہوا المراد * ورنہ با دیدار نقد آیند شاد
در گمند ر دلنشینہ آن بیشتہ تیر سی سخن یار دلکہ **اَلذِّكْر** یہہ بیان فضیلت ذکر کا ہی **ف**
فضیلت ذکر کی ثابت ہی آیتون قرآن مجید کیسی مثل قول اللہ تعالی کی فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ یعنی پس یاد کرو مجکو
یاد کرونگا مین تمکو اور سفیان بن عُیَیْنہ نی لکہا ہی کہ خبر مجہکو پہونچی ہی کہ حق سبحانہ تعالی نی فرمایا بندون اپنی کو
ایک چیز دی ہی مین نی کہ اگر جبرئیل او میکائیل کو دیتا مین تو تحقیق نعمت بزرگ انکو دیتا مین وہ یہہ ہی
فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ اور احیاء العلوم مین ثابت بنانی سی نقل کیا ہی کہ کہا مین جانتا ہون جسوقت کہ پروردگار
تعالی مجکو یاد کرتا ہی یارون نی تعجب کیا اور پوچہا کیونکر جانتا ہی تو کہا مین یاد کرتا ہون اوسکو تو وہ بہی
مجہی یاد کرتا ہی اور شیخ علی متقی رحمۃ اللہ نی لکہا ہی کہ ذکر یہہ ہی کہ خلاصی پاوی غفلت و نسیان سی ساتہہ
دوام حضور قلب کی ساتہہ حق کی اور لیوی نام خدا تعالی کا ساتہہ زبان و دل کی اور افضل یہہ ہی کہ ذکر

دل اور زبان سی جو ادا کری ایک سی یعنی ساتھ دل کی افضل ہی ایسا ہی کہا نووی نی شرح مسلم مین اور ذکر ہی
ذکر ذکر جلالت کا یعنی اسم ذات کا یا صفتونکا صفات الٰہی سی یا ایک حکم کا احکام اوسکی سی یا فعل کا افعال
اوسکی سی پس متکلم ذاکر ہی اور فقیہ ذاکر ہی اور مدرس اور مفتی اور واعظ ذاکرین اور متفکر عظمت
اور جلال اوسکی مین ذاکر ہی کذا قال الفرح یَقُولُ اللّٰہُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا
مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ
ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْہُ الْحَدِیْث ح م ت س ق فرماتا ہی اللہ تعالی
مین نزدیک گمان بندی اپنی کی ہون کہ ساتھ میری رکھتا ہی اور مین ساتھ اوسکی ہون یعنی ساتھ توفیق
و رحمت و مدد کی جب یاد کرتا ہی مجکو پس اگر یاد کری مجکو ذات اپنی مین یعنی چپکی سی یاد کرتا ہون مین اوسکو
ذات اپنی مین اور اگر یاد کری مجکو جماعت مین یاد کرتا ہون مین اوسکو اوس جماعت مین کہ بہتر ہی
اوس سی فرمایا آخر حدیث تلک نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف نزدیک
گمان بندی اپنی کی ہون یعنی معاملہ کرتا ہون بندی سی موافق گمان اوسکی کی اور کرتا ہون اوسکی
جو توقع رکھتا ہی مجسی مراد ہی رغبت دلانی اسپر کہ امید اللہ تعالی کی خوف پر غالب رکھی اور گمان
اچھا رکھی کہ بخشیگا مجکو جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ اللہ تعالی ایک شخص کو دوزخ مین لیجانیکا
حکم فرمایگا جب وہ کنارے دوزخ پر کھڑا ہوگا عرض کریگا ای رب میری میرا گمان تیری ساتھ اچھا تھا
فرماویگا اللہ تعالی پھیر لاؤ اسکو اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ اور حقیقت امید کی یہہ ہی کہ عمل کری اور
پھر امیدوار بخشش کا رہی اور بغیر عمل کی امید رکھنی لوہا سرد کوٹنا ہی یعنی بیفائدہ اور مراد چپکی سی
ذکر قلبی سی یا آہستہ پڑھنا زبان سی یاد کرتا ہون مین ذات اپنی مین یعنی بغیر اطلاع حال اوسکی کی
کسی مخلوق اپنی پر یا چپکی ہی دونگا ثواب اوسکا آپ ہی کسی اور پر ظاہر نہین ہونیکا یہہ ثبوت دلیل ہی
اسپر کہ ذکر قلبی افضل ہی یہہ [illegible] کی کہ واسطی ہی کہ وہ ذکر خفی کہ نہین سنتی ہین اوسکو

[illegible] سی عمل لکھنی والی ستّر درجہ افضل ہی اور وارد ہوا ہی کہ خیر الذکر الخفی جماعت سے بہتر
یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیا کی پس نہ دلیل ہوئی یہہ حدیث مذہب معتزلہ کی کہ ملائکہ فضل ہین
انبیا اور بشر سی اور آخر حدیث کا یہہ ہی کہ اگر کوئی نزدیکی ڈہونڈہی اور آوی طرف میری ایک بالشت
نزدیکی ڈہونڈہون مین اور آؤن طرف اوسکی ایک گز اور اگر نزدیکی ڈہونڈہی ساتہہ میری ایک گز
نزدیکی ڈہونڈہون طرف اوسکی بمقدار پہیلانی دونو ہاتہونکی اور اگر آوی میری پاس پیادہ تو آؤن
مین طرف اوسکی تیز رو حاصل یہہ کہ بندہ اگر تہوڑیسی بہی رجوع اور ذکر کرتا ہی وہان سی توجہ اور
التفات اور رحمت اس سی زیادہ ہوتی ہی کذا ذکرالعلی والفخر ح اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ
وَاَزْکَاهَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِهَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَ
الْوَرِقِ وَخَیْرٌ لَّکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا
بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰهِ ت ق مس ا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون مین
تمکو ساتہہ بہترین عملون تمہاری کے اور بہت پاکیزہ اونکی کی نزدیک پادشاہ تمہاری کے اور ساتہہ
بہت بلند اعمالکی درجون تمہاری مین یعنی جنت مین اور ساتہہ بہتر کی تمہاری لئی خرچ کرنی سونی اور
چاندی کیسی اور ساتہہ بہتر کی تمہاری لئی اس سی کہ ملو تم دشمنون اپنی سی یعنی کافرونسی جہاد مین
پس مارو تم گردنین اونکی یعنی مار ڈالو تم بعضی اونکی کو اور ماریں وہ گردنین تمہاری یعنی سبکی یا بعضون
کی کہا اصحاب نی ہان خبر دیجئی فرمایا رسول خدا نی وہ ذکراللہ کا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ
حاکم [illegible] نی ف اچہا ہونا ذکر کا اور بلند ہونا اوسکا اس سبب سی ہی کہ تمام عبادات بالیاد [illegible]
[illegible] خرچ کرنی سونی اور چاندی سی اور لڑائی کی کفار سی وسیلی ہین طرف تقرب خداتعالی کی اور
ذکر مقصود [illegible] کہ فرمایا اللہ تعالی نی انا جلیس من ذکرنی یعنی مین ہم نشین اوسکا ہون جو یاد
کرتا ہی مجکو پس ذکر [illegible] فضائل انواع ذکر کا قرآن شریف سی چنانچہ

فضیلت ذکر کا بیان آوے گی اور پڑھنا پڑھانا علوم دین کا افضل ہے ذکر سے جیسے کہ آگے حدیثوں سے
معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ یہ ذکر باعث ہے اور سبب عمل کا ہے کذا قال القاری رح اور مشہور یہ ہے
کہ عبادت متعدی کہ نفع اوسکا غیر کو پہنچے افضل عبادت لازمی سے ہے کہ نفع اوسکا خاص کرنے والے
کی ذات پر ہو ولیکن یہ حکم مخصوص ساتھ غیر ذکر کے ہے اور ذکر اس سے مستثنی ہے ولہذا آنحضرت نے فرمایا
کذا قال المخرج ما صدقة افضل من ذکر الله ط ش نہیں ہے کوئی صدقہ بہتر ذکر خدا کے سے
نقل کیا یہ طبرانی نے اوسط میں ف صدقہ اوس مال کو کہتے ہیں جسکے دینے میں امید ثواب کا
ہو اللہ تعالی سے اس حدیث میں تسلی ہے فقراء صابرین کو کذا قال العلی قاری رح ان للہ ملائکة
یطوفون فی الطرق یلتمسون اهل الذکر فاذا وجدوا قوما یذکرون الله عز وجل
تنادوا هلموا الى حاجتكم قال فيحفونهم باجنحتهم الى السماء الدنيا الحديث
خ م ف تحقیق اللہ کے لیے فرشتے ہیں یعنی سوا ہی حفظ کے اعمال کے لکھنے والوں کے جو پھرتے ہیں
راہوں میں ڈھونڈتے ہیں ذکر کرنے والوں کو یعنی ذکر کی مجلسوں کو اور دعا کرنے والوں کو پس جب پاتے ہیں
اوس ایک جماعت کو کہ یاد کرتے ہیں اللہ عز وجل کو پکارتے ہیں آپس میں آؤ طرف حاجت اپنی کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس گھیر لیتے ہیں انکو ساتھ پروں اپنے کے آسمان دنیا تک فرمایا اخیر حدیث
تک نقل کی یہ حدیث بخاری مسلم ترمذی نے ف باقی حدیث یہ ہے کہ جب فرشتے چلے جاتے ہیں اللہ تعالی کے
پاس تو پوچھتا ہے اونسے پروردگار عالم کا حال باوجود یہ کہ وہ بہت جانتا ہے کیا کہتے ہیں بندے میرے
تو انکا جواب میں عرض کرتے ہیں کہ ساتھ پاکی اور بڑائی کی یاد کرتے ہیں تجھکو اور تعریف کرتے ہیں تیری
اور ساتھ بزرگی کی یاد کرتے ہیں تجھکو پس فرماتا ہے اللہ تعالی کیا دیکھا ہے انہوں نے مجھکو عرض کرتے
ہیں فرشتے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا انہوں نے تجھکو پس فرماتا ہے پس کیا حال ہوتا اگر دیکھتے
مجھکو کہتے ہیں فرشتے اگر دیکھتے تجھکو تو ہوتے وہ بہت کرنے والے عبادت تیری اور

پاتی ہین بندی کی تیری اور بہت کرتی ہین تسبیح تیری پس فرماتا ہی اللہ پس کیا مانگتی ہین مجھسی عرض کرتی

ہین فرشتی مانگتی ہین تجھسی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی کیا دیکھی ہی انہون نی بہشت عرض کرتی ہین

قسم ہی اللہ کی نہی سب تمہاری نہین دیکھی انہون نی بہشت فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو

اگر دیکھین وہ بہشت عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہوون بہت اوپر حرص کی وا

اور بہت طلب کرین اوسکو اور بہت اوسمین کرین رغبت پھر فرماتا ہی اللہ کس چیز سی پناہ مانگتی ہین

عرض کرتی ہین فرشتی پناہ مانگتی ہین دوزخ سی فرماتا ہی اللہ پس کیا دیکھا ہی انہون نی اوسکو کہتی

ہین فرشتی قسم ہی اللہ کی نہی سب نہین دیکھا انہون نی اوسکو فرماتا ہی اللہ تعالی پس کیا حال ہو

اگر دیکھین اوسکو عرض کرتی ہین فرشتی اگر دیکھین اوسکو ہوون بہت اوس سی بہاگنی والی اور بہت

اوس سی ڈرنی والی فرماتا ہی اللہ تعالی پس گواہ کرتا ہون مین تمکو تحقیق مین بخش دیئی گناہ اونکی پس

عرض کرتا ہی ایک فرشتہ فرشتون مین سی کہ فلانا شخص آبیٹھا ہی ذکر کرنی والون مین نہین ہی ذکر

کرنی والا سوا اوسکی نہین کہ آیا تہا کسی کام کی لئی فرماتا ہی اللہ تعالی وہ بیٹھنی والی ہین کہ نہین بدبخت

ہوتا ہمنشین اونکا کذا فی المشکوۃ ۔ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ رَبَّهٗ مَثَلُ

الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ متفق علیہ ۔ مثل اوس شخص کی کہ یاد کرتا ہی پروردگار اپنی کو یعنی ہمیشہ یا کبھی کبھی

اور اوس شخص کہ نہین یاد کرتا پروردگار اپنی کو یعنی مطلق یا کبھی کبھی مانند زندی اور مردی کی ہی نقل کیا

کی یہہ بخاری مسلم نی ف حاصل یہہ ہی کہ ذکر حیات قلب ذاکر کی ہی اور غفلت موت اوسکی

اور جیسی کہ زندہ اپنی زندگی سی بہرہ مند ہوتا ہی ایسا ہی ذکر کرنی والا اپنی عمل سی بہرہ مند ہوتا ہی

اور نہ یاد کرنی والا کہ اوسکو اپنی عمل سی بہرہ نہین مانند مردی کی ہی کہ اوسکو زندگی سی کچھ بہرہ نہین

ہوتا بیت ۔ زندگانی نتوان گفت حیاتی کہ مراست ۔ زندہ آنست کہ با دوست وصالی دارد

کذا ذکر العلی القاری ۔ لا یقعد قوم یذکرون اللہ الا حفتہم الملائکۃ ۔ ف

غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ م ت ق
نہین بیٹھتی ہی ایک قوم کہ یاد کرتی ہین اللہ تعالی کو مگر کہ گھیر لیتی ہین اونکو فرشتی یعنی وہ جو ذکر والون
ڈھونڈھتی پھرتی ہین اور ڈھانپ لیتی ہی اونکو رحمت اور اوترتی ہی اونپر تسکین خاطر کی اور یاد کرتا ہی اونکو
اللہ بیچ اون لوگون کی کہ نزدیک اوسکی ہین نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نی ف سکینہ
خاطر جمعی دلکی ہی کہ اوسکی سبب سی خواہش لذتون دنیا کی اور لذت ماسوا اللہ کی دل سی نکل
جاتی ہی اور حضور ساتھہ اللہ کی ہم پہونچتا ہی اور مراد اون لوگون سی کہ نزدیک اوسکی ہین فرشتی مقرب
ہین کہ جنہون نی کہا تھا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدا کرنی کی وقت اے اللہ ایسی کو پیدا کرتا ہی تو کہ زمین
مین فساد اور خون ریزی کریگا اونسی بطور فخر کی فرماتا ہی [illegible] کہ با وجود موانع کی کہ نفس
اور شیطان اور علائق ہین غافل نہین ہوتی اوسکی ذکر سی کذا ذکرہ العلی ج یا رسول اللہ اِنَّ شَرَائِعَ
الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَنْبِئْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا
مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ت ق حب مس مص ایک شخص نی عرض کیا اے رسول خدا کی تحقیق
احکام اسلام کی تحقیق بہت غالب ہوئی ہین مجہپر پس خبر دو مجکو ساتھہ ایسی چیز کی کہ بھروسا کرون مین ساتھہ
اوسکی فرمایا ہمیشہ رہی زبان تیری تر ذکر اللہ کی سی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی
شیبہ نی ف شرائع اسلام کی یعنی علامتین اسلام کی قسم نوافل سی کہ دلالت کرتی ہین صدق
اسلام مسلم کی پر غالب ہوئی ہین یعنی متعدد ہوئی ہین اور اوس حد کو پہونچی ہین کہ عاجز ہون
کرنی سی اور متحیر ہون بعضی کی کرنی مین کہ کونسی افضل ہی کہ اختیار کرون اور تر ہی زبان کی کنایہ
ہی سہولت اور آسانی اور روانی زبان سی جیسی کہ خشکی زبان کی عبارت ہی تنگی اوسکی سی اور زبان
سی یا زبان قلبی مراد ہی کیونکہ یہہ زبان ہمیشہ تر نہین رہ سکتی یا اسی زبان کو فرمایا بمبالغہ یا مراد
ہمیشہ طاقت کی ہو یا [illegible] کہ دل در دریا [illegible] ہو لیس یہہ فرد علی الوہی کذا ذکرہ العلی ج

آخِرُ كَلَامٍ فَارَقْتُ عَلَيْهِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ قُلْتُ أَيُّ الْأَعْمَالِ
أَحَبُّ إِلَى اللهِ قَالَ أَنْ تَمُوتَ وَلِسَانُكَ رَطْبٌ مِنْ ذِكْرِ اللهِ حب ص طب کبیر

معاذ نے آخری کلام کہ جدائی کی مینے اوسپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی وقت رخصت کی یمن کو یہہ تہا
کہ عرض کیا مینے کونسا عمل بہت پیارا ہی نزدیک اللہ کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مری تو
اوس حالت مین کہ زبان تیری تر ہو ذکر اللہ کی سے نقل کیا اسے ابن حبان نے اور طبرانی نے **ف** تر ہونی
سے مراد یہہ ہی کہ تیری زبان پر ذکر جاری ہو اسمین اشارہ ہی اسپر کہ افضل اعمال کا ذکر اللہ تعالی کا ہی اور بڑا فائدہ
اوسکا حسن خاتمہ ہی جیسے کہ وارد ہوا ہی کہ نہین کوئی بندہ کہ لا اله الا الله کہا ہو پہر مری اسی پر مگر کہ
داخل ہوگا بہشت مین اور اشارہ ہی اسپر کہ لازم کرنا ذکر کا حالت حیات مین سبب ہوتا ہی حاصل
ہونی ذکر کا وقت مرنی کی جیسے کہ روایت کیا گیا ہی كَمَا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ وَكَمَا تَمُوتُونَ تُحْشَرُونَ
یعنی جسطرح جیتی رہوگی اوسیطرح مروگی اور جسطرح مروگی اوسیطرح اوٹہائی جاؤگی کذا ذکرہ العلی قاری

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ مَا اسْتَطَعْتَ وَاذْكُرِ اللهَ عِنْدَ كُلِّ
حَجَرٍ وَشَجَرٍ وَمَا عَمِلْتَ مِنْ سُوءٍ فَأَحْدِثْ لِلّٰهِ فِيهِ تَوْبَةً السِّرُّ بِالسِّرِّ وَالْعَلَانِيَةُ
بِالْعَلَانِيَةِ طب کہا معاذ بن جبل نے عرض کیا مینے اے رسول خدا کچہہ نصیحت کرو مجکو فرمایا لازم کر اوپر
اپنی تقوی اللہ کا جب تلک طاقت رکہی تو اور یاد کر اللہ کو نزدیک ہر پتہر اور درخت کی اور جو کچہ
کی ہو تونی برائی یعنی گناہ یا غفلت ایسی پیدا کر خالص واسطی اللہ کی اوسمین یعنی بیچ حق اوس برائی کی
یا برائی کی لئی توبہ توبہ پوشیدہ بیچ گناہ پوشیدہ کی اور توبہ ظاہر بیچ گناہ ظاہر کی نقل کی یہہ طبرانی نے
ف یہہ عرض بہی وقت رخصت کی معاذ نے طرف یمن کی کی ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ عرض اول
حدیث سابق سی کی ہو اور تقوی یعنی پرہیزگاری حرام چیزون سی اور احتراز شبہات سی ہوا ہی اور اسکا
سی ہی اور حقیقت مین تقوی حفاظت کرنا حدود الٰہی کا اور وفا کرنا عہدون اوسکی کا ہی اور یہہ کئی قسم پر

تقویٰ عوام کا یہہ ہی کہ فرمان برداری احکام الٰہی کی کری اور بچی منع چیزون سی اور تقویٰ خواص کا
موافقت بندی کی ہی ساتھہ پروردگار کی اوس چیز مین کہ مقدر ہی اوسکی حق مین حضرت ابن عمر کی
روایت ہی کہ متقی وہ ہی جو اپنی لیئی کسی سی سوای ایزد سبحانہ کی امید نیکی کی نرکہی اور یاد کرنا نزدیک
ہر درخت و پتھر کی اشارہ ہی طرف مقام مشاہدی کی کہ ہر چیز دلیل ہی اوپر وحدانیت اللہ تعالیٰ
کی یعنی جو چیز دیکھی جاتی کہ اوسکی قدرت کاملہ سی پیدا ہوئی ہی اور اسکا بنانی والا ایک ہی کوئی
شریک اوسکا نہین اور اخیر حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ جیسا گناہ کیا ہی ویسی ہی توبہ کری اگر گناہ
پوشیدہ کیا تہا توبہ بہی پوشیدہ کری اور اگر ظاہر کیا ہی توبہ بہی ظاہر کری مستحب یونہی ہی اور یہہ
معلوم ہوا کہ بمجرد صادر ہونی گناہ کی توبہ کرنی واجب ہی یا مستحب چنانچہ نووی سی منقول ہی کہ بعد گناہ
کی بغیر ڈہیل کی توبہ کرنی واجب ہی اگرچہ گناہ صغیرہ ہو پس اس صورت مین اگر تاخیر کریگا تو یہ مین
ایک گناہ اور اوسکی ترک کا لازم آویگا کذا ذکر العلی والفرح مَا عَمِلَ اٰدَمِيٌّ عَمَلًا اَنْجیٰ
لَہٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ط ا مص نہ عمل کیا کسی آدمی نی کوئی عمل کہ بہت
نجات دینی والا ہو اوسکو عذاب اللہ کی سی ذکر اللہ کیسی نقل کیا یہہ طبرانی احمد ابن ابی شیبہ نی
ف یعنی ذکر کی برابر کوئی عمل اللہ کی عذاب سی قیامت کو چہٹکارا نہین کروانی کا سبب
افضل ہی قَالُوْا وَلَا الْجِہَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ قَالَ وَلَا الْجِہَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰہِ اِلَّا
اَنْ تَضْرِبَ بِسَيْفِہٖ حَتّٰى يَنْقَطِعَ قَالَہٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ط مص طس صط
عرض کیا صحابیون نی اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین فرمایا اور نہ جہاد اللہ کی راہ مین مگر یہہ کہ مارے ساتھہ
تلوار اپنی کی یہان تلک کہ ٹوٹ جاوی تلوار فرمایا اسکو یعنی وَلَا الْجِہَادُ کو حَتّٰى يَنْقَطِعَ تک تین بار
نقل کی یہہ طبرانی نی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط اور صغیر مین ف اور نہ جہاد یعنی جو جہاد
خالی ہو ذکر سی اور جسم جہاد مع ذکر بہی ہو تو ایسی ذکر سی افضل ہو گا حاصل یہہ کہ ذکر افضل ہی

اور بڑی عبادت سی یعنی جو خالی ہو ذکر سی لیکن جب ذکر ملیکا ساتھہ ایک عمل کی بیشک نہین کہ وہ
افضل ہوگا بڑی ذکر سی کذا ذکرہ العلی رح اور بیہقی نی عبد اللہ بن عمر سی روایت کی ہی اِلّا اَنْ
یَضْرِبَ بِسَیْفِہٖ حَتّٰی یَنْقَطِعَ اس سی معلوم ہوا کہ اگر جہاد اس مرتبہ کو پہونچی تو بہی ذکر افضل
نہین پس ان دونون حدیثون مین مخالفت ہوئی پس حنفی نی کہا ضرور پڑی ترجیح ایک حدیث
کی دوسری پر یا کہین کہ کسی راوی کو وہم ہوا اور قہستانی نی توجیہہ سہل اقل کی ہی وہ یہہ ہی کہ
اِلّا اَنْ یَضْرِبَ بِسَیْفِہٖ بدل ہی جہاد سی اور کلمہ اِلّا انکار ہی پس اس صورت مین یہہ حدیث مخالف نہین
ہونی کی ساتھہ حدیث ابن عمر کی کہ بیہقی نی روایت کی ہی اور ساتھہ حدیث اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ
آخر تک کی اور ساتھہ تمام حدیثون کی کہ دلالت رکہتی ہین اوپر فضیلت ذکر کی جہاد خاص پر کذا ذکرہ

الفرج لَوْ اَنَّ رَجُلًا فِیْ حِجْرِہٖ دَرَاہِمُ یُقَسِّمُہَا وَاٰخَرُ یَذْکُرُ اللّٰہَ کَانَ الذَّاکِرُ
لِلّٰہِ اَفْضَلَ ط اگر تحقیق ایک آدمی ہو کہ گود اوسکی مین درہم ہون کہ بانٹتا ہوا اونکو یعنی اور ذکر
نہ کرتا ہو اور دوسرا ہو کہ ذکر کرتا ہو اللہ کا یعنی اور درہم نہ بانٹتا ہو تو ہوگا ذکر کرنی والا خاص
واسطی اللہ کی افضل نقل کی یہہ حدیث طبرانی نی ف اس لئی کہ جو اللہ تعالی کو یاد کرتا ہی اللہ تعالی
اوسکو یاد کرتا ہی اور اللہ کا یاد کرنا اپنی بندی کو افضل ہر چیز سی کذا ذکرہ العلی رح اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ

الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ ت
جب گذرو تم باغون جنت مین پس میوہ کہاؤ کہا صحابیون نی ای رسول اللہ کی اور کیا ہین باغ
فرمایا حلقی ذکر کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف معنی یہہ ہین کہ جب گذرو تم ایک جماعت پر کہ یاد کرتی
ہون اللہ تعالی کو ایک مکان مین پس تم بہی اونکی ساتھہ یاد کرو یا سنو اونکا یاد کرنا متابعت اس لئی
کہ وہ باغ جنت ہین مین اب بہی اور آئندہ کو بہی فرمایا اللہ تعالی نی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ
بعضون نی جنتان کی یہہ بہی معنی کہی ہین کہ ایک جنت دنیا مین یعنی حلقی ذکر کی اور دوسری عقبی مین اور

میوہ کہاؤ یعنی کرو اوسمین وہ چیز کہ سبب ہووی حاصل ہونی باغون جنت کا قسم تسبیح اور تحمید
اور تہلیل سی اور بعضی شارحین حدیث نی لکھا ہی کہ حلقی ذکر کی مسجدین مراد ہین اونہون نی
حمل کیا ہی اس حدیث پر کہ مضمون اوسکا یہہ ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب گذرو تم
باغون جنت پر چرو تم ابوہریرہ نی کہا کیا ہین وہ فرمایا مسجدین ابوہریرہ نی کہا چرنا اونکا کیا
ہی فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ اظہر یہہ ہی کہ
یہان مطلق حلقی مراد ہین اور حلقی مسجد کی افضل ہوتی ہین اور توری نی کہا ہی کہ اس حدیث مین
اشارہ ہی اسپر کہ جیسا ذکر مستحب ہی حلقی مین بیٹھنا ذکر کی لئی ہی مستحب ہی کذا ذکر العلی والفخر
ح یَقُوْلُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ سَیَعْلَمُ اَھْلُ الْجَمْعِ الْیَوْمَ مَنْ اَھْلُ الْکَرَمِ فَقِیْلَ مَنْ اَھْلُ
الْکَرَمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَھْلُ مَجَالِسِ الذِّکْرِ مِنَ الْمَسَاجِدِ حب طص
فرمایا ہی اللہ غالب اور بزرگ نی قریب ہی کہ جانین گی صاحب جمع کی یعنی قیامت والی اس دن کہ
کون ہین صاحب بزرگی کی یعنی لائق اکرام کی کہ جن پر اللہ تعالی انعام و بخشش کریگا عرض کیا صحابہ نی کون
ہین صاحب بزرگی کی ای رسول اللہ کی فرمایا صاحب مجالس ذکر کی مسجدون سی نقل کی یہہ ابن حبان
طبرانی ابو یعلی نی ف من المساجد بیان ہی مجالس کا اور بعضی نسخون مین فی ہی بجای من کی یعنی وہ
مجالس والی ذکر کی کہ واقع ہی مسجدون یعنی دنیا اور بازار دنیا کو ترک کرکر مشغول ہوتی ہین ساتھ ذکر
خدا کی مسجدون مین اس حدیث مین اشارہ ہی کہ ذکر اللہ کا مسجدون مین افضل ہی غیر مسجدون سی
کذا ذکر العلی ح مَا مِنْ آدَمِیٍّ اِلَّا لِقَلْبِہٖ بَیْتَانِ فِیْ اَحَدِھِمَا الْمَلَکُ وَفِی الْاٰخَرِ الشَّیْطَانُ
فَاِذَا ذَکَرَ اللّٰہَ خَنَسَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ وَضَعَ الشَّیْطَانُ مِنْقَارَہٗ فِیْ قَلْبِہٖ وَ
وَسْوَسَ لَہٗ ص نہین کوئی آدمی مگر کہ واسطی دل اوسکی کی دو مکان ہین ایک مین اونمین
سی فرشتہ ہی یعنی الہام کرتا ہی اچھی باتین اور ذکر خدا کا اور دوسری مین شیطان ہی یعنی بری وسوسی

اور غفلت ڈالتا ہی پس جب یاد کرتا ہی اللہ کو یعنی بسبب الہام فرشتی کی پیچھی ہٹ جاتا ہی شیطان
اور جب نہین یاد کرتا اللہ کو یعنی بسبب اعراض کی الہام فرشتی کیسی کہتا ہی شیطان منہہ اپنا
اوسکی دلمین اور وسوسی ڈالتا ہی اوسکی لئی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی **ف** وسوسی ڈالتا ہی
کہ باعث ہوتی ہین غفلت کی پس جب تلک کہ ذکر نہین کرتا یہی حال ہوتا ہی شیطان کا آدمی کی ساتھہ
کذا ذکر العلی رح مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ
صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهٗ كَاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ **ت**
اِنْقَلَبَ بِاَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ جو کوئی نماز پڑہی فجر کی جماعت سین پہر بیٹھا ہوا یاد کرتا رہی
اللہ کو یہان تلک کہ نکلی آفتاب یعنی بقدر نیزہ کی بلند ہو کہ آہت نماز کی نہی پہر پڑہی نماز دو رکعت
ہوتا ہی ثواب اوسکی لئی مانند ثواب حج کی یعنی بسبب قائم کرنی فرض کی جماعت سی اور مانند ثواب عمری
پوری پوری پوری کی یعنی بسبب ادا کرنی اس سنت کی نقل کی یہہ ترمذی نی اور طبرانی کی روایت
مین بدلی کانت لہ کی یہہ آیا ہی پہرتا ہی ساتھہ ثواب حج اور عمری کی **ف** بیٹھا ہوا یاد کرتا رہی یعنی
ہمیشہ رہا اور بحالت ذکر کی برابر ہی کہڑا ہو یا بیٹھا ہو یا لیٹا ہو لیکن بیٹھی رہنا افضل ہی مگر کہ کوئی اور عبادت
پیش آجاوی جیسی کہ طواف کی لئی کہڑا ہوا یا نماز جنازی کی لئی یا حاضر ہوئی مجلس درس کی لئی
اوس صورت مین فضیلت بیٹھی رہنی کی جاتی رہتی ہی اور اس نماز کو نماز اشراق کہتی ہین اور اس حدیث
مین اشارہ ہی اسپر کہ لازم نہین ہی کہ جہان نماز پڑہی وہین بیٹھا رہی بلکہ جائز ہی کہ جگہہ بدل کر صف
مین سی جہان چاہی ذکر کی لئی بیٹھی اس لئی کہ مقصود اصلی مشغول رکہنا وقت کا ذکر مین ہی اگرچہ بہتر مین
کان مگر جسجا ہی نماز پڑہی ہی اوسی جگہ مین بیٹھنا افضل ہی کذا ذکر العلی رح ذَاكِرُ اللّٰهِ فِي
الْغَافِلِيْنَ بِمَنْزِلَةِ الصَّابِرِ فِي الْفَارِّيْنَ طس یاد کرنی والا اللہ کا بیچ غفلت کرنے
والوں کی یعنی اللہ کی یاد سی کہ مشغول ہین بیچ شہرین بازارون وغیرہ بیچ مرتبہ صبر کرنی والی کی ہی لڑائی غازی

مجاہد کی ہی ہمیشہ بہاگنی والون کی یعنی لڑائی کفار کیسی نقل کی یہہ بزار نی اور طبرانی نی اوسط مین
اگرچہ بہاگنا جائز ہو تو بہی صبر کرنی کا بڑا درجہ ہی اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ کذا ذکر العلی ح مَا مِنْ قَوْمٍ جَلَسُوْا
مَجْلِسًا وَتَفَرَّقُوْا مِنْهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَاَنَّمَا تَفَرَّقُوْا عَنْ جِيْفَةِ حِمَارٍ وَكَانَ عَلَيْهِمْ
حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ د س ت حب اس نہین کوئی قوم کہ بیٹہین ایک مجلس
مین اور جدا ہووین اوس سے اور نہ یاد کرین اللہ کو اوس مین مگر گویا کہ جدا ہوئی مردار گدہی کی سی اور ہو
یہہ مجلس اونپر حسرت قیامت کی دن نقل کی یہہ حاکم ابو داؤد ترمذی ابن حبان احمد نسائی نی ف
اس حدیث مین نفرت دلانی ہی غفلت سی اور رغبت دلانی ہی ذکر سی پس ذکر کرنی والی شاید کہ کہانی وا
حلال کے اور تخصیص گدہی کی اسلئی ہی کہ برا حیوانات مین ہی خلاصہ یہہ ہی کہ مجلس غفلت کی مانند گدہی
مردہ کی ہی اور جدا ہونا اوس سی مانند جدا ہونی کی ہی مردار سی کذا ذکر العلی ح وَمَا مَشٰى اَحَدٌ
مَمْشًى لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً وَمَا اَوٰى اَحَدٌ اِلٰى فِرَاشِهٖ لَمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ
فِيْهِ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِ تِرَةً س احب اور نہین چلتا کوئی کسی راہ مین کہ نہ یاد کرتا ہو اللہ کو
اوس مین مگر ہوگا نہ ذکر کرنا اوس پر موجب حسرت کا اور نہین جگہ پکڑتا کوئی بستر اپنی پر کہ نہ یاد کری اللہ کو اوس مین مگر
کہ ہوگا نہ ذکر کرنا اوس پر موجب حسرت کا نقل کی یہہ نسائی احمد ابن حبان نی ف اسی لئی فرماتی تہی حضرت صدیق اکبر
کاش کہ گونگا ہوتا مین غیر ذکر خدا کی سی کذا ذکر العلی ح اِنَّ الْجَبَلَ يُنَادِي الْجَبَلَ بِاسْمِهٖ اَيْ
فُلَانُ هَلْ مَرَّ بِكَ اَحَدٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فَاِذَا قَالَ نَعَمْ اِسْتَبْشَرَ الْحَدِيْثَ ط تحقیق ایک پہاڑ پکارتا ہی پہاڑ دوسری کو
ساتہہ نام اوسکی کی یعنی جس نام سی مشہور ہی جیسی جبل احد وغیرہ ای فلانی یعنی نام لیتا ہی اوسکا کیا گذرا ہی تجہ پر کوئی کہ یاد
کرتا ہو اللہ کو پس جب کہتا ہی پہاڑ دوسرا ہان گذرا ہی خوش ہوتا ہی پہاڑ پوچہنی والا فرمایا آخر حدیث تک نقل کی یہہ طبرانی
نی ف حضرت انس سی روایت ہی کہ اسی طرح ہر صبح و شام ایک ٹکڑا زمین کا دوسری ٹکڑی زمین سی پوچہتا ہی
کہ آیا تجہپر کسی نی نماز پڑہی ہی یا ذکر کیا ہی جب وہ ٹکڑا کہتا ہی ہان بزرگ جانتا ہی وہ ٹکڑا اوسکو اپنی پر

اور جو بندہ ایک ٹکڑہ زمین پر نماز پڑھتا ہی یا ذکر کرتا ہی وہ ٹکڑا اوسکی لئی گواہی دیگا روبرو پروردگار کی
اوسکی کی اور روتا ہی اوسپر جسدن مرتا ہی کذا ذکر العلی رح اِنَّ خِیَارَ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یُرَاعُوْنَ
الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ وَالْاَظِلَّةَ لِذِکْرِ اللّٰهِ ۔ مس ح تحقیق اچھی بندی اللہ کی وہ ہین جو
محافظت کرتی ہین سورج اور چاند اور ستارون اور سایون کی یعنی سائی درختون اور دیوارون
وغیرہ کی واسطی یاد اللہ تعالی کی نقل کی یہہ حاکم نی ف یعنی ستارون کی چلنی اور نکلنی اور
ڈوبنی کا انتظار کرتی ہین حاصل یہہ کہ اچھی بندی وہ ہین کہ اکثر ذکر اور نماز اور وظائف مین مشغول
رہتی ہین اور ان چیزون سی پہچانتی وقتون کی لئی نگاہ رکھتی ہین کذا ذکر الفرح رح لَیْسَ یَتَحَسَّرُ اَهْلُ
الْجَنَّةِ اِلَّا عَلٰی سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ وَلَمْ یَذْکُرُوا اللّٰهَ تَعَالٰی فِیْهَا ۔ ط ی نہین حسرت
کرنی کی جنت والی مگر اوس ساعت پر کہ گذری اون پر اور نہ یاد کیا اونہون نی اللہ تعالی کو اوسمین
نقل کی یہہ طبرانی اور ابن سنی نی ف یہہ حسرت قیامت کی دن ہوگی پہلی داخل ہونی کی جنت مین
اسلئی کہ بعد داخل ہونیکی حسرت کہان ہوگی سو اچھین فراغت کی نہ یاد کیا اللہ کو اگرچہ جیسا رہا اوسمین
پس کیا حال ہی اونکا جو مشغول رہتی ہین اوس ساعت مین لایعنی اور گناہ کی باتون مین مقصود یہہ ہی
کہ بنیا ہی ساعۃ کہ اسمین طاعت نا تحاصل ہووی ندامت روز قیامت کذا ذکر العلی رح اَکْثِرُوْا
ذِکْرَ اللّٰهِ حَتّٰی یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ ۔ حب احمد ی ع بہت کرو یاد اللہ کی یہان تک کہ
کہین لوگ تو دیوانہ ہی نقل کی یہہ ابن حبان احمد ابو یعلی ابن سنی نی ف اچھی کہین بعضی جاہل اور غافل
اوسکی حق مین کہ دیوانہ ہی اسی لئی کہا ہی امام غزالی رح نی اگر ہوتی اصحاب ہماری زمانی مین تو لوگ کہتی کہ
دیوانی ہین اور وہ کہتی لوگون کو کہ یہہ نہین ایمان لائی قیامت پر پس لائق ہی کہ لوگونکی کہنی پر خیال نکری
اور حقیقت مین یہہ بڑی بزرگی ہی اسکو کہ خطاب انبیا علیہم الصلوۃ کا کہ افضل بشر ہین
یہی دیوانہ کہتی تھی کذا ذکر العلی رح کَانَ یَاْمُرُ اَنْ یُّرَاعِیَ التَّکْبِیْرَ وَالتَّقْدِیْسَ

وَالتَّهْلِيْلِ وَاَنْ يَعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ قَالَ لِاَنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ رواہ

تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ حکم کرتی تھی یہہ کہ نگہبانی کیجاوی تکبیر اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ

اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور یہہ کہ گنی جاوی ہر ایک تسبیح وغیرہ ساتھہ انگلیون کی فرمایا اسلئی کہ تحقیق

وہ پوچھی جاوینگی یعنی اعمال انگلیون والون سی طلب گویائی کی کیجاوینگی یعنی اللہ گویائی پیدا کریگا

تا گواہی دین عمل صاحب اپنی کی پر نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نی **ف** نگہبانی کیجاوین یعنی

پڑہی جاوین ساتھہ گنتی کی جیسیکہ آئی ہی حدیثون مین مثل سو اور تینتیس وغیرہا کی بعد نماز وغیرہ کے

یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ مستحب ہی شمار کرنا تسبیحات وغیرہا کا ساتھہ انگلیون کے

کذا ذکر العلی والمخرج عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّقْدِيْسِ وَالتَّهْلِيْلِ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ

الرَّحْمَةَ رواہ مصنع لازم کرو اپنی پر ای عورتون تسبیح اور سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور نہ غافل ہو ذکر سی پس بہلائی جاوگی رحمت سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی **ف** نہین ہی مراد غیبت

دلالت فقط ان الفاظ پر بلکہ مراد ہر طرح کا ذکر ہی اور دور ہونا غفلت کا ہر وقت اور معنی یہہ ہین کہ اگر

چھوڑدوگی ذکر کو باز رہوگی رحمت سی اور محروم رہوگی ثواب سی فرمایا اللہ تعالیٰ نی فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ

یاد کرو مجکو یاد کرونگا مین تمکو كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى یعنی اسیطرح

آئین تیری پاس آیتین ہماری پس بہولا تو اونکو اور اسیطرح آج کی دن بہولا یا جاویگا تو ای رحمت سی بسبب

بہولنی ذکر کی کذا ذکر العلی رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ بِيَمِيْنِهِ

کہا ابن عمر نی دیکہا مینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتی تہی تسبیح کو ساتھہ دائین ہاتھہ اپنی کی نقل کی یہہ

نسائی نی لَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ اَحَبُّ

اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ وَلَاَنْ اَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَعَالٰى

مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ اِلٰٓى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْتِقَ اَرْبَعَةً رواہ فرمایا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بیٹھنا میرا ساتھ قوم کے کہ یاد کرتے ہیں اللہ کو بعد نماز فجر کے یہاں تک کہ آفتاب نکلے محبوب تر ہے
نزدیک میرے اس سے کہ آزاد کروں میں چار شخص اولاد اسمعیل کے اور البتہ بیٹھنا میرا ساتھ ایک قوم کے
کہ یاد کرتے ہیں اللہ تعالی کو نماز عصر کے سے آفتاب کے غروب ہونے تک محبوب تر ہے نزدیک میرے اس سے
کہ آزاد کروں میں چار شخصوں کو روایت کی یہ ابو داؤد نے **ف** اولاد حضرت اسمعیل سے اس لئے فرمایا کہ
افضل عرب کے ہیں اور حسب و نسب میں حضرت سے شرکت رکھتے ہیں اور تخصیص ان دونوں وقتوں کی اس لئے ہے
کہ فرشتے لکھنے والے اعمال کے جمع ہوتے ہیں اور وقت آرام اور خرید و فروخت کا ہوتا ہے کذا ذکرہ العلی رح

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ م ت قَالَ الذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا
وَالذَّاكِرَاتُ م وَقَالَ الْمُسْتَهْتَرُوْنَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ اَثْقَالَهُمْ فَيَاْتُوْنَ يَوْمَ

الْقِيٰمَةِ خِفَافًا **ت** آگے بڑھ گئے مفرّدون یعنی تنہا چلنے والے اور یکبار کہا صحابہ نے کون ہیں مفردون
ای رسول اللہ کے نقل کیا یہ مسلم ترمذی نے یعنی سوال کی روایت کرتے ہیں دونوں متفق ہیں اور جواب میں مختلف
فرمایا وہ مرد کہ یاد کریں خدا کو بہت اور وہ عورتیں کہ یاد کریں خدا کو بہت نقل کیا یہ جواب مسلم نے حضرت
سے اور ترمذی نے یہ نقل کیا کہ فرمایا مفردون وہ ہیں کہ شیفتہ اور فریفتہ ہوں اللہ کی یاد میں کہ دور کریگا
ذکر انسے بوجھ انکے یعنی گناہ پس آوینگے قیامت کے دن ہلکے پھلکے **ف** ما المفردون سوال ہے صفت کی
سے کیا صفت ہے مفرّدون کی فرمایا کہ تنہائی حقیقی اعتبار کے لائق تنہائی نفس کے ہے اللہ کے ذکر کے لئے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ جمدان پر کہ ایک منزل مدینہ سے ہے پہنچے تو صحابہ مشتاق وطن کے ہوئے
بعضے پیچھے ہو کر اور رونے پہلے وطن کو روانہ ہوئے پیچھے رہنے والوں کو حضرت نے فرمایا کہ گھر قریب پہنچا
جلد چلو کہ بعضے چڑھے ہوکر آگے پہنچ گئے صحابہ نے صفت مفردون کی یعنی چڑھوں کی پوچھی فرمایا حال انکا
[illegible] کی ظاہر ہیں اس سے کیا سوال کرتے ہو بلکہ پوچھو صفت کرنے والی نیکیوں کے کو
[illegible] ہے تنہا کیا نفس اپنے کو اللہ کے ذکر کے لئے کذا ذکرہ السید رح اور مراد کثرت سے

مواظبت اور ہمیشگی ذکر پر بھی بغیر غفلت کی اور جو غفلت ہو بھی جاوی تو جلدی دور کر کر مشغول
ہو وی اور ابن عباس نی کہا اکثرت ذکر کی حاصل ہوتی ہی ساتھہ ذکر کرنی کی نمازون کی بعد اور
صبح شام سوتی بیٹھتی وغیرہا کی جسطرح منقول ہی حدیث شریف مین کذا ذکر العلی رح اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَ
یَحْیَی ابْنَ زَکَرِیَّا بِخَمْسِ کَلِمَاتٍ اَنْ یَّعْمَلَ بِھَا وَیَاْمُرَ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا وَذَکَرَ
الْحَدِیْثَ اِلٰی اَنْ قَالَ وَاٰمُرُکُمْ اَنْ تَذْکُرُوا اللّٰہَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِکَ کَمَثَلِ رَجُلٍ
خَرَجَ الْعَدُوُّ فِیْ اَثَرِہٖ سِرَاعًا حَتّٰی اِذَا اَتٰی عَلٰی حِصْنٍ حَصِیْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَہٗ مِنْھُمْ کَذٰلِکَ
الْعَبْدُ لَا یُحْرِزُ نَفْسَہٗ مِنَ الشَّیْطَانِ اِلَّا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی + ت حب مس تحقیق اللہ
تعالی نی حکم کیا یحیی بیٹی زکریا کیکو ساتھہ پانچ باتون کی یعنی توحید اور نماز اور روزہ اور صدقہ
اور ذکر کی یہہ کہ عمل کری ساتھہ اونکی اور حکم کری بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل کرین ساتھہ اونکی اور ذکر فرمایا
حضرت نی حدیث کو یعنی حدیث دراز ہی ساری بیان فرمائی یہان تلک کہ کہا یحیی نی اور حکم کرتا ہون
مین تمکو یہہ کہ یاد کرو اللہ کو پس تحقیق مثال یاد کرنی والی کی مانند مثال ایک شخص کیسی ہی کہ نکلا دشمن
پیچھی اوسکی دوڑتا ہوا یعنی تا اوسکو پکڑ لی یہان تلک کہ جب آیا وہ قلعہ محکم پر پس بچایا جان اپنی کو
اون دشمنون سی اسیطرح بندہ نہین بچاتا ہی نفس اپنی کو شیطان سی مگر ساتھہ ذکر اللہ تعالی کے
نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نی ف کہا میرک شاہ نی کہ باقی حدیث حضرت یحیی علیہ السلام کی
بعد قول اَنْ یَّعْمَلُوْا بِھَا کی یہہ ہی وَاِنَّہٗ کَادَ اَنْ یُّبْطِئَ بِھَا آخر تلک اختصار کی لیی فقط معنی بیان ہوتی ہین اور
تحقیق یحیی نی تھی کہ تاخیر کرتی تھی ساتھہ اون پانچ باتون کے پس کہا اونسی حضرت عیسی نی کہ تحقیق اللہ
تعالی نی حکم کیا تجھکو ساتھہ پانچ باتون کی تا کہ عمل کری تو اوپر اور حکم کری تو بنی اسرائیل کو یہہ کہ عمل
کرین اوپر ان کی پس یا یہہ کہ حکم کری تو اونکو اور یا یہہ کہ حکم کرون مین اونکو پس کہا یحیی نی کہ ڈرتا ہون
اگر سبقت کری تو مجھپر ساتھہ باتون کی تو خسف کیا جاون مین یا یہہ کہ عذاب کیا جاؤن مین پس جمع

کیا یحییٰ نے لوگون کو بیت المقدس مین پس بہر گیا وہ اور بیٹھی لوگ بلندی پر پس کہا حضرت یحییٰ نے تحقیق
اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو ساتھہ پانچ باتون کی کہ عمل کرون مین انپر اول پانچ باتون کی یہہ ہی
کہ عبادت کرو تم اللہ تعالی کو اور نہ شریک کرو ساتھہ اوسکی کسی چیز کو پس تحقیق مثال اوس شخص کی جو
شریک کرتا ہی ساتھہ اللہ کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ خرید کیا اوسنی ایک غلام خالص اپنی
ساتھہ سونی کی یا چاندی کے پس کہا اوس آدمی نی کہ یہہ گہر میرا ہی اور یہہ کام میرا ہی پس کام کر اور ادا کر
کمائی طرف میری پس ہوا غلام کہ عمل کرتا ہی اور ادا کرتا ہی طرف غیر مالک اپنی کی پس کونسا تم مین کا
خوش ہوتا ہی یہہ کہ ہووی غلام اوسکا ایسا اور دوسری بات یہہ ہی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا تمکو
ساتھہ نماز کی پس جب پڑہو تم نماز پس نہ التفات کرو اودہر پس تحقیق اللہ تعالی قائم کرتا ہی موہنہ
اپنا واسطی موہنہ بندی اپنی کی نماز اوسکی مین جب تلک کہ نہ التفات کری اور تیسری یہہ کہ حکم کیا تمکو
ساتھہ روزی کی پس تحقیق مثال روزہ دار کی مانند مثال ایک آدمی کی ہی جماعت مین کہ ساتھہ اوسکی
ایک تھیلی ہو کہ اوسمین مشک ہو پس سب خوش ہوتی ہین یا خوش کرتی ہی اونکو خوشبو اوسکی اور تحقیق خوشبو
روزہ کی بہت خوشبودار ہی نزدیک اللہ کی خوشبو مشک کی ہی اور چوتہی یہہ کہ حکم کیا اللہ نی تمکو
ساتھہ صدقہ کی پس تحقیق یہہ مانند مثال ایک آدمی کی ہی کہ قید کیا اوسکو دشمنون نی پس باندہی ہاتہہ
اوسکی طرف گردن اوسکی کی اور آگی کیا اوسکو تو کہ ماریں گردن اوسکی پس کہا مین بدلا دیتا ہون تمکو ساتھہ
قلیل اور کثیر کی اپنی سارا مال پس بدلا دیا نفس اپنی کا اور پانچوین یہہ کہ حکم کیا اللہ تعالی نی تمکو یہہ کہ یاد
کرو تم اللہ کو فرمایا آخر تک یعنی جیسی متن مین مذکور ہی فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مین حکم
کرتا ہون تمکو ساتھہ پانچ باتون کی کہ اللہ تعالی نی حکم کیا ہی مجکو ساتھہ اونکی یعنی ساتھہ سننی اور اطاعت
[illegible] اور ساتھہ جہاد اور ہجرت کی اور جماعت کی اور تحقیق جو شخص جدا ہوا جماعت سی [illegible]
[illegible] نکال ڈالی رسی اسلام کی گردن اپنی سی مگر یہہ کہ پہر آوی [illegible]

پکارنا جاہلیت کا پس تحقیق وہ شخص جماعت دوزخ کی سے ہی پس عرض کیا ایک شخص نے ای رسول خدا کی اور
اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی فرمایا اور اگرچہ نماز پڑہی اور روزہ رکہی پس پکارو تم ساتھہ پکار اللہ
کی نام رکہا اللہ تعالی نے تمہارا مسلمان مؤمن ای بندون اللہ کی یہہ ترمذی مین ہی اور روایت کیا
نسائی نے کچہہ اسی کذا ذکر العلی رح اور یہہ جو فرمایا جو کوئی پکاری پکارنا جاہلیت کا یعنی کفار مین رسم تہی
کہ جب کوئی لڑائی مین عاجز ہوتا پکارتا یا آل فلان یعنی پکارتا اپنی قوم کو تو دوڑتی اوسکی مدد کو خواہ یہہ
ظالم ہوتا خواہ مظلوم پس اس سے منع فرمایا کہ ظلم پر نہ پکارو اور اور کسیکو مدد اوسکی بہی نکرنی چاہئی
بلکہ اسلام اور حق کی طرف بلاؤ کذا ذکر السید لَیَذکُرَنَّ اللّٰهَ قَومٌ فِی الدُّنیا عَلَی الفُرُشِ
المُمَهَّدَةِ یُدخِلُهُمُ الجَنَّاتِ العُلیٰ ۞ ص قسم ہی اللہ کی البتہ یاد کرتی ہی اسکو ایک قوم
دنیا مین اوپر بچہونون بچہی ہوئی کی داخل کریگا اونکو اللہ بہشتون بلند مین نقل کی یہہ ابو یعلی نے ف
کہا مصنف نے یہہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ پادشاہ اور امیر اور اہل دنیا مین والون کو نہین منع کرتی حشمت
اور رفاہیت اونکی ذکر اللہ تعالی کیسی اور وہ بہی ثواب دیئی جاوینگی ذکر کا داخل کریگا اللہ تعالی
جنات علی مین کذا ذکر العلی اِنَّ الَّذِینَ لَا تَزَالُ اَلسِنَتُهُم رَطبَةً مِن ذِکرِ اللّٰهِ یَدخُلُونَ
الجَنَّةَ وَهُم یَضحَکُونَ ۞ مو مص تحقیق وہ لوگ کہ ہمیشہ ہین زبانین اونکی تر یاد اللہ کی
داخل ہونگی بہشت مین اس حال مین کہ وہ خوش ہونگی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے

آدابُ الدُّعَاءِ

۞ یہہ ہین آداب دعا کی ف آداب جمع ادب کی ہی ادب اوسکو کہتی
ہین کہ کرنا اوسکا اچہا ہو قول مین اور فعل مین مِنهَا مَا یَنبَغِی اَن یَکُونَ رُکنًا وَاَن یَکُونَ
شَرطًا وَاَن یَکُونَ غَیرَ ذٰلِکَ مِن مَأمُورَاتٍ وَمَنهِیَّاتٍ وَغَیرِهَا ۞ بعضی اونمین
وہ ہین کہ پہنچتی ہین رکن کی درجہ کو اور بعضی شرط ہین اور بعضی ہین سوا ان دونو قسمونکی حکمون
یعنی مستحبات اور چیزون منع کی گئی ہی یعنی مکروہات اور سوا اسکی یعنی اور چیزین کہ کرنا اونکا بہتر

ترک اوسکی ہی ف رکن اوسکو کہتی ہین کہ ایک جزو اوسکا ہو تو فرض ہو اور دوام اوسکی ابتدا [illegible]
اور شرط کہتی ہین باہر کی چیز کو جیسی کہ قیام قرأت وغیرہ رکن نماز کی ہین اور طہارت وغیرہا شرط ہین

وَهِيَ تَجَنُّبُ الْحَرَامِ فِي الْمَأْكَلِ وَالْمَشْرَبِ وَالْمَلْبَسِ وَالْمَكْسَبِ ٭ م ت اور
آداب دعا کی یہ ہی کہ بچنا حرام سی بیچ کہانی پینی اور پہننی اور کمانی اور کسب کرنی مین فصل کیہ [illegible]
نی ف یہ آداب شرط دعا کی ہین اور اسلئی حدیث کی بہت مذکور ہوی ہین بلکہ مطلب اور حاصل
حدیث کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ پرہیز کر حرام سی [illegible] کہ لقمہ حرام کا ہو تو قبول نہین
ہوتی دعا اوسکی چالیس دن تک کذا ذکرہ [illegible] وَالْإِخْلَاصُ لِلّٰهِ تَعَالٰى ٭ مس اور خالص کر
کر دعا کرنی واسطی اللہ تعالی کی اخلاص کی [illegible] حاکم نی ف یعنی اور کسی کو دعا مین اللہ کا شریک نکری
اور ریا مکر سی [illegible] دعا کا ہی فرمایا اللہ تعالی نی فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
یعنی جب سوار ہوتی ہین کشتی مین دعا کرتی ہین اللہ سی درحالیکہ خالص کرنی والی ہوتی ہین اللہ کی لئی
دین کو یعنی دعا کو کذا ذکرہ الحصنی رحمہ اللہ وَتَقْدِيمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَذِكْرُهُ عِنْدَ الشِّدَّةِ ٭

م ت د اور پہلی کرنا عمل اچھی کا یعنی دعا کی پہلی نیک کام کرنی مثل نماز صدقہ وغیرہا کی اور یاد
کرنا عمل اچھی کا نزدیک سختی کی یعنی کچھ اپنی نیکی یاد کر کی دعا [illegible] جیسی کہ قصہ غار والون کا [illegible]
اس کتاب کی خاتمہ مین مذکور ہی نقل کیا مسلم ترمذی ابو داود نی وَالتَّنَظُّفُ وَالتَّطَهُّرُ ٭

ع ه حب مس اور ستھرا ہونا یعنی بدن کا [illegible] اور پاک یعنی نجاست سی نقل کیا [illegible]
اور ابن حبان حاکم نی وَالْوُضُوءُ ٭ ع وَاسْتِقْبَالُ الْقِبْلَةِ ٭ [illegible]

حصن مس اور آداب دعا سی ہی وضو کرنا [illegible] صحاح ستہ مین ہی اور متوجہ کرنا قبلہ کی طرف
[illegible] مین ہی اور نماز پڑھنی دو رکعت کی بیچ [illegible] اور ابن حبان حاکم نی ف مراد [illegible]
[illegible] نماز [illegible] کہ نماز پہلی [illegible] وَالْجُثُوُّ عَلَى الرُّكَبِ

عو اور بیٹھنا دو زانو نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی وَالثَّنَاءُ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَوَّلًا وَاٰخِرًا ع اور

تعریف کرنی اوپر خدا تعالی کی اول اور آخر دعا کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین وَالصَّلٰوۃُ عَلَی

النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذٰلِکَ د ت س حب مس اور درود بہیجنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اسیطرح یعنی اول آخر دعا کی نقل کیا یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان

حاکم نی وَبَسْطُ الْیَدَیْنِ ت مس اور کہولنا دونو ہاتہون کا یعنی ہاتہہ بند نہ رکہی نقل

کی یہہ ترمذی حاکم نی ف منیۃ المصلی مین لکہا ہی کہ اگر ہاتہہ کہلی نہین رکہہ سکتا تو اس قدر

کری کہ ایک ہاتہہ دوسری پر نہ رکہی کذا ذکر الفخر وَرَفْعُھُمَا ع وَاَنْ یَّکُوْنَ رَفْعُھُمَا

حَذْوَ الْمَنْکِبَیْنِ د ا مس اور اوٹہانا دونو ہاتہون کا طرف آسمان کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین

اور یہہ کہ ہووی اوٹہانا دونون ہاتہون کا برابر مونڈہون کی نقل کی یہہ ابو داؤد احمد حاکم نی ف

اوٹہانا ہاتہون کا برابر سینہ کی بہی حضرت سی ثابت ہوا ہی اور مستحب ہی کہ مبالغہ کری ہاتہہ اوٹہانی مین

جو امر مشکل پیش آوی کذا ذکر الفخر اور مطلق اوٹہانا ہاتہون کا مستحب نہین ہی اس لئی کہ نہین مستحب

ہی مگر جو اوس چیز کی کہ وارد ہوئی ہی ساتہہ اوسکی سنت پیغمبر کی پس نہین اوٹہانا ہی مثل حالت طواف

مین کذا ذکر العلی وَکَشْفُھُمَا مو اور کہولنا دونو ہاتہون کا یعنی آستین وغیرہ سی یہہ موقوف

ہی ف موقوف خطابی یہی کہ شرح حدیث سی ہی اور لانا لفظ مو کا اس جگہہ کہ نہ موقوف

صحابی پر نہ تابعی پر اور نہ اسکی ساتہہ کوئی رمز ہی خالی تسامح یعنی تساہل سی نہین ہی کذا ذکر الفخر

وَالتَّاَدُّبُ م د ت س اور آداب پکڑنا نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی

ف یعنی اچہی اخلاق پیدا کری مثل سچ بولنی کی اور امانت اور سخاوت کی اور سوا انکی کی ظاہر

اور باطن قولاً اور فعلاً با ادب کری اگرچہ بتکلف ہو کذا ذکر الفخر والعلی وَالْخُشُوْعُ مو مصنف

اور فروتنی کرنی دلسی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف مراد خشوع سی سکون ہاتہہ

کرو، لازم کرتا ہی سکون ظاہر کو کذا ذکرہ العلی وَالتَّمَسُّكُنُ مَعَ الْخُضُوعِ ت ۔ اور ظاہر کرنا عاجزی
اور ذلت کا ساتھہ فروتنی تمام اعضا کی نقل کیے یہہ ترمذی نی وَاَنْ لَا يَرْفَعَ بَصَرَهُ اِلَى السَّمَاءِ
مس ۔ اور یہہ کہ نہ اوٹھاوی دعا کرنی والا آنکھہ اپنی آسمان کی طرف نقل کی یہہ مسلم نسائی نی
ف کہا مصنف نی کہ نماز کی حالت مین مراد ہی اور ملا علی قاری نی لکھا ہی کہ مطلق نہ اوٹھاوی نماز مین
ہو یا خارج نماز کی وَاَنْ يَسْاَلَ اللّٰهَ تَعَالٰى بِاَسْمَآئِهِ الْحُسْنٰى وَصِفَاتِهِ الْعُلْيَا
حب مس ۔ اور یہہ کہ دعا کری اللہ تعالی سی ساتھہ وسیلہ ناموں اوسکی کی کہ اچھی ہین اور صفتوں
اوسکی کی کہ بڑی ہین نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی ف وصفاتہ عطف تفسیری ہی اسلیے کہ اسما
حسنی تمام ہین صفات کو یا پہلی سی مراد اسما علمی ہین اور دوسری سی وصفی کذا قال العلی
وَاَنْ يَّجْتَنِبَ السَّجْعَ وَتَكَلُّفَهُ خ ۔ اور یہہ کہ پرہیز کری قافیہ بندی سی اور تکلف کرنی سجع
کی سی نقل کی یہہ بخاری نی ف یہہ بھی عطف تفسیری سجع کا ہی حاصل یہہ ہی کہ تکلف کرکر
قافیہ بندی منع ہی کہ حضور قلب سی باز رکھتا ہی اور اگر از خود بمقتضای طبیعت شگفتہ کی قافیہ سجع واقع
ہو مضائقہ نہین خوب ہی جیسی دعا سرور عالم میں ہی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا
يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ کذا ذکرہ العلی وَاَنْ لَا يَتَكَلَّفَ التَّغَنِّیَ بِالْاَصْوَاتِ
مو ۔ اور یہہ کہ نہ تکلف کری گانیکا ساتھہ خوش آوازی کیے یعنی بطور موسیقی کی نقل کی یہہ موفق نی
یہہ بھی خالی تسامح سی نہین کذا ذکرہ الفقیر وَاَنْ يَّتَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِاَنْبِيَآئِهِ خ حب
مس ۔ اور یہہ کہ وسیلہ پکڑی طرف اللہ تعالی کی ساتھہ نبیوں اوسکی کی نقل کی یہہ بخاری بزار حاکم
... عمر کی سی کہ استسقا مین ہی وسیلہ ثابت کیا ہی یعنی اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا صلی
... [illegible] نَبِيِّنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا فَيُسْقَوْنَ اور حدیث عثمان بن حنیف کی سی
... [illegible] ہی وسیلہ معلوم ہوتا ہی اور ایسی ہی دعا حضرت آدم علیہ السلام کیسی یَا رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ

اَنْ يَتَوَسَّلَ اِلَى اللّٰهِ تعالى اور وسیلہ کرنا مستحبات سے ہے کذا ذکرہ الفقیر والعلی وَالصَّالِحِيْنَ مِنْ عِبَادِهٖ خ اور وسیلہ پکڑے ساتھ نیکوں کے یعنی سوا انبیا کے صدیقوں کا اور علماء کا اور شہدا کا نقل کیا اس کو بخاری نے ف صالح وہ ہے کہ قائم رہے ساتھ ادا کرنے کمال حق اللہ تعالی کے جیسے قائم ہوتا ہے ساتھ ادا کرنے حق بندوں کے کذا ذکرہ العلی وَخَفْضُ الصَّوْتِ مع اور پست کرنا آواز نقل کی یہ صحاح ستہ نے ف یہ کمال ادب ہے کہ مولی کے آگے آہستہ کلام کرے وہ سنتا ہے چپکی پکار بات کو آیۃ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اس مضمون پر دلالت کرتی ہے یعنی دعا کرو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے اور بعضے سلف سے منقول ہے کہ چپکے دعا کرنی ستر درجہ فضیلت رکھتی ہے پکار کر دعا کرنے پر کذا ذکرہ العلی والفقیر وَالْاِعْتِرَافُ بِالذَّنْبِ مس ع اور اقرار کرنا ساتھ گناہ کے نقل کیا یہ صحاح ستہ نے وَاخْتِيَارُ الْاَدْعِيَةِ الصَّحِيْحَةِ الْمَاْثُوْرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَتْرُكْ حَاجَةً اِلٰى غَيْرِهٖ د س اور اختیار کرنا دعاؤں صحیح کا کہ روایت کی گئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لئے کہ تحقیق آنحضرت نے نہیں چھوڑی ہے کوئی حاجت یعنی بیچ باب دعا اور غیر دعا کی طرف غیر اپنی کی نقل کی یہ ابو داؤد و نسائی نے ف اولی یہ ہے کہ وہ دعائیں پڑھے جو حضرت سرور عالم سے ثابت ہوئی ہیں ہر حال میں کہتے ہیں ملا علی قاری کہ جمع کی ہیں میں نے وہ دعائیں کہ منقول ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مقید کسی وقت اور حالت میں نہیں نام رکھا میں نے اوسکا حزب الاعظم و ورد الافخم نہیں شک ہے کہ وہ بہتر ہے اون دعاؤں سے کہ بعضی مشائخ کبار نے جمع کی ہیں مثل حزب البحر کی اور استغفار اربعینیہ کی اور اوراد قادریہ کی اور زینیہ کی جو جاری ہے دعاء سیفی اور اقداح اور امثال انکی کہ نہیں پہچانی جاتی ہے اصل انکی وَتَخَيُّرُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ د اور اختیار کرنا جمع کرنے والیوں کا دعا میں نقل کیا یہ ابو داؤد نے ف یعنی وہ دعائیں اختیار کرے کہ جامع ہوں یعنی لفظ تھوڑے ہوں اور معنی بہت [illegible] شامل ہوں [illegible] مثل رَبَّنَا اٰتِنَا [illegible]

وَاَنْ يَّدْعُوَ لِوَالِدَيْهِ وَلِاِخْوَانِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ❊ هـ ❊ اور يهه كه شروع كرے ساتهه نفس اپنے كے اور پيچهے
دعا كرے واسطے ماں باپ اپنے كے اور بهائيوں اپنے مومنين كے نقل كى يهه مسلم نے ف شروع كرے ساتهه نفس
اپنے كے يعنى اول دعا اپنے لئے كرے پهر جس كے لئے چاہے كرے مثل اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ كى وَاَنْ لَّا يَخُصَّ نَفْسَهٗ
بِالدُّعَاءِ اِنْ كَانَ اِمَامًا د ت ق اور يهه كه نه خاص كرے نفس اپنے كو ساتهه دعا كے اگر ہووے
امام نقل كيے يهه ابو داؤد ترمذى ابن ماجه نے ف يهه ادب منہيات سے ہے معنى يهه ہيں كه اگر امام لوگوں كا
دعا ميں ہو مثل قنوت وغيرها كے كه امام دعا كرے اور مقتدى آمين كہتے ہيں جيسے كه مذهب شافعى كا ہے پس
اس صورت ميں اگر اپنے نفس كو دعا ميں خاص كرے تو خيانت ہے ليكن جب سجدے ميں يا تشهد ميں اور
غيرہا كے ميں امام اپنے نفس كے لئے دعا كرے تو خيانت نہيں ہے چنانچه ثابت ہوئى ہے سرور عالم سے كذا
فى المنيه اور اگر امام نے اپنے لئے بهى دعا كى اور پيچهے مقتديوں كو بهى شريك كر ليا تو خاص كرنا اپنے نفس كا
نہ ہوگا ليكن اگر كرے اپنے لئے ہى دعا كرتا ہے اثناء دعا ميں تخصيص ہوئى يهه منع ہے كذا قال استادى وَاَنْ
يَّسْئَلَ بِعَزْمٍ ع ❊ اور يهه كه سوال كرے ساتهه قصد كے يهه صحاح سته ميں ہے ف يعنى دعا كرے مثلاً
اِغْفِرْلِيْ وَاَعْطِنِيْ يعنى بخش مجهكو اور دے مجهكو اور نه كہے اگر چاہے تو دے اور چاہے تو نه دے كذا قال العلى
وَاَنْ يَّدْعُوَ بِرَغْبَةٍ ❊ حب مو ❊ اور يهه كه دعا كرے ساتهه رغبت كے يعنى ساتهه نہايت خوشى
كے نبى پر واسطے نقل كى يهه ابن حبان ابو عوانه نے وَاَنْ يُّخْرِجَهَا مِنْ قَلْبِهٖ بِجِدٍّ وَاجْتِهَادٍ
وَاَنْ يُّحْضِرَ قَلْبَهٗ وَيُحْسِنَ رَجَاءَهٗ ❊ مس ❊ اور يهه كه نكالے دعا دل اپنے سے ساتهه كوشش
اور كوشش كے اور يهه كه حاضر كرے دل اپنے كو اور اچهى ركهے اميد اپنى نقل كى يهه حاكم نے ف
حديث كى يهه ہيں اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَةِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ
دعا كرو الله سے يقين كر كر ساتهه قبوليت كے اس لئے كه الله تعالى نہيں قبول كرتا دعا كو دل غافل
اور قبوليت دعا ميں نظر اپنے گناہوں پر نه كرے بلكه نظر اوپر كرم اور رحمت پروردگار اپنے كے

شیطان فی رزقہ کی اپنی قیامت تک ۔ مانگی قبول فرمائی تمکو کیونکر محروم کریگا کذا قال العلی وان یتکریر الدعاء

پانچ ہر یہ اوریہ ہی کہ تکرار کری دعا کو ایک مجلس مین یا کئی مجلسون مین نقل کیا ہے یہہ بخاری مسلم نے

وقاله الثلاث ہ دی ہ اوراد نی تکرار کا تین بار کہنا ہی نقل کیا ہے یہہ ابو داؤد ابن سنی نے

ف ابن مسعود سی روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتی تھی کہ اول دعا کا تین بار ہو

اوراوسط پانچ بار اور اکمل ساتھ بار کذا فی فتح المبین وان یلح فیہ ہ مس عو ہ اوریہ

کہ مبالغہ کری دعا مین نقل کیا ہے یہہ نسائی حاکم ابو عوانہ نی ف یعنی ہمدا وست کری اوسپر اور ایکدو بار پر

اکتفا نہ کری کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ان اللہ یحب الملحین فی الدعاء یعنی تحقیق اللہ

تعالی دوست رکھتا ہی مبالغہ کرنیوالون کو دعا مین کذا ذکر الجزری وان لا یدعو باثم ولا

قطیعۃ رحم م ت ہ اوریہ کہ نہ دعا کری ساتھہ گناہ کی اور نہ کاٹنی ناتی کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے

ف ساتھہ گناہ کی یعنی ساتھہ ایسی چیز کی کہ اوسکی سبب سی گناہ مین پڑی جیسی کہ دعا کری

یا اللہ مجھکو بھی سو روپئی دی کہ ناچ رنگ مین خرچ کرون اور مانند اسکی ایسی دعا کری کہ کمال بی ادبی ہی اور

ساتھہ کاٹنی ناتی کی کہ فلانی ناتی دار سی مجھسی جدائی ہو جاوی اور مین نہ سلوک کرون اوس سی اسکو تخصیص

بعد تعمیم کہتی ہین اسلیے کہ قطع رحم گناہ مین داخل تھا مگر جدا بیان کیا واسطی اہتمام کی لئی کذا ذکر العلی

وان لا یدعو بامر قد فرغ منہ مس ت ہ اور یہہ کہ دعا کری ساتھہ اوس کام کی کہ تحقیق فراغت

کی گئی اوس سی نقل کی یہہ نسائی نی ف یعنی مثلا لنبی قد والا دعا کری کہ ٹھنگنا ہو جاؤن اور

سوا اسکی بہت چیزین ہین کذا ذکر العلی وان لا یتعدی فی الدعاء بان یدعو بمستحیل او

ما فی معناہ [illegible] اور یہہ کہ زیادتی کری دعا مین ساتھہ اصطلاح کی کہ دعا کری ساتھہ محال کے

[illegible] اس چیز کی کہ جو معنی محال کے ہو نقل کیا ہے یہہ بخاری نے ف یعنی

جیسے پیغمبری پانی کی اور زمین سے چڑھ جانی کی او حیات ابدی مانگی

اور جوانی پھر آنی کی دعا کرنی بھی قبیلِ محال اور بانی معنا کیسی ہے اسلیے کہ تغیر ہونا ہر امر مقدر کا محال ہے
کذا ذکر العلی قاری وَاَنْ لَا یَتَحَجَّرَ خ د س ق اور یہہ کہ تنگ کرے رحمت خدا کو نقل کی یہہ بخاری
ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ف یعنی یوں نہ کہے ای اللہ مجکو بخش میری سوا کسیکو نہ بخش اس کہنی میں اللہ
کی رحمت میں تنگی کرنی ہوتی ہی کذا ذکر العلی قاری وَاَنْ یَسْأَلَ حَاجَاتِہٖ کُلَّہَا ت حب اور
یہہ کہ مانگی خدا سی سب حاجتیں اپنی نقل کیا یہہ ترمذی ابن حبان نے ف حدیث شریف میں آیا ہی کہ مانگی ایک تم میں
سی پروردگار اپنی سی تمام حاجتیں اپنی یہاں تلک کہ مانگی اوس سی تسمہ جوتی اپنی کا جو ٹوٹ جاوی اور
نمک ہانڈی کا جو احتیاج ہووی اوسکی ایسا ذکر الفقیر وَتَأْمِیْنُ الدَّاعِیْ وَالْمُسْتَمِعِ خ م د
س اور آمین کہنی دعا کرنی والی کی اور سننی والی کی یعنی پیچھی فراغ کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی نی
ف حدیث روایت کی گئی ہی کہ نہیں جمع ہوتی ایک گروہ کہ بعضی دعا کریں اور بعضی آمین کہیں مگر قبول
کرتا ہی اللہ تعالی دعا اونکی کذا ذکر الفقیر وَمَسْحُ وَجْہِہٖ بِیَدَیْہِ بَعْدَ فَرَاغِہٖ د ت حب
ق مس اور ملنا مونہہ اپنی کا ساتھہ دونوں ہاتھوں اپنی کی یعنی نہ ساتھہ ایک ہاتھہ کی مانند متکبروں
کی پیچھی فراغت پانی دعا کی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی ابن حبان ابن ماجہ حاکم نی ف ہاتھہ پھیرنا مونہہ پر
میں اسلیے کہ برکت قبولیت کی کہ ہاتھہ پہونچی ہی سو منہہ پہونچی کہ اشرف اعضا ہی کذا ذکر الفقیر وَاَنْ
لَا یَسْتَعْجِلَ بِاَنْ یَسْتَبْطِئَ الْاِجَابَۃَ اَوْ یَقُوْلَ دَعَوْتُ فَلَمْ یُسْتَجَبْ لِیْ خ م د س
ق اور یہہ کہ نہ جلدی کرے ساتھہ اس طرح کہ دیر جانی قبولیت کو یا نہ کہے کہ دعا کی میں نی پر قبول نہ کی گئی
میری لیے نقل کیا یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی ف غرض دونوں میں یہہ ہی کہ اول کہنا
مقام امید میں ہوا اور دوسرا مقام ناامیدی میں کذا ذکر العلی

آداب الذکر

[illegible] ذکر کی کہ لازم اور مستحب ہیں بیچ حالت اونکی وقت ذکر کی قَالَ الْعُلَمَاءُ یَنْبَغِیْ اَنْ
[illegible] الَّذِیْ یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْہِ نَظِیْفًا خَالِیًا [illegible] کہا علماء حدیث کی نی لائق ہی [illegible]

وللذکر اللہ

کہ وہ جگہ کہ جسمین یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو پاکیزہ خالی **ف** پاکیزہ ہو کوڑی کرکٹ میل کچیل سی بہت پاک
سی بدن اور پاکی چاہیئی کہ اسمین تعظیم باری تعالی کی ہی اسی لئی مستحب ہی کہ ذکر مکانون بزرگین
کری مانند مساجد وغیرہ کی بلکہ چاہیئی کہ مجلس ذکر کو ساتھ خوشبوؤنکی معطر رکھی کہ محل حضور ملائکہ کا
ہی اور خالی ہو ایسی چیزون سی کہ وسوسی ڈالین پس تنبیہ ہی اسپر کہ دل کہ گھر رب کا ہی طاہر ہو نجاست
محبت دنیا کی سی اور خالی ہو یعنی غیرون کیسی یعنی خطرہ ماسوا اللہ کا دلمین نہ آوی کذا ذکر العلی والفخر
وَاَنْ يَّكُوْنَ الذَّاكِرُ عَلٰى اَكْمَلِ الصِّفَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ اور یہہ کہ ہووی ذکر کرنی والا اوپر کاملتر صفتون
پہلی کی **ف** یعنی جو صفتین آداب دعامین مذکور ہوئین مثل بچنی کے حرام سی اور طہارت اور اخلاص
اور باوضو ہونا اور دو زانو بیٹھنا وغیرہا کہ مناسب ذکر کی ہی اور کاملتر اسی لئی کہا کہ مرتبہ ذکر کا افضل ہے
وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ یعنی ذکر اللہ کا بہت بڑا ہی کذا ذکر العلی وَاَنْ يَّكُوْنَ فَمُهٗ نَظِيْفًا اور یہہ کہ ہووی مونہہ
اوسکا پاک **ف** نجاست حقیقی سی اور نجاست حکمی سی مانند جھوٹ اور غیبت اور تمام بری باتون سے
کذا ذکر العلی وَاِنْ كَانَ فِيْهِ تَغَيُّرٌ اَزَالَهٗ بِالسِّوَاكِ اور اگر ہووی مونہہ مین تغیر بسبب بو کی یعنی
کہانی سونیکی دور کری اوسکو ساتھ مسواک کی **ف** اور اگر تغیر دلمین ہو دور کری اوسکو ساتھ توبہ
کی کذا ذکر العلی وَاِنْ كَانَ جَالِسًا فِيْ مَوْضِعٍ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ اور اگر ہو بیٹھا کسی جگہہ متوجہ ہووی قبلہ کی
طرف **ف** اسمین اشارہ ہی کہ چلتی کو قبلہ کی طرف مونہہ کرنا شرط نہین اور چاہیئی کہ ذکر کو موقوف
بیٹھنی پر نہ رکھی اور اوسکی یادسی غافل نرہی خواہ کھڑا ہو یا بیٹھا ہوا اور اگر کھڑا ہو یا کروٹ سی لیٹا ہو یا چت
لیٹا ہو تو بہی روبقبلہ ہووی کہ وارد ہوا ہی خَيْرُ الْمَجَالِسِ مَا اسْتُقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةُ یعنی بہتر مجلس رو بقبلہ ہی
کذا ذکر العلی مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا بِسَكِيْنَةٍ وَّوَقَارٍ فروتنی کرنی والا ہو یعنی دلسی ذلیل جانی اپنا
یعنی فروتنی ظاہر بہی کری اگرچہ دونو باتین بتکلف حاصل ہون ساتھ آہستگی اور خاطر جمعی کے و
آنکہہ بند کرنی اس باب مین بڑا دخل رکھتی ہی کیونکہ اوس سے حواس ظاہری رکجاتی ہین اور وہ باعث

کھلی حواس باطن کا **بیت** چشم بند و لب بہ بند و گوش بند * گر نہ بینی نور حق بر ما بخند * کذا ذکر الفخر وحضور
قلب اور ساتھ حضور دل کی **ف** ذکر حضور دل سے افضل انواع ذکر کا ہی کہ مقصود ذکر سی حضور قلب ہی
ہی ساتھ سب کی اگرچہ ذاکر غافل کو بھی ثواب ہوتا ہی ساتھ تفاوت مرتبہ کی یَتَدَبَّرُ مَا يَذْكُرُ وَيَتَعَقَّلُ
مَعْنَاهُ فکر کرے اور تامل کرے اوس چیز میں کہ ذکر کرتا ہی یعنی الفاظ ذکر میں اور سمجھے معنی اوسکی فَإِنْ
جَهِلَ شَيْئًا يَتَبَيَّنُ مَعْنَاهُ پس اگر نہ جانی کچھہ یعنی جو متعلق لغت اور اعراب کی ہی تو تحقیق کرے معنی اوسکے
ف اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ ذکر قلیل ساتھ حضور کی بہتر ہی ذکر کثیر سی ساتھ جہل اور سستی کی کذا ذکرا لعلی
وَلَا يَحْرِصُ عَلَى تَحْصِيلِ الْكَثْرَةِ بِالْعَجَلَةِ اور نہ حرص کرے اوپر حاصل کرنی بہت ذکر کی بسبب جلدی کی
ف کہ یہہ باعث ہوتا ہی ادای ذکر کو ساتھ غفلت کی اور یہہ خلاف مطلوب کی ہی اس لئی کہ غرض
حضور ہی ساتھ خوب کی کذا ذکر العلی فَلِذَلِكَ اسْتَحَبُّوا أَنْ يَمُدَّ صَوْتَهُ بِقَوْلِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ پس
اسکی یعنی واسطے تدبر اور سمجھنی اور نہ حرص کرنی کی دوست رکھا ہی علماؤں نے یہہ کہ دراز کرے آواز
اپنی ساتھ قول لا اله الا الله کی **ف** دراز کرے آواز یعنی جہاں مد جائز ہی مانند الف لا کی لیکن نہ زیادہ
کرے اوپر مقدار پانچ الف کی اور نہ ... تصف اوپر لفظ الله کی کہ وہم دلاتا ہی کفر کا یہہ جانا چاہئی
کہ دراز کرنی ذکر سی چلانا نہیں ہی ... کہ چلانا منع ہی اور تصریح کی ہی بعضی علما نے کہ آواز بلند کرنی
حرام ہی مسجد میں اگرچہ ساتھ ذکر کی ہو کذا ذکر العلی وَكُلُّ ذِكْرٍ مَشْرُوعٍ وَاجِبًا كَانَ أَوْ مُسْتَحَبًّا
لَا يُعْتَدُّ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى يَتَلَفَّظَ بِهِ وَيُسْمِعَ نَفْسَهُ اور جو ذکر کہ حکم کیا گیا ہی ساتھ اوسکی شرع میں
فرض ہو یا مستحب ہو نہیں اعتبار کیا جاتا کچھہ اوس سی یہاں تلک کہ بولی ساتھ اوسکی اور سناوی نفس
[illegible] یہہ تمام حکم بیچ اوس ذکر کی ہیں کہ شارع نے حکم کیا ہی کہ پڑھا جاوی زبان سی
[illegible] قرأت نماز کی اور التحیات وغیرہ ماسوا یہہ معنی نہیں ہیں کہ جو یاد کرے الله کو دلمیں بغیر بولنی
[illegible] ہوتا ہی شرع میں معتبر اسلئی کہ ہمیشگی ذکر کی نہیں متصور ہوتی بغیر دل کی بلکہ ذکر دل کا

افضل قسم ہی کہ وارد ہوا ہی خَیرُ الذِّکرِ الخَفِیُّ وَخَیرُ الرِّزقِ مَا یَکفِی یعنی بہتر ذکر ذکر خفی ہی اور بہتر رزق وہ جو بقدر کفایت کی ہو کذا اذکر الاعلی وَافضَلُ الذِّکرِ القُرآنُ اِلَّا فِیمَا شُرِعَ لِغَیرِہٖ اور بہترین ذکر قرآن پڑھنا ہی مگر بیچ اوس جگہہ کی کہ مشروع ہی ذکر ساتھ غیر قرآن کی ف وہان قرآن بہتر نہین مانند رکوع اور سجود کی کہ مشروع مین یہان تسبیحات بیچ اسجگہہ قرآن پڑھنا مکروہ ہی کذا اذکار

وَلَیسَ فَضلُ الذِّکرِ مُنحَصِرًا فِی التَّهلِیلِ وَالتَّسبِیحِ وَالتَّکبِیرِ بَل کُلُّ مُطِیعٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی فِی عَمَلٍ فَهُوَ ذَاکِرٌ اور نہین ہی فضیلت ذکر کی منحصر بیچ کہنی لا الہ الا اللہ کی اور سبحان اللہ کی اور اللہ اکبر کی بلکہ جو تابعدار واسطی اللہ تعالی کی ہی کسی کام مین پس وہ ذکر کرنی والا ہی یعنی حکماً ف یہی مضمون سعد بن جبیر رحمہ اللہ نی بشعر ملن لکھا ہی

باب ذکر کرنا یہان نسبت کرنی اللہ ذکر آن سب کر و یا دکنی وقت گناہ وہ کذا اذکر المجبر وا لواوا ذا

وَاَظْنَبَ العَبدُ عَلَی الاَذکَارِ المَاثُورَةِ عَنهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ صَبَاحًا وَمَسَاءً وَفِی الاَحوَالِ وَالاَوقَاتِ المُختَلِفَةِ لَیلًا وَنَهَارًا کَانَ مِنَ الذَّاکِرِینَ اللّٰهَ تَعَالٰی کَثِیرًا وَالذَّاکِرَاتِ کہا ہی عالمون نی اور جب ہمیشگی کرتا ہی بندہ اوپر ذکرون کے کہ روایت کی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی صبح کو اور شام کو اور بیچ حالتون کی اور وقتون مختلف کی رات کو اور دن کو تو ہوتا ہی بہت ذکر کرنی والی مردون سی خدا تعالے کو اور عورتون بہت ذکر کرنی والیون سی ف یعنی جس مرد و عورت نی ذکرون نقل کی گئی پر ہمیشگی کی ہوگا

ذَاکِرُونَ اللّٰهَ کَثِیرًا وَالذَّاکِرَاتِ سی کہ فضیلت اوسکی پہلی گذری اور اللہ تعالی نی اونکی حق مین فرمایا اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُم مَغفِرَةً وَّاَجرًا عَظِیمًا یعنی طیار کی اللہ نی اونکی لیے بخشش اور اجر بڑا کذا اذکر الاعلی وَیَنبَغِی لِمَن کَانَ لَهٗ وِردٌ فِی وَقتٍ مِن لَیلٍ اَو نَهَارٍ اَو عَقِیبَ صَلٰوةٍ اَو غَیرِ ذٰلِکَ فَفَاتَهٗ اَن یَّتَدَارَکَهٗ وَیَاتِیَ بِهٖ اِذَا اَمکَنَهٗ اور لائق ہی واسطی اوس شخص کے کہ ہوا وسکی لیے وظیفہ بیچ ایک وقت کی رات کی یا دن سی یا پیچھی نماز کی یا سوا اسکی اپنی جگہہ مین یا مہینی مین یا سال ہی پس فوت کرے اوسکو یعنی پڑھ لا تو لازم ہی کذا کرے ہی اوسکا اوپر بلا دیر اوسکا جب کہ ممکن ہو اوسکو ف یعنی قضا پڑھ لیوے

[آن حض]رت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسکا وظیفہ شب کا فوت ہو تو درمیان نماز فجر کے اور ظہر کے ادا کر لے تو لکھا
جاتا ہے گویا کہ رات ہی کو پڑھا تھا کذا ذکر العلی وَلَا يُمِلُّهُ لِيَعْتَادَ الْمُلَازَمَةَ عَلَيْهِ وَلَا
يَتَهَاوَنَ فِي قَضَائِهِ ؎ اور نہ چھوڑے اوسکو بالکل تا کہ عادت پکڑے رہے ملازمت کی یعنی ہمیشہ اوسکے ادا
کرنے کی اور دیر اور نہ سستی کرے بیچ قضا اوسکی کے اَوْقَاتُ الْإِجَابَةِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
ت س ق مص ؎ یہہ بیان ہے وقتوں قبولیت دعا کا یعنی ان وقتوں میں دعا بہت
قبول ہوتی ہے او نمیں سے ایک لیلۃ القدر ہے نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف طبرانی نے
ایک قوم سے نقل کی ہے کہ اوس رات میں درخت سجدہ کرتے ہیں اور اوس شب میں بیدار رہنے کا بڑا
ثواب آیا ہے اور غنا سہہ ہے کہ معتبر جاگتے رہنا اکثر رات کا ہے یعنی آدہی رات سے زیادہ اور اگر سارے
رات جاگے اور موجب ملال اور خلل کا ادا فرائض اور سنتوں ہو کہ وہ میں نہو تو افضل ہے
والا جسقدر کہ توفیق قیام کی پاوے مقصود حاصل ہے کذا ذکر الفخر وَيَوْمُ عَرَفَةَ ت
اور دن عرفہ کا یعنی نویں تاریخ ذیحجہ کی نقل کیے یہہ ترمذی نے وَشَهْرُ رَمَضَانَ مص ؎ اور مہینا
رمضان کا نقل کیا یہہ بزار نے وَلَيْلَةُ الْجُمُعَةِ ت مس ؎ اور رات جمعہ کی نقل کی یہہ ترمذی
حاکم نے وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ ؎ د س ف حب مس ؎ اور دن جمعہ کا نقل کی یہہ ابو داود نسائی
ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے وَنِصْفُ اللَّيْلِ ط ؎ اور آدہی رات نقل کی یہہ طبرانی نے الثانی
ا ص ؎ آدہی رات اخیر نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نے ف بسبب روایت اول کے ٹہیک آدہی
رات وقت قبولیت کا ہے اور بسبب دوسری روایت کے تمام نصف اخیر کذا ذکر الفخر وَثُلُثُ
اللَّيْلِ الْأَوَّلُ ؎ ا ص ؎ اور تہائی رات پہلی نقل کی یہہ احمد ابو یعلی نے وَثُلُثُ اللَّيْلِ الآخر
[...] رات اخیر نقل کی یہہ احمد نے ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہر شب جب اخیر
[...] باقی رہتی ہے تو اللہ تعالی نزول فرماتا ہے آسمان دنیا پر یعنی ساتھ رحمت اور فضل کی تجلی

فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ کون ہی کہ سوال کرے مجسے تو دون مین اوسکو اور کون ہی کہ بخشش چاہی بخشون مین
اسیطرح صبح تلک فرماتا ہی کذا ذکر الفجر وَنَحْوُهُ٭ د ت س مس ط ٭ اور درمیان
تہائی رات آخر کا یعنی شروع چھٹی حصہ کا نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی حاکم طبرانی بزار نی وَ
وَقْتَ السَّحَرِ٭ ع ٭ اور وقت سحر کا نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین ف بعضون نی کہا کہ سحر کہتی ہین
اوسوقت کو کہ صبح کی پہلی ہی اور بعضون نی چھٹی حصہ آخر کو کہا ہی بعضی مشائخ نی فرمایا ہی کہ نمونہ نعمتون
بہشت کا کہ اللہ تعالی نی دنیا مین رکھا ہی وہ وقت ہی یعنی عجب لذت اہل اللہ پاتی ہین طت
ہر گنج سعادت کہ خدا داد بحافظ ٭ از یمن دعای شب و ورد سحری بود ٭ کذا ذکر الفجر وَسَاعَةُ الْجُمُعَةِ
اَرْجٰى ذٰلِكَ وَوَقْتُهَا مَا بَيْنَ اَنْ يَجْلِسَ الْاِمَامُ فِي الْخُطْبَةِ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ
م د ٭ اور ساعت جمعہ کی بہت امید والی ان وقتون کی ہی یعنی سب وقتون مین سی ساعت جمعہ مین
امید قوی ہی قبولیت کی اور وقت ساعت جمعہ کا ہی بیچ بیٹھنی امام کی ہی منبر پر خطبہ کی لئی تمام ہونی نماز تلک
نقل کیے یہہ مسلم ابوداؤد نی ف ظاہر یہہ ہی کہ مراد بیٹھنی امام کیسی بیٹھنا امام کا ہی اول شروع
خطبہ کی اور وہی وقت حرمت کلام کا ہی غیر امام کو کذا قال العلی اور طیبی نی بیٹھنی سی بیٹھنا درمیان دونون
خطبونکی مراد رکہا ہی اور ایک روایت مین ساعت جمعہ کی یہہ ہی وَمِنْ حِيْنَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ اِلَى
السَّلَامِ مِنْهَا٭ ت ق ٭ اور جسوقت سی کہ قائم کی جاوی نماز سلام تلک نماز سی نقل کی یہہ ترمذی
ابن ماجہ نی وَالدَّاعِيْ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ٭ خ م س ق ٭ اور حال یہہ کہ دعا کرنی والا کھڑا ہو اور نماز
پڑھتا ہو نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی ابن ماجہ نی ف ترجمہ پیاری حدیث کا یون ہی کہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جمعہ مین ایک ساعت ہی کہ نہیں موافقت کرتا اوسکی مسلمان حال یہہ کہ
کہ وہ کھڑا ہوا مانگتا ہو اللہ سی خیر مگر کہ دیتا ہی اوسکو اللہ اور اشارہ فرمایا دست مبارک سی تقلیل
فرماتی تہی ساعت کذا قال العلی وَقِيْلَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى غُرُوْبِ الشَّمْسِ٭ مو ت ٭ اور کہا

بعضون نے یہی عصر کی غروب آفتاب تک نقل کے ہیں ترمذی نے وَقِيلَ آخِرُ سَاعَةٍ مِنْ
يَوْمِ الْجُمُعَةِ دس موطا دت س مص [illegible] اور کہا بعضون نے آخر ساعت دن
جمعہ کی نقل کی یہہ ابو داود و نسائی نے مرفوعًا اور موقوفًا موطا مالک ابو داود ترمذی نسائی حاکم
نے وَقِيلَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقِيلَ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ اور کہا بعضون نے
بعد طلوع صبح صادق کی پہلے نکلنے آفتاب دن جمعہ کی اور کہا بعضون نے پیچھے نکلنے آفتاب کی وَذَهَبَ
أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ رض إِلَى أَنَّهَا بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ بِيَسِيرٍ إِلَى ذِرَاعٍ اور گئے ہین ابوذر
غفاری صحابی رض طرف اسکی کہ تحقیق وہ ساعت پیچھے ڈھلنے آفتاب کی ہی تھوڑا سا ایک ہاتھ تک قُلْتُ
وَالَّذِي أَعْتَقِدُهُ أَنَّهَا وَقْتُ قِرَاءَةِ الْإِمَامِ الْفَاتِحَةَ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ إِلَى
أَنْ يَقُولَ آمِينَ جَمْعًا بَيْنَ الْأَحَادِيثِ الَّتِي صَحَّتْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَمَا بَيَّنْتُهُ فِي غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ کہا مصنف نے اور کہتا ہون مین وہ جو اعتقاد کرتا ہون
مین یہہ ہی کہ تحقیق وہ ساعت ہی وقت پڑہنے امام کی الحمد کو نماز جمعہ مین تا وقت کہنے امام کی آمین کو جمع کرنے کو
درمیان حدیثون کی وہ جو صحیح ہوئی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے کہ بیان کیا مینے اسکو
غیر اس جگہہ کی **ف** کہا فخر الدین رح نے کہ مصنف نے منہیہ مین تین حدیثین روایت کی ہین اور
اونسے یہہ وقت ثابت کیا ہی اور کہا کہ مینے اور غیر میرے نے جو کہ واقف ہوا ہی قول میری پر تجربہ کیا
کہ دعا اسوقت مین مقبول ہوتی ہی پہر مصنف واسطے ترجیح قول اول کی امام نووی سے نقل لایا
اور کہا وَقَالَ النَّوَوِيُّ رَحِمَهُ اللهُ وَالصَّحِيحُ بَلِ الصَّوَابُ الَّذِي لَا يَجُوزُ غَيْرُهُ مَا
ثَبَتَ فِي صَحِيحِ مُسْلِمٍ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ اور کہا ہی نووی رحمہ اللہ نے
[illegible] اور صحیح بلکہ بہتر اور مناسب ترکہ درست نہین ہی سوا اسکی وہ چیز ہی کہ ثابت
[illegible] حدیث ابی موسی اشعری سے **ف** کہ روایت کیا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

بشبر ایک بالشت

سو تحقیق وہ ساعت نہیں ہے زوال میں یعنی بیٹھنی امام کی خطبی کے لئی منبر پر اخیر ساعت تک اور

مقابل ہیں ضعیف کی ہے آخر الفجر تک علم میں خطا کی کذا ذکر العلی اور اعمال [illegible]

یہہ ہیں کہ جماع کری بی بی اپنی سی یا اور لبیں لواوی اور ناخون کتروا دی اور نہاوی اور خوشبو

لگاوی اور تیل ڈالی اور کنگھی کری ڈاڑھی میں اور جو کچھ میسر ہو بشہد دیوی اور بعد زوال

کی نہ حاضر ہووی مجلس میں قوم اپنی کی اور مشغول ذکر اور دعا میں رہی غروب تک کہ بسبب

صحیح قول کی ساعت قبولیت دعا کی یہاں غروب کی ہی اور بعد نماز جمعہ کی ملاقات کری بھائی

مسلمانوں سی اور عیادت کری بیمار دن کی اور جنازہ پر حاضر ہووی اور زیارت قبور کی کری

اور مجلس نکاح میں حاضر ہو اور طلب علم اور طلب رزق کی کری ساتھ کسب حلال کی

اور کہی سات بار شب جمعہ اور دن جمعہ میں اللّٰہم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک

وابن امتک وفی قبضتک وناصیتی بیدک امسیت علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ

بک من شر ما صنعت ابوء بنعمتک وابوء بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت

اور جو کوئی عادت کرتا ہی اوپر ترک جمعہ کی بغیر ضرورت کی لکھا جاتا ہی منافق اوس کتاب میں

کہ نہ محو کی جاتی ہی اور نہ بدلی جاتی ہی یعنی لوح محفوظ میں وہ مہر کر دیتا ہی اللہ تعالی اوپر دل

اوسکی کی اور نہیں قبول کی جاتی ہی طاعت اور عبادت اوسکی اسیطرح ثابت ہوا احادیث

صحاح سی کذا فی وظائف النبی **احوال الاجابۃ** یہہ بیان ہی حالتوں کا

دعا کا **ف** حال وصف ہی دعا کرنی والی کا اور وقت ظرف ہی [illegible] دعا کرنی وا

کی پس ظاہر ہوا اس سی فرق درمیان اوقات الاجابۃ اور احوال الاجابۃ

کی کذا ذکر العلی عند النداء بالصلوۃ د مس ترغیب اذان کی [illegible]

نقل کی ہی ابوداؤد وحاکم نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی [illegible]

ف فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بیچ حالت سجود کی بندہ پروردگار اپنے سے بہت نزدیک ہوتا ہے پس اس وقت مین بہت دعا کرو کذا ذکرہ العلی وَعَقِيبَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ ت اور پیچھے پڑھنے قرآن کے نقل کیے یہہ ترمذی نے وَلَا سِيَّمَا الْخَتْمُ ط مو مص اور خصوصا پیچھے ختم قرآن کے یعنی اسوقت مین بہت امید قبولیت کی ہے نقل کی یہہ طبرانی نے مرفوعا اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے خصوصا مِنَ الْقَارِی ت ط خصوصا پڑھنے والے سے یعنی دعا اوسکی بہت قبولیت رکھتی ہے سننے والے سے نقل کیے یہہ ترمذی طبرانی نے وَعِنْدَ شُرْبِ مَاءِ زَمْزَمَ مس اور نزدیک پینے پانی زمزم کے نقل کی یہہ حاکم نے وَالْحُضُوْرِ عِنْدَ الْمَيِّتِ م عہ اور نزدیک حاضر ہونے کے پاس ہوتی کے یعنی قریب المرگ کے یا مردے کے نقل کیے یہہ مسلم نے اور چارون نے ف اس لیے کہ ملائکہ آمین کہتے ہین اور یہہ ترجمہ اوسکا کہ لفظ حضور کو زیر پڑھین اور جب پیش پڑھین تو معنی یہہ ہونگے کہ جملہ احوال اجابت سے حالۃ حضور کی ہے اور قوی روایت پیش کی ہے اور اسیطرح اعراب اور معنی لفظ صیاح اور اجتماع کے ہین کذا ذکرہ العلی وَصِيَاحُ الدِّيَكَةِ خ م ت س اور نزدیک آواز مرغون کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب سنو آواز مرغ کی پس مانگو اللہ تعالیٰ سے زیادتی کرم اوسکی کہ وہ مرغ دیکھتا ہے فرشتہ کو کذا ذکرہ العلی وَاجْتِمَاعُ الْمُسْلِمِيْنَ ع اور نزدیک جمع ہونے مسلمانون کی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین ف جس جگہہ اجتماع زیادہ ہو مثل جمعہ اور عیدین اور عرفہ کی امید قبولیت کی زیادہ ہے کذا ذکرہ العلی وَفِي مَجَالِسِ الذِّكْرِ خ م ت اور مجلسون ذکر مین نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نے ف اسمین داخل ہین مجلسین علم کی اور تلاوت کی کذا ذکرہ العلی وَعِنْدَ قَوْلِ الْإِمَامِ وَلَا الضَّالِّيْنَ م د س ق اور نزدیک کہنے امام کے ولا الضالین یعنی اسوقت بھی فرشتے آمین کہتے ہین نقل کی یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نے وَعِنْدَ تَغْمِيْضِ الْمَيِّتِ م د س ق اور نزدیک آنکھ بند کرنے میت کی یعنی بعد

جابر نقل کی ہیہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی وَعِنْدَ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ ط مس اورنزدیک تکبیر نماز کے
نقل کیا ہیہ طبرانی ابن مردویہ نی وَعِنْدَ نُزُوْلِ الْغَیْثِ د لمطہر اورنزدیک برسنی مینہ کی نقل کیے ہیہ
ابوداود طبرانی ابن مردویہ نی وَرَوَاہُ الشَّافِعِیُّ فِی الْاُمِّ مُرْسَلًا وَقَالَ قَدْ حَفِظْنَا عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ
طَلَبَ الْاِجَابَۃِ عِنْدَہٗ ۔ روایت کیا اسکو شافعی نی بیچ کتاب ام کی بطریق ارسال کی اور کہا کہ تحقیق یاد رکہتا ہون
مین بہت علماء متقدمین سی پانا قبولیت کا نزدیک اوترنی مینہ کی قُلْتُ وَعِنْدَ رُؤْیَۃِ الْکَعْبَۃِ طہ کہا مصنف نی
کہتا ہون مین اورنزدیک دیکہنی کعبہ کی نقل کی یہہ طبرانی نی ف جو دعا چاہی سو کری اور بعضون نی کہا ہی
یہہ پڑہی رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کہ دعا جامع ہی کذا ذکر العلی وَبَیْنَ الْجَلَالَتَیْنِ
فِی الْاَنْعَامِ حَفِظْنَا ذٰلِکَ مُجَرَّبًا عَنْ غَیْرِ وَاحِدٍ مِّنْ اَہْلِ الْعِلْمِ وَنَصَّ عَلَیْہِ الْحَافِظُ
عَبْدُ الرَّزَّاقِ الرَّسْعَنِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِہٖ عَنِ الشَّیْخِ الْعِمَادِ الْمَقْدِسِیِّ ۔ اور درمیان دو نام بزرگ
اللہ تعالی کی سورہ انعام مین یاد رکہتی ہین ہم اسکو مجرب بہت عالمون سی اور صریح بیان کیا اسپر
یعنی اسپر کہ دعا جلالتین مین قبول ہوتی ہی حافظ عبد الرزاق رسعنی نی تفسیر اپنی مین شیخ عماد
مقدسی سی ف نام اللہ تعالی کا سورہ انعام مین دو بار ایک جا ہی مذکور ہوا ہی اس آیت مین
مِثْلَ مَآ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ ۔ پس بعد رسل اللہ کی محل قبولیت کا ہی اور حافظ
سی مراد حافظ حدیث ہی حافظ حدیث وہ ہی کہ لاکہہ حدیثین مع متن وسند کی جانتا ہو کذا ذکر الفخر
اَمَاکِنُ الْاِجَابَۃِ فَفِی الْمَوَاضِعِ الشَّرِیْفَۃِ ۔ مکان قبولیت دعا کی پس مکان بزرگ
ہین یعنی مانند مسجد وغیرہ کی ف کاف فکالمواضع کا زائد ہی یعنی جہان کی قبولیت روایت کی گئی ہی
وہ مکان بزرگ ہین جیا ہی یون تہا کہ کہتا مصنف ہی المواضع الشریفۃ کذا قال العلی قَالَ الْحَسَنُ الْبَصْرِیُّ
فِیْ رِسَالَتِہٖ اِلٰی اَہْلِ مَکَّۃَ اِنَّ الدُّعَاءَ یُسْتَجَابُ ہُنَالِکَ فِیْ خَمْسَۃَ عَشَرَ مَوْضِعًا
کہا حسن بصری نی بیچ رسالہ اپنی کی کہ بہیجا تہا طرف اہل مکہ کی تحقیق دعا قبول کی جاتی ہی اس جگہ

مکان اجابت

پندرہ جگہہ کی ف جب حضرت حسن بصری نے مکہ سی کوچ کرنی لگی طرف بصرہ کی تو نامہ لکھا اہل مکہ کو اوس مین

وہ حدیثین لکھین کہ وارد مین فضیلت مین یہان نیکی کی بلکہ یہہ بھی لکھا ان الدعا ...

کیا ہی بلکہ بعضی مواضع مذکور کہی ہین سوا اونکی اور بھی ہین مثل رکن یمانی

ح فِي الطَّوَافِ وَعِنْدَ الْمُلْتَزَمِ بیچ جگہہ طواف کی یعنی جسکو مطاف ... ہی وہان

دعا قبول ہوتی ہی اور نزدیک ملتزم کی ف ملتزم اوس جگہہ کو کہتی ہین کہ درمیان دروازہ کعبہ کی

اور حجر اسود کی ہی لوگ وہان چمٹتی ہین واسطی تبرک کی اسلیے ملتزم نام رکہا گیا مقدار اوسکی اتنی ہی کہ ایک

ہاتھ حجر اسود پر رکہین تو دوسرا ہاتھ دروازہ کعبہ پہونچی کذا ذکر الفخر وَتَحْتَ الْمِيزَابِ وَفِي الْبَيْتِ

وَعِنْدَ زَمْزَمَ اور نیچی پرنالہ کعبہ کی اور اندر کعبہ کی اور نزدیک زمزم کی ف یعنی وقت کہڑی ہونے

کی قریب چاہ زمزم کی یا وقت پینے پانی اوسکی کذا ذکر العلی وَعَلَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَفِي الْمَسْعٰى وَ

خَلْفَ الْمَقَامِ وَفِي عَرَفَاتٍ وَفِي الْمُزْدَلِفَةِ وَفِي مِنًا وَعِنْدَ الْجَمَرَاتِ الثَّلٰثِ اور صفا

اور مروہ پر اور بیچ جگہہ دوڑنی کی درمیان صفا مروہ کی اور پیچھی مقام ابراہیم کی یعنی بعد ادا کرنی دو رکعت

طواف کی اور عرفات مین یعنی دن عرفہ کی حالت احرام مین پیچھی زوال سی صبح تک اور مزدلفہ مین یعنی عید کی

رات مین آفتاب کی نکلنی سی پہلی تلک اور منی مین اور نزدیک جمرات تین کی یعنی وقت رمی کی ف

ظاہر یہہ ہی کہ تمام منی محل قبولیت کا ہی اسلیے کہ مکان حاجیون کا ہی خصوصا وقت عبادت کی مسجد خیف مین

اور ملتزم مین یون دعا کری کہ بعد طواف کی پردہ کعبہ کا پکڑی اور رخسارہ اور مونہہ اپنا اوس پر رکہی اور

تمام بدن اوس سی لگا دی اور یہہ پڑہی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ وَقَفْتُ بِبَابِكَ وَالْتَزَمْتُ بِاَعْتَابِكَ اَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَاَخْشٰى مِنْ عَذَابِكَ

اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ وَجَسَدِيْ عَلَى النَّارِ کذا ذکر العلی قلت وان لم یجب الدعاء عند النبی صلی

الله علیہ وسلم فهي آية موضع على ان ما قد ترى وينا في استجابة الدعا ...

حدیثا مسلسلا مین ... کہا مصنف نی کہا ہون مین اور ...

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] قبول کیجاوی یعنی اسلئے کہ وہ افضل جگھون زمین کی ہی
[illegible] جو الفیلی نقش ہم روایت کی ہی ہیں سیح قبولیت دعا کی ملتزم مین حدیث مسلسل طریق اہل کہ
سی **ف** حدیث مسلسل قسم حدیث کی ہی کہ [illegible] اسناد کی وقت روایت کی ایک حالت پر
رہن جیسیکہ سونی قسم کہانی وقت روایت کی وغیر ذلک کذا ذکر العلی اور مضمون حدیث کا یہہ ہی کہ ابن
عباس نے روایت کی کہ سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی ہتی ملتزم ایک جگہہ ہی کہ مقبول ہو
ہی اوسمین دعا دعا نہین کرتا ہی اوسمین کوئی بندہ مگر کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی دعا اوسکی بور کہا ہر راوی
راویون اس حدیث سی مصنف تک وقت روایت کی کہ قسم ہی خدا کی دعا نہ کی ہینی اللہ تعالی سی ہرگز
مگر کہ قبول کیے اللہ تعالی نی دعا میری کذا ذکر الفخر اَلَّذِیْنَ یُسْتَجَابُ دُعَاءُهُمْ یہہ بیان ہی اون لوگون کا
کہ قبول کیجاتی ہی دعا اونکی یعنی اکثر مقبول ہی ہوتی ہی اَلْمُضْطَرُّ ح مہ د یہہ اون میں سی ایک ہی یہہ
ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نی **ف** یعنی غم زدہ مصیبت رسیدہ کہ اوسکو کوئی وسیلہ سوای اللہ
تعالی کی نہو وہی شیخ داؤد یمانی سی ایک بیمار کی عیادت کو گئی کہ وہ مطلق امید حیات کی نہ رکھتا تھا اوسنی
کہا ای شیخ دعا کرو میری شفا کی لئی شیخ نی فرمایا کہ تو دعا کر کہ مضطر ہی تو اور دروازی قبولیت کی مضطر
کی دعا کی لئی کہلی ہین کیونکہ نیاز اوسکا زیادہ ہی اور اللہ تعالی نیاز بیچارون کو دوست رکہتا ہی کذا ذکر الفخر
وَالْمَظْلُوْمُ ص ع یہہ اور مظلوم نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین **ف** روایت کی ابو ہریرہ نی تین آدمی
ہین کہ رد نہین کیجاتی دعا اونکی ایک اونمین سی مظلوم ہی اوٹہاتا ہی اللہ تعالی دعا مظلوم کی اوپر ابر کے
او قبول کرتا ہی اور کہول جاتی ہین اوسکی لئی دروازی آسمان کے اور فرماتا ہی اللہ تعالی قسم ہی مجہی اپنی
[illegible] دن کا مین بتری اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو کذا ذکر الفخر اور روایت کی ابن عمر نی کہ بچو تم
[illegible] ماعی کہ وہ چڑہتی ہی آسمان کو گویا کہ وہ ایک شعلہ ہی کذا ذکر العلی وَاِنْ کَانَ
[illegible] عاصیًا مہ اور اگرچہ ہووی مظلوم گنہگار نقل کیے یہہ احمد بزار ابن ابی شیبہ نی وہ لوگ کا

کا فرا۔ حب ا۔ اور اگرچہ ہو وہ مظلوم کافر نقل کیے یہہ ابن حبان احمد نی ف اختلاف کیا ہے علماء حنفیہ نے کہ دعا کافر کی قبول ہوتی ہی یا نہین فتوی اسپر ہی کہ قبول ہوتی ہی جیسکہ ذکر کیا بزجند نی اور تحقیق یہہ ہی کہ دنیا مین حالت اضطرار مین کفار کی دعا قبول ہوتی ہی اور قول تعالی کا وَمَا دُعَاءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ بیان ہی حال آخرت کا کہ وہان بہت چلاوینگی کوئی نہین سنیگا کذا ذکر العلی وَالْوَالِدُ د ت ق۔ اور باپ نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی ابن ماجہ نی ف یعنی باپ کہ بیٹی کی حق مین دعا کری بری ہو یا اچھی قبول ہوتی ہی اور ماکی دعا کا بھی یہی حکم ہی روایت کی دیلمی نی مسند فردوس مین کہ دعا باپ کی اپنی بیٹی کی لئی مانند دعا نبی کی ہی امت اپنی کی لئی لفظ حدیث کی یہہ ہین دُعَاءُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ كَدُعَاءِ النَّبِيِّ لِاُمَّتِهٖ کذا ذکر العلی وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ۔ ت ق حب۔ اور بادشاہ عدل کرنی والا کہ حق اللہ کا اور بندون کا ادا کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی وَالرَّجُلُ الصَّالِحُ خ م ق۔ اور آدمی نیکبخت نقل کی یہہ بخاری مسلم ابن ماجہ نی ف بندہ صالح وہ ہی کہ حق بندگی کی اوس طرح ادا کری جیسکہ فرمایا ہی اور استقامت کری اوسپر کذا ذکر الفخر وَالْوَلَدُ الْبَارُّ بِوَالِدَيْهِ۔ م۔ اور بیٹا سلوک کرنی والا ساتھہ ماباپ اپنی کی نقل کی یہہ مسلم نی ف بر یہہ ہی کہ سلوک کری اونسی اور حق اونکا ادا کری اور رضا اونکی طلب کری کذا ذکر الفخر وَالْمُسَافِرُ د م ق۔ اور مسافر نقل کی یہہ ابوداؤد بزار ابن ماجہ نی ف یعنی مسافر اللہ کی راہ کا مثل حج اور جہاد اور طلب علم کی اور احتمال ہی کہ مطلق مسافر مراد ہو کذا ذکر العلی وَالصَّائِمُ حِيْنَ يُفْطِرُ۔ ت ق حب۔ اور روزہ دار جسوقت افطار کری نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان نی ف یعنی افطار کی پہلی کہ وقت تضرع اور انکسار کا ہی اور اگر بعد افطار کی مراد رکھین تو بھی جائز ہی کذا ذکر الفخر وَالْمُسْلِمُ لِاَخِيْهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ۔ م د مص۔ اور مسلمان کہ دعا کری بھائی مسلمان اپنی کی لئی پیٹھ پیچھی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ابن ابی شیبہ نی ف

اس لئے اد فنا الحصن و قت بیاسے اور اگر اوسکی سامنے بہی دعا کرے اسطرح کہ اوسکو خبر نہو داخل عبادہ
کی ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا مسلمان کی بہائی اپنی کی لئے غائبانہ مستجاب ہے
نزدیک سر دعا کرنے والی کی ایک فرشتہ متعین ہے جب دعا کرتا ہے یہہ بہائی اپنی کی لئے ساتہہ نیکی کی تو کہتا ہے
فرشتہ آمین اور تیرے لئے بہی حاصل ہو مانند اسکی کذا ذکرہ الحصن وَالْمُسْلِمُ مَا لَمْ يَدْعُ بِظُلْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ
اَوْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ اُجَبْ مص اور مسلمان جب تک کہ نہ دعا کرے ساتہہ ارادہ ظلم کی کسی پر یا
کاٹنے ناتے کی یا جب تک کہ نہ کہے دعا کی میں نے پس نہ قبولیت کیا گیا میں نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے ف یعنی مسلمان کی
دعا مقبول ہوتی ہے جب تک ظلم کی لئے اور قطع رحم کی لئے نہ کرے یا جب تک کہ نہ کہے دعا کی میں نے قبول کی گئی
جب یہہ کہتا ہے نہیں قبول ہوتی کذا ذکرہ العلی اِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عُتَقَاءَ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لِكُلِّ
عَبْدٍ مِنْهُمْ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ ہ ا تحقیق واسطے اللہ غالب اور بزرگ کی بندے آزاد ہیں یعنی دوزخ کے
آگ سے ہر دن اور ہر رات میں واسطی ہر بندی کی اونہیں سے ایک دعا مقبول ہے نقل کیا یہہ احمد نے وَاسْمُ
اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ مس اور نام اللہ برتر کا بہت بڑا وہ جو جب دعا کیا جاوے
اللہ ساتہہ اوسکی قبول کرتا ہے یعنی اکثر مقبول ہوتی ہے یا جب شرطیں دعا کی پائی جاویں اور جب مانگا جاتا ہے ساتہہ
اوسکی دیتا ہے یہ آیت میں ہے نہیں کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجکو تحقیق میں ہوں ظلم کرنے والوں میں سے نقل کی
یہہ حاکم نے ف جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فضیلت اسکی بیان فرمائی تو یہہ بہی فرمایا کہ دعا یونس
علیہ السلام کی یہی آیت تہی ایک شخص نے عرض کیا کہ آیا واسطی یونس ہی کی تہی خاصۃ یا سب مومنوں کی لئے فرمایا
کیا نہیں سنتے تم قول اللہ تعالی کا فَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی یونس کو نجات
دی ہم نے اور اسیطرح نجات دیتے ہیں ہم مومنوں کو اور ظاہر یہہ ہے کہ اسم اعظم اسماء الہی میں پوشیدہ ہے مثل
لیلۃ القدر کی لیکن جمہور کہتے ہیں کہ اسم اعظم لفظ اللہ کا ہے لیکن قطب ربانی سید عبد القادر جیلانی نے فرمایا

شرط اسکی کہ اللہ کہی تو اور نہ ہو تیری ولمیں سوا اوسکی کوئی جب تاثیر اسکی ہو گی اور حضرت امام زین العابدین
نے سوال کیا رب العزت سے کہ تعلیم کرے اوسکو اسم اعظم پس دیکھا اللہ تعالی نے خواب مین کہ اسم اعظم یہی ہے
اللہ اللہ الذی لا الہ الا ہو رب العرش العظیم * اور بہت سے قول اولیاء اللہ کے اسمین وارد
ہوئے ہین چنانچہ جلال الدین سیوطی نے رسالہ علیحدہ اسکی تحقیق مین تصنیف کیا ہے بسبب خوف درازگی کتاب کے
اسپر کفایت کرتا ہون کہ بعض محققین نے لکہا ہے کہ یہہ دعا جامع سب اقوال کے ہے یعنی اسمین سب اسم اعظم کہ
بزرگون نے نقل کیے ہین آجاتے ہین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ
السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا خَیْرَ الْوَارِثِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یَا سَمِیْعَ الدُّعَاءِ یَا اَللّٰهُ
یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَا عَالِمُ یَا سَمِیْعُ یَا عَلِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا مَالِکَ الْمُلْکِ یَا مَلِکُ یَا سَلَامُ یَا حَقُّ یَا قَدِیْمُ
یَا قَائِمُ یَا غَنِیُّ یَا مُحِیْطُ یَا حَکِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا قَاهِرُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ یَا سَرِیْعُ یَا کَرِیْمُ یَا مُخْفِیُّ یَا مُعْطِیْ یَا مَانِعُ
یَا مُحْیِیْ یَا مُقْسِطُ یَا حَیُّ وَیَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا وَهَّابُ
یَا غَفَّارُ یَا قَرِیْبُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ *
کذا ذکر العلی والمفرح وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ
الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ * عه حب مس ا * اور نام اللہ
برتر کا بڑا وہ جو جب مانگا جاوے اللہ ساتھ اوسکے دیتا ہے اور جب دعا کیا جاوے ساتھ اوسکے قبول
کرتا ہے اس دعا مین ہے یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسے مطلب اپنا اور مقصود اپنا بوسیلہ اسکے کہ
مین گواہی دیتا ہون یعنی یقین کرتا ہون کہ تحقیق توہی ہے اللہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک اور بے پروا ایسا
کہ نہین جنا اور نہ جنا گیا اور نہین اوسکا ہمسر کوئی نقل کیے یہہ چارون نے اور ابن حبان حاکم احمد نے
اور لفظ الاعظم کا شروع حدیث مین فقط ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ

اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ اِلٰى اٰخِرِهٖ ÷ مصو ÷ یا اسم اعظم یونہ آیا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجہسی بوسیلہ اسکی کہ تو ہی ہی اللہ تنہا ہی بیروا آخر تک یعنی باقی الفاظ مثل پہلی روایت کی ہین
نقل کے ہیہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى الْعَظِيْمُ الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ
بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ يَا
ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ÷ عہ حب مس امص ÷ اور نام اللہ برتر کا بڑا بہت بڑا وہ ہی
جب دعا کیا جاوی اسکے ساتھ اوسکی قبول کرتا ہی اور جب مانگا جاوی ساتھ اوسکی دیتا ہی اس
دعا مین ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بوسیلہ اسکی کہ تیری لئی ہی سب تعریف نہین
کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تو مہربان ہی بہت دینی والا پیدا کرنی والا آسمانو
اور زمین کا ای صاحب بزرگی اور بخشش کی نقل کی ہیہ چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد ابن ابی شیبہ
نی اور احمد اور ابن ابی شیبہ کی روایت مین لفظ الاعظم کا ہی اور باقیون کی روایت مین لفظ
العظیم کا اور وحدک لا شریک لک فقط ابن ماجہ کی روایت مین آیا ہی اور لفظ الحنان کا ابن
حبان کی روایت مین اسی لئی رموز انکی اوپر لکھی جاتی ہین اور ایک روایت مین پہلی دعا مین یہ زیادہ
آیا ہی يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ ÷ عہ حب مس ا ÷ ای زندہ ای تدبیر کرنی والی حیات کی نقل کی ہیہ
چارون نی اور ابن حبان حاکم احمد نی وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالَى الْاَعْظَمُ فِيْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ وَفَاتِحَةِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ
الْقَيُّوْمُ ÷ د ت ق مص ÷ اور نام اللہ برتر کا بڑا ان دونو آیتون مین ہی
اور معبود تمہارا معبود ایک ہی نہین کوئی معبود مگر وہی بخشش [illegible] اور دوسری
آیت ابتدا [illegible] آل عمران کی ہی کہ وہ ہی اللہ کہ نہین کوئی معبود [illegible]

کرنی والاجبان کا نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی وَاسْمُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ
فِیْ ثَلٰثِ سُوَرٍ اَلْبَقَرَۃِ وَآلِ عِمْرَانَ وَطٰہٰ ۔ مس ۔ اور نام اللہ بزرگ کا بڑا تین سورتون میں
ہی سورہ بقرہ مین اور آل عمران مین اور طہٰ مین نقل کی یہہ حاکم نی قَالَ الْقَاسِمُ فَالْتَمَسْتُہَا
فَوَجَدْتُہَا اَنَّہُ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قُلْتُ وَعِنْدِیْ اَنَّہُ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ
جَمْعًا بَیْنَ الْحَدِیْثَیْنِ ۔ کہا قاسم نی کہ راوی اس حدیث کا ہی پس ڈہونڈہا مینی ان سورتون کو پس
پایا مینی اون سورتون مین کہ تحقیق اسم اعظم الحیّ القیّوم ہی کہا مصنف نی کہتا ہون مین اور نزدیک میری
یہہ ہی کہ تحقیق اسم اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی واسطی جمع کرنیکی درمیان دو نو حدیثون کی
ف حدیث اسماء کیسی کہ متن مین مذکور ہی معلوم ہوتا ہی کہ اسم اعظم لا الٰہ الا ہو اور اللہ لا الٰہ
الا ہو الحیّ القیوم ہی اور حدیث ابو امامہ کی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم تین سورتون مین ہی یعنی
بقرہ اور آل عمران اور طہٰ مین اور اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ان سورتون مین آیا ہی سورۂ بقرہ اور
آل عمران مین تو ظاہر ہی لیکن سورۂ طہٰ مین اول مین اللہ لا الٰہ الا ہو لہ الاسماء الحسنیٰ ہی اور آخر مین
ہی وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ پس مصنف نی جمع کرنی اور توفیق دینی دو نو حدیثون کی لئی یہہ نکالا کہ اسم
اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی کذا ذکر الفخر و لما رویناہ فی کتاب الدعاء للواحدی عن یونس
بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ۔ اور اختیار کرنا میرا اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم کو واسطی اوس حدیث
کی ہی کہ روایت کی گئی ہم او سکو بیچ کتاب الدعاء کی کہ تصنیف واحدی کی ہی یونس بن عبد الاعلی سی اور اللہ تعالیٰ
بہت جانتا ہی یعنی وہ حدیث بہی دلالت کرتی ہی کہ اسم اعظم اللہ لا الٰہ الا ہو الحی القیوم ہی وَالْقَاسِمُ
ھٰذَا ھُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشَّامِیُّ التَّابِعِیُّ صَاحِبُ اَبِیْ اُمَامَۃَ صَدُوْقٌ ۔ اور قاسم کہ ذکر
کیا گیا وہ بیٹا عبد الرحمن کا ہی کہ شامی تابعی یار ابو امامہ باہلی صحابی کا ہی سچا وَاَسْمَآءُ اللّٰہِ تَعَالٰی
الْحُسْنٰی الَّتِیْ اُمِرْنَا بِالدُّعَاءِ بِہَا تِسْعَۃٌ وَّتِسْعُوْنَ اِسْمًا مَنْ اَحْصَاھَا دَخَلَ الْجَنَّۃَ ۔ خ م

ت س ق مس حب * لا يحفظها احد الا دخل الجنة * خ * اور نام اسد کے بڑے اچھی وہ جو حکم کیئی گئی ہین ہم ساتھہ پکارنی اللہ تعالی کی ساتھہ اونکی ننانوین نام ہین جو شخص یاد کریگی اونکو داخل ہووی بہشت مین نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم ابن حبان نی نہ یاد کریگا اونکو کوئی مگر کہ داخل ہو گا جنت مین نقل کی یہہ بخاری نی * ف * حکم دی گئی ہین ہم یعنی اس آیت مین و لِلّٰہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا یعنی اللہ کی لئی نام ہین اچھی پس پکارو اوسکو ساتھہ اونکی اور کہا مصنف نی کہ اختلاف کیا ہی عالمون نی بیچ معنی احصاہا کی پس کہا بخاری وغیرہ نی اور یہی صحیح ہی کہ معنی اوسکی یاد کیا ہی چنانچہ بعضی روایت مین لفظ حفظہا کا آیا ہی اور بعضون نی کہا ہی پڑہا اونکو یا ایمان لایا یا معانی جانی اونکی اور عمل معانی اونکی پر کیا اور بعضون نی کہا کہ یاد کیا قرآن کو اسلئی کہ قرآن مین یہہ سب نام موجود ہین اور اس حدیث مین حصر اسماء حسنیٰ کا ننانوین پر نہین ہی بلکہ مقصود یہہ ہی کہ یہہ خاصیت جو مذکور ہوئی مخصوص ساتھہ ان نامونکی ہی لوامع النجوم مین لکھا ہی کہ ایک ہزار نام اللہ تعالی کی ہین کہ سوا اوسکی کوئی نہین جانتا اور ہزار نام اور ہین کہ ملائکہ جانتی ہین سوا اونکی کوئی نہین جانتا اور ہزار نام مسلمانون کی زبان پر جاری ہین اونہین سی تین سو توریت مین ہین اور تین سو انجیل ہین اور تین سو زبور مین اور سو کلام اللہ مین ہین اونہین سی ٩٩ ننانوین لوگون پر ظاہر ہین اور ایک پوشیدہ ہی وہ اسم اعظم ہی اور ابو عبید اللہ سے منقول ہی کہ ڈہونڈہی مینی اسماء باریتعالی کی قرآن مین ایک سو تیرہ پائی مینی ولیکن بعضی مکرر تہی مثل غافر اور غفور اور غفار کی اور مانند انکی پس بعد دور کرنی مکررات کی ننانوین باقی رہی کذا ذکر العلی فی الفخر هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ * وہ اللہ ہی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اسم نام ہی ذات واجب الوجود کا کہ معبود بحق ہی اور یہہ نام غیر خدا تعالی پر اطلاق نہین کرسکتی ہین نہ حقیقۃً نہ مجازاً [illegible] الا کہ رقی ہین اگرچہ مجاز ہووین پس یہہ بزرگتر سب نامون کا ہوا اور معانی تمام نامونکی [illegible] اتہہ اونکی یعنی وہ خصلتین اپنی مین حاصل کری چنانچہ بعضی بزرگ

شرح اونکی بیان ہوکی اور یہہ نام تعلق کے لیے ہی نہ تخلق یعنی خلق کی پکڑنی کی لیٔ اور نصیب بندی کا اس نام سی
تا الٰہ ہی یعنی لگاؤ کری اوس سی مثل لگاؤ بچہ کی ساتھہ ماںکی کہ بالکل دل اپنا مستغرق یاد اوسکی کا رکھی
اور التفات سوا اوسکی نکری اور امید ساتھہ غیر اوسکی کی نہ رکھی اور نہ غیر اوسکی سی ڈری
الرحمٰن الرحیم بخشنی والا مہربان نصیب بندی کا ان دونون نامون سی یہہ ہی کہ مہربان
خلق پر ہو اور سبون پر نظر ساتھہ عین رحمت کی ڈالی اور سب کام اپنی اوسیکو سونپی کہ نعمت دینی والا
وہی ہی اور اوسکی غیر سی مدد نہ ڈھونڈہی اور دفع کرنی بری چیزین سی کری اور حتی المقدور حاجت
محتاجون کی بر لاوی بلا غرض اور بغیر عوض الملک پادشاہ حقیقی کہ ملک دو جہان کا اوسیکی قبضہ
قدرت مین ہی اور وہ بی نیاز ہی سب سی اور سب اوسکی محتاج پس بندی نی جب یہہ جانا تو بندہ درگاہ
اوسیکی کا اور گدا اگلی اوسکی کا ہووی اور طلب عزت کی آستان خدمت اور طاعت اوسکی سی
کری اور واجب ہی کہ تعلق نکری بیچ جناب قدرت اور تصرف اوسکیکی اور بی نیاز ہووی سب سی
بالکل اور ظاہر نکری احتیاج اپنی انسی اور ڈر اور امید نرکھی انسی اور تصرف کری ملک نفس
اور دل اور قالب اپنی مین اور مالک ہووی اعضا اور قویٰ اپنی کا اور مسخر کری انکو طاعت حق
اور حکم شرع پر تا پادشاہ عالم وجود اپنی کا ہووی بعضی مشائخ سی کسی نی وصیت چاہی فرمایا پادشاہ
دنیا اور آخرت کا ہو یعنی قطع کر حاجت اور شہوت اپنی کو دنیا سی اس لیٔ کہ پادشاہی اور ملک رانی
آزادی اور بی نیازی مین ہی القدوس نہایت پاک اور منزہ سب نقصانون سی اور نصیب
بندی کا اس سے یہہ ہی کہ پاک کری علم کو خیالون سی اور ارادہ کو حظون بشریت سی السلام
سلامت اور بی عیب نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی عیب ہووی اخلاق بردن سی اور کامون ناکارہ سے
المؤمن امان دینی والا خلق کو آفتون سی دنیا اور آخرت مین نصیب بندی کا اس سے یہہ ہی کہ
امن مین رکھی خلق کو اپنی برائی اور غیر کی برائی سی المهیمن نگہبان ہر چیز کا ساتھہ کمال قدرت کی اور

مطلع خلق پر ساتھ رزقون اور عطون کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووی اوپر اوصاف اپنی کی العزیز
غالب حکم مین اور بی مثال کوئی دوسرا اوپر غلبہ پاوی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووی نفس اور ہوا
اور شیطان پر اور بی مثل ہووی علم اور عمل اور عرفان مین الجبار درست کرنی والا کامون بگڑی
ہوئی کا اور بزرگ کہ ادراک کسی کا گرد گھیرنی بزرگی اوسکی نہین یہہ نصیب بندی کا اسسی یہہ ہی کہ
نقصانون نفس اپنی کو ساتھ حاصل کرنی کمال اور فضائل کی درست کری اور نفس سرکش اپنی پر غالب
ساتھ لازم کرنی تقوی اور ہمیشہ کرنی طاعت کی کامل ہووی المتکبر بزرگ اور بی نیاز خلق عالم
سی اور برتر اسسی کہ پاوی قدر اوسکی کو عقل و وہم نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ہووی ساتھ بزرگی کی
موصوف ہووی کہ سوای اللہ کی سب اوسکی نظرون مین حقیر معلوم ہون الخالق اندازہ کرنی والا مخلوقات
موافق مشیت اور حکمت کی البارئ پیدا کرنی والا خلق کا المصور صورت اور ہیئت دینی والا
مخلوقات کا نصیب بندی کا ان تینون نامون سسی بعضون نی یہہ کہا ہی کہ جب ادای وظائف سی
فارغ ہو تو کچھ کسب و کام کری کہ اوسسی وجہ معیشت کی اپنی لئی پیدا کری خصوصا وہ کسب اور کام
کہ اثر اوسکا بعد موت کی باقی رہی اور لوگون کو اوسسی فائدہ پہونچی مثلا کلام اللہ لکھ جاوی وغیرہ
ذلک الغفار بخشنی والا گناہ بندون کا اور ڈھانکنی والا عیبون اونکی کا نصیب بندی کا ظاہر ہی
القہار غالب کہ تمام عالم اوسکی قدرت کی عاجز اور مغلوب ہین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ غالب ہووی
بڑی دشمنون پر کہ نفس اور شیطان ہین الوہاب بہت دینی والا بغیر عوض کی نصیب بندی کا یہہ
کہ خرچ کری جان و مال اپنی اللہ کی لئی بلا غرض بدلی عوض الرزاق روزی پیدا کرنی والا اور پہونچانی والا
روزی کا مخلوقات کو نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفع پہونچاوی خلق کو ساتھ رزقون روحانی اور جسمانی
کی الفتاح کھولنی والا دروازون رزق اور رحمت کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ کھولی مشکلات خلق کی العلیم
جاننی والا ہر پوشیدہ اور آشکارا کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ساتھ علم اپنی زینت دیوی [illegible] آرزومند

کثرت علم کا ہووی اَلْقَابِضُ تنگ کرنی والا روزی کا یا دل بندون کا اور قبض کرنی والا روح انکی کا اَلْبَاسِطُ
فراخ کرنی والا روزی کا یا دل بندون کا نصیب بندی کا ان دونون اسموں سی یہہ ہی کہ تنگ کری دل بندونکا
ساتہہ خوف الٰہی کے اور فراخ کری ساتہہ بیان وسعت رحمت اور فضل نامتناہی کی اَلْخَافِضُ الرَّافِعُ
پست کرنی والا کافرون کا قرب اپنی سی اور اوٹہانی والا مومنون کا نزدیک اپنی بسبب نیکبختی کی
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ پست کری باطل کو ساتہہ عداوت اہل باطل کی اور بلند کری حق کو ساتہہ محبت
اہل حق کی اَلْمُعِزُّ الْمُذِلُّ عزت دینی والا بندون کا دونوجہان مین اور خوار کرنیوالا انکا نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ عزیز رکہی اونکو کہ جنکو عزیز رکہا اللہ تعالی نی بسبب علم اور معرفت کی اور خوار رکہی اونکو
کہ جنکو خوار کیا اللہ تعالی نی بسبب کفر اور ضلالت کی اَلسَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ سننی والا دیکہنی والا
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ کہنی اور دیکہنی اور سننی خلاف شرع کی سی حذر کری اور اللہ تعالی کو حرکات
اور سکنات اپنی پر حاضر ناظر جانی اَلْحَکَمُ حکم کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ رفع خصومت اور حکم
مین عدالت کری اور نفس اپنی پر انصاف کری اور حاکم ہووی اَلْعَدْلُ انصاف کرنی والا
نصیب بندہ کا یہہ ہی کہ عدالت کری معاملات حق اور خلق مین اَللَّطِیْفُ باریک بین کہ دور و
نزدیک اوسکی نزدیک یکسان ہی اور نیکی اور نرمی کرنی والا بندون کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ دعوت
کری خلق کو طرف رب متعال کی ساتہہ لطف اور نرمی کی اَلْخَبِیْرُ آگاہ ساتہہ سب چیزون کی
اور دانا دلکی باتون کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ ساتہہ کامون دین و دنیا کی خبردار و باریک بین ہووی
اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنی والا عفو گناہون مین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ تحمل کری ایذا بدبختون پر اور روقا
کری ساتہہ عذاب زبردستونکی اَلْعَظِیْمُ بزرگ اور برتر ذات و صفات مین حد اوہام سی نصیب
بندی کا یہہ ہی کہ ہمت بلند رکہی اور دنیا کی لئی سر نہ جہکاوی اور ملک کونین کو عظمت الٰہی کی
مقابلہ مین حقیر گنی اور حاصل کری وہ کمالات کہ بزرگ ہووی اوس سی قدر اوسکی اَلْغَفُوْرُ

بہت بخشنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ اوسکی عطا کی بیان مین کذا الشکور قدردان اور دینی والا ثواب
بڑی کا عمل تھوڑی پر نصیب بندی کا یہہ ہی کہ شکر کری جب تعالی کا اس طرح کہ سب نعمتین اوسیکی
طرف سی جانکر ہر عضو کو کہ جسواسطی پیدا کیا ہی اوسیمین صرف کری العلی بلند رتبہ نصیب بندی کا
یہہ ہی کہ خرچ کری طاقت اپنی حاصل کرنی علم و عمل مین تا ہم جنس اپنی سی زائد ہووی الکبیر بڑا ایسا بڑا
کہ اوسپر کوئی بڑا متصور نہین نصیب بندی کا وہی ہی جو العلی مین کذا الحفیظ نگاہ رکھنی والا عالم کا
آفتون اور ضائع ہونی سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نگاہ رکھی اپنی تئین ہلاک کرنی والی چیزون ظاہر و باطن
کیسی یعنی گناہون سی المقیت قوت دینی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بہوکونکو کہانا کہلاوی اور غافلون
راہ بتاوی الحسیب کفایت کرنی والا ہر حال مین یا حساب کرنی والا بندونسی روز قیامت کی نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ کفایت کری حاجت محتاجون کو اور حساب کرنی والا ہووی نفس اپنی سی الجلیل بزرگ قدر
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ نفس اپنی کو ساتھ صفتون کمال کی آراستہ کری الکریم بخشش کرنی والا
اور بخشنی والا گناہ گناہگارون کا بدون شفیع کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری کرم اور خلق کے
حاصل کرنی مین الرقیب نگاہ رکھنی والا مخلوقات کا آفتون سی اور ایذا دینی والی چیزون سی نصیب
بندیکا یہہ ہی کہ نگہبان نفس اپنی کا ہووی اور عارضی دل اور نفس کی دور کری اور جانی کہ اللہ تعالی
دیکھنی والا اوسکا ہی المجیب قبول کرنی والا دعا پکارنون کا اور جواب دینی والا پکارنی والون کا
نصیب بندیکا یہہ ہی کہ فرمانبرداری اللہ تعالی کی کری اوامر و نواہی مین اور جواب دیوی اہل حاجت کو
ساتھ نرمی کی الواسع علم اوسکا فراخ ہی اور نعمت اوسکی سب کو پہونچی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی
کری فراخی علم اور سخاوت اور معارف مین اور سبہون سی ہر نوع کشادہ پیشانی ہووی الحکیم
[illegible] ساتھ حقائق اسرار کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ تحکم کری کام اپنی الودود
دوست رکھنی والا اولیا [illegible] دار اونکا یا محبوب اولیا کی دلونمین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سوار بار [illegible]

سی چیز کو دوست نہ رکہی اَلْمَجِیْدُ بزرگ اور شریف ذات اور افعال میں نصیب بندی کا اسم عظیم میں معلوم
ہوا اَلْبَاعِثُ اوٹھانی والا مردی زندہ کرنی والا مردون کا قبرون سی اور بیدار کرنی والا دل غافلون کا
خواب غفلت سی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ کری دلون مردہ کو ساتھہ سکہانی علم کی کہ سبب
حیات ابدی کا ہی اَلشَّهِیْدُ حاضر اور مطلع ظاہر و باطن پر نصیب بندی کا اسم خبیر و علیم میں بیان ہوا
اَلْحَقُّ ثابت ساتھہ شہنشاہی کی اور لائق ساتھہ خدائی کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ماسوا اللہ کو باطل
جانی اور ثابت ہووی ساتھہ متابعت حق کی کہ شریعت نبوی ہی صلی اللہ علیہ وسلم اور متصف ہووی
ساتھہ حقانیت کی اَلْوَکِیْلُ کارساز بندون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ضعیفون اور عاجزون کی
کام میں کوشش کری اور روائی حاجت انکی میں ایسی سعی کری کہ گویا وکیل انکا ہی اَلْقَوِیُّ اَلْمَتِیْنُ
قوت والا استوار سب امور میں نصیب بندی کا یہہ ہی کہ خواہش نفسانی پر قوی اور غالب ہووی
اور دین میں سخت و چست ہووی اور جاری کرنی احکام شرع میں سستی کو راہ نہ دیوی اَلْوَلِیُّ
مددگار اور دوست رکہنی والا مومنون کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ دوستی کری مسلمانون سی اور کوشش
کری تائید دین میں اور سعی کری حاجت روائی خلق کی میں اَلْحَمِیْدُ تعریف کرنی والا ذات و صفات انکا
یا تعریف کیا گیا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ ہمیشہ تعریف کرنی والا حق کا ہو اور آراستہ ہو ساتھہ صفتون کمال کے
یا تعریف کیا گیا ہو نزدیک خدا اور بندون کی اَلْمُحْصِی گہیرنی والا ہی علم اوسکا ہر چیز کو اور ظاہر ہی نزدیک
اوسکی گنتی سب مخلوقات کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ شمار کری اعمال اپنی کو پہلی اس سی کہ گنی جاوین
اور کوشش کری اسمین کہ اعمال اور احوال باطن اپنی پر اطلاع پاوی اَلْمُبْدِئُ پہلی پیدا کرنی والا
پہلی بار اور دوبارہ پیدا کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ سعی کری بیچ پیدا کرنی نیکیون میں اور اعادہ
کری یعنی ادا کری جو اوس سی رہ گیا ہی اور مقصود یہہ ہی اَلْمُحْیِی زندہ کرنی والا اولیا کا ساتھ [illegible]
اور پیدا کرنی والا مخلوقات کا بدنون میں نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ کری جانون کو ساتھہ قائم [illegible] کی

علم سی اور لکی ساتھ معرفت الٰہی کی الْمُمِیْتُ مارنی والا بندون کا اور دلکا ساتھ خواب غفلت اور
نادانی کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ مارے خواہشون نفسانی اور خطرون شیطانی کو الْحَیُّ مسعود ذات سے
پہلی اور سب سی بعد بھی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ زندہ ہووی ساتھ یاد پروردگار تعالی کی اور خرچ کرنی اپنی جان
اوسکی راہ مین تا حیات ابدی پاوی الْقَیُّوْمُ قائم رہنی والا ذات و صفات مین اور خبرگیری کرنی والا
مخلوقات کا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی پروا ہو ماسوائی اللہ سی اور سنواری امور بندونکی الْوَاجِدُ
غنی اور بی پروا کہ محتاج کسی کا کسی چیز مین نہین نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بیچ حاصل کرنی کمال ضروری کی بہت
سعی کری الْمَاجِدُ بزرگ نصیب بندیکا وہی ہی جو پہلی کہا الْوَاحِدُ الْاَحَدُ یکا صفات مین
اور ذات مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ یکا ہووی بندگی مین جیسی کہ وہ یکا ہی خدائی مین اور موصوف
ہووی ساتھ فضائل کی کہ ہم جنس اوسکی ویسی نہون الصَّمَدُ بی پروا کہ نہین محتاج کسی کا اور سب اوسکی محتاج
نصیب بندی کا یہہ ہی کہ بی نیاز ہووی خلق سی اور سعی کری کارسازی نیازمندون اور برلانی حاجت حاجتمندون
مین الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ قدرت والا قدرت ظاہر کرنی والا نصیب بندی کا یہہ ہی کہ قادر ہووی اوپر باز
رکھنی نفس کی خواہشون اور لذتونسی الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ آگی کرنی والا دوستون کا ساتھ نزدیکی رحمت کے
اور پیچھی ڈالنی والا دشمنون کا لطف اپنی سی نصیب بندی کا ان دونون اسم مقدس سی یہہ ہی کہ آگی
کری اپنی تئین ساتھ سبقت کرنی نیکیون کی اور اونکو کہ مقرب درگاہ عزت کی ہین اور پیچھی ڈالی نفس اور
شیطان اور مردودون درگاہ کی تئین الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ پہلی سب سی پیچھی سب سی نصیب بندی کا
یہہ ہی کہ جلدی کری طاعتون مین اور بجا لانی اوامر مین اور جان خرج کری اوسکی لئی تا حیات ابدی
پاوی الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ آشکارا باعتبار مصنوعات کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر کمال صفتون اوسکی کی
[illegible] خیال سی باعتبار کنہ ذات کی نصیب بندی کا یہہ ہی کہ باطن [illegible] ظاہر [illegible]
اور [illegible] کہ [illegible] سی ساتھ صفات الٰہی کی پہچانتا اور سکا مشکل ہی الْوَالِیْ کا [illegible]

نصیب بندی کا مثل نصیب الوسیل کی ہی المتعالی بہت بلند نصیب بندی کا وہی ہی جو العلی مین کہا البر نیکی کرنی والا
کہ ہونا نیکی اور احسان کا اوسکی ذات سی ہی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ نیکی کری ماں باپ کی حق مین اور استاد اور مشائخ اور
اقارب اور تمام خلق والونکی حق مین التواب توبہ قبول کرنی والا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ قبول کری عذر خلق کا
اگرچہ کئی بار ہو المنتقم بدلا لینی والا کافرون اور سرکشونسی ساتہہ عذاب کی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ بدلا لی بڑی دشمنونسی کہ
نفس و شیطان ہین العفو درگذر کرنی والا گناہون اور تقصیرات سی نصیب بندیکا وہی ہی جو عفو مین گذرا الرؤف مہربان
نصیب بندیکا مثل نصیب الرحیم کی ہی مالک الملک خداوند جہان کا نصیب بندیکا اسم الملک مین گذرا ذوالجلال والاکرام
صاحب بزرگی اور بخشش کا نصیب بندیکا یہہ ہی کہ حاصل کری اپنی نفس کی لئی بزرگی اور اکرام کری بندگان خدا کو جیسا کہ لائق ہی
المقسط عدل کرنی والا نصیب بندیکا اسم العدل مین گذرا الجامع جمع کرنیوالا لوگونکا قیامت مین نصیب بندیکا یہہ ہی کہ جمع کری درمیان علم و
عملکی اور کمالات نفسانیہ اور جسمانیہ کی اور جمع کری وظائف عبادات اور اورادمین اور سعی کری بیچ
جمع کرنی فکر اور تسکین دل اور جمعیت مع اللہ کی جبت و جمعیت کوش تا بہ ذات شوی بہ ترسم کہ پراگندہ
شوی بات شوی بہ الغنی المغنی بی پروا ہر چیزسی بی پروا کرنی والا جسکو چاہی نصیب بندیکا یہہ ہی کہ استغنا
حاصل کری ماسوا اللہ سی المانع باز رکہنی والا ہلاک و نقصان کا بندونسی دین و دنیا مین نصیب بندیکا
یہہ ہی کہ نفس و طبیعت کو خواہشون نفسانی سی باز رکہی الضار النافع ضرر پہونچانی والا اور فائدہ
پہونچانی والا جسکو چاہی نصیب بندیکا ظاہر ہی النور روشن کرنی والا زمین و آسمان کا ساتہہ
ستارون کی اور روشن کرنی والا دل مومنون کا ساتہہ نور معرفت اور طاعت کی نصیب بندیکا
یہہ ہی کہ روشن ہووی ساتہہ نور ایمان اور عرفان کی الہادی راہ دکہانی والا نصیب بندیکا یہہ ہی
کہ بندگان خدا تعالی کو طرف اوسکی راہ دکہاوی البدیع پیدا کرنی والا عالم کا بدون مثال کی نصیب
بندیکا بیان ہوچکا الباقی ہمیشہ رہنی والا الوارث باقی بعد فنای موجودات کی او [illegible] کا
نصیب بندیکا یہہ ہی کہ اون اعمال مین کہ جملہ باقیات صالحات سی ہین کوشش کری مثل تعلیم علم اور صدقہ جا

حاجیہ وغیرہا کی الرَّشِيْدُ رہنما ہی عالم کا نصیب بندی کا ظاہر ہی الصَّبُوْرُ ۔ ف ق مس حب ۔
بیدہ بار کرمشتہ [illegible] کرتی گنہکارون کی نصیب بندی کا ظاہر ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن
ماجہ حاکم ابن حبان فی الحمد للہ تمام ہوا بیان اسماء حسنی کا شرح شیخ عبدالحق اور شیخ فخرالدین رح
کیسی یا اللہ عمل نصیب کر ہم سبکو اسپر ۔ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ ۔ ت ۔ اور سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کو کہ وہ کہتا تھا
یا ذا الجلال والاکرام پس فرمایا تحقیق قبولیت کی گئی تیری لئی یعنی مستحق قبولیت کا ہوا پس مانگ جو
چاہی نقل کی یہہ ترمذی نے ۔ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِمَنْ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَمَنْ قَالَهَا
ثَلٰثًا قَالَ لَهُ الْمَلَكُ اِنَّ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ قَدْ اَقْبَلَ عَلَيْكَ فَسَلْ ۔ مس ۔ تحقیق واسطی
اللہ کی فرشتہ ہی متعین ساتھہ اوس شخص کے کہ کہتا ہی یا ارحم الراحمین پس جو کوئی کہتا ہی اسکو تین بار
کہتا ہی اوسکی لئی فرشتہ تحقیق ارحم الراحمین متوجہ ہوا تجہہ پر یعنی ساتہہ نظر قبولیت اور عنایت کے
پس مانگ جو چاہی نقل کی یہہ حاکم نی وَمَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ فَقَالَ لَهُ
سَلْ قَدْ نَظَرَ اللّٰهُ اِلَيْكَ ۔ مس ۔ اور گذری نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر اوس حال میں
کہ وہ کہتا تھا یا ارحم الراحمین پس فرمایا اوسکی لئی مانگ تحقیق نظر رحمت وعنایت کی کی اللہ تعالی نے
طرف تیری نقل کی یہہ حاکم نی مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ
اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اَللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ
النَّارِ ۔ ت س ق حب مس ۔ جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی بہشت تین بار کہتی ہی بہشت یا اللہ
داخل کر اوسکو بہشت میں اور جو کوئی پناہ مانگی دوزخ کی آگ سی تین بار کہتی ہی آگ یا اللہ بچا اوسکو
آگ سی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی مَنْ دَعَا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ الْخَمْسِ لَمْ
يَسْاَلِ اللّٰهَ شَيْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ط طس جو کوئی دعا
کری اور یاد کری اللہ تعالی کو ساتھہ ان کلمون پانچ کی نہ مانگی اللہ تعالی سے کوئی چیز مگر کہ دیتا ہی اللہ اوسکو
وہ پانچ کلمی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت
ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گنا ہون
سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر مین اور اوسط مین ف
دوسرا کلمہ مصنف نی له الملک کو لکھا ہی اور ملا علی قاری رح نی وله الحمد کا دوسرا ہونا بہتر کہا ہے

الحمد لله کہنا قبولیت دعا پر

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی اِجَابَةِ الدُّعَاءِ یہہ بیان ہی الحمد للہ کہنی کا قبولیت دعا پر مَا یَمْنَعُ اَحَدَكُمْ
اِذَا عَرَفَ الْاِجَابَةَ مِنْ نَفْسِهٖ فَشُفِیَ مِنْ مَرَضٍ اَوْ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ اَنْ یَقُوْلَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ مس ی کون سی چیز منع کرتی ہی ایک
تمہارے کو کہ جب پہچانی قبولیت نفس اپنی سی یعنی شفا پانی بیمار کی لئی یا سفر سی پہنچنی کی یا اپنی آنی کی لئی
دعا کرتا تہا پس شفا دیا جاوی بیماری سی یا آوی سفر سی اس سی کہ کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی لئی کہ
بسبب غلبہ اور بزرگی اوسکی پوری ہوتی ہین کام اچہی یعنی حاجتین اچہی بر آتی ہین نقل کی یہہ حاکم ابن
سنی نی ف یعنی لائق نہین ہی کہ جسکی مراد بر آوی بعد دعا کرنی کی وہ ان کلمات کی کہنی کو چہوڑ دے

بیان صبح و شام کی ...

اَلَّذِیْ یُقَالُ فِیْ صَبَاحِ کُلِّ یَوْمٍ وَمَسَائِهٖ یہہ بیان ہے اوس چیز کا کہ پڑہی جاوی ہر روز کی صبح مین
اور شام مین بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ عه حب مس مص صبح یا شام کی تین بار ساتھہ نام اوس خدا کے
کہ نہین ضرر کرتی ہی ساتھہ ذکر کرنی نام اوسکی کوئی چیز یعنی قسم کہانی سی ہو یا دشمن وغیرہ سی ہو زمین
مین اور نہ آسمان مین اور وہ سننی والا اور جاننی والا ہر چیز کو ہی پڑہی اسکو تین بار نقل کی یہہ جماعت نی
اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف صبح کی پڑہنی مین بسم اللہ کی پہلی لفظ اصبحنا کا مقرر کا ہی ...

صبح کی ہی اور شام کی پڑہی ین لفظ امسینا کا بہی شام کی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
جو کوئی صبح شام کو تین تین بار یہہ دعا پڑہتا ہی تو اوسی دن رات مین ناگہانی بلا نہین پہونچتی ہی کذا
فی المشکوۃ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ * طس * وَفِی الْمَسَاءِ فَقَط *
مَرَّۃً طس می ی * ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ت می ی * پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون اللہ کی
یعنی تو دسہ نام اور کتابون اوتری ہوی کی کہ پوری ہین یعنی بی نقصان برای اوس چیز کی سی کہ پیدا کی
نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور صبح شام کی فقط نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی اور طبرانی نی اوسط
مین اور دارمی ابن سنی نی یعنی پہلی روایت مین صبح شام مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اور ان کتاب
والون نی فقط شام ہی کو پڑہنی روایت کی ہی تین بار پڑہنی نقل کی یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نی
ف روایت ہی معقل بن یسار صحابی سی کہ جسنی یہہ دعا پڑہی متعین ہوتی ہین اوسپر ستر ہزار
فرشتی کہ دعا بخشش کی کرتی ہین اوسکی لئی اور اگر مرتا ہی شہید مرتا ہی لفظ حدیث کی یہہ ہین
مَنْ قَالَ لَهُ وُکِّلَ بِہٖ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَاِنْ مَاتَ مَاتَ شَہِیْدًا اور صحیح مسلم مین
روایت کی ہی کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہو کر عرض کی کہ آج کی رات
ایک بچہو کی کاٹنی سی کیا ایذا اوٹہائی مین فرمایا آگاہ ہو اگر کہتا تو جسوقت کہ شام کرتا اعوذ بکلمات اللہ
التامات من شر ما خلق تو ضرر نہ پہونچتا تجکو اور جو کوئی منزل پر اوتر کر یہہ پڑہی تو نہین ضرر کرتی
کوئی چیز جسوقت تلک کہ کوچ کری کذا فی المشکوۃ وشرح القاری اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ
وَالشَّهَادَۃِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰہِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ هُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ
الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ

الرجیم ت می ی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ سننی والی جاننی والی کی شیطان راندی گئی
سی یعنی ہانکی ہوی سی در وازہ خدا سی پڑہی یہہ اعوذ تین بار پہر یہہ آیت پڑہی وہ ہی اللہ جو نہین کوئی معبود
مگر وہ جاننی والا غیب کا یعنی جو بندون سی پوشیدہ ہی اور ظاہر کا وہی ہی بخشش کرنی والا مہربان
وہ ہی خدا جو نہین کوئی معبود مگر وہ پادشاہ ہی نہایت پاک سلامت سب عیب سی امن مین رکہنی والا
نگہبان غالب زبردست بزرگوار پاک ہی خدا کو اوس چیز سی کہ شریک کرتی ہین جاہل یعنی بت وغیرہ کو
شریک ٹہیراتی ہین وہ خدا ہی پیدا کرنی والا درست کرنی والا صورت بنانی والا واسطی اوسکی نام ہین
اچہی ساتھہ پاکی کی یاد کرتی ہی اوسکو وہ چیز کہ بیچ آسمانون اور زمین کی ہی اور وہ غالب ہے
دانا نقل کے یہہ ترمذی دارمی ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص اس
اعوذ کو مع ان تین آیتون اخیر سورہ حشر کی پڑہتا ہی صبح کو متعین کرتا ہی اللہ تعالی ساتھہ اوسکی ستر ہزار
فرشتی کہ دعا بخشش کے کرتی ہین شام تلک اور اگر اوس دن مین مرتا ہے شہید مرتا ہے اور جو کوئی شام کو پڑہتا ہی ہی درجہ
پاتا ہی کذا فی المشکوۃ والشرحین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ د ت س ی قل ہو اللہ تین بار پڑہی اور قل اعوذ برب الفلق
تین بار اور قل اعوذ برب الناس تین بار نقل کی یہہ ابوداود ترمذی نسائی ابن سنی نے ف فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ قل ہو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا صبح شام کو تین تین بار پڑہنا کفایت
کرتا ہی ہر چیز سی یعنی دفع کرتا ہی ہر برائی کو کذا فی المشکوۃ فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ
يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ د ی پس تسبیح کرو تم
اللہ کو جسوقت کہ رات کرتی ہو تم یعنی نماز مغرب اور عشا کی پڑہو اور جسوقت کہ صبح کرتی ہو تم یعنی نماز فجر کی پڑہو اور
اوسی کی لئی سب تعریف ہی بیچ آسمانون کے اور زمین کی اور تسبیح کرو تیسری پہر یعنی نماز عصر کی پڑہو اور جسوقت

یعنی نماز ظہر کی پڑہو نکالتا ہی اللہ زندہ کو مردی سی یعنی جانور کو انڈی سی اور حیوان کو نطفی سی یا مومن کو
ذاکر کو غافل سی اور نکالتا ہی مردی کو زندی سی یعنی انڈی کو جانور سی اور نطفہ کو حیوان سی
مومن سی اور غافل کو ذاکر سی اور جلاتا ہی زمین کو یعنی سبز کرتا ہی پیچھی مرنی اوسکیکی یعنی
خشک ہونی کی اور اسیطرح یعنی مثل اس نکالنی کی نکالی جاؤ گی تم یعنی قبرون سی نقل کی یہہ ابوداود نی
ف مراد تسبیح سی پاکی بیان کرنی ہی اللہ کی بری باتون سی یا نماز پڑہنی اور لفظ وعشیا کا
عطف کیا ہی حین پر اور وله الحمد آخر تک جملہ معترضہ ہی یعنی سپاکی یاد کرو وقت عشا کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی صبح کو پڑہتا ہی فَسُبْحَانَ اللّٰهِ حِينَ تُمْسُونَ کو تُخْرَجُونَ تلک پاتا ہی ثواب
اوس چیز کا کہ فوت کرتا ہی قسم نیکی اور وظیفہ اوس دن کی سی اور جو کوئی پڑہتا ہی اسکو شام کو
پاتا ہی ثواب اوس چیز کی کو کہ فوت کرتا ہی اوس رات مین کذا فی المشکوٰۃ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ اٰیَةَ الْکُرْسِیِّ ط یہہ پڑہی اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ مراد رکہتا ہون آیة
الکرسی تمام کی یہہ طبرانی نی وَاٰیَةَ الْکُرْسِیِّ وَالْاٰیَةَ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَةِ غَافِرٍ اِلٰی قَوْلِهٖ
اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ حب ات ی یہہ اور پڑہنی آیة الکرسی اور آیة ابتدا سورہ غافر کی قول
الیہ المصیر تلک نقل کی یہہ ابن حبان احمد ترمذی ابن سنی نی ف ساری آیت یون
ہی حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ آیا ہی حدیث شریف مین کہ جو شخص یہہ دونو آیتین یعنی آیة الکرسی اور آیة ابتداء
غافر کی صبح کو پڑہتا ہی محفوظ رہتا ہی یعنی سب بلیات سی اور شیطانون سی بسبب برکت انکی کی شام تلک
اور جو شام کو پڑہتا ہی صبح تلک محفوظ رہتا ہی بسبب برکت انکی کی کذا فی المشکوٰۃ اَصْبَحْنَا
وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا فِیْ هٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَهٗ

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ

الْكِبَرِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ م د ت س مص

صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ ہے کی لئی ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا
نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
ای پروردکار میری مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ اس دن مین ہی یعنی جو مقدر ہی کہ اس دن مین
واقع ہوگا اور بہلائی اوس چیز کی کہ پیچہی اسکی ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوس
چیز کی سی کہ اسدن مین ہی اور برائی اوس چیز کی سی کہ پیچہی اسکی ہی ای پروردکار میری پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری
کاہلی سی کہ طاعت مین ہو اور برائی بڑہاپی کی سی ای رب میری پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری عذاب سی کہ
آگ مین ہی اور عذاب سی کہ قبر مین ہی نقل کی ہی مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ف فی
اصبحنا واصبح الملک وغیرہا کی اوپر کی لفظوں کی پڑہنی کی ہین یعنی صبح کی وظیفہ مین اصبحنا واصبح الملک
پڑہین گے اور شام کی وظیفہ مین امسینا وامسی الملک سب جا ای اسیطرح سمجہہ اور دنکی وظیفہ مین ہذا الیوم
اور رات کی وظیفہ مین ہذہ اللیلۃ اور دنکو ما بعدہ اور رات کو ما بعدہا اور برائی رات دن اور ما بعد
اونکی کی مراد ہی اوس چیز سی کہ ضرر کرہی دین ودنیا مین اور باز رکہی خدمت مولی کی سی اور برائی بڑہاپی
کی یہہ ہی کہ بسبب بڑہاپی کی عقل جاتی رہی اور بندگی اللہ تعالی کی اچہی طرح ہو سکی پس پناہ مانگی ہی
بڑہاپی کے برائی سی والا نفس بڑہاپی کی فضیلت آئی ہی کہ خوشحال ہی اوس شخص کا کہ طویل ہو عمر اوسکے
اور اچہی ہون عمل اوسکی کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَ
سُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ ه د ط یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ
تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی کہ بعضی اعضا کام سی باز رہین اور برائی بڑہاپی کی سی اور فتنہ دنیا
کیسی یعنی فتنہ [illegible] پڑنی سی بسبب محبت دنیا کی یا فتنہ سی کہ دنیا مین ہو کہ باز رکہی عقبی [illegible] اور عذاب قبر کیسی

هذه الليلة امسينا امسى

نقل کی یہہ مسلم نی اصبحنا واصبح الملك لله رب العالمين اللهم اني اسئلك خير هذا اليوم
فتحه ونصره ونوره وبركته وهداه واعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده

ت ہم اور صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک نی واسطی اللہ کی کہ پروردگار ہی سارے جہان کا یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی
بہلائی اس دنکی فتح اوسکی اور مدد اوسکی یعنی دشمن ظاہری باطنی کی دفع پر مدد کری تو اس دن مین اور روشنی اوسکی
اور برکت اوسکی یعنی ہمیشگی طاعت کی اور ہدایت اوسکی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اوس چیز کیسی
کہ اوسمین ہی اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیچہی اوسکی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف فتح رات دن کی یہہ
ہی کہ اللہ تعالی مراد بر لاوی بندی کی موافق مقصد اوسکی کی رات دن مین اور نور خبر دار کرنا اللہ تعالی کا ہی
بندی کو کہ دیکہی اوس سی راہ حق کی اور ہدایت راہ دکہانی ہی طرف راہ استقامت کی ہمیشہ کو یہان تلک
کہ خاتمہ بخیر ہو کذا قال العلی اللهم بك اصبحنا وبك امسينا وبك نحيى وبك نموت و
اليك النشور ت عہ حب اعوذ یا اللہ سبب قدرت تیری کی صبح کی ہمنی اور سبب مدد
تیری کے شام کی ہمنی اور سبب تیری جیتی ہین ہم اور سبب تیری مرتی ہین ہم اور طرف تیری اوٹہنا ہی بعد مرنی
کی نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان احمد ابو عوانہ نی ف شام کی وظیفہ مین اولٹایا ہی یعنی بك
امسينا وبك اصبحنا اور کہا مصنف نی مناسب یہہ ہی کہ صبح مین کہا جاوی واليه النشور اور شام مین
واليه المصير اور یہی صحیح ہی اوس حدیث مین کہ روایت کی ابو عوانہ نی مگر ملا علی قاری نی اس قول کا
شبہہ کیا ہی اور کہا عکس اسکی ثابت ہوا ہی واللہ اعلم اصبحنا واصبح الملك لله والحمد
لله لا شريك له لا اله الا هو واليه النشور ت ہم صبح کی ہمنی اور صبح کی ملک
واسطی اللہ کی اور سب تعریف اللہ کی لئی ہی نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر وہ اور طرف
اوسکی اوٹہنا ہی نقل کی یہہ بزار ابن سنی نی اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب
والشهادة رب كل شيء ومليكه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر

نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ ٭ د ت س حب مس مص ٭ یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی ای پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی نفس اپنی کی سی یعنی خواہش نفس کی سی جو خلاف ہدایت کی ہو اور برائی شیطان کیسی اور شرک اوسکی سی یعنی شرک اور کفر مین ڈالنی اوسکی سی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی **ف** عرض کیا حضرت ابوبکرؓ نی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمائیی کوئی دعا کہ پڑہون مین صبح و شام فرمایا یہہ دعا پڑہ اور بعضی روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی وَاَنْ نَقْتَرِفَ عَلٰی اَنْفُسِنَا سُوْءًا اَوْ نَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ ت ٭ اور پناہ مانگتی ہین ہم اس سے کہ حاصل کرین ہم اوپر نفسون اپنی کی برائی کو یعنی گناہ یا ظلم کو یا کہینچین برائی کو طرف مسلمان کے یعنی نسبت کرین برائی کو طرف مسلمان کی کہ پاک ہو اوس سے یا ضرر پہونچاوین کسیکو نقل کی یہہ ترمذی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِاَنَّكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ٭ طس ت ٭ یا اللہ تحقیق مینی صبح کی اوس حالت مین کہ گواہ کرتا ہون مین تجکو اور گواہ کرتا ہون اوٹہانی والون عرش تیری کو اور تمام فرشتون تیری کو اور تمام مخلوق تیری کو ساتہہ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہی نہین کوئی معبود مگر تو اور تحقیق محمد بندی تیری ہین اور رسول تیری نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ترمذی نی **ف** اُشْهِدُكَ کہ گواہ کرتا ہون تجکو اپنی اقرار پر ساتہہ وحدانیت تیری کی بیچ الوہیت اور ربوبیت کی پس یہہ نیا کرنا اسلام کا اور اقرار کو ہی کا ہی ہر صبح و شام اور عرض نفس اپنی سی یہہ ہی کہ مین غافلون سی نہین ہون اور اوٹہانی والی عرش کی آٹہہ فرشتی ہین کہ درمیان کان اور کندہی اونکی کی فرق دو ہزار برس کا ہی اور ایک روایت مین سات ہزار برس کا اور جو کوئی پڑہی اسکو بخشتا ہی اللہ تعالیٰ گناہ رات دن کی کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَمْسَیْتُ اُشْهِدُكَ وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلٰٓئِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ

إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ ٭
٭ د ت س ق ٭ اے اللہ تحقیق میں نے صبح کی اس حال میں کہ گواہ کرتا ہوں میں تجکو اور گواہ کرتا ہوں اوٹھانے
والوں عرش تیرے کو اور فرشتوں تیرے کو اور تمام خلق تیری کو ساتھ اسکی کہ تحقیق تو معبود ہے نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہے
تو نہیں شریک کوئی تیرا اور تحقیق محمد بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے پڑھے یہہ دعا چار بار نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی
نسائی نے ف حدیث شریف میں آیا ہے کہ جسنے یہہ دعا ایک بار پڑھی چوتھائی اوسکی آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوسکو آگ سے اور جسنے دو بار پڑھی
آزاد کرتا ہے آدھا اوسکو آگ سے اور جسنے تین بار پڑھی تین چوتھائی اور جسنے چار بار پڑھی ساری کو آزاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ آگ سے ذکر کیا اسکو
میرک نے کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ
الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَآمِنْ رَوْعَتِيْ اَللّٰهُمَّ
احْفَظْنِيْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَمِيْنِيْ وَعَنْ شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَأَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ
أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ ٭ د ق س حب مس مص ٭ یا اللہ مانگتا ہوں میں تجسے سلامتی سب آفات
و بلیات ظاہر و باطن کیسے دنیا اور آخرت میں یعنی امور دنیا اور آخرت میں یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسے بخشش
گناہوں کا اور عافیت دین اپنی میں اور دنیا اپنی میں اور اہل اپنے میں یعنی قرابتی اور خدام اور مال اپنے میں
یا اللہ ڈھانک عیب میرے کو اور نڈر کر خوف میرے کو یعنی خوف کی چیزوں سے مجکو امن میں رکھ یا اللہ حفاظت
کر میری آگے میرے سے اور پیچھے میرے سے اور دائیں میرے سے اور بائیں میرے سے اور اوپر میرے سے اور پناہ مانگتا ہوں
میں ساتھ بزرگی تیری کے اس سے کہ دغا پایا جاؤں میں زمین میں نقل کی یہہ ابوداؤد ابن ماجہ نسائی ابن حبان
حاکم ابن ابی شیبہ نے ف مراد پہلی عافیت سے نہونا عذاب کا ہے اور دوسری سے خلاصی عیبوں سے
اور کہا مصنف نے کہ معنی عافیت کے ہیں سلامتی پس دین میں سلامتی ہو گئی [illegible] اور دنیا میں سلامتی بیماری [illegible]
اور بلا [illegible] اور عورت اوسکو کہتے ہیں کہ شرم کرے آدمی اور برا جانے جب وہ ظاہر ہو جاوے اور یہہ طرفین [illegible]
بیان [illegible] ہے نہیں طرفوں سے آتی ہے اور نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ چھوڑیں ان کلمات

پڑھی کو صبح اور شام میں کذا ذکرہ العلی رحمہ الله لفجر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ
الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿ د س ق مص
ي ﴾ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی سلطنت ہے
اور اوسیکی لئی تعریف ہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی نہین مرتا اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی
یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور لفظ یحیی سی لا یموت تلک فقط ابن سنی نی
روایت کیا ہی **ف** فضیلت اس کلمہ کی حدیث شریف مین یہہ آئی ہی کہ جس شخص نی صبح کو پڑہا ہو تو
ہی ثواب برابر آزاد کرنی غلام کی کہ اولاد حضرت اسمعیل کیسی ہو اور دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور
دس درجی بلند ہوتی ہین اور محفوظ رہتا ہی شیطان سی رات تلک اور جو شام کو پڑہتا ہی یہی ثواب
پاتا ہی اور صبح تلک شیطان سی محفوظ رہتا ہی روایت کیا اس حدیث کو ابن عیاش نی اور ایک شخص نی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا پوچہا کہ یا رسول اللہ ابن عیاش آپسی یہہ حدیث روایت کرتا
ہی فرمایا سچ کہتا ہی ابن عیاش کذا فی المشکوٰۃ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا ﴿ عہ مس ا ط ﴾ راضی ہوی ہم ساتہہ اللہ کی ازروی رب
ہونی کی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی اللہ کی رب ہونی کی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتہہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازروی رسول ہونیکی یعنی خوب تصدیق کی ہمنی رسالت اونکی کی نقل کی یہہ چار نی
اور حاکم احمد طبرانی نی **ف** اکثر نسخون مین بعد لفظ رسولا کی لفظ نبیا کا نہی ہی ساتہہ نفر احمد اور طبرانی کی ہی
مستحب ہی کہ دونو کو جمع کری کذا قال النووی رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ
نَّبِیًّا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ﴿ مص ي ﴾ راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتہہ
اسلام کی ازروی دین ہونی کی اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ازروی نبی ہونی کی یہہ تین بار نقل
کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح شام کو تین بار

... بر کہ راضی کریگا اوسکو قیامت کی دن کذا فی المشکوة اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ
مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ
الشُّكْرُ ۔ د س حب بی ۔ یا اللہ جس چیز نی صبح کی ساتھہ میری کسی نعمت سی یا ساتھہ کسی کی مخلوق
تیری سی پس تیری ہی طرف سی ہی تو ایک ہی یعنی جو نعمت دین و دنیا کی کہ حاصل ہوئی ہی مجکو یا کسی اور کو
مخلوق سی پس وہ خاص تیری ہی عنایت سی ہی نہین کوئی شریک تیرا پس تیری ہی لئی تعریف ہی اور تیری
لئی شکر ہی یعنی لازم ہی شکر ہم پر زبان و دل و اعضا سی مقابلہ مین اس نعمت کی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی
ابن حبان ابن سنی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسنی صبح کو یہہ دعا پڑہی شکر
اوس دنکا ادا کیا اور جسنی شام کو پڑہی شکر اوس رات کا ادا کیا کذا فی المشکوة اور بعضی روایت مین
آیا ہی کہ حضرت داؤد علیہ السلام نی کہا خداوندا نعمتین تیری مجپر بہت ہوئین شکر اونکا کیونکر ادا کرون
حکم ہوا ای داؤد جو جانا تو نی کہ جو نعمت تیری پاس ہی میری ہی طرف سی ہی شکر اوسکا ادا کیا تو نی
کذا قال الفخر اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ د س ی ۔ یا اللہ سلامتی دی مجکو بدن میری مین یعنی
تمام اعضا سی کوئی چیز گناہ کی نہو یا اللہ سلامتی دی مجکو سماعت میری مین یعنی بہرا نہ ہو جاؤن یا اوس چیز کی
سننی سی کہ سننا درست نہو مثل غیبت اور جہوٹ اور گانی بجانی کی یا اللہ سلامتی دی مجکو بینائی میری
مین نہین کوئی معبود مگر تو یعنی تجہی سی عافیت مانگتی ہین نہ غیر تیری سی پڑہی اسکو تین بار یا اللہ تحقیق مین پناہ
مانگتا ہون ساتھہ تیری کفر سی اور محتاجگی سی یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب
قبر کی سی نہین کوئی معبود مگر تو یعنی پس نہین پناہ مانگی جاتی ہی مگر تجہی سی پڑہی یہہ تین بار نقل کی یہہ ابو داؤد
... ابن سنی نی ف مراد سلامتی بینائی سی سلامتی ہی اندہی پن سی ہی یا نہ دیکہنی ناشائستون

قدرت کیسی یا نظر کرنی سی طرف حرام چیزون کی مانند عورت اجنبی اور لڑکیکی اور حقیقتا شی کی اور مراد کفر سی یا کفر مشہور ہی اور محتاجگی سی محتاجگی دلکی کہ آدمی کو بی صبر کرے تقدیر کا اور اللہ تعالی کا گروا ہی یا کفر سی کفران نعمت اور محتاجگی سی محتاجگی طرف خلق کی یا کم ہونا مال کا ساتھہ ہونی قناعت اور ہونی صبر کی اور کثرت حرص کے کذا ذکر العلی سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ مَا شَاءَ اللهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ٭ د س ی ٭ پاک ہی اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتھہ تعریف اوسکی کی نہین ہی قوت بندی کو حرکت اور سکون پر مگر ساتھہ قدرت دینی اللہ کی جو چاہا اللہ نی ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا جانتا ہون مین کہ تحقیق اللہ ہر چیز پہ قادر ہی اور تحقیق اللہ نی گہیرا ہر چیز کو از روی جاننی کے یعنی وہ ہر چیز کو جانتا ہی نقل کیے ہیں ابو داؤد نسائی ابن سنی نی **ف** ٭ جو چاہا ہوا اور جو نہ چاہا نہ ہوا یعنی برابر ہی کہ بندہ چاہی یا نہ چاہی اور یہی معنی ہین اس آیۃ کی وَمَا تَشَاءُوْنَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللهُ یعنی نہین چاہتی ہو تم مگر اوسوقت کہ چاہی اللہ اور حدیث قدسی مین ہی تُرِيْدُ وَاُرِيْدُ وَلَا يَكُوْنُ اِلَّا مَا اُرِيْدُ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ وَيَفْعَلُ اللهُ مَا يَشَاءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ یعنی ای بندی ارادہ کرتا ہی تو ایک کام کا اور ارادہ کرتا ہون مین اور نہین ہوتا مگر جو چاہتا ہون مین پس جو شخص راضی ہوا یعنی میری ارادی پر پس اوسکی لیے خوشنودی میری ہے اور جو خفا ہوا میری ارادی سی پس اوسکی لیے خفگی میری ہی اور کرتا ہی اللہ جو چاہتا ہی اور حکم کرتا ہی جو ارادہ کرتا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ جسنی یہہ دعا صبح کو پڑہی شام تلک محفوظ رہا اور جسنی شام کو پڑہی صبح تلک محفوظ رہا کذا ذکرہ العلی اَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْاِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ اَبِيْنَا اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ١٠ ط ٭ فِي الصَّبَاحِ وَالْمَسَاءِ ٭ س ٭ فِي الصَّبَاحِ فقط ٭ صبح کی ہمنی اوپر پیدایش اسلام کے

مستقیم ہون بقدر طاقت اپنی کے یعنی جو اقرار ہی اپنی عاجزی کا کہ جسطرح واجب ہی ویسا نہین ادا ہوتا اقرار
کرتا ہون مین واسطی تیری ساتھہ نعمت تیری کی کہ اوپر میری ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہ اپنی کے
پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری برائی اُس چیز کی
سی یعنی بخش گناہ میری نقل کے یہہ بخاری نسائی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ
وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔ دمی ۔ یا اللہ تو
میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین عہد تیری پر ہون اور وعدی تیری پر
بقدر طاقت اپنی کی پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری برائی کردار اپنی کی سی اقرار کرتا ہون مین ساتھہ نعمت
تیری کے کہ مجپر ہی اور اقرار کرتا ہون مین ساتھہ گناہ اپنی کی پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی
مگر تو نقل کی یہہ ابو داود ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَاَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَاَنْصَرُ مَنِ ابْتُغِيَ
وَاَرْاَفُ مَنْ مَلَكَ وَاَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَاَوْسَعُ مَنْ اَعْطٰى اَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ
وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ اِلَّا بِاِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى اِلَّا
بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ اَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَاَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ
وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَكَتَبْتَ الْاٰثَارَ وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَ
السِّرُّ عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا اَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ
وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَاَنْتَ اللّٰهُ الرَّءُوْفُ الرَّحِيْمُ اَسْئَلُكَ
بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِيْ اَشْرَقَتْ لَهُ السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ السَّائِلِيْنَ
عَلَيْكَ اَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ اَوْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَاَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ
بِقُدْرَتِكَ ۔ طط ۔ یا اللہ تو ہی لائق ہی ساتھہ ذکر کی اس سی کہ یاد کیا جاوی یعنی

[illegible] اور تجھی ساتھہ عبادت کی اوس سی کہ عبادت کیا جاوی یعنی سوا تیری
عبادت کل عبادت [illegible] ہونگی باطل ہی اور تو بہت مدد کرنی والا ہی اوس سی کہ مدد ڈہونڈہی جاوی
اوس سی [illegible] اور تو بہت مہربان اوس سی کہ مالک ہی یعنی مالکون مجازی سی تو زیادہ مہربان ہی
اور تو [illegible] بی نیاز اوس ہی کہ مانگا جاوی اور تو فراخ تر ہی عطا مین اوس سی کہ دیتا ہی تو پادشاہ ہی نہین کوئی
شریک تیرا اور تو ایک ہی نہین کوئی ہمسر تیرا ہر چیز ہلاک ہونی والی ہی مگر ذات تیری ہرگز نہین عبادت
کیا جاتا ہی تو مگر ساتھہ توفیق اپنی کے اور ہرگز نہین نافرمانی کیا جاتا ہی تو مگر ساتھہ علم اپنی کی اطاعت
کیا جاتا ہی تو پس جزا دیتا ہی اور نافرمانی کیا جاتا ہی تو پس بخشتا ہی تو قریب تر ہی ہر حاضر سی یعنی اشارہ
ہی نَحنُ اَقرَبُ اِلَیہِ مِن حَبلِ الوَرِید پر اور تو نزدیکتر ہر نگہبان سی ہی حائل ہوا تو نزدیک نفسونکی اور پکڑی
تو نی بال پیشانیون کی یعنی سب تیری قبضۂ قدرت مین ہین اور لکہا تو نی عملون کو یعنی لوح محفوظ مین اور لکہین
تو نی عمرین لوح محفوظ مین اور دل بسبب تیری تجلیات کی ہونی کی فراخ ہین اور پوشیدہ نزدیک تیری
ظاہر ہی حلال وہ چیز ہی کہ حلال کی تو نی اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی تو نی اور دین وہ چیز ہی کہ مقرر کیا تو نی
اور کام وہ چیز ہی کہ حکم کیا تو نی یعنی تمام امور کہ دنیا مین ہوتی ہین تیری ہی حکم اور ارادہ سی ہوتی ہین اور سب
مخلوق پیدایش تیری ہی اور سب بندی بندی تیری ہین اور تو ہی اللہ بہت مہربان بخشنی والا مانگتا
ہون مین تجھسی ساتھہ وسیلۂ نور ذات تیری کی وہ جو روشن ہوگئی بسبب اوسکی آسمان اور زمین اور
مانگتا ہون ساتھہ وسیلۂ ہر حق کی کہ وہ واسطی تیری ہی سب مخلوق پر یعنی اطاعت عبادت وغیرہا
اور ساتھہ وسیلۂ حق مانگنی والون کی کہ تجھپر ہی یعنی از راہ کرم اور وعدہ تیری کی جو حق رکہتی مین الہی
تجھپر کسکا حق ہی یہہ کہ معاف کری تو مجکو اس دن مین یا اس رات مین یعنی صبح کی وظیفہ مین فی ہذہ الغداۃ
کہی اور شام کی وظیفہ مین فی ہذہ العشیۃ اور یہہ کہ امان دی تو مجکو آگ سی ساتھہ قدرت اپنی کی
نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی شخص

بہہ دعا لیکن چاہئے کہ پہلی اوسکی لئی میں نیکیان اور دوسری کی چاہئیں بدیان اور ثواب ملتا ہے

وسیع الہم آزاد کر دیتا اور بہا دیتا ہی اسد تعالی شیطان سی کذا ذکر العسلی اور یہہ جو کہا کہ نہین

نافرمانی کیا جاتا مگر ساتھ علم اپنی کی اسمین اشارہ ہی اسپر کہ طاعت نہین ہی مگر بسبب ارادہ

اور امر اللہ تعالی کی اور معصیت بسبب ارادہ کی ہی نہ امر کی اور حائل ہوا تو نزدیک نفسون کے

یعنی حائل ہوا تو درمیان لوگونکی اور خواہشون نفس اونکی کی پس نہین طاقت رکھتی ہین یہہ کہ ایمان

لاوین یا کفر کرین مگر ساتھ ارادہ تیری کی حاصل یہہ ہی کہ مالک ہی دلون کا پھیرتا ہی جدہر چاہتا ہی حسبی

اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم سبع مرات ترجمہ

کفایت ہی مجکو اللہ نہین کوئی معبود مگر وہ اوسپر بہروسا کیا مینی یعنی نہ غیر اوسکی پر پس نہ امید رکہتا ہون

اور نہ ڈرتا ہون کسی سی مگر اوسی سی اور وہ پروردگار عرش بزرگ کا ہی پڑہی یہہ سات بار نقل کی ابن

سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی صبح شام یہہ آیت سات سات بار پڑہی تو کفایت

کرتا ہی اسد تعالی غم دنیا اور آخرت اوسکا اور بعضی مشائخ شاذلیہ نی لکہا ہی کہ اگر کسی شخص کو

سوا اسکی اور ورد نہو تو یہہ کافی ہی کذا ذکر العلی اور اللہ تعالی نی بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

فرمایا اسکی پڑہنی کو اس آیت مین فان تولوا فقل حسبی اللہ آخر تک لا الہ الا اللہ وحدہ

لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر عشر مرات ترجمہ س حب اط ی

نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب

تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی اسکو دس بار نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان احمد طبرانی ابن سنی نی

سبحان اللہ العظیم وبحمدہ مائۃ مرۃ ترجمہ مردت س مس حب عو پاکی ہی

اللہ بزرگ کو اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کی پڑہی یہہ سو بار نقل کی مسلم ابو داود

ترمذی نسائی حاکم ابن حبان ابو عوانہ نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو صبح شام یہہ

وبحمدہ سو سو بار پڑھا اونہین لاویگا کوئی قیامت کو عمل بہتر اس چیز کا جو لاویگا یہہ اوسکو لیکن وہ شخص کہ
مثل اسکے پڑھی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سی پڑھی یعنی پس وہ فضل اس سی ہوگا انتہی
اور اگر ان تسبیحات وغیرہا کو گنتی نقل کی گئی سی زیادہ بھی پڑھیگا تو بھی ثواب پاویگا اور زیادتی کا جدا
پس گنتی اوس قبیلہ کی نہین ہی کہ اس سی زیادہ پڑھنا منع ہو مثل زیادتی طہارت کی کہ تین بار سی زیادہ
اعضا کو دہونا منع ہی کذا قال العلی اور اسیطرح شیخ فخر الدین نی بسم اللہ الذی لا یضر کی بیان مین قول
مصنف کا نقل کیا ہی اور بعضی عمل اسکی کہتی ہین واللہ اعلم سُبْحَانَ اللّٰہِ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مِائَۃَ
مَرَّۃٍ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مِائَۃَ مَرَّۃٍ ت ف سبحان اللہ سو بار پڑھی
الحمد للہ سو بار لا الہ الا اللہ سو بار اللہ اکبر سو بار نقل کی یہہ ترمذی نی ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ جو کوئی صبح شام کو سو سو بار سبحان اللہ پڑھیگا ہوگا اوسی ثواب مانند سو حج کرنی والی کی اور جو صبح شام کو
سو سو بار الحمد للہ پڑھیگا ہوگا مانند ثواب اوس شخص کی کہ سو گھوڑی جہاد کی لئی دئی یا فرمایا اس مضمون کے
جگہہ یہہ کہ سو جہاد کئی اور جو لا الہ الا اللہ صبح شام کو سو سو بار پڑھیگا ہوگا ثواب مانند سو غلام آزاد کرنی والی کی
کہ وہ غلام اولاد حضرت اسمعیل علیہ السلام کی سی ہون اور جو اللہ اکبر سو سو بار صبح شام کو پڑھی نہین ہوگا کوئی بہتر عمل مین
اوس دن اس شخص سی لیکن وہ شخص کہ مثل اسکی پڑھی یعنی وہ برابر اسکی ہوگا یا زیادہ اس سی پڑھی یعنی
وہ افضل اس سی ہوگا کذا فی المشکوۃ وَتُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَشَرَ مَرَّاتٍ
طب اور درود بہیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دس بار نقل کیے یہہ طبرانی نی ف فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو صبح شام کو دس دس بار مجہہ پر درود بہیجی پاویگے اوسکو شفاعت میری دن قیامت کے
اور فرمایا کہ جو کوئی مجہہ پر صبح کی نماز کی بعد پہلی بات کرنی کی درود بہیجتا ہی روا کرتا ہی اللہ تعالی سو حاجتین
[illegible] بدی دیتا ہی تیس حاجتین ہو وین سی اور ستر کو تاخیر دیتا ہی اور بعد نماز مغرب کی بہی ایسا ہی
[illegible] کذا ذکر المصنف فی النہایۃ مناسب اس مقام کی ایک درود لکہا جاتا ہی اگر وہ پڑہی بہت مناسب

ہی دارقطنی نے افراد مین اور ابن نجار نے اپنی تاریخ مین حضرت ابوبکر سے روایت کی ہی کہ کہا اونہون نے
کہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا اور سلام کیا اوسکو حضرت نے
جواب دیا اور خوش ہو کر اپنے پہلو مین بٹھایا جب وہ شخص اپنی حاجت عرض کر کر اوٹھا تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر یہہ شخص ہے کہ بلند کیے جاتے ہین عمل اسکے لیے مانند عمل سب روے زمین
والون کے عرض کیا مینے کیا ہے سبب اسکا فرمایا کہ جب صبح ہوتی ہے مجھ پر ایک درود دس بار بھیجتا ہے
کہ مانند درود سب خلق کے ہوتا ہے پوچھا مینے وہ کیا ہے فرمایا یہہ ہے اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ
مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّیَ عَلَیْہِ یعنی
یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر حضرت محمد کے کہ نبی ہین بقدر گنتی اونکے کہ درود بھیجتے ہین اوپر مخلوق تیری سے
اور رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے کہ نبی ہین جیسا کہ لائق ہے ہمکو کہ درود بھیجین اوپر اور رحمت خاص بھیج
اوپر محمد کے جو نبی ہین جیسا کہ حکم کیا تونے ہمکو یہہ کہ درود بھیجین ہم اوپر کذا فی در المنثور وَاِنِ ابْتُلِیَ بِہَمٍّ
اَوْ دَیْنٍ فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْہَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْعَجْزِ
وَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَقَہْرِ الرِّجَالِ ۔
اور اگر مبتلا کیا جاوے کوئی غم مین یا قرض مین پس کہے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے فکر سے
اور غم سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے عاجزی سے یعنی کمال کے حاصل کرنے مین اور کاہلی سے یعنی اعمال
مین اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے نامردی سے یعنی ڈر دشمن کے سے کہ باز رکھے لڑائی دشمن کے سے
اور بخیلی سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے بوجھ قرض کے سے اور قہر آدمیون کے سے یعنی قہر بادشاہون
اور غلبہ ظالمون اور جور بعضون کے سے نقل کی ہے ابوداؤد نے ف حدیث شریف مین آیا ہے
کہ ایک شخص نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بہت سے غم اور قرض لاحق ہوئے ہین مجھکو
فرمایا کہ کیا نہ سکھلا دون مین تجھکو ایک کلام کہ جب پڑھے تو اوسکو اللہ تعالی دور کرے غم تیرا

وَاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمَا يَضْحَى فِيهِمَا لِلّٰهِ وَحْدَهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ هٰذَا النَّهَارِ صَلَاحًا وَ

اَوْسَطَهُ فَلَاحًا وَآخِرَهُ نَجَاحًا اَسْئَلُكَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۔ حصن

اور زیادہ کی جاوے صبح مین فقط یعنی نہ شام مین یہہ دعا صبح کی ہی اور صبح کی ملک نی واسطے اللہ کی اور بزرگ

ذات کی اور بزرگی صفات کی اور مخلوق اور حکم اور رات ودن اور وہ چیز کہ ظاہر ہوتی ہی درمیان رات دن کے واسطے اللہ کی

ہین کہ ایک ہی وہ یا اللہ کر اول اسدن کا سبب نیکی کا یعنی خرچ کرین اوسکو طاعت مین اور درمیان اوسکے کو

سبب مطلب پانی کا اور آخر اوسکی کو سبب نجات کا آفتون سی مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی دنیا اور آخرت

کی ای بہت مہربان مہربانون کی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَاِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ اَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ اَوْ نَذَرْتُ

مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهِ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُونُ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتَ مِنْ صَلٰوةٍ فَعَلٰى

مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتَ مِنْ لَعْنٍ فَعَلٰى مَنْ لَعَنْتَ اَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَاَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ ۔ ی مس اط حاضر ہون مین خدمت تیری مین

یا اللہ حاضر ہون مین خدمت تیری مین پہر حاضر ہون مین اور مستعد ہون طاعت تیری پر اور بہلائی

ہاتہون تیری مین ہی یعنی تصرف اور قدرت تیری مین ہی اور بہلائی سبکو پہنچنی والی تجہسی ہی اور طرف

تیری ہی رجوع کرتی ہی احوال ہمارا اور مآل کار ہمارا یا اللہ جو کچھہ کہی مینی بات یا کہائی مینی قسم یا مانی

کوئی نذر پس خواہش تیری آگی اوس سبکی ہی جو چاہا تونی ہوا اور جو نہ چاہا تونی نہوا اور نہین طاقت

پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد تیری کی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ جو کچہہ

کی مینی دعا مین جالگی اوسکو کہ دعا کی تونی اوسپر اور لائق دعا کی کیا ہی اوسکو اور جو کچھہ کی مینی لعنت

پس کرا وپر اوسکی کہ لعنت کی تونی اوسپر تو مالک میرا ہی دنیا اور آخرت مین مار مجہکو مسلمان اور ملا

مجکو ساتھ نیکبختون کی یعنی ساتھ نبیون اور رسولون کی نقل کیے یہہ ابن سنی حاکم احمد طبرانی نے
ف ایاہی کہ اخیر کلام مرتے دم حضرت ابوبکرؓ کا یہہ تہا رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین کذا
ذکر العلی اللهم انی اسألك الرضا بعد القضاء وبرد العيش بعد الموت ولذة
النظر الى وجهك وشوقا الى لقائك في غير ضراء مضرة ولا فتنة مضلة
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی خوشنودی اپنی پیچہی تقدیر کی یعنی جو مصیبت وبلا کی تقدیر جاری ہو
اوسپر راضی رہون اور ٹہنڈک عیش کی پیچہی مرنیکی اور مزہ دیکہنی کا طرف ذات تیری کی اور شوق
طرف ملنی تیری کی بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والی ہو اور غیر فتنہ گمراہ کرنی والی سے
ف معنی عیش کی زندگانی ہین پس مراد ساتہہ ٹہنڈک عیش کے بعد مرنی کی اچہا ہونا زندگانی کا
بعد مرنیکی کہ یہانکی زندگانی فانی ہی اور وہانکی باقی پس اصل چین آرام وہین کا ہی اسی لئی حضرت نی وہانکا
آرام مانگا بیچ غیر حالت سخت کی کہ زیان پہونچانی والی ہو یعنی ایسا شوق مانگتا ہون کہ نقصان نکری سلوک
میری مین اور استقامت میری مین راہ ادب پر اور احکام پر اسلئی کہ کبہی شوق مین حالت سکر کی ہوکر خلاف
ادب کی باتین ہوجاتی ہین اور یہی مراد ہی جملہ ما بعد سی اور غیر فتنہ یعنی نہ لاحق ہو رنج وبلا کہ سبب گمراہی میرے کا یا غیر
میرے کا ہو کذا ذکر العلی واعوذ بك ان اظلم او اظلم او اعتدي او يعتدى علي او اكتسب
خطيئة او ذنبا لا تغفره اللهم فاطر السموات والارض عالم الغيب والشهادة
ذا الجلال والاكرام فاني اعهد اليك في هذه الحيوة الدنيا واشهدك وكفى بك
شهيدا اني اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شريك لك لك الملك ولك
الحمد وانت على كل شيء قدير واشهد ان محمدا عبدك ورسولك واشهد ان
وعدك حق ولقاءك حق والساعة اتية لا ريب فيها وانك تبعث من في القبور
وانك ان تكلني الى نفسي تكلني الى ضعف وعورة وذنب وخطيئة واني لا اثق

إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۔ مس اط ۔ یہ اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری اس سی کہ ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن
مین یا زیادتی کرون مین یعنی بیچ حق نفس اپنی کی یا غیر اپنی کی یا زیادتی کی جاوی مجھپر یا حاصل کرون مین
گناہ خطا یا گناہ قصداً کہ نہ بخشی تو اوسکو یعنی شرک یا اسے پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کی ای جاننی
والی پوشیدہ اور ظاہر کی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی پس تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری بیچ
اس زندگانی دنیا کی اور گواہ کرتا ہون مین تجھکو اور کافی ہی تو گواہ اسپر کہ تحقیق مین گواہی دیتا ہون اسکی
کہ نہین کوئی معبود مگر تو تنہا ہی تو نہین کوئی شریک تیرا تیری ہی لئی ہی بادشاہت اور تیری ہی لئی ہی
تعریف اور تو ہر چیز پر قادر ہی اور گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق محمد بندہ تیرا اور رسول تیری اور گواہی
دیتا ہون مین اسکی کہ تحقیق وعدہ تیرا حق ہی اور ملنا تیرا یعنی حضور تیرا پانا تجھکو حق ہی اور قیامت
آنی والی ہی نہین شک اوسمین اور تحقیق تو اوٹھاویگا اونکو کہ قبرون مین ہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ
تحقیق تو اگر سونپی کا مجھکو طرف نفس میری کی تو سونپی کا مجھکو طرف ناتوانی اور عیب اور گناہ
کی اور چوک کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق مین نہین اعتماد کرتا ہون مگر ساتھہ رحمت تیری کی یعنی انعام
واحسان تیری کی پس بخش واسطی میری سب گناہ میری تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور توبہ قبول
ف
کر میری یا توفیق دی مجھکو توبہ کی تحقیق تو توبہ قبول کرنی والا مہربان ہی نقل کی یہہ حاکم احمد طبرانی نی
روایت ہی زید بن ثابت سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی انکو یاد کر یہہ دعا تعلیم فرمائی اور فرمایا کہ
مواظبت کرنا اسپر اور مراد سونپنی سی طرف نفس کے یہان یہہ ہی کہ منقطع ہو بندہ ہی سی نظر عنایت رب کی نفس
بالکل سونپنا مراد نہین ہی اسلئی کہ اگر بالکل اسکی امر اسکی نفس کے طرف سپرد ہون سب تباہ ہون اور موجود
معدوم ہو جاوین کذا قال العلی فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَقَالَنَا يَوْمَنَا هٰذَا وَلَمْ
يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا ۔ مو ۔ پس جب نکلی آفتاب کہی سب تعریف اللہ کی لئی ہی جسنی عفو کی گناہ ہمارا

اس دن ہماری مین اور نہ ہلاک کیا ہمکو بسبب گناہون ہماری کی نقل کی یہہ موقوفاً مسلم نی الحمد للہ الذی
وھبنا ھذا الیوم واقالنا فیہ عثراتنا ولم یعذبنا بالنار ۞ موطی ۞ سب تعریف
ثابت ہی واسطی اللہ کی جسنی بخشا ہمکو یہہ دن اور درگذر کین اوسمین لغزشین ہماری یعنی چوک اور نہ
اور نہ عذاب کیا ہمکو ساتھ آگ کی نقل کی یہہ موقوفاً طبرانی ابن سنی نی تتمہ صلی ہر نماز فجر کی پوری
ط یہہ پہر نماز پڑہی دو رکعت نقل کی یہہ ترمذی طبرانی نی ف نماز صبح کی پڑھ کر طلوع آفتاب تک ذکر مین مشغول
رہی پہر دو رکعت پڑھ کر اوٹھی کہ اوسکو اشراق کہتی ہین ثواب حج اور عمری کا پاویگا یہہ ہی مضمون حدیث کا
کہ مشکوۃ مین ہی عن اللہ تعالی ابن آدم ارکع لی اربع رکعات اول النہار اکفک آخرہ
ت د س ہی روایت کی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خدا تعالی سی ای بیٹی آدم کی پڑھ میری لئی چار رکعتین
اول دن مین کفایت کرونگا مین تجھکو آخر اوسکی تک نقل کی یہہ ترمذی ابوداود نسائی نی ف
یعنی سب حاجتین تیری برلاؤنگا اور بخشش کرونگا دل تیرا اسلئی کہ جو اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہی
اوسپر انعام فرماتا ہی اور اس حدیث مین اشارہ اسپر ہی کہ جسنی صرف کی جوانی اپنی اللہ کی بندگی
مین روا کریگا اللہ تعالی حاجتین اوسکی بیچ ضعیفی اور اخیر عمر اوسکی کی اور ایسی ہی جو قائم رہا
اوسکی بندگی مین دنیا مین کفایت کریگا اللہ تعالی مہمات اوسکی عقبی مین اور یہہ ہی نماز اشراق کی
ہی یا چاشت کی کذا ذکر العلی اور وارد ہوا ہی کہ پڑہی اوسمین والشمس وضحہا اور والضحی اور آیۃ الکرسی
اور قل یا ایہا ... کذا فی وظائف النبی ما یقال فی النہار یہہ بیان ہی اوس چیز کا
کہ پڑہی جاوی دن مین یعنی قید صبح کی نہین سارے دن مین جب چاہی پڑہی لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر مایۃ مرۃ خ م
ت س ق مص ہی مائتی مرۃ ۔ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی
ہی بادشاہت اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی پڑہی یہہ کلمہ سو بار نقل کی بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ

ابن ابی شیبہ نے اور احمد نے دو سو بار پڑھنا اسکا روایت کیا ہے **ف** فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل
اوسکا یہہ ہے جو کوئی دنکو یہہ کلمہ سو بار پڑھے ہوتا ہے اوسکو ثواب دس غلام آزاد کرنے کا اور سو نیکیان لکھی جاتی ہین
اور سو گناہ دور کیے جاتے ہین اور پناہ مین رہتا ہے شیطان سے تمام دن شام تلک اور نہین لاتا کوئی قیامت کے
عمل بہتر اس سے مگر وہ کوئی کہ عمل زیادہ کرے اس سے کذا فی المشکوٰۃ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ
م ت س مص ف پاک ہے اللہ اور تسبیح کرتا ہون ساتھ تعریف اوسکی کے پڑھے یہہ تسبیح سو بار نقل کی یہہ مسلم ترمذی
نسائی ابن ابی شیبہ نے مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فِي الْيَوْمِ عَشْرَ مَرَّاتٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ مَلَكًا
يَرُدُّ عَنْهُ الشَّيَاطِيْنَ ع **ص ف** جو کوئی پناہ مانگے ساتھ اللہ کے دن مین دس بار شیطان سے متعین کرتا ہے اللہ
ساتھ اوسکے ایک فرشتہ کہ رد کرتا ہے اوس سے شیطانون کو یعنی وسوسہ شیطانون کو نقل کی یہہ ابو یعلی نے
ف یعنی اعوذ باللہ من الشیطان کہے یا استعیذ باللہ یا التجی الی اللہ یا الوذ باللہ سب کے معنی پناہ مانگنے کے
ہین مگر اول افضل ہے اور پہلے پڑھنے کلام اللہ کے اعوذ کے لفظ مین اختلاف ہے نزدیک جمہور کے اعوذ باللہ اولی ہے
اور بعض علما حنفیہ نے استعیذ باللہ اختیار کیا ہے کذا قال العلی مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ كُلَّ
يَوْمٍ سَبْعًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَوْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ مَرَّةً اَحَدَ الْعَدَدَيْنِ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ يُسْتَجَابُ لَهُمْ وَ
يُرْزَقُ بِهِمْ اَهْلُ الْاَرْضِ **ط ف** جو کوئی بخشش چاہے مومن مردونکے لیے اور مومن عورتونکے لیے ہر دن بیچ
ستائیس بار یا پچیس بار فرمایا ایک دو عددونکا ہوتا ہے اون لوگون مین سے کہ قبول کی جاتی ہے دعا اونکی اور رزق
دیے جاتے ہین بسبب برکت اونکی کے زمین والے یعنی اولیا اور برگزیدہ مومنین سے ہوتا ہے نقل کی یہہ طبرانی نے **ف**
ظاہر یہہ ہے کہ اوشک راوی کا ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستائیس بار فرمایا یا پچیس بار اور ایک روایت مین
آیا ہے کہ جو کوئی استغفار کرتا ہے مومنین اور مومنات کے لیے لکھتا ہے اللہ تعالی بدل ہر مومن مرد اور مومن عورت کے
ایک ایک نیکی کذا ذکرہ العلی اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ يُسَبِّحُ مِائَةَ
تَسْبِيْحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهٗ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ ... عَنْهُ اَلْفُ خَطِيْئَةٍ

خَطِیْئَۃٌ د ھ ت س ح ب یہ کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین کا یعنی کیا نہین طاقت رکہتا ہی یہہ کہ حاصل

کری ہر دن ہزار نیکیان پہر فرمایا وہ یہہ ہی کہ سبحان اللہ سو بار کہی پس لکہی جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان یا دور

کیجاتی ہین نقل کی یہہ مسلم نی اور دور کیجاتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نی اور ہی ہزار گناہ نقل کیا

یہہ تمام روایت ساتہہ اختلاف مذکور کی مسلم ترمذی نسائی ابن حبان نی **ف** او سےحط مین لفظ او کا یا تنویع کی لئی

یعنی حسنات متقی کی لئی لکہی جاتی ہین اور دور ہوتی ہین خطائین گنہگار سی یا او بمعنی واو جمع کی ہی یعنی دونو باتین ہوتی

ہین جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر روایت وسیط کی کذا ذکرہ الشیخ و لیقل عند اذان المغرب اللّٰہم

هٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَهَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْ لِیْ د ت مس

اور چاہئی کہ کہا جاوی نزدیک اذان مغرب کی یا اللہ یہہ وقت ہی تیری رات کی آنی کا اور تیری دن کی پیٹہہ پہیرنی کا

اور تیری پکارنی والونکی آوازون کا یعنی مؤذنونکا پس بخش مجکو نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی حاکم نی ما یقال

فی اللیل اٰمَنَ الرَّسُوْلُ الاٰیَتَیْنِ اٰخِرَ الْبَقَرَۃِ ع وہ چیز کہ پڑہی جاتی ہی رات مین خواہ اول مین ہو

یا اوسط یا آخر رات مین یعنی قید نہین جب چاہی پڑہی آمن الرسول سی مراد رکہتا ہون دو آیتین کہ آخر سورہ بقر کی ہین

نقل کی یہہ صحاح ستہ نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہین وہ آیتین اخیر سورہ بقر کی رات مین

کفایت کرینگی اوسکو یعنی قیام لیل سی یا کفایت کرینگی ہر بری چیز سی کذا فی المشکوٰۃ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

خ م س اور پڑہنا قل ہو اللہ کا نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَقِرَاءَۃُ مِائَۃِ اٰیَۃٍ مس

وَقِرَاءَۃُ عَشْرِ اٰیَاتٍ مس اور پڑہنا سو آیتون کا ہی نقل کی یہہ حاکم نی اور پڑہنا دس آیتون کا ہی نقل کی یہہ حاکم نی

ف حدیث شریف مین آیا ہی جسنی پڑہین سو آیتین رات مین نہ لکہا گیا غافلین سی اور یہی ثواب دس آیتون کا

آیا ہی حاکم کی روایت مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جسنی سو آیتین پڑہین رات مین لکہا جاویگا اوسکی لئی ثواب

فرمانبرداری کا کذا ذکرہ العلی وَقِرَاءَۃُ عَشْرِ اٰیَاتٍ اَرْبَعٍ مِنْ اَوَّلِ الْبَقَرَۃِ وَاٰیَۃِ الْکُرْسِیِّ وَاٰیَتَیْنِ

بَعْدَهَا وَخَوَاتِیْمِهَا مو ط اور پڑہنا دس آیتونکا ہی کہ چار آیتین اول بقرہ کی ہون یعنی مفلحون تک

اور ایک آیۃ الکرسی اور دو آیتین کہ پیچھی آیۃ الکرسی کی ہین یعنی خالدون تلک اور آخر بقرہ کی تین آیتین یعنی للہ ما فی السموات
آخر سورہ تلک نقل کیا ہے ہوتو فا طبرانی نی ف مضمون حدیث طبرانی کا ابن مسعود سی یہہ ہی کہ جسنی یہہ پڑہین
نہین داخل ہونیکا شیطان اوسکی گھر مین صبح تلک کذا ذکر العلی قرآءۃ یٰسٓ حب ہو اور پڑہنا
یٰسٓ کا ہی نقل کی یہہ ابن حبان نی ف جو کوئی اخیر سورہ کہف کا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سی آخر تلک سوتی وقت پڑہیگی
تو جسوقت چاہیگا اوسوقت اوٹھیگا کذا فی جامع الصغیر مَا یُقَالُ فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ جَمِیْعًا سَیِّدُ
الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ
وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ
فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ مَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ
مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّیْلِ وَهُوَ مُوْقِنٌ بِهَا فَمَاتَ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ؁

خ س یہہ وہ چیز کہ پڑہی جاتی ہی رات دن مین دونو مین سید الاستغفار ہی کہ وہ یہہ ہی یا اللہ تو پروردگار
میرا ہی نہین کوئی معبود مگر تو پیدا کیا تو نی مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیرے کی ہون اور وعدی تیرے
بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ تیری برائی کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہون مین واسطی تیری ساتھہ نعمت تیری
کہ مجھپر ہی اور اقرار کرتا ہون ساتھہ گناہون اپنی کی پس بخش واسطی میری پس تحقیق نہین بخشتا ہی گناہونکو کوئی مگر تو جو شخص پڑہی اس استغفار کو یعنی
اللھم انت کو تا الا انت دنکو درحالیکہ یقین کرنیوالا ہو ساتھہ مضمون اسکیکی پہر مر جاوی پس وہ اہل بہشت سی ہی اور جو کوئی پڑہی اسکو رات مین اور وہ یقین
کرنی والا ہو ساتھہ اسکی پہر مری پس وہ اہل بہشت سی ہی نقل کی یہہ بخاری نسائی نی ف لفظ موقنا مین
اشارہ اسپر ہی کہ مدار اسکی ثواب کا سمجھنی اور یقین کرنی معانی پر ہی اگرچہ پڑہنی لفظونہی خالی ثواب سی نہین کذا
ذکر الفجر مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا
شَرِیْكَ لَهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
فِیْ یَوْمٍ اَوْ فِیْ لَیْلَةٍ اَوْ فِیْ شَهْرٍ فَقَدْ مَاتَ فِیْ ذٰلِكَ الْیَوْمِ اَوْ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ اَوْ فِیْ ذٰلِكَ الشَّهْرِ

غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ یعنی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بڑا ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ یگانہ نہین کوئی معبود مگر اللہ
اور نہین شریک کوئی اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسی کی لئی تعریف ہی نہین کوئی معبود
مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ اللہ کی جو کوئی پڑہی یہہ کلمہ یعنی لا الہ الا اللہ
الا باللہ تک دن مین یا رات مین یا مہینی مین پہر مری اوسی دن مین یا اوس رات مین یا اوس مہینی مین
بخشی جاوین واسطی اوسکی گناہ اوسکی نقل کی یہہ فـ ی نی دعا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَلْمَانَ فَقَالَ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ یُرِیْدُ اَنْ یَّمْنَحَکَ کَلِمَاتٍ مِنَ الرَّحْمٰنِ تَرْغَبُ اِلَیْہِ فِیْہِنَّ وَتَدْعُو
بِہِنَّ فِی اللَّیْلِ وَالنَّہَارِ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا
یَتْبَعُہَا فَلَاحٌ وَرَحْمَۃً مِنْکَ وَعَافِیَۃً وَمَغْفِرَۃً مِنْکَ وَرِضْوَانًا اوسطس یعنی بلایا
صلی اللہ علیہ وسلم نی سلمان صحابی کو پس فرمایا کہ تحقیق نبی اللہ کا چاہتا ہی یہہ کہ دیوی یعنی سکہاوی تجہکو کلمی
کہ اوترے ہین خدا کی طرف سی تو کہ رغبت کری تو طرف اللہ کی بیچ مواظبت اونکی کی یعنی جو مداومت ان کلمات پر کریگا
محبت اور شوق اللہ تعالی کا تیری دل مین پیدا ہوگا اور دعا کری تو ساتہہ اونکی رات مین اور دن مین وہ یہہ ہین
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صحت ایمان مین یعنی کمال ایمان کا اور تصدیق کہ جسمین شبہہ نہو اور
مانگتا ہون ایمان بیچ اچہی خلق کے یعنی ایمان کامل کہ ملا ہو ساتہہ حسن خلق کی اور مانگتا ہون خلاصی پاوین
کہ پیچہی آوی اوسکی مراد پانی یعنی چہٹکارا عقبی مین اور مانگتا ہون رحمت تجہسی اور سلامتی یعنی آفتون دنیا اور
آخرت کی سی اور مانگتا ہون بخشش تجہسی اور رضامندی تیری یعنی سبب طاعت کی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین
واسطی رحمہ اللہ نی نقل کیا ہی کہ خلق حسن ترک کرنا خصومت کا ہی ساتہہ خلق کے اور راضی رکہنا انکا حسنت اور
مین کذا ذکرہ [illegible] وَاِذَا دَخَلَ بَیْتَہٗ فَلْیَقُلِ اللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ
بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا ثُمَّ لْیُسَلِّمْ عَلٰی اَہْلِہٖ د اور جب آوی اپنی گہر مین
تو چاہئی کہ کہی اللہم سی توکلنا تک کہ معنی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلا [illegible]

یعنی داخل ہونا اور نکلنا دونو اچھی ہوں اور سبب بھلائی کی ہوں ساتھ نام اللہ کی داخل ہوئی ہم اور ساتھ نام اللہ کے
نکلی ہم اور اوپر اللہ کی کہ پروردگار ہمارا ہی توکل کیا ہمنی یعنی اوسپر بھروسا کیا آنی اور نکلنی میں اور سب امور میں
پہر سلام کہی اوپر گھروالوں اپنی کی نقل کیے یہ ابو داؤد نی ف اور ایک روایت بیہقی میں آیا ہی
کہ جب آؤ تم گھر میں سلام کرو اپنی اہل پر اور جب نکلو گھر سی رخصت کرو اہل اپنی کو ساتھ سلام کی اور کہا ہی بعضی
علمائی کہ اگر گھر میں کوئی نہو کہی السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین ساتھ نیت ملائکہ کی کذا ذکرہ الطیبی اور روایت ہی
سہل ابن سعد سی کہ ایک شخص نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آکر شکوہ محتاجگی اور تنگدستی کا کیا فرمایا کہ
جب داخل ہووی تو گھر میں سلام علیک کر خواہ گھر میں کوئی ہووی یا نہ ہووی بعد اوسکی سلام بھیج اور قل ہو اللہ
ایکبار پڑہ پس یہی کیا اوس شخص نی پس بہت دیا اللہ تعالی نی اوسکو رزق یہاں تلک کہ بانٹا ویہمسایوں اور
قرابتیوں اپنی کی کذا ذکرہ المصنف فی المنہیۃ وَاِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ
الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ فَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ
الْمَبِیْتَ وَاِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ مد س ق ی اور جب آدمی
آدمی گہر اپنی میں یعنی سکونت کی جگہہ میں خواہ گہر اصلی ہو یا عارضی پس یاد کری اللہ کو نزدیک داخل ہونی گہر اپنی کی اور نزدیک کہانا کہانی اپنی
کی کہتا ہی شیطان یعنی اپنی تابعین سی کہ نہیں ہی جگہہ رات کی رہنیکی تمکو اور نہ کہانا رات کا یعنی تمہارا حصہ ان
گھر والوں کی ہاں کچھہ نہیں ہی پس جب داخل ہووی پس نہ یاد کری خدا کو نزدیک داخل ہونی گہر اپنی کی کہتا ہی
شیطان پائی تمنی جگہہ رات کی رہنی کی اور جب نہ یاد کری خدا کو نزدیک کہانا کہانی کی کہتا ہی شیطان پائے
تمنی جگہہ رات کی رہنی کی اور کہانا رات کا یعنی پس نہ جدا ہوا پس گھر سی اور گھر والوں سی امیدوار ہو شریک ہونی کا
گھر میں اور کھانی میں نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی اِذَا کَانَ جُنْحُ اللَّیْلِ فَکُفُّوْا صِبْیَانَکُمْ
فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تَنْتَشِرُ حِیْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقْ بَابَكَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰہِ
اَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَطْفِ مِصْبَاحَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَاَوْکِ سِقَاءَکَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ وَخَمِّرْ اِنَاءَکَ وَاذْکُرِ

وَلَوْ اَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ شَيْئًا ع جب ہووی سر شام پس منع کرو تم اپنی لڑکون کو باہر نکلنی سی یعنی گھر کی باہر نکلنی
اور کو بچون کی پھرنی سی پس تحقیق شیطان پراگندہ ہوتی ہین اس وقت پس جب گذری ایک ساعت رات سی تو
چھوڑ دو اونکو اور بند کر دروازہ اپنا اور یاد کر نام خدا کا یعنی بسم اللہ کہہ وقت بند کرنی کی اور بجھا چراغ اپنا اور یاد کر نام
اللہ کا اور موہنہ باندہ مشک اپنی کا اور یاد کر نام خدا کا اور ڈہانک برتن اپنا اور یاد کر نام اللہ کا اور اگرچہ چوڑا اوپر
رکھی تو اوسپر کچھ یعنی لکڑی وغیرہ برتن پر رکھہ اگر ڈہکنا نہو نقل کی یہہ صحاح ستہ مین **ف** ایک روایت مین
آیا ہی کہ شیطان نہین کہولتا ہی دروازی بند کو پس اسپر قیاس کر اور چیزون کو اور چراغ بجھا اسلیے کہ نفیسہ
آیگی اور بعید اسراف سی ہی اور احتیاط ہی اس سی کہ مبادا اوٹھا لیجاوی اور گھر جلا دی کذا ذکرہ العلی والفخر
عِنْدَ النَّوْم ۔ یہہ بیان ہی اوس چیز کا کہ پڑہی جاوی اور کی جاوی نزدیک سونی کی اِذَا اَتٰى فِرَاشَهٗ
وَهُوَ طَاهِرٌ د جب ارادہ کری کوئی اپنی بچھونی پر آنی کا حال یہہ کہ وہ پاک ہو تو کری جو مذکور ہوا ہی اور
پڑہی نقل کی یہہ ابو داؤد نی **ف** یہہ ٹکڑا ہی حدیث کا باقی حدیث رہ گئی ہی غرض مصنف کی اس
ثابت کرنا طہارت کا ہی اور ایک روایت مین بعد لفظ فراشہ کی یون آیا ہی اَوْ فَلْيَتَطَهَّرْ طس
یا پس چاہیی کہ پاک ہووی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَوْ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ع
یا پس چاہیی کہ وضو کری مانند وضو اپنی کی نماز کی لیے یعنی وضو کامل نقل کی صحاح ستہ مین **ف** حدیث
مین آیا ہی کہ جو طہارت کرتا ہی اس بدن کی رات گذارتا ہی ساتھ اوسکی فرشتہ جب یہہ کروٹ لیتا ہی
کہتا ہی اللّٰھم اغفر لہ یعنی یا اللہ بخش اسکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی طہارت سی سوتا ہی اور اوس رات مین
مر گیا شہید مرتا ہی کذا ذکرہ العلی اور لفظ اَوْ کا کلام مصنف سی ہی واسطی تنویع روایت کی یعنی بعضی روایت مین
یون آیا ہی اور بعضی مین یون ثُمَّ يَأْتِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ ثَوْبِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ
لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لَهَا
وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصّٰلِحِيْنَ ع مص پہر آوی طرف بچھونی

اپنی کی پیٹ جہاڑے اوسکو ساتھہ کونی کپڑے اپنی کی یعنی جو کونہ اندر کی طرف کا ہو تین بار پہر کہے باسمک ربی آخر تک کہ
معنی یہہ ہین ساتھہ نام تیرے کی ای رب میری رکہا مینی پہلو اپنا اور ساتھہ مدد تیری کے اوٹھاؤنگا اوسکو یعنی بچھونے سے
اگر بند کرے تو جان میری یعنی قبض روح کرے پس بخش اوسکو اور اگر چہوڑے تو اوسکو پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوس
طریقے کے کہ نگہبانی کرتا ہے تو ساتھہ اوسکی اپنے اچھے بندونکی نقل کی یہہ صحاح ستہ نی اور ابن ابی شیبہ نی **ف**
یعنی جیسے کہ محفوظ رکہتا ہے تو نیک بندونکو گناہ سے اور مدد کرتا ہے اور توفیق دیتا ہے ویسے ہی میری نفس کو محفوظ رکہہ
اور مدد کر اور توفیق اچھی دے اور یہہ جو فرمایا کہ پہر کہے یعنی بعد رکہنے پہلو کی یا پہلو رکہنے کے پہلے اس صورت مین معنے
وضعت جنبی کے یہہ ہونگے کہ ارادہ کیا مینے پہلو رکہنے کا کذا ذکر العلی وَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ه
ع ط اور چاہیے کہ لیٹے اوپر داہنے پہلو اپنے کی نقل کیے یہہ مسلم نے اور صحاح ستہ نی **ف** نیند یہہ بہن موت کی ہے اسطرح
لیٹنے سے وقت موت کا یاد آتا ہے کذا ذکر العلی وَيَتَوَسَّدُ بِيَمِيْنِهٖ ط د اي يضع تحت خده د ت
مص ط اور تکیہ کرے داہنی ہاتھہ اپنے کو نقل کی یہہ ابو داؤد نی یعنی رکہے ہاتھ کو نیچے گال اپنے کے نقل کی یہہ ابو داؤد
ترمذی نسائی نے ثُمَّ يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَضَعْتُ جَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَخْسِأْ شَيْطَانِيْ وَ
فُكَّ رِهَانِيْ وَثَقِّلْ مِيْزَانِيْ وَاجْعَلْنِيْ فِي النَّدِيِّ الْاَعْلٰى د مس ط پہر کہے یعنی بعد لیٹنی کی ساتھہ نام
اللہ کی رکہا مینی پہلو اپنا یا اللہ بخش میری لیے گناہ میرے اور دور کر شیطان میرے کو اور چہٹا دے گرو میری کو اور بہاری کر
ترازو عملون میری کو اور کر مجہکو مجلس بلند مین یعنی مجلس فرشتون مقرب اور انبیا کی مین نقل کی یہہ ابو داؤد حاکم نی
ف مراد گرو سے نفس آدمی کا ہے کہ عوض عمل کے گرو ہے معنی یہہ ہین کہ خلاص کر نفس میرا حقوق اپنے سے اور حقوق
بندون کے سے اور گناہون سے کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ ط ر مص
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط د س ت ط یا اللہ بچا مجکو عذاب اپنے سے اوس دن کہ اوٹہاویگا تو بندون اپنی کو
نقل کی یہہ بزار ابن ابی شیبہ نی تین بار پڑہتے تھے یہہ دعا نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ترمذی نے بِاسْمِكَ رَبِّيْ فَاغْفِرْ لِيْ
ذَنْبِيْ ط ا ساتھہ نام تیرے کے پہلو رکہا مینی ای رب میرے پس بخش میرے لیے گناہ میرے نقل کی یہہ احمد نی باشیبانی وضو

وَضَعْتُ جَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذَنْبِي ﴿ ترجمہ ﴾ ساتھ نام تیرے کی رکھا مینے پہلو اپنا پس بخش مجکو نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى ﴿ خ م د ت س ﴾ یا اللہ ساتھ نام تیرے کی مرتا ہون مین اور جیتا

ہون مین یعنی سوتا ہون اور جاگتا ہون نقل کی بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ ﴿ خ م د ت س حب ﴾ سبحان اللہ

پڑہی تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہی تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہی چونتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی

ابن حبان نے ﴿ ف ﴾ کتاب ابو داؤد مین لکھا ہی کہ حضرت علی نی فرمایا ابن اعبد کو کیا نہ بیان کرون مین یہہ ویر تیری

ایکبات اپنی اور فاطمہ بیٹی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہین فاطمہ بہت پیاری حضرت کی اونکی اہل مین سی اور

تہین میری پاس اور پیستی تہین چکی یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی ہاتہون مین اور پانی لاتی تہین مشک مین

یہان تلک کہ نشان ہوگیا تہا اونکی سینی مین اور جہاڑو دیتی تہین گہر مین یہان تلک کہ خاک آلودہ ہوئی

کپڑی اونکی اور پکاتی تہین ہانڈی یہان تلک کہ میلی ہوگئی تہی کپڑی اونکی اور پہونچی تہی اونکو سبب ان چیزون کے

مشقت اور محنت اور ایذا پس سنا مینی کہ غلام لونڈی آئی ہین کسی غزوہ سی حضرت کی پاس کہا مینی کہ جاؤ تم اپنی باپ کی

پاس اور مانگو اونسی ایک خادم کہ کفایت کری تمکو ان کامون سی پس آئین فاطمہ حضرت کی پاس پس پایا اونکی پاس

کتنی نوجوانون کو کہ بیٹہی تہی پس حیا کی اور پہر آئین لیکن حضرت عائشہ نی یہہ قصہ روبرو حضرت کی بیان کیا حضرت

یہہ قصہ سنکر حضرت فاطمہ کی گہر تشریف لائی کہتی ہین حضرت علی کہ آئی حضرت ہماری پاس اور ہم لیٹی ہوئی تہی اپنی

بچہونون مین کپڑی اوڑہی ارادہ کیا مینی کہ کہڑی ہون فرمایا اسیطرح لیٹی رہو پس تشریف لائی اور بیٹہہ گئی درمیان

میری اور فاطمہ کی یہان تلک کہ پائی مینی ٹہنڈک دونون پاؤن حضرت کی اپنی سینہ مین پہر فرمایا فاطمہ سی کیا حاجت

لائی تہی تو طرف ہماری کل پس یہہ چپکی رہین دو بار مارے حیا کی کچہہ نہ کہہ سکین حضرت علی نی کہا قسم ہی خدا کی مین

بیان کرونگا روبرو تمہاری حاجت انکی یا رسول اللہ تحقیق یہہ نزدیک میری پیستی ہین چکی کہ نشان ہوگیا انکی

ہاتہون مین اور پانی لاتی ہین مشک مین کہ نشان ہوگیا انکی سینہ مین اور جہاڑو دیتی ہین گہر کی کہ غبار آلودہ

ہوتی ہین کپڑی اُنکی اور بیکاتی ہین کہا تا کہ میلی ہوتی ہین کپڑی انکی اور یہہ پہنچی تہی خبر کہ آئی ہین تمہاری پاس لونڈی
غلام پس کہا تہا میں نی انکو مانگو تم ایک خادم حضرت سی فرمایا حضرت نی کیا نہ بتاؤن مین تمکو بہتر اوس چیز سی
کہ مانگتی ہو تم فرمایا جب ارادہ کرو سونی کا اور لیٹو اپنی بچہونون مین کہو تینتیس بار سبحان اللہ اور کہو الحمد للہ
تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار پس یہہ بہتر ہی تمہاری لئی خادم سی پس آیا ہی اور روایت مین کہ حضرت
فاطمہ اور حضرت علی کبہی اسکو چہوڑتی نہی تمام ہوئی حدیث اور ایک روایت مین آیا ہی کہ فرمایا حضرت نی دو
خصلتین ایسی ہین کہ جو اونپر محافظت کرتا ہی جنت مین داخل ہوتا ہی ایک یہہ ہی کہ دس دس بار سبحان اللہ الحمد للہ
اللہ اکبر ہر نماز کی پیچہی پڑہی کہ جمع بابت پانچ نمازونکی ڈیڑہ سو ہوتی ہین اور میزان اعمال مین ڈیڑہ ہزار نیکیان
اسکی تلین گی اور دوسری خصلت یہہ ہی کہ سونی کی وقت سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور
اللہ اکبر چونتیس بار پس جمیع اسکی سو ہوئی اور ہزار ہیچ میزان کی کذا فی المشکوٰۃ وَیَجْمَعُ کَفَّیْہِ ثُمَّ
یَنْفِثُ فِیْہِمَا فَیَقْرَأُ قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ
ثُمَّ یَمْسَحُ بِہِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِہٖ یَبْدَأُ بِہِمَا عَلٰی رَأْسِہٖ وَ وَجْہِہٖ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ
جَسَدِہٖ یَفْعَلُ ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ؎ خ ع ہ اور جمع کری دونو ہتیلیان اپنی یعنی جب جگہہ
پکڑی بچہونی پر پہر پہونکی بیچ اونکی پس پڑہی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پہر پہیری دونو ہاتہہ جہان تلک قدرت رکہی یعنی جہان تلک ہاتہہ پہونچی بدن اپنی سی شروع کری پہیرنا ہاتہہ
سر اپنی پر اور موںہہ اپنی پر اور اگلی جانب پر بدن اپنی سی یعنی پہر تمام کری پیچہی کی جانب مانند غسل کی یون
کری یہہ یعنی جو کچہہ کہ مذکور ہوا جمع کرنا ہاتہون کا اور پڑہنا پہونکنا ہاتہہ پہیرنا اسکو کری تین بار نقل کی یہہ
اور چارون نی **ف** پہلی پہونکنا پہر پڑہنا اسلئی ہی کہ ساحرون کی ساتہہ مشابہت ہو یا معنی یہہ ہین کہ جمع
کری دونو ہتیلیون کو پہر قصد کری پہونکنی کا پہر پڑہی پہر پہونکی اس صورت مین پہونکنا بعد پڑہنی کی ہوگا کذا
العل وَیَقْرَأُ اٰیَۃَ الْکُرْسِیِّ ؎ خ س مص ہ اور پڑہی آیۃ الکرسی نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن ابی شیبہ **ف**

ف حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اسکا یہہ ہی کہ جسنی سوتی وقت آیۃ الکرسی پڑہی اللہ تعالی کی طرفسی
ایک فرشتہ نگہبان رہتا ہی اور شیطان نہین پاس آتا صبح تک اور جو پڑہی اسکو جب جگہہ پکڑی بستر
تو امن مین رکہتا ہی اللہ تعالی گہر اوسکی کو اور گہر ہمسایہ اوسکیکو اور کتنی گہر گرد اوسکی کو کذا فی المشکوۃ الحمد
للہ الذی اطعمنا وسقانا وکفانا وآوانا فکم ممن لا کافی لہ ولا مؤوی ۔ م د ت س
سب تعریف ہی خدا کی جسنی کہلایا ہمکو اور پانی پلایا ہمکو اور کفایت کیا مہمات ہماری کو اور ٹکانا
دکہا ہمکو برائی اور نقصان سی اور جگہہ دی ہمکو پس بہت ہین وہ لوگ کہ نہین کفایت کرتا ہی کوئی اونکو اور نہ جگہہ دیتا
نقل کی مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی الحمد للہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی وسقانی والذی
منّ علیّ وافضل والذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللہم رب کل شیء وملیکہ
والہ کل شیء اعوذ بک من النار ۔ د ت س حب مس عو ۔ سب تعریف ہی خدا کی کی
جسنی کفایت کیا مجکو اور جگہہ دی مجکو اور کہلایا مجکو اور پلایا مجکو اور وہ خدا کہ احسان کیا مجپر یعنی بسبب دینی
اوس چیز کی کہ احتیاج پڑتی ہی اور زیادہ دیا یعنی احتیاج سی اور وہ خدا کہ دیا مجکو پس بہت دیا شکر ہی اللہ کی
ہر حال یا اللہ پروردگار ہر چیز کی اور مالک اوسکی اور معبود ہر چیز کی پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری آگ سی نقل کی ابو داود
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابو عوانہ نی اللہم رب السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ
انت رب کل شیء اشہد ان لا الہ الا انت وحدک لا شریک لک واشہد ان محمدا
عبدک ورسولک والملئکۃ یشہدون واعوذ بک من الشیطان وشرکہ واعوذ
بک ان اقترف علی نفسی سوءا او اجرہ الی مسلم ۔ ط ۔ یا اللہ پروردگار آسمانون کی اور
زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تو ہی پروردگار ہر چیز کا گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو
ایک ہی تو نہین شریک کوئی تیرا اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہین
اور رسول تیری اور فرشتی بہی گواہی دیتی ہین یعنی اسکی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری شیطان سی یعنی اوسکی

وسوسونسی اور شرک اوسکی سی یعنی شر مین ڈالی اوسکی سی ہمکو اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیری اس سی کہ

اوپر نفس اپنی کے برائی یا کہینچون مین اوسکو طرف کسی مسلمان کی یعنی بہتان یا ظلم کرون مین کسی پر نقل کی

طبرانی نی اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ

اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ د ت س حب مس مص

یا اللہ پیدا کرنی والی آسمانون اور زمین کے اے جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی اے پروردگار ہر چیز کی

اور مالک اوسکی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ تیری برائی نفس اپنی کسی یعنی عاجز ہون اوسکی مقابلہ سی اور پناہ مانگتا ہون برائی شیطان

اور شرک اوسکی سی نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِي وَاَنْتَ تَوَفَّاهَا

لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا اِنْ اَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَاِنْ اَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْعَافِيَةَ م س

یا اللہ تو نی پیدا کی جان میری اور تو مار یگا اوسکو تیری ہی لئی موت اوسکی ہی اور زندگی اوسکی اگر جلاوی تو

اوسکو یعنی جلاتا رہی پس نگہبانی کر اوسکی یعنی بلیات سی اور گرفتار ہونی برائیون کی سی اور اگر ماری تو اوسکو

پس بخش اوسکو یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی سلامتی یعنی سوتی جاگتی دنیا آخرت مین نقل کی یہہ مسلم نسائی

نی ف مماتہا ومحیاہا اشارہ ہی طرف اس آیت کی مَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یا معنی یہہ ہین

کہ تیری ہی لئی ہی نہ غیر تیری کی لئی مارنا اوسکا اور جلانا اوسکا کذا ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِوَجْهِكَ

الْكَرِيمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ

اَللّٰهُمَّ لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ

د س مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ ذات تیری کی بزرگ ہی اور ساتھ کلمون پوری تیری کی

ستاہون اور ساتھ اسماء تیری کی برائی اوس چیز کی ہی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی قدرت مین تیری

ہی یا اللہ تو دور کرتا ہی قرض اور گناہ کو یا اللہ نہین شکست دیا جاتا ہی لشکر تیرا اور نہین خلاف کیا جاتا ہی وعدہ تیرا

اور نہین نفع دیتی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی پاک ہی تو اور ساتھ [illegible]

یہہ ابو داؤد و نسائی و ابن ابی شیبہ نی ۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ثَلٰثَ
مَرَّاتٍ ۔ ت ۔ بخشش مانگتا ہون مین اوس اللہ سی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ زندہ تدبیر کرنی والا اور رجوع
کرتا ہون مین طرف اوسکی پڑہی یہہ استغفار تین بار نقل کی یہہ ترمذی نی ۔ ف ۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
پڑہتا ہی تین بار اس استغفار کو جسوقت کہ جگہہ پکڑتا ہی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اگرچہ برابر جہاگ دریا کی
ہون یا بقدر پتی درختون کی یا بقدر ریت جنگل عالج کی یا بقدر دنون دنیا کی کذا فی المشکوٰۃ عالج نام ایک
جنگل کا ہی زمین مغرب مین کہ وہان ریت بہت ہوتی ہی اور توبہ لغت مین کہتی ہین پہرنی کو اور شرع مین کہتی ہین پہرنیکو
گناہ سی اور پشیمان ہونا اوسسی ساتہہ سعادت ابدی کی اور حضرت جنید بغدادی رح سی پوچہا کہ توبہ کیا چیز ہے
فرمایا کہ فراموش کرنا گناہ کا یعنی حلاوت گناہ کی دل سی ایسی نکلی کہ گویا پہچانتا ہی نہین اوسکو کذا ذکر الفخر ۔ لَآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
اِلَّا بِاللّٰہِ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ۔ حب مو س ۔ ت ۔ نہین
کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی اوسکا اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ
ہر چیز پر قادر ہی نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ اللہ کی پاک ہی اللہ اور تعریف ہی اوسکے
لئی اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی نقل کی ابن حبان نی اور موقوفا نسائی نے ۔ ف ۔ حدیث
شریف مین آیا ہی کہ جسنی پڑہا اسکو جسوقت کہ جگہہ پکڑتا ہی بچہونی پر بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور خطائین
اوسکی اگرچہ ہوون برابر جہاگ دریا کی کذا ذکر العلی و یقول و ھو مضطجع ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ
وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَ
مُنْزِلَ التَّوْرٰىۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ
اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ
الظَّاھِرُ فَلَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا

مِنَ الْفَقْرِ ﴿ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ﴾ اور کہی حال ہیہ کہ وہ لیٹنی والا ہو کروٹ سی ہیہ دعا یا اللہ پروردگار آسمانون کی اور ای پیدا کرنیوالی زمین کی اور ای پروردگار عرش بڑے کے ای پروردگار ہمارے اور ای پروردگار ہر چیز کی ای پہاڑنی والی دانہ اور گٹہلی کی یعنی اوگانی کی لئی اور ای اوتارنی والی توریت اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی ہر چیز کی سی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی قبضہ قدرت تیری مین ہی یا اللہ تو پہلی سب سی ہی پس نہین ہی پہلی تیری کوئی چیز اور توئی پیچہی ہی پس نہین ہی پیچہی تیری کوئی چیز اور تو ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی یا غالب ہی پس نہین ہی اوپر تیری کوئی چیز اور توئی پوشیدہ ہی یعنی باعتبار ذات کی کہ پوشیدہ ہی نظرون اور وہمون خلائق کیسی پس نہین ہی نیچی تیری کوئی چیز یعنی سب سی زیادہ پوشیدہ ہی ادا کر ہمسی قرض اور بی پروا کر ہمکو محتاجگی سی نقل کی ہیہ مسلم اور چارون اور ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نی **ف** احتمال ہی کہ قرض سی مراد حق اللہ کی اور بندونکی ہون اور مراد محتاجگی سی محتاجگی طرف خلق کے ہی یا یہہ کہ محتاجگی دل سی بی نیاز کر بسبب بی پروائی کے مخلوقات سی اور ذخائر عقبی مین حضرت ابوہریرہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس خادم مانگنی کی لئی حاضر ہوئین تہین فرمایا کہ پڑہا اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ آخر تلک کذا ذکر العلی ﴿ بِسْمِ اللّٰهِ ﴾ س ﴿ مولیتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی نقل کی ہیہ نسائی نی **ف** یعنی نسائی کے روایت مین دعا مابعد کے مع بسم اللہ کی ہی اور اورون کے روایت مین اللّٰهم اسلمت سی شروع ہی کذا قال العلی اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ وَجْهِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْکَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ وَلْیَجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا یَتَکَلَّمُ بِهٖ ﴿ ع ﴾ یا اللہ تابعدار کیا مینی ذات اپنی کو طرف تیری یعنی مطیع حکم تیری کی لئی راضی قضا تیری پر قانع ساتہہ قدرت تیری کے اور سونپی مینی سب کام دین و دنیا اپنی کی تیری اور بہروسا کیا مینی تجہپر واسطی خواہش کرنیکی طرف ثواب تیری کی اور ڈرنیکی عذاب تیری سی نہین پناہ اور نہ نجات عذاب تیری سی مگر طرف تیری ایمان لایا مین ساتہہ کتاب تیری کی جو اوتاری تونی اور ساتہہ

بنی تیری بہیجا تو نی اور چاہیئ کہ پڑہی ان کلمات کو آخر اوس چیز کی کہ کلام کرتا ہی ساتہہ اوسکی نقل کی
یہہ صحاح ستہ مین **ف** یعنی سب دعاؤنکی پیچہی اس دعا کو پڑہی اور بعد اسکی اوسکلام کری مگر آیت قرآن
کی مثل قل یا وغیرہ کی اگر پڑہی مضائقہ نہین کذا قال الفخر اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب تو بستر پر آوی وضو کر
مانند وضو نماز کی پہر لیٹ داہنی کروٹ پر پہر پڑہ اللّٰہم اسلمت لفظ اسلمت تلک پس اگر اوس رات مین مریگا
تو دین اسلام پر مریگا اور اگر صبح کریگا تو پہونچیگا بہلائی کو کذا فی المشکوٰۃ وَیَقْرَأُ قُلْ یَا اَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ
ط اور چاہیئ کہ پڑہی قل یا یعنی نزدیک ارادہ سونی کی نقل کی یہہ طبرانی نی ثُمَّ لِیَنَمْ عَلٰی خَاتِمَتِهَا
د ت س حب مس مص پہر چاہیئ کہ سووی اوپر ختم قل یا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن
حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ آدمی اسکی پڑہنی سی شرک سی
پاک ہوتا ہی کذا فی المشکوٰۃ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ الْمُسَبِّحَاتِ قَبْلَ اَنْ یَرْقُدَ
وَیَقُوْلُ اِنَّ فِیْهِنَّ اٰیَةً خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ اٰیَةٍ **د ت س** اور تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کہ پڑہتی تہی مسبحات یعنی جن سورتونکی سری پر لفظ سبحان کا یا یسبح یا سبح کا ہی پہلی سونی کی اور فرماتی
تہی کہ تحقیق انمین ایک آیت ہی بہتر ہزار آیتون سی نقل کی یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی **ف** وہ آیت غیر معلوم ہی
مانند لیلۃ القدر کی اور ساعت جمعہ کی جب سب پڑہی تو اوسکا ثواب پاوی کذا ذکر العلی وَهُنَّ
الْحَدِیْدُ وَالْحَشْرُ وَالصَّفُّ وَالْجُمُعَةُ وَالتَّغَابُنُ وَالْاَعْلٰی [illegible] اور وہ مسبحات
سورہ حدید ہی اور سورہ حشر اور سورہ صف اور سورہ جمعہ اور تغابن اور سبح اسم ربک الاعلی نقل
کی یہہ موقوفاً نسائی نی وَحَتّٰی یَقْرَأَ الٓمّٓ السَّجْدَةَ وَتَبَارَکَ الْمُلْکَ **س ت** [illegible]
مس اور نہین سوتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہان تلک کہ پڑہین الم السجدہ اور سورہ تبارک نقل کی
یہہ نسائی ترمذی ابن ابی شیبہ حاکم نی **ف** روایت ہی خالد بن معدان سی کہ پڑہو تم سورہ نجات
دینی والی کو یعنی عذاب دنیا اور آخرت کیسی کہ وہ الم تنزیل السجدہ ہی سنا ہی مینی کہ اسکو ایک شخص

اپنا چیدہ کیا تھا اسکی سوا کچھ اور نہ پڑھتا تھا اور وہ شخص بہت گناہ کرتا تھا پس جب مرا اس سورۃ نے
اپنا پر پھیلائی اوسپر یعنی اپنی پناہ میں کرلیا اوسکو اور عرض کیا کہ ای رب میری بخش اسکو کہ بہت
بڑا گناہ کرتا تھا پس اللہ تعالیٰ نے اوسکی شفاعت قبول کی اور فرمایا فرشتوں کو کہ اسکی لئے عوض ہر گناہ
کی ایک نیکی لکھو اور بلند کرو درجہ اسکا اور یہہ بھی کہا خالد نے کہ یہہ سورت اپنی پڑھنے والی کی لئے قبر میں
جھگڑتی ہی عرض کرتی ہی ای بار خدایا اگر میں تیری کتاب سی ہوں شفاعت میری اسکی لئے قبول کر اور اگر تیری
کتاب سی نہیں ہوں مٹا ڈال مجھکو کتاب سی اور یہہ سورت مثل چڑیا کی پھیلاتی ہی پر اپنی اوسپر
پس شفاعت کرتی ہی اوسکی پس بچاتی ہی اوسکو عذاب قبر سی اور سورۃ تبارک کی بھی یہی
فضیلت بیان کی اور خالد سوتی نہیں تھی جب تلک کہ نہ پڑھتی تھی ان دونوں کو اور کہا طاؤس تابعی نے
کہ فضیلت دی گئی ہیں یہہ دونوں سورتیں سب سورتوں پر ساٹھ ساٹھ نیکیوں کی کذا فی المشکوۃ ق
یقرأ بنی اسرائیل والزمر ت س حسن اور نہ سوتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہاں
تلک کہ پڑھیں سورۃ بنی اسرائیل اور سورۃ زمر نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نے ما کنت أری أحدا یعقل
ینام قبل ان یقرأ الآیات الثلث الاواخر من سورۃ البقرۃ مو صحیح حضرت علی
فرماتی ہیں کہ نہیں تھا میں کہ جانوں کسی کو کہ عقل رکھتا ہو کہ سووی پہلی اسکی کہ پڑھی تین آیتیں آخر سورۃ البقرۃ
کی یعنی للہ ما فی السموات سی آخر سورۃ تلک یہہ حدیث موقوف اور صحیح ہی ف فرمایا آنحضرت صلی
علیہ وسلم نی کہ دو آیتیں آخر سورۃ بقرہ کی مجھکو خزانہ عرش سی ملی ہیں یعنی آمن الرسول سی آخر تلک پس سیکھو
اور سکھاؤ عورتوں اپنی کو کہ اسمیں طلب بخشش کی ہی اور تقرب ہی اللہ تعالیٰ کا اور دعا ہی اور نہیں دی گئی
سوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ آیتیں نہیں ملی ہیں جو آیتیں دعا کی اسمیں ہیں سی پڑھنا ہی قبول کی
جاتی ہیں کذا فی المشکوۃ اذا وضعت جنبک علی الفراش وقرأت فاتحۃ الکتاب و
قل ہو اللہ احد فقد امنت من کل شیء الا الموت ت حسن فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

جب سونے لگے تو اپنا بچھونے پر اور پڑھے الحمد اور سورۂ اخلاص پس تحقیق امن میں ہوا وہ ہر چیز سے یعنی ہر بلا سے
سوا موت کی نقل کی یہہ بزار نے مَا مِنْ رَجُلٍ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ فَيَقْرَأُ سُورَةً مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ
إِلَّا بَعَثَ اللّٰهُ إِلَيْهِ مَلَكًا يَحْفَظُهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهُبَّ مِنْ نَوْمِهِ مَتَى هَبَّ ۔
یعنی نہیں کوئی آدمی کہ جگہہ پکڑے طرف بچھونے اپنے کی پس پڑھے کوئی سورت کتاب اللہ کی مگر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ طرف
اوسکی ایک فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہے اوسکی ہر چیز سے کہ ایذا دے اوسکو یہان تک کہ جاگے نیند سے ۔ روایت
نقل کی یہہ احمد نے إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ اخْتِمْ
بِخَيْرٍ وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ اخْتِمْ بِشَرٍّ فَإِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ ثُمَّ نَامَ بَاتَ الْمَلَكُ يَكْلَؤُهُ الحديث
یعنی جب آتا ہے آدمی طرف بچھونے اپنے کے دوڑتا ہے اوسکی
فرشتہ اور شیطان یعنی دونو حملہ کرتے ہین تا مسلط ہوویں اوسپر پس کہتا ہے فرشتہ ختم کر یعنی عمل اپنا اوپر
اپنے ساتھہ بھلائی کے یعنی سوتے وقت ذکر مین مشغول ہو اور نیکی کر اور کہتا ہے شیطان ختم کر ساتھہ برائی کے
پس اگر یاد کرے خدا کو پھر سووے رات گذارتا ہے فرشتہ کہ نگہبانی کرتا ہے اوسکی یہہ حدیث ہے کہ آونگا بقیہ اوسکا
نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابویعلی نے ف بقیہ اس حدیث کا مصنف نے کتاب عمدہ مین بیان کیا
وہ یہہ فَإِنْ وَقَعَ عَنْ سَرِيرِهِ فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی پس اگر گر پڑا تخت اپنے سے پھر مر جاویگا داخل ہوگا بہشت مین
کذا فی فتح المبین اور سمجھا گیا اس سے کہ اگر ذکر اللہ تعالیٰ کا نہ کیا فرشتہ نگہبانی نہین کرتا ہے بلکہ شیطان
شب گذارتا ہے منتظر رہتا ہے بہکانے اور وسوسہ ڈالنے اوسکی کا وقت بیداری کے کذا ذکرہ العلی اور حدیث شریف
میں آیا ہے کہ جو کوئی سورۂ دخان رات کو پڑھتا ہے صبح کرتا ہے اس حال مین کہ بخشش مانگتے ہین اوسکے لئے
ستر ہزار فرشتے اور جو کوئی آخر سورۂ آل عمران کا یعنی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ سے آخر تک پڑھتا
رات کو لکھا جاتا ہے اوسکے لئے ثواب قیام لیل کا یہہ دونو روایتین مشکوٰۃ سے ہین ف إِذَا أَخَذَ أَحَدُكُمْ
مَنَامَهُ مَا يُحِبُّ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَلْيُحَدِّثْ بِهَا ۔ متفق علیہ ۔ اور جب دیکھے کوئی تم میں خواب

فإذا

اپنی کے اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی اچھی چیز پس چاہیئی کہ شکر کرے خدا کا اوسپر اور بیان کری اوسکو
نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی نی وَلَا یُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ یُحِبُّ خ م اور نہ بیان کری اوسکو
مگر اوس شخص سی کہ دوست رکہتا ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اسلئی کہ دوست اچھی تعبیر کہیگا اور
دشمن بُری وہ سبب غم کا ہوگا اور جیسی تعبیر بیان کریگا وہ واقع ہوگی کیونکہ حدیث مین آیا ہی کہ رؤیا اوپر
پاؤن طائر کی ہی جب تلک کہ نہین تعبیر کہا گیا ہی یعنی استقرار نہین رکہتا ہی پس جب تعبیر کہی گئی واقع ہوتا ہی
موافق تعبیر کی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور
عرض کیا کہ خواب مین دیکہا مینی کہ گویا آستانہ گہر میری کا ٹوٹ گیا ہی پس حضرت نی فرمایا غائب تیرا آویگا پس
خاوند اوسکا سفر سی آیا بعد اوسکی پہر سفر کو گیا اور عورت اوسکی نی پہر وہی خواب دیکہا پس جناب رسالت مآب
پاس حاضر ہوئی حضرت کو نپایا پس حضرت صدیق رضی سی عرض کیا حضرت صدیق نی فرمایا کہ خاوند تیرا مریگا بعد اوسکی
خواب حضرت سی عرض کیا فرمایا کہ کیا خواب اپنا کسی سی کہا ہی کہا اوسنی ہان فرمایا کہ ویسا ہی ہوگا جیسی تعبیر
کہی ہی قاعدہ ہی کہ خواب بُرا کسی سی نکہی اور اچہا دوست سی کہی چنانچہ حضرت صحابہ کرام سی خواب بیان فرماتی
اور تعبیر بہی فرماتی اور اونکی خواب پوچہتی اور تعبیر کہتی کذا ذکر الفرق وَاِذَا رَاٰی مَا یَکْرَهُ فَلْیَتْفِلْ خ م
اَوْ لِیَبْصُقْ م اَوْ لِیَنْفِثْ ع ثَلٰثًا ثَلٰثًا عَنْ یَسَارِهٖ ع اور جب دیکہی خواب مین وہ چیز
کہ بُرا جانتا ہی پس چاہیئی کہ تہکاری نقل کی یہہ بخاری مسلم نی یا تہوکی نقل کی یہہ مسلم نی یا چاہیئی کہ پہونکی نقل کی یہہ صحاح
مین یعنی بعضی روایت مین بدلی لیتفل کے لیبصق آیا ہی اور بعضی مین لینفث تین تین بار بائین طرف اپنی نقل کی
یہہ صحاح ستہ مین وَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ وَمِنْ شَرِّهَا ع ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَلَا یَذْکُرْ
[illegible] م د س ق اور پناہ مانگی ساتہہ خدا کی شیطان سی اور بُرائی خواب کی سی
تین بار [illegible] من الشیطان الرجیم ومن شر ہذہ الرؤیا پڑہی نقل کی یہہ صحاح ستہ والون نی پڑہی اعوذ تین تین بار
اور نہ ذکر کری اوسکو کسی سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی فَاِنَّهَا لَا تَضُرُّهٗ ع پس تحقیق وہ

جواب نہین دینی ضرر کریگا اوسکو نقل کیے یہہ صحاح ستہ نے وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ ٭

ھ یعنی اور چاہئے کہ پہر جاوے اوس کروٹ اپنی سی کہ تہا اوسپر نقل کی یہہ مسلم نے اور بعضی روایت مین بدلی اس

عبارت کی یون آیا ہی اَوْ لِيَقُمْ فَلْيُصَلِّ ح یعنی یا چاہئے کہ کہڑا ہو جاوے پس نماز پڑہے نقل کی یہہ بخاری نے

ف کروٹ لینی کو تغیر حال مین بڑا دخل ہی اور نماز کی برکت سی ضرر دفع ہوتا ہی وَاِذَا فَزِعَ اَوْ وَجَدَ

وَحْشَةً اَوْ اَرِقَ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ

وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ ۞ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ عَقَلَ مِنْ

وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَعْقِلْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ ٭ د ت س مس ٭ اور جب

ڈرے یا پاوے وحشت یا نیند اوچٹ جاوے پس چاہئے کہ کہے اعوذ بکلمات اللہ تا ان یحضرون کہ معنی یہہ ہین پناہ مانگتا

ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی یعنی کتابون اور اسماء الٰہی کی غصہ اوسکی سی اور عذاب اوسکی سی اور

برائی بندون اوسکی سی اور وسوسہ شیطانون کیسی اور حاضر ہونی اونکی سی میری پاس یعنی ظاہر مین تصرف

کرنی اونکی سی نقل کیے یہہ احمد نے اور تہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سکہاتی تہی یہہ کلمی بیٹون عقل رکہنی والی کو اور

جو بیٹا کہ نہین عقل رکہتا تہا لکہتی تہی عبد اللہ انکو کاغذ مین پہر لٹکاتی اوسکو گلی مین اوسکی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی

و نسائی و حاکم نے ف اس سی تعویذ باندہنا لڑکون کی گلی مین جائز معلوم ہوا مگر شرط یہی ہی کہ تعویذ مین سوا آیت یا اسماء

الٰہی کی کچھہ نہو اور منکی وغیرہ ڈالنی حرام ہین کذا ذکرہ العلي والغير اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ

بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْاَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ

مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَفِتَنِ النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ

بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ ٭ ط یعنی پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ کلمون پوری خدا کی وہ کلمی کہ نہین خلاف کرتا ہی اونسی نیک اور نہ برا

برائی اوس چیز کی سی کہ اوترتی ہی آسمان سی یعنی بلیات اور حادثی اور برائی اوس چیز کیسی کہ چڑہتی ہی آسمان مین یعنی اعمال

بری وغیرہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ نکلتی ہی اوس سی یا ہی اور برائی فتنون رات کی

اور چھونون دنکھیں اور برائی اور قون بات اور دنکھیں کر جاوے کہ آدمی سامنے بہلائی کی ای مہربان اللہ کی طبرانی
ف آیا ہی کہ رات کو ایک جن کو ایک شیطان نی شعلہ آگ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سامنی لا کر ضرر
پہونچانا چاہا جب حضرت جبرئیل نی آکر یہہ دعا پڑھائی اسکی پڑھنی سی وہ شعلہ آتش بجھگیا اور وہ بہاگ گیا ذکر

بیان نیند اچٹنے کا

العیلے و فی الارض اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ
وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ كُنْ لِيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ
اَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ ۞ طس مس ۞ اور پڑھی نیند اچٹنی میں یا اللہ پروردگار ساتوں
آسمانوں کی اور اون چیزکی کہ سایہ ڈالا ہی آسمانوں نی اوسپر اور ای پروردگار زمینوں کی اور اوس
کہ اوٹھایا ہی زمینوں نی یعنی مخلوقات اور ای پروردگار شیطانوں کی اور اون لوگوں کہ گمراہ کیا
شیاطین نی اونکو ہو میری لئی نگہبان برائی سب مخلوقات اپنی سی اس سی کہ غالب آوی ہر کوئی
سی یا یہہ کہ حد سی گذر جاوی کر ہی غالب ہی پناہ چاہنی والا تیرا اور بابرکت ہی نام تیرا نقل کی یہہ طبرانی نی اور
بین اور ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ وَهَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَاَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَا تَاْخُذُ
سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِئْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ ۞ یا اللہ چھپ گئی ستاری یعنی ڈوب گئی
اور آرام پکڑا آنکھوں نی اور تو زندہ تدبیر کرنی والا ہی نہیں آتی ہی تجھکو اونگھہ اور نہ نیند ای زندہ ای تدبیر کرنی والی
آرام دی رات میری کو یعنی آرام دی مجھکو سبب نیند آنی کی رات میں اور سلا آنکھہ میری کو نقل کی یہہ ابن سنی

بیان جاگنے کا

وَاِذَا انْتَبَهَ مِنَ النَّوْمِ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اِلَيَّ نَفْسِيْ وَلَمْ يُمِتْهَا فِيْ مَنَامِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ
اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اِنَّ اللّٰهَ
بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۞ س حب مس ص ۞ اور جب جاگی نیند سی پس کہے
سب تعریف ہی اللہ کو کہ پھیر دی طرف میری جان میری اور نہ مارا اوسکو بیچ وقت سونی اوسکی کی

سب تعریف ہی اللہ کی لیئی جسنی تہانب رکھاہی آسمانون کو اور زمین کو یعنی محافظت کرتاہی اس سی
کہ ٹل جاوین جگہہ اپنی سی اور البتہ اگر ٹل جاوین نہین تہا بتہیگا اونکو کوئی پیچہی اوسکی تحقیق وہ ہی بردبار
بخشنی والا سب تعریف ہی اللہ کی لیئی جسنی تہانب رکہاہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتہہ ارادہ اوسکی کی تحقیق اللہ ساتہہ لوگون کے
البتہ بہت مہربان ہی مہربان نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابو یعلی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُحْيِي الْمَوْتٰى وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مس
سب تعریف ہی واسطی اللہ کی جو زندہ کرتاہی مردونکو اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ حاکم نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ خ د ت س مص سب تعریف ہی واسطی خدا کے
جسنی زندہ کیا ہمکو یعنی جگایا بعد اسکی کہ مارا ہمکو یعنی سلایا اور طرف اوسکی ہی پراگندہ ہونا ہی نقل کی یہہ بخاری ابو داود
ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَغْفِرُكَ
لِذَنْبِيْ وَاَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ د ت س حب مس نہین کوئی معبود مگر تو نہین
کوئی شریک تیرا پاکی ہی تجہکو یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجہسی واسطی گناہون اپنی کی اور مانگتا ہون مین
تجہسی رحمت تیری یا اللہ زیادہ کر مجکو علم اور نہ کج کر دل میرا یعنی حق سی پیچہی اسکی کہ ہدایت کیا تو نی مجکو یعنی طرف راہ
حق کی اور بخش میری لیئی نزدیک اپنی سی رحمت یعنی نعمت بڑی تحقیق تو ہی بہت بخشنی والا نقل کی یہہ ابو داود ترمذی نسائی
ابن حبان حاکم نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ س حب مس نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا قہر کرنی والا پرورد گار آسمانون اور زمین کا
اور اوس چیز کا کہ درمیان ان دونو کے ہی غالب بہت بخشنی والا نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف
ایک روایت مین آیاہی کہ نہین کوئی بندہ کہ کہی وقت جاگنی کی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ مگر کہ بخشتا ہی اللہ تعالی گناہ اوسکی اگرچہ ہون برابر جہاگ دریا کی پس جب اوٹہا وہی سر اپنا طرف چہت گہر کی
کہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ پس جب کہڑی ہوی کہی بسم اللہ اور اسیطرح مستحب ہی بسم اللہ کہنی کام مین

اور سوتی وقت جو کوئی پہنی مین ساتھہ داہنی طرف کی اور اسیطرح جوتی یا داہنی طرف سی پہنی پہر دعا مین لباس کی پہننی کی جو
اسمین مذکور ہوئی ہین پڑہی کذا فی وظائف النبی مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا
شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ
وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ رواہ خ عه یعنی جو کوئی جاگی رات مین اور کروٹ لی پس کہی لا الہ الا اللہ اغفر لی تک یعنی
یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور اوسیکی لئی سب تعریف
اور وہ ہر چیز پر قادر ہی سب تعریف ہی واسطی اللہ کی اور پاکی ہی اللہ کو اور نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت
بڑا ہی اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی یا اللہ بخش مجکو
یا فرمایا دعا کری جو چاہی قبول کیے جاتی ہی واسطی اوسکی پس جو وضو کری اور نماز پڑہی قبول
کی جاتی ہی نماز اوسکی نقل کیے یہہ بخاری سی اور چار دون لی [illegible] الفہ استعمال
تعار کا آیا ہی اوس جاگنی مین کہ اوسکی ساتھہ آواز ہو جیسی کہ عادت ہی وقت بیدار ہونی کی اور او دعا کی شک راوی
ہی ولید بن مسلم راوی کو شک ہوا ہی کہ لفظ اللہم اغفرلی کا فرمایا تھا یا دعا کا اور فرمایا استجیب لہ یعنی جو شخص وقت
آنکہہ کہلنی کی شب کو یہہ کلمات پڑہ کر دعا کری قبول کی جاتی ہی بعضی عالمون نی کہا ہی کہ اس دعا کا نام درہم الکیس ہی
جیسی کہ آدمی اپنی کیسی مین درہم رکہتا ہی جسوقت چاہتا ہی لی لیتا ہی ایسی ہی یہہ دعا ہی کہ اجابت اسکی قریب اور مہیا ہی
کذ۰ قال الخضر مَنْ قَالَ حِيْنَ يَتَحَرَّكُ مِنَ اللَّيْلِ بِسْمِ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرًا وَآمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ
عَشْرًا وُقِيَ كُلَّ شَيْءٍ يَتَخَوَّفُهُ وَلَمْ يَنْبَغِ لِذَنْبٍ أَنْ يُدْرِكَهُ إِلٰى مِثْلِهَا الحصن جو کوئی کہی جس وقت کہ کروٹ
لی رات مین بسم اللہ دس بار اور سبحان اللہ دس بار اور ایمان لایا مین ساتھہ اللہ کی اور کفر کیا مین ساتھہ معبودون باطل
یعنی خواہ بت ہون یا شیطان دس بار محفوظ ہی ہر چیز سی کہ ڈرتا ہی اوس سی اور نہین لائق ہی کسی گناہ کو کہ پاوی
اوسکو یعنی لاحق ہووی یا ہلاک کری اوسکو مانند اوس ساعت تک کہ پلٹ کی ہی یعنی دوسری رات تک اوسیکی مثل

الک ات دائماً محفوظ رہیگا ایذا دینی والی چیزون سی اور گناہون سی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین وَاِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ مِنَ

اللَّيْلِ عَنْ فِرَاشِهٖ ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ مَا خَلَفَهٗ عَلَيْهِ

فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ فَارْحَمْهَا

وَاِنْ رَدَدْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ۔ ت ی ۔ اور جب اوٹھی کوئی رات کو

بچھونی اپنی سی پھر رجوع کری طرف اوسکی پس چاہیی کہ جھاڑی اوسکو ساتھہ کناری لنگی اپنی کی تین بار اس لئی

کہ وہ نہین جانتا ہی کہ کون سی چیز آئی ہی پیچھی اوسکی اوسپر یعنی شاید کوئی کیڑہ وغیرہ اوسپر پڑا ہو پس جب لیٹی

پس کہی ساتھہ نام تیری کے یا اللہ رکھا مینی پہلو اپنا اور ساتھہ نام تیری کی اوٹھاؤنگا اوسکو جو روک رکھی

تو جان میری یعنی قبض روح کری پس رحم کر اوسپر اور جو پھیرے تو اوسکو یعنی جگاوی پس نگہبانی کر اوسکی ساتھہ اوس طرح

کی کہ نگہبانی کرتا ہی تو ساتھہ اوسکی بندون نیکبخت اپنی کی نقل کی یہہ ترمذی ابن سنی نی وَاِذَا قَامَ لِيَتَهَجَّدَ

فَاِنْ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ۔ مص ی ۔ اور جب اوٹھی تو کہ تہجد پڑھی پس اگر داخل

ہووی پاخانہ مین یعنی ارادہ کری داخل ہونی کا پس کہی بسم اللہ نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی ف فرمایا پیغمبر خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بسم اللہ کی کہنی سی پردہ ہوجاتا ہی درمیان ستر امت میری کے اور آنکھون جنات کی کذا ذکرہ العلی

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ ع مص ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ

تیری ناپاک جنون اور ناپاک جنیون سی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین اور ابن ابی شیبہ نے وَاِذَا خَرَجَ غُفْرَانَكَ

حب عه مص ۔ اور جب نکلی پاخانہ سی کہی مانگتا ہون مین بخشش تیری نقل کی یہہ ابن حبان نی اور صاحب

چارون نی اور ابن ابی شیبہ نی ف پناہ جانی کی وقت چاہنی اس لیئے ہی کہ جگہہ حاضر ہونی شیاطین کی

ہی چنانچہ یہہ مضمون زید بن ارقم نی صریح حدیث مین روایت کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے کہا ہی کہ جو لوگ

ذکر کرنا ایسی وقت مین مکروہ جانتی ہین جیسی کہ مذہب جمہور کا ہی وہ تفصیل کرتی ہین کہ اگر اوس مکان مین

ہو کہ پاخانہ ہی کی لئی بنا ہو پس کہی ان کلمات کو پہلی داخل ہونی کی اور غیر اوسکی مین مثل جنگل وغیرہ کی پس

ب فاغفرلها

چاہئی کہ وقت شروع کی کہی اور جو کوئی اوس وقت بہول جاوی اور عین اوس حالت مین یاد آوی دل سی پڑہی نہ زبان سی
اور نکلنی کی وقت مین بخشش چاہنی سے دو سبب ہین ایک یہہ کہ بخشش چاہتا ہی فوت ہونی ذکر زبانی
کی اوس حالت مین نہین ہوسکا ہی اسلئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ ترک ذکر زبانی کا نہین کرتی تہی مگر اسی وقت تا
پس گویا کہ اپنی سی تقصیر جانکر تدارک اوسکا ساتہہ استغفار کی کیا اور دوسرا سبب یہہ کہ بخشش چاہی
تقصیر سی کہ بیچ وفا کرنی شکر نعمت پہنچی اوسکی کہانی کی اور نکلنی فضلہ کی کہ ایذا دہی واقع ہوئی کذا ذکر الفخر
اور مستحب ہی کہ پایخانہ مین ایسی چیز نہ لیجاوی کہ جسمین نام اللہ اور رسول کا ہو مانند مہر اور روپی وغیرہا کی اور پردہ مین
بیٹھی اور دور جاوی جنگل مین کہ کوئی اسکو دیکہی نہین اور دوسری ڈہالی کی ساتہہ چادر کی اور کپڑا نہ اوٹہاوی یہان
تلک کہ قریب ہووی زمین سی اور تکیہ کری بائین ہاتہہ پر اور کہڑا رکہی داہنیکو اور پشت و رو قبلہ اور بیت المقدس
اور سورج اور چاند اور ہوا کی طرف نہ کری اور تین ڈہیلون سی پاک کری اور ہڈی اور کوئلی اور گوبر سی پاک نکری اور گرمی مین
اول ڈہیلا پیچہی کو لیجاوی اور دوسرا آگی کو اور تیسرا پہر پیچہی کو اور جاڑی مین عکس اسکی کری اور عورت ہر موسم مین
ڈہیلی لی بطور لینی مرد کی جاڑی مین اور نام اللہ تعالی کا نہ لی اور نہ کلام کری پایخانہ مین مگر جب ایسی ہی ضرورت ہو
اور کہنکہارے نہین اور نہ تہوکی اور نہ سنکی ناک اور نہ جواب چہینک کا دی اور نہ جواب سلام کا دی اور نہ جواب
موذن کا دی مگر دلسی اور داہنا ہاتہہ ستر کو نہ لگاوی اور کہاٹ پر اور راہ مین اور سایہ درخت وغیرہ مین
کہ لوگ وہان آرام پاتی ہین پایخانہ نہ پہری پہر ہاتہہ دہووی اور استنجا کری بائین ہاتہہ سی ڈہیلی عضا کر کر مگر جب
روزہ سی نہ ہو احتیاط سی [illegible] کری اور اول بیچکی انگلی اونچی کر کر پانی سی استنجا کری پہر چہنگلیا کی پاس کی انگلی
[illegible] پہر شہادت کی انگلی سی یہان تلک کہ خوب خاطر جمع کری پہر ہاتہہ دہووی بعد فراغ
اور بسم اللہ کہی اول بہی اور بعد بہی پس جب نکلی پایخانہ سی داہنا پانو نکال کر دعا مذکورہ پڑہی اور داخل
ہوتی ہوئی بایان پانو پہلی رکہی اور ایسا ہی پیشاب کرنی مین ہی قبلہ وغیرہ کی طرف پشت رو نکری اور ہوا کی رخ
سی بچی اور چہینٹون سی پرہیز کری اور نرم زمین پر پیشاب کری بہتر ہی اور پانی جاری اور غیر جاری مین نہ کری اور

نیچے درخت میوہ دار کی اور کنارہ نہر جاری کی اور نہانے کی جا میں نہ کرے اور کھڑے ہوکر اور نیچے پرنالہ کی اور کسی نجاست کی پر نکرے اور پیشاب برتن میں جمع نکرے اور کلام وغیرہ جو پہلے گذرا نکرے بعد ازاں ڈھیلے خشک کرے چلے قدمی کر کر کھنکار کر پانی سے دہووے کہ قطرہ کی بند ہونے کی لئے بمنزلہ داغ دینے کی ہے کذا فی وظائف النبي الحمد لله الذي اذهب عني الاذى وعافاني ه نقل ی مو مص ه سب تعریف ہے

واسطی خدا کی جسنی دور کی مجسے ایذا دینے والی چیز اور چین دیا مجکو نقل کی ہے نسائی ابن سنی نے اور موقوفا ابن ابی شیبہ نے واذا توضأ فليسم الله ه د تق ق ه اور جب وضو کرے پس چاہئے کہ بسم اللہ کہے نقل کی ہے ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ نے ف بسم اللہ پڑھنی پہلے وضو کی سنت موکدہ ہے نزدیک جمہور کے اور ہدایہ میں مستحب لکہی ہے مذہب حنفی میں اور نزدیک حنبلیوں کے فرض ہے پس ایسی سنت ترک نکرے اور منقول سلف سے ہے بسم اللہ وضو کی یہہ الفاظ ہیں بسم الله العظيم والحمد لله على دين الاسلام اور بعضوں نے کہا ہے افضل بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے کذا ذکر العلی والفجر ثم يقول اللهم اغفر لي ذنبي ووسع لي في داري وبارك لي في رزقي ه س ی ه پہر کہے یعنی وضو کرتے ہیں یا اللہ بخش میری لئے گناہ میری اور فراخی کر میری لئے گھر میری میں یعنی دنیا میں اور قبر میں اور آخرت میں اور برکت دے میری لئے بیچ رزق میری کے یعنی دنیا کا ہو یا آخرت کا ظاہر کا یا باطن کا نقل کی ہے نسائی ابن سنی نے ف ابو موسی اشعری روایت کرتے ہیں کہ پانی لایا میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لئے واسطی وضو کی پس وضو کیا اور سنا میں کہ پڑہتے تہے یہہ دعا اللهم اغفر لي آخر تلک عرض کیا میں کہ یا رسول اللہ سنا میں نے ایسی ایسی دعا آپ پڑہتے تہے فرمایا کہ کیا چھوڑا میں نے کچھ یعنی ایسی دعا کی میں نے کہ جمع کرنے والی بہلائیوں دنیا اور آخرت کی ہے کذا ذکر العلی و اذا فرغ من الوضوء رفع نظره الى السماء د س ه وليقل اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله ه م د س ق مص ی ثلث مرات ه ق مص ی ه اور جب فراغت پاوے وضو سے اوٹہاوے نظر اپنی طرف آسمان کی نقل کی ہے ابو داؤد نسائی نے یعنی [illegible]

آیا ہی اور کہی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین
کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کی ہیہ ابو داود و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی اور
تین بار پڑہنا اس کلمہ کا روایت کیا ہی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ ابن سنی نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی
بعد وضو کی اس کلمہ کو پڑہی آٹھون دروازی بہشت کی کھل جاتی ہین جس دروازی سی چاہی داخل ہووی کذا فی المشکوة
اور بعضی روایت مین اس کلمہ کی ساتھ یہہ دعا پڑہنی آئی ہی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ
الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ ت ۝ یا اللہ کر مجکو توبہ کرنی والون مین سی اور کر مجکو پاکیزگی کرنی والون سی نقل کی ہیہ ترمذی نی
سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ۝ مس ہن
پاکی تجکو یا اللہ اور ساتھ تعریف تیری کی تسبیح کرتا ہون مین گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش
مانگتا ہون مین تجسی اور توبہ کرتا ہون طرف تیری نقل کی ہیہ حاکم نسائی نی مَنْ تَوَضَّأَ فَقَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ كُتِبَ لَهٗ فِيْ رَقٍّ ثُمَّ جُعِلَ فِيْ طَابَعٍ فَلَمْ يُكْسَرْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
طس ۝ جو کوئی وضو کری پس کہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ لکہا جاتا ہی اوسکی لئی یعنی
یہہ بعینہ یا ثواب اسکا پرچہ کاغذ مین پہر کیا جاتا ہی سر بمہر پس نہین توڑی جاتی ہی مہر قیامت تلک یعنی نہین باطل
کرتی ہی اسکو کوئی چیز نقل کی ہیہ طبرانی نی اوسط مین **ف** وضو مین مسواک کرنی ہی سنت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ لازم کر دا ہی پر مسواک کرنی اسلئی کہ اوسمین دس خصلتین ہین پاک کرتی ہی منہہ کو اور راضی ہوتا ہی رب
اور ناخوش ہوتا ہی شیطان اور دوست رکہتی ہین ملائکہ اعمال لکہنی والی اور مضبوط ہوتی ہین مسوڑہی اور قطع ہوتا ہی بلغم
اور خوشبو مونہہ مین آتی ہی اور دور کرتی ہی پت کو اور روشن کرتی ہی بینائی کو اور دور کرتی ہی دانتون کی مرض کو
اور وہ سنت ہی نبی کی پہر فرمایا کہ نماز مسواک سی افضل ہی ستر درجہ اوس نماز پر کہ بغیر مسواک کی ہو کذا
فی المنبہات اور جو کوئی وضو پر وضو کرتا ہی دس نیکیان لکہی جاتی ہین اور روبقبلہ اونچی پر وضو کی لئی بیٹہی اور کوئی
شخص [illegible] نکرداوی مگر بعذر اور کلام غیر ضروری نکری اور پہلی آنی وقت نماز کی وضو کری اور بہت ہین آداب وضو

فقہ مین دیکہا جاتا ہی اور بعضی فقہا نی مستحسن لکہا ہی پڑہنا دعاؤن منقول کا اگلی علماسی وضو مین پس کہی بعد بسم
اللہ کی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا اور وقت کلی کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ صَلَّی اللہ علیہ وسلم كَأْسًا لَا
أَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰی تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور وقت پانی دینی ناک کی اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنِيْ
رَائِحَةَ نِعَمِكَ وَجَنَّاتِكَ اور موہنہ دہوتی وقت اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَلَا تُسَوِّدْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ
اور داہنی ہاتہہ پر پانی ڈالنی کی وقت اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا اور بائین ہاتہہ پر پانی ڈالنی کی
وقت اَللّٰهُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِيْ اور مسح سر کی وقت اَللّٰهُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ عَلَی النَّارِ وَأَظِلَّنِيْ
تَحْتَ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ اور وقت مسح کانون کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ
اور وقت مسح گردن کی اَللّٰهُمَّ أَعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ اور وقت داہنی پانو دہونی کی اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمِيْ عَلَی
الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ اور بائین پانو پر اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِيْ مَغْفُوْرًا وَسَعْيِيْ مَشْكُوْرًا وَتِجَارَتِيْ لَنْ تَبُوْرَ
اور درود بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وقت دہونی ہر عضو کی اور کنگہی کری بعد وضو کی حضرت سی ثابت نہین
ہوئی ہی بلکہ فرمایا ہی کہ ایکدن بیچ کیا کری پہر نماز پڑہی دو رکعت تحیۃ الوضوء کہ ثابت ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی
کہ تحقیق جبرئیل اول جو وحی حضرت پر لائی سکہایا اونکو وضو اور حکم کیا ساتہہ دو رکعتون کی بعد اوسکی اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی مسلمان کہ وضو کری پس اچہی طرح وضو کری یعنی برعایت سنت پہر کہڑا ہووی
پس پڑہی دو رکعت حضور دل سی اور بی ریا اور اخلاص سی مگر کہ واجب ہوتی ہی اوسکی لئی جنت اور مستحب ہی کہ
اول رکعت میں پڑہی بعد فاتحہ کی وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ سی وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِيْنَ تک اور دوسری میں
وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ سی تَوَّابًا رَحِيْمًا تک کذا فی لطائف النبی ❊ التہجد ❊
یہہ بیان ہی تہجد کا أَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلٰوةُ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ❊ ت ❊ بہترین نماز
ثواب میں پیچہی فرض کی نماز درمیان رات کی ہی نفل کی بیچ لانی ❊ ف ❊ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ گرہ لگاتا ہی شیطان اوپر گدّی سر ایک تمہاری کی جسوقت کہ وہ سوتا ہی تین گرہ ڈالتا ہی اوپر ہر گرہ کی

مضمون کو اوپر تیری رات دراز ہی پس سو رہ پس اگر جاگا وہ اور یاد کیا اللہ تعالی کو کھل جاتی ہی ایک گرہ پس اگر
وضو کیا دوسری گرہ کھلتی ہی پس اگر نماز پڑہی تیسری گرہ کھلتی ہی اور صبح کرتا ہی شادمان خوشدل اور نہین تو
صبح کرتا ہی بد دل کاہل اور فرمایا کہ لازم کرو اپنی پر قیام رات کا یعنی نماز تہجد کی کیونکہ طریقہ اچھی لوگونکا ہی کہ پہلی تمسی
تہی اور سبب نزدیکی تمہاری کا ہی طرف پروردگار تمہاری کی اور سبب دور ہونی گناہونکا ہی اور سبب باز رہنی کا
گناہ سی اور قیام رات کا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہانتک کہ سوج گئی پانوں مبارک حضرت کی عرض کیا لوگون نی
کہ کیون کرتی ہین آپ ایسا اللہ تعالی نی تو بخش دیئی ہین آپکی گناہ اگلی پچھلی فرمایا کیا نہون مین بندہ شکر کرنی والا
اور حضرت کی سامنی ایک شخص کا مذکور ہوا کہ تمام رات سوتا رہتا ہی صبح تک نہین اوٹھتا نماز تہجد کی لئی فرمایا کہ
پیشاب کر جاتا ہی شیطان اوسکی کانون مین اور فرمایا کہ تین لوگ ہین کہ راضی ہوتا ہی اللہ اونسی ایک وہ شخص کہ
قیام کری رات کو نماز کی واسطی اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین جماعت مین اور ایک وہ قوم کہ صف باندہین
جہاد مین اور فرمایا کہ رحم کری اللہ اوس شخص پر کہ اوٹہا رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا بی بی اپنی کو پس نماز
پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا خاوند نی اوسکی مونہہ پر پانی اور رحم کری اللہ اوس عورت پر کہ
اوٹہی رات کو پس نماز پڑہی اور جگایا خاوند اپنی کو پس نماز پڑہی اوسنی پس اگر انکار کیا اوسنی چہڑکا بی بی نی
اوسکی مونہہ پر پانی اور فرمایا کہ جنت مین بالاخانی ہین کہ دیکھا جاتا ہی باہر کا رخ اونکا اندر سی اور اندر کا
باہر سی یعنی ایسی صاف و لطیف ہین طیار کیا ہی اونکو اللہ تعالی نی اون لوگون کی لئی کہ نرم کرتی ہین کلام اور کہلاتی
ہین طعام اور پی درپی رکہتی ہین صیام یعنی بہت روزی رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین رات کو اوس حال مین کہ لوگ
سوتی ہین اور فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالی نزول فرماتا ہی یعنی رحمت نازل ہوتی ہی اوسکی ہر شب طرف آسمان دنیا
کی جسوقت کہ باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہی کون ہی کہ دعا کری مجھسی پس قبول کرون مین اوسکی اور
کون ہی کہ سوال کری مجھسی پس دون مین اوسکو کون ہی کہ بخشش مانگی مجھسی پس بخشون مین اوسکو پہر پہیلاتا
ہی ہاتہہ اپنی اور فرماتا ہی کون ہی کہ قرض دی اوسکو کہ نہ مفلس ہی نہ ظالم یعنی اپنی ذات مبارکہ مراد رکہتا ہی کہ ایسا

کہ میری عبادت کے بیچ مین بدلا دونکا ضائع نہین کرونگا صبح تلک یون نہین فرماتا ہی اور فرمایا کہ جب جگاتا ہی آدمی اہل اپنی کو پس دونون نماز پڑہتی ہین لکھی جاتی ہین ذاکرین وذاکرات مین یعنی اوسکی یاد کرنی والون مین لکھی جاتی ہین کہ بڑی بزرگی اونکی آئی ہی اور فرمایا کہ اشراف امت میری کی اوٹہانی والی قرآن کی ہین یعنی جو یاد کرین اور عمل کرین اوسپر اور اصحاب لیل ہین یعنی تہجد گزار کذا فی المشکوٰۃ اور کسی شخص نی حضرت جنید بغدادی رح کو بعد انتقال کی خواب مین دیکہا پوچہا کہ کہو اللہ تعالی نی کیا تمہاری ساتہہ معاملہ کیا فرمایا اونہون نی کہ وہ جو حقائق معارف کے باتین کرتا تہا مین سب فنا ہوئین کچہہ نہ کام آئین مگر کئی رکعتین خفیف تہجد کی کہ پڑہتا تہا مین آدہی رات مین وہی کام آئین اللہ تعالی ہم سبکو اسپر عمل نصیب کری آمین آمین آمین کذا ذکر العلی اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ صَلٰوۃُ الْمَرْءِ فِیْ بَیْتِہٖ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ ٭ خ م ٭ بہترین نماز کی نماز آدمی کی بیچ گہر اوسکی کی ہی مگر فرض نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف یعنی فرض مسجد ہی مین افضل ہین اور سنتین موکدہ بہی اسی حکم مین داخل ہین ہماری زمانی مین یعنی مسجد ہی مین پڑہی تا تہمت رافضی ہونی کی نہ لگی کذا ذکر العلی صَلٰوۃُ اللَّیْلِ خ م ٭ وَالنَّہَارِ ٤ ٭ مَثْنٰی مَثْنٰی ٭ خ م ا ٭ نماز رات کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی اور نماز دنکی نقل کی یہہ احمد نی دو دو رکعت ہین نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد رح کی نزدیک رات دن مین نفل دو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور امام اعظم صاحب رح کی نزدیک چار چار افضل ہین اور صاحبین کی نزدیک رات کو دو رکعت پڑہنی افضل ہین اور دن مین چار اور ہر ایک حدیث سی سند لائی ہین کذا ذکر العلی وَکَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَتَہَجَّدُ قَالَ اَللّٰہُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْہِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَقَوْلُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰہُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ اَنْتَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ فَاغْفِرْلِیْ

مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ
اَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ؂ خ م ہ اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اوٹھتی رات مین تہجد کو تب یہی
پڑھتی تھی یا اللہ تیری لئی سب تعریف ہی توہی قائم رکہنی والا آسمانون اور زمین کا اور جو کچھہ انمین ہی اور تیری
لئی سب تعریف ہی توہی پادشاہ آسمانون اور زمین کا اور جو کچھہ انمین ہی اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی
توہی روشن کرنیوالا آسمانون اور زمین کا اور جو کچھہ انمین ہی یعنی تجھہی سی سب ہدایت پاتی ہین اور تیری ہی لئی سب تعریف ہی توہی ثابت وموجود یعنی
تیری سوا سب کو فنا لگی ہی اور وعدہ تیرا سچا ہی اور دیدار تیرا حق ہی اور کلام تیرا سچا ہی اور جنت حق ہی اور موجود اور دوزخ حق ہی اور سب نبی حق
ہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہین اور قیامت حق ہی یا اللہ واسطی تیری فرمان بردار ہوا مین اور ساتھہ
تیری ایمان لایا مین اور تجھی پر کام اپنی سونپی مینی اور طرف تیری رجوع کی مینی اور ساتھہ مدد تیری کے
جھگڑا ہون مین ساتھہ دشمنون دین کے اور طرف تیری فریاد لایا مین تو رب ہمارا ہی اور طرف تیری باز گشت ہی
پس بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی مینی اور جو پیچھی کئی مینی اور جو پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی اور وہ
گناہ کہ تو خوب جانتا ہی اوسکو مجھہ سی یعنی مین ویسا نہین جانتا توہی آگی بڑھانی والا یعنی جسکا چاہی اور دوسری
پہلی بخشی یا شفاعت پہلی قبول کری اور توہی پیچھی رکہنی والا توہی معبود میرا نہین کوئی معبود مگر تو نقل کی یہہ
صحاح ستہ مین اور ابو عوانہ نی اور ایک روایت مین پہلی دعا کی ساتھہ یہہ زیادہ آیا ہی وَلَا حَوْلَ وَلَا
قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؂ خ م ہ اور نہین ہی پھرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نقل کی
یہہ بخاری نی ف فتح الباری مین لکھا ہی کہ بعضی حدیثون سی سمجھا جاتا ہی کہ یہہ دعا بعد تکبیر تحریمہ کی
پڑھتی تھی اور تکرار حمد کی اسلئی ہی کہ یہہ تمام امور کہ حمد انکی سر پر آئی ہی موجب حمد کی ہین اور اَنْتَ رَبُّنَا
وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فقط ابو عوانہ نی زیادہ کیا ہی اور طرف تیری فریاد لایا مین یعنی جو کوئی انکار حق کا کری اوسکی
[illegible] وفیصلہ کو تیری پاس لایا مین نہ غیر تیری کی پاس کہ وہ کاہن وغیرہ ہین اور جملہ انت الہی فقط مسلم نی زیادہ
کیا ہی [illegible] سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ [illegible] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ؂ ت قبول کی اللہ تعالیٰ نی

تعریف اوس شخص کے کہ تعریف کی اوسکے سبب تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہی سارے جہان کا نقل کی ہیہقی نی یعنی بعضی روایت مین یہہ دعا پڑہنی آئی ہی سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ر ترجمہ پاکی ہی اللہ کو جو پروردگار ہی عالمون کا پاک ہی اللہ ساتھ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہون مین نقل کی ہیہ ابو داؤد نسائی نی وَقَعَدَ الثُّلُثَ الْاَخِيْرَ مِنَ اللَّيْلِ فَنَظَرَ اِلَى السَّمَاۤءِ فَقَالَ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الْعَشْرَ الْاٰوَاخِرَ مِنْ اٰلِ عِمْرَانَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَامَ فَتَوَضَّأَ وَاسْتَنَّ فَصَلّٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اَذَّنَ بِلَالٌ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ۔ خ م د س ق ۔ اور بیٹہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچہلی تہائی رات مین پس دیکہا طرف آسمان کی پس پڑہا یہہ آیتین تحقیق بیچ پیدا کرنی آسمانونکی اور زمین کی اور آنی جانی رات دن کی البتہ نشانیان ہین واسطی صاحبون عقل کے پڑہین دس آیتین کہ آخر سورۂ آل عمران کی ہین یہان تلک کہ تمام کیا اوسکو پہر کہڑی ہوئی پس وضو کیا اور مسواک کیا یعنی بعد اوٹہنی کی سوتی سی یا وضو مین وقت ارادہ کُلی کی یا وقت کہڑی ہونی کی نماز مین پس پڑہین گیارہ رکعتین یعنی تہجد کی اور تین وتر کی پہر اذان دی صبح کی بلال نی پس پڑہین حضرت نی دو رکعتین یعنی سنت صبح کی پہر نکلی طرف مسجد کی پس نماز پڑہی صبح کی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی ف اختلاف رات و دن یہہ ہی کہ دن سی رات ہوتی ہی رات سی دن کبہی اوجالا ہوتا ہی کبہی اندہیرا کبہی گرمی کبہی جاڑا اور بعد لِاُولِي الْاَلْبَابِ کی باقی آیتین یون ہین اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَاۤ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ رَبَّنَاۤ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اور شرح ہدایہ مین ابن ہمام نی لکہا ہی کہ شعبی نی کہا پوچہی مینی عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس سی نماز تہجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دونون نی کہا تیرہ رکعت پڑہتی تہی آٹہ اونمین سی تہجد اور تین وتر اور دو سنت فجر کی ۱۲

ذکر العلی وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِي شَيْءٍ إِلَّا

فِي اٰخِرِهِنَّ ۔ خ م ۔ اور تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی آپ یعنی کبہی کبہی تیرہ رکعت وتر کرتی تہی اون

سی ساتہہ پانچ کی نہیں بیٹہتی تہی کسی رکعت میں یعنی بقصد سلام کی نہیں بیٹہتی تہی مگر بیچ آخر اونکی کی نقل کی یہہ بخاری

مسلم نی ف حنفی یہہ معنی کہتی ہیں کہ وتر انمین سی تین ہوتی تہی مگر دو رکعت تہجد کی کہ ملی ہوئی ہوتی تہین اوس سی

اونکو بہی اسی میں شمار کر کر پانچ وتر کہی ہیں واللہ اعلم کذا ذکر العلی وَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدٰى عَشْرَةَ

رَكْعَةً يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ۔ خ م ۔ اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ نماز پڑہتی تہی رات سی یعنی کبہی گیارہ رکعت وتر کرتی

تہی ساتہہ ایک کی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف یعنی پانچ دوگانی کہ پڑہتی اخیر دوگانی کی ساتہہ ایک رکعت

اور ملا لیتی ہیں وتر کرتی ساتہہ اس رکعت کی اوس دوگانی کو کہ پہلی ہوتا ہیں واقع میں تین ہوتی تہین مگر وتر اخیر ہی

سی ہوتا اسی لئی یوتر بواحدۃ کہا کذا ذکر العلی فَإِذَا قَامَ لِصَلٰوةِ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا وَحَمِدَ عَشْرًا وَسَبَّحَ عَشْرًا

وَاسْتَغْفَرَ عَشْرًا ۔ د س ق مص حب ۔ اور جب اوٹہی واسطی نماز رات کی یعنی تہجد کی اللہ اکبر کہی دس بار

اور الحمد للہ کہی دس بار اور سبحان اللہ کہتی دس بار اور استغفر اللہ کہتی دس بار نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ

ابن حبان نی وَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي ۔ د س ق مص ۔ عَشْرًا

حب ۔ اور پڑہتی یا اللہ بخش مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو اور عافیت دی مجکو یعنی دنیا کی بلیات سی کہ

بازرکہتی ہیں نعمتوں آخرت کیسی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور نقل کی ابن حبان نی یہہ دعا

دس بار پڑہتی وَيَتَعَوَّذُ بِاللّٰهِ مِنْ ضِيقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔ د س ق مص ۔ عَشْرًا حب

اور پناہ مانگتی ساتہہ اللہ کی تنگی مکان کیسی دن قیامت کی نقل کی یہہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی

اور نقل کی ابن حبان نی یہہ دعا دس بار پڑہتی ف یعنی پڑہتی اعوذ باللہ من ضیق المقام یوم القیامۃ اور لکہا ہی

سید جمال الدین محدث نی کہ لوگون پر ایسا تنگ ہوگا کہ اوسکی سختی اور ہول سی آرزو کرینگی دوزخ میں داخل ہونی کی اور شرح

حصن میں کہتی ہیں کہ حاضر ہوا میں حضرت عائشہ کی پاس پس پوچہا میں اونسی کہ ساتہہ کس چیز کی ابتدا کرتی تہی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم جب جاگتے رات کو پس کہا انہون نے کہ پوچھی تو نے مجھسے ایک چیز کہ نہین پوچھی کسی نے پہلے تیرے
بھی حضرت جب جاگتے رات کو اللہ اکبر دس بار پڑھتے اور الحمد للہ دس بار اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار اور
سبحان الملک القدوس دس بار اور استغفار پڑھتے دس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار اور اللہم انی اعوذ
بک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ دس بار پھر نماز پڑھتے کذا فی المشکوۃ پس یہہ عشرات سبع مقابلہ مین
مسبعات عشر کی یعنی صوفیہ کرام کے نزدیک سات سات بار دس چیزین پڑھی جاتی ہین کہ مشہور ہین ویسی ہی
چیزین دس دس بار پڑھی جاتی ہین واذا افتتح صلوۃ اللیل قال اللہم رب جبرئیل ومیکائیل
واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا
فیہ یختلفون اہدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم
م عہ حب ۔ اور جب شروع کرے نماز تہجد کی پڑھے یا اللہ پروردگار جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے
پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے تو حکم کریگا یعنی قیامت کو درمیان بندون
اپنے کے بیچ اوس چیز کے کہ ہین اوسمین اختلاف کرتے راہ دکہا مجکو اوس چیز کی کہ اختلاف کیا گیا ہے اوسمین
حق سے ساتھہ حکم اور توفیق اپنی کے تحقیق تو راہ دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے طرف راہ سیدھی کے [illegible]
اور ابن حبان نے ف اوسمین کہ اختلاف کرتے ہین یعنی دین حق مین جو اختلاف کرتے ہین [illegible]
کہ اہل حق کو نجات دیگا اور اہل باطل کو عذاب کریگا اور من الحق بیان ہے ما کا یعنی مختلف فیہ مین جو کچھہ کہ حق ہو مجکو اوسکی
راہ بتا اور اوسپر ثابت رکھہ کذا قال الطیبی والفخر واذا صلی الوتر ثلثا فیقرأ فی الاولی بسبح اسم
ربک وفی الثانیۃ قل یا ایہا الکافرون وفی الثالثۃ قل ہو اللہ احد ۔ د ت س
ا ق حب ی والمعوذتین ۔ دا ق ت حب ۔ اور جب پڑہے وتر تین رکعت پس پڑہے پہلی مین
سبح اسم ربک الاعلی اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون اور تیسری مین قل ہو اللہ احد نقل کی یہہ ابوداود
ترمذی نسائی احمد ابن ماجہ ابن حبان ابن سینے نے اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کی

احمد ابن ماجہ ترمذی ابن حبان نے بیچ ان کتابوں میں تین سورتین تیسری رکعت میں پڑھنین تو ہمرہ تفصیل ابن حبان

وَالْوِتْرُ بِتَسْلِيمَةٍ يَسِيرَةٍ ؕ ا ورپہہ ایسی کہ درمیان دو رکعت کے وتر کی پہلی ہوتی ہین اور درمیان نماز وتر

ساتہہ سلام پہیرنے کے فصل دے سلام لوگون کو نقل کی یہہ احمد نے اَوْ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِي اٰخِرِهِنَّ ؕ مس ی

یا نہ سلام پہیرے یعنی وتر کی نماز مین مگر بیچ آخرین رکعت وتر کی نقل کی یہہ نسائی ابن حسنی نے ف ملا علی قاری

لکہا ہے کہ ولا یسلم والے موافق روایت اور درایت کے ہے اور جس صورت مین او ہو تو تنویع روایت کے لیے ہے یعنی بعضی

روایت مین یون بہی آیا ہے کذا ذکر العلی اَوْ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ ؕ خ ھ ؕ اَوْ بِخَمْسٍ اَوْ بِسَبْعٍ ؕ قط سنی

اَوْ بِتِسْعٍ اَوْ اِحْدٰى عَشَرَةَ رَكْعَةً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ ؕ سنی یا وتر کرے ساتہہ ایک کے یعنی ایک دوگانہ

اوسمین ملا ہو نقل کی یہہ بخاری مسلم نے یا وتر کرے ساتہہ پانچ رکعت کے یا سات کے نقل کیا یہہ دارقطنی بیہقی نے

یا وتر کرے ساتہہ نو رکعت کے یا گیارہ کے یا زیادہ اس سے یعنی تیرہ رکعت نقل کی یہہ بیہقی نے ف یعنی

تین رکعت انمین سے وتر کی ہون اور باقی تہجد کی پس تہجد کی نماز کہ وتر کے ساتہہ ملی ہوئی ہوتی تہی کسی راوی نے سارے

نماز کو وتر کہا ہے اور نماز تہجد کی زیادہ تیرہ رکعت سے ثابت نہین ہوئی ہے یا وجود کہ اسمین بہی اختلاف واقع ہوا

بعضون نے لکہا ہے مع وتر اور سنت فجر کے تیرہ ہوتی تہین اور بعضون نے سوا سنت کے مگر صحیح یہہ ہے کہ

سوا سنت فجر کے وہ سب تیرہ ہوتی تہین کذا ذکر العلی والشیخ عبد الحق رح وَيَقْنُتُ فِي الْاٰخِرَةِ

اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ؕ مس ؕ اور دعاء قنوت پڑہے اخیر رکعت مین جب اوٹہاوے سر اپنا رکوع

سے نقل کیا یہہ حاکم نے ف یہہ حدیث موافق مذہب امام شافعی رح کی ہے اور امام اعظم صاحب رح نے اور بہت

حدیثون سے پہلی رکوع کے دعاء قنوت پڑہنی ثابت کی ہے چنانچہ شروح مین نقل کی گئین ہین کذا ذکر العلی رح

فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ

فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ اِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ

وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ ؕ عه حب مس

مص * وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ * مش * پس کہی یعنی یہہ دعاء قنوت پڑہی یا اللہ راہ دکہا مجکو بیچ اون لوگون کی
کہ راہ دکہائی تونی یعنی کہ مجکو ہدایت والون سی اور عافیت دی مجکو بیچ اون لوگون کی کہ عافیت دی تونی اور دوست
رکہہ مجکو اون لوگون مین کہ دوست رکہا تونی اور برکت دی میری لیئی اوس چیز مین کہ دی تونی اور بچا مجکو برائی
اوس چیز کیسی کہ مقدر کی تونی تحقیق تو حکم کرتا ہی یعنی جو چاہتا ہی اور نہین حکم کیا جاتا ہی تجہ پر اور تحقیق نہین ذلیل ہوتا
وہ شخص کہ دوست رکہا تونی اور نہین عزیز ہوتا وہ شخص کہ دشمن رکہا تونی برکت والا ہی تو ای رب ہماری اور برتر
ہی تو بخشش مانگتی ہین ہم تجہ سی اور رجوع کرتی ہین ہم طرف تیری نقل کی یہہ چارون نی اور ابن حبان نی اور حاکم ابن ابی
شیبہ نی اور رحمت خاص بہیجی اللہ حضرت نبی صاحب پر نقل کی یہہ نسائی نی **ف** یعنی نسائی کی روایت مین
بعد دعاء قنوت کی درود بہی پڑہنا آیا ہی اور سیوطی رح نی لکہا کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین یہہ درود بعد قنوت کی روایت
کیا ہی صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ اور نووی نی لکہا ہی کہ مستحب ہی اسی درود کا پڑہنا بعد قنوت کی اور مراد
برائی تقدیر کیسی یہہ ہی کہ تقدیر پر راضی نہو اور بی صبری کری اور جزع فزع ہو اور نووی نی لکہا ہی کہ اگر قنوت پڑہی
امام ہو تو ضمیرین جمع کی کہی مثلاً اہدنا بجای اہدنی کی اور سوا اسکی اسیطرح اور اگر [illegible] مکروہ
کیونکہ امام کو فقط اپنی نفس کیلئی دعا کرنی نچاہیئی اور مستحب ہی کہ اللہم انا نستعینک کی ساتہ [illegible]
ملالی اور چاہیئی کہ مقدم کری اسکو جیسی کہ تصریح کی ہی بعض علماء ہمارے نی اور ابن ہمام نی لکہا ہی کہ موخر کری
اسکو اسلئی کہ اتفاق کیا ہی صحابہ کرام نی اوپر اللہم انا نستعینک کی اور اگر کبہی یہہ دعا قنوت پڑہی اور کبہی وہ
تو بہی جائز ہی کذا ذکرہ [illegible] اور بعضی روایت مین یہہ دعا قنوت آئی ہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ
وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَ
يُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ
الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ [illegible]

وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ
نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَاِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ اِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

حصن حصین سے معنی یا اللہ بخش ہمکو اور مومن مردون اور مومن عورتون کو اور مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو
اور الفت ڈال درمیان دلون اونکی کی اور اصلاح کر درمیان اونکی یعنی سنوار امور دینکی اور حالتین دنیا کی کہ واقع ہین انمین
بسبب اسکی کہ ایک دوسری کی خبر لی اور مدد دی اونکو اوپر دشمنون اپنی کی اور دشمنون اونکی کی یعنی شیطان یا کفار
ای اللہ رحمت سی دور کر کافرون کو جو روکتی ہین راہ تیری سی اور جھٹلاتی ہین رسولون تیری کو اور لڑتی ہین دوستون
تیری سی یا اللہ خلاف ڈال درمیان باتون اونکی کی یعنی توکہ آپسمین اونکی خلاف واقع ہو اور اونکا توٹ جاوے
اور ڈگا قدم اونکی اپنی لڑائی مین ثابت قدم نرہین اور اوتار اوپر عذاب اپنا وہ جو نہین روکتا ہی تو اوسکو قوم
کافرون کسی سی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کی یا اللہ تحقیق ہم مدد مانگتی ہین تجھسی اور بخشش
مانگتی ہین تجھسی اور تعریف کرتی ہین اوپر تیری ساتھ بھلائی کی اور نہین ناشکری کرتی ہین نعمت تیری کی
الگ ہوتی ہین یعنی دلسی بیزار ہوتی ہین اور چھوڑتی ہین ہم یعنی ظاہر مین اوسکو کہ نافرمانی کرتا ہی تیری شروع کرتا ہون
مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنی والی مہربان کی یا اللہ تجھی کو عبادت کرتی ہین ہم اور تیری ہی لئی نماز پڑھتی ہین ہم
اور سجدہ کرتی ہین ہم اور طرف عبادت تیری کی کوشش کرتی ہین ہم اور طرف خدمت تیری کی دوڑتی
ہین ہم اور ڈرتی ہین ہم عذاب تیری سی کہ حق ہی اور امید رکھتی ہین ہم رحمت تیری کی تحقیق عذاب تیرا کہ حق ہی
ساتھ کافرون کی ملنی والا ہی نقل کی یہ ہو قوا ابن ابی شیبہ اور بیہقی نی **ف** دونو جای اللہم کی پہلی
بسم اللہ خاص بیہقی کی روایت مین آئی ہی اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ یہہ دونو صورتین قرآن کی ہین کہ تلاوت
انکی منسوخ ہوگئی تھی اور مدد مانگتی ہین یعنی طاعت کی کرنی پر اور ترک کرنی معصیت پر اور اوپر غالب ہونی
اوپر نفس اور شیطان اور تمام کافرون کی اذا ذکر الحجر وَاِذَا سَلَّمَ مِنْهُ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ
ثَلٰثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ صَوْتَهُ فِي الثَّالِثَةِ وَيَرْفَعُ بِهِ د مص قط رَبِّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ

فعہا او یہہ سبحان الملک القدوس پڑہتی وتر کا کہی پاک ہی پادشاہ نہایت پاک تین بار کہتی آواز اپنی کو تیسری دفعہ کی
اور بلند کرتی نقل کی یہہ نسائی ابو داود و ابن ابی شیبہ دارقطنی نی وہ پروردگار فرشتون کا اور جبرئیل کا ہی نقل کی یہہ
دارقطنی نے ف یعنی دارقطنی کی روایت مین آیا ہی کہ رب الملائکۃ والروح کو سبحان الملک القدوس کے
ساتہہ ملا کر کہتی ہی کذا ذکر العسقلانی اور یہہ دعا بھی بعد وتر کی پڑہتی اللّٰہم انی اعوذ برضاک من سخطک
وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی
نفسک ع ہ طس مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری ساتہہ خوشنودی تیری کے
غضب تیری سے یعنی مانگتا ہون یہہ کہ راضی ہووی تو اور غصہ نکری اور ساتہہ عافیت تیری کی عذاب تیری سے
اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ رحمت تیری کے عذاب تیری سے نہین گن سکتا ہون مین تعریف تیری تو ویسا ہی
ہی جیسی کہ تعریف کی تو نی اوپر نفس اپنی کی نقل کی یہہ چارون نے اور طبرانی نی اوسط مین اور ابن ابی شیبہ
ف یعنی نہین طاقت رکہتا مین کہ تعریف تیری لائق تیری بتفصیل ادا کرسکون بلکہ اجمالا کہتا ہون
کہ تو ویسا ہی ہے جیسی کہ تعریف کی تو نی اوپر اپنی کذا ذکر القاری اذا صلی رکعتی الفجر قرأ فی الاولی
قل یا ایہا الکافرون وفی الثانیۃ قل ہو اللہ احد ہ م حب ہ اور جب پڑہی دو رکعت
سنت فجر کی پڑہی پہلی رکعت مین قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ نقل کی یہہ مسلم ابن حبان نے او فی الاولی
قولوا آمنا باللہ الایۃ وفی الثانیۃ قل یا اہل الکتب تعالوا الایۃ ہ م یا پڑہی پہلی رکعت
قولوا آمنا باللہ ساری آیت اور دوسری مین قل یا اہل الکتاب تعالوا ساری آیت نقل کی یہہ مسلم نے
ف پہلی آیت ساری یون ہی قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراہیم واسمعیل واسحق
ویعقوب والاسباط وما اوتی موسی وعیسی وما اوتی النبیون من ربہم لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون
اور دوسری آیت ساری یون ہی قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم الا نعبد الا اللہ و
لا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشہدوا بانا مسلمون

وَيَقُولُ وَهُوَ جَالِسٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَاِسْرَافِيلَ وَمُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ مس ی ۔ اور پڑہی بعد سلام سنت فجر کے
حال یہہ کہ وہ بیٹھا ہوا ہو یا اللہ پروردگار جبرئیل کے اور میکائیل کی اور اسرافیل کے اور محمدؐ کی کہ نبی ہین خاص رحمت
بہیجی خدا اونپر اور سلام پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ تیری آگ سی پڑہی یہہ تین بار نقل کی یہہ حاکم ابن سنی نے
ثُمَّ لِيَضْطَجِعْ عَلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ ۔ د ت ۔ پہر چاہئی کہ لیٹی داہنی پہلو اپنی پر نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذ
نی ف یہہ لیٹنا آرام کی لئی ہے تا محنت قیام لیل کیسی آرام پاکر فرض بہ نشاط ادا کری یہ لیٹنا مستحب ہے
کذا ذکر العلی والفخر وَاِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ اَنْ نَزِلَّ

بیان نکلنی کی گہر سی

اَوْ نُزِلَّ اَوْ نَضِلَّ اَوْ نَظْلِمَ اَوْ نُظْلَمَ اَوْ نَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا ۔ عه مس ی ۔ اور جب نکلی گہر اپنی سی تو کہے
ساتہہ نام اللہ کے نکلتا ہون مین توکل کیا مینی خدا پر یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتہہ تیری اس سی کہ پہسلین
ہم یعنی گناہ بغیر قصد کے کرین یا پہسلاوین ہم یعنی غیر اپنی کو گناہ مین ڈالین یا گمراہ کرین ہم یا ظلم کرین ہم یا جہالت کرین
ہم کسی پر یا ظلم کئی جاوین ہم یا جہالت کی جاوی ہم پر یعنی لوگ ہمسی معاملہ کرین مانند معاملہ
جاہلون کے نقل کی یہہ چارون نی اور حاکم ابن سنی نی بِسْمِ اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَلتُّكْلَانُ عَلَى
اللّٰهِ ۔ مس ق ی ۔ ساتہہ نام اللہ کی نکلتا ہون مین نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر
ساتہہ مدد اللہ کی توکل اوپر خدا کی ہی نقل کیے یہہ حاکم ابن ماجہ ابن سنی نی بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ د ت س حب ی ۔ ساتہہ نام خدا کی نکلتا ہون مین بہروسا کیا مینی خدا پر نہین ہے
پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان
ابن سنی نی ف حدیث شریف مین آیا ہی جو کوئی گہر سی نکلنی کی وقت یہہ کلمات پڑہتا ہی کہا جاتا ہی اوسکے
لئی کہ راہ راست دکہایا گیا تو اور کفایت کیا گیا تو جمیع مہمات مین اور محفوظ رہا تو سب برائیون سی کنارہ
ہو جاتا ہی اوس سی شیطان اور باز رہتا ہی بہکانی گمراہ کرنی ایذا دینی سی اور دوسرا شیطان اوس

شیطان کی تسلی کے لئی کہتا ہی کیونکہ میسر ہوگا تجکو تسلط اور تعرض اوس شخص پر کہ کفایت اور ہدایت کیا گیا
اور محفوظ رہا سب برائیون سے اور مثل اسکی ترمذی نی روایت کی ہی کہ جب مدد مانگتا ہی بندہ ساتھ اللہ تعالی
کی اور نام مبارک اوسکی کی ہدایت کرتا ہی اللہ اوسکو اور راہ نیک دکھاتا ہی اور مدد کرتا ہی اوسکی بیچ امور دینی اور
دنیوی کے اور جب توکل کرتا ہی اور سونپتا ہی کام اپنا طرف اوسکی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی پس ہوتا ہی کافی
اوسکا ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ یعنی اور جو کوئی بھروسا کرتا ہی اللہ پر پس وہ کافی ہی اوسکو اور جو شخص کہتا ہی
لا حول ولا قوۃ الا باللہ بچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی برائی شیطان کیسی اور نہین مسلط کرتا ہی شیطان کو اوسپر کذا ذکر
الطیبی ما خرج صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللہم انی اعوذ
بک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجہل او یجہل علی ه د ق ه
حضرت ام سلمہ روایت کرتی ہین کہ نہین نکلتی تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم گھر میری سی کبھی مگر کہ اوٹھاتی تھی نظر اپنی طرف
آسمان کی پس کہتی تھی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری اس سی کہ گمراہ ہون مین یا گمراہ کیا جاؤن مین
یعنی اور کوئی مجھی گمراہ کردی یا پھسلون مین یا پھسلایا جاؤن مین یا ظلم کرون مین یا ظلم کیا جاؤن مین یا جہالت کرون مین
یا جہالت کیجاوی مجپر نقل کی یہہ ابو داؤد و ابن ماجہ نی فاذا خرج للصلوۃ قال اللہم اجعل فی قلبی نورا
وفی بصری نورا وفی سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن شمالی نورا وخلفی نورا واجعل لی نورا ه
خ م د س ق ه وفی عصبی نورا وفی لحمی نورا وفی دمی نورا وفی شعری نورا وفی بشری نورا
خ م س ق وفی لسانی نورا واجعل فی نفسی نورا واعظم لی نورا ه واجعلنی نورا
س مص ه یعنی جب نکلی گھر اپنی سی واسطی نماز فجر کی بعد پڑھنی سنت کی کہی راہ مین یا اللہ کر دل میری مین روشنی اور
بینائی میری مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور داہنی طرف میری روشنی اور بائین طرف میری روشنی اور پیچھی میری روشنی
اور کر واسطی میری روشنی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ نی اور انہون نی ایک روایت مین اسی دعا مین زیادہ
نقل کی ہین اور کر بیچ پٹھون میری کی روشنی اور بیچ گوشت میری کی روشنی اور لہو میری مین روشنی اور بالون میری مین روشنی اور جلد

میہ تھی بین روشنی نقل کی میہہ بہی بخاری مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ نی اور ایک روایت مین میہہ بہی زیادہ آیا ہی اور کر
زبان میری مین روشنی اور کر جان میری مین روشنی اور بڑی کر واسطی میری روشنی نقل کی میہہ مسلم نی اور نسائی و حاکم نی بیہقی
اسمین روایت کیا ہی اور کر مجکو روشنی ف کر دل میری مین روشنی کہ اچہی طرح احکام اللہ تعالی کی دریافت
کری اور اخلاق بری جگہہ نہ پکڑین اور مراد طلب کرنی نور اعضا سی یہہ ہی کہ روشن ہون ساتھہ نور معرفت اور
طاعت کی اور خالی ہون تاریکی جہالت اور گناہون اور غفلت کی سی اور کر واسطی میری روشنی اپنی روشنی بڑی
کہ گہیر لی سب اعضا کو پس گویا یہہ اجمال ہی بعد تفصیل کی اور کر مجکو روشنی یعنی نورانیت اپنی اسی تعیب کر ظاہر
و باطن و جسم و روح او سب طرفون میری کو گہیر لی بلکہ خود مجکو نور کر دی حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی
نی کتاب عوارف مین لکہا ہی کہ دیکہا مین نی ایک کو مواظبت کرتا ہو اس دعا پر مگر نزدیک اوسکی ایک برکت اور نورانیت
ہوتی ہی کذا ذکر العسلی و ھو اللّٰھم اجعل فی قلبی نورا و فی لسانی نورا واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری
نورا واجعل من خلفی نورا و من امامی نورا واجعل من فوقی نورا و من تحتی نورا اللّٰھم اعطنی نورا
ترجمہ یا اللہ کر دل میرے میں روشنی اور زبان میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین روشنی اور کر
بینائی میری مین روشنی اور کر پیچہی میری روشنی اور آگی میری روشنی اور کر اوپر میری روشنی اور نیچی میری روشنی یا اللہ
دی مجکو روشنی نقل کی میہہ مسلم ابوداؤد نسائی نی و عند دخول المسجد اعوذ باللّٰہ العظیم و بوجھہ
الکریم و سلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم د اور نزدیک داخل ہونی مسجد کی یہہ وقت اول
داخل ہونی کی پڑہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ اللہ بڑی کے اور ساتھہ ذات بزرگ اوسکی اور بادشا
ہت قدیم اوسکی کی شیطان راندی ہوئی سی نقل کی یہہ ابوداؤد نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب
آدمی مسجد مین داخل ہونی کی وقت یہہ دعا پڑہتا ہی تو شیطان کہتا ہی کہ یہہ محفوظ رہا مجہسی تمام دن کا
فی المشکوٰۃ ادب داخل ہونی مسجد کی یہہ ہین کہ دایان پانو پہلی رکہی اور بایان پیچہی اور نکلنی کی وقت بایان
پانو پہلی نکالی اور دایان پیچہی منقول ہی کہ ایک مرتبہ حاتم نی پہلی بایان پانو مسجد مین رکہا تو بیہوش ہوکر گر پڑا

اور نکلی کہیں اگر اور دایان پانو رکہا پس لوگون نی سبب اسکا پوچہا فرمایا کہ چہوڑا تہا مینی ایک ادب ادبون سے
ڈرا مین کہ سلب کری اللہ تعالی نعمت ولایت اور فضل کے جیسی او مشہور ہی کہ سفیان ثوری رح نی بایان پانو
پہلی مسجد مین رکہا تہا اونکی استاد نی تنبیہا ثور کہا یعنی بیل ہی کہ ادب مسجد کا نہین جانتا جیسی سفیان ثوری مشہور
ہوئی پس حال اولیاء اللہ کا اتباع شرع شریف مین یہہ تہا کہ مستحب کی ترک سی ڈرتی تہی اور ملامت کرتی تہی تہیہ
کرنا م فقیری کار کہہ کر بالکل شریعت کو ترک کرتی ہی اور ادب مسجد کا یہہ ہی کہ کلام دنیا کا بلا ضرورت نکری اشباہ النظائر
مین لکہا ہی کہ کلام مباح کرنا مسجد مین ایسا عملون کو کہوتا ہی جیسی آگ لکڑیون کو جلاتی ہی بلکہ چاہیئی کہ جیکا متوجہ اللہ کے
طرف رہی کذا ذکر العلی اور سنت سی ہی یہہ کہ اچہی ہیئت بنا دی نماز کی لئی اور زینت کری اور چلنی مین پاس پانو
رکہی و قاسی دوڑی نہین اور نیچی نظر رکہی اور پست کری آوازکو اور متوجہ رہی راہ پر اور کہیلی نہین اور کلام برا نکری
اور نظر بد کسی پہ نہ ڈالی اور تشبیک نکری یعنی انگلیان انگلیون مین نہ ڈالی غرض کہ حتی المقدور پرہیز کری اون چیزون سے
کہ پرہیز کرتا ہی اوس سی مصلی کیونکہ جیسی ارادہ نماز کا کیا ہی گویا کہ نماز ہی مین ہی جب داخل ہونی لگی مسجد مین دایان
پانو رکہہ کر دعا مذکور پڑہی اور اوسمین مشغول رہی ذکر الہی مین اور نماز مین اور پڑہنی قرآن اور علوم دینی مین اور امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر مین کذا فی وظائف النبی وَاِذَا دَخَلَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ [illegible] ق
حب مس ی اور جب داخل ہووی مسجد مین پس چاہیئی کہ سلام بہیجی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی
ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی وَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ
مد دس ق حب مس ی اور چاہیئی کہ کہی یا اللہ کہول میری لئی دروازی رحمت اپنی کے نقل کی مسلم
نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ
رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ [illegible] یا اللہ کہول ہماری لئی دروازی رحمت اپنی کے
[illegible] نماز کی ہو یا نماز مین حقائق نماز کی کہلین اور آسان کر ہماری لئی دروازی رزق اپنی کی یعنی اقسام
رزق [illegible] بی مشقت اور بی طلب کی حاصل ہون نقل کی ابن ماجہ ابو عوانہ نی اَنْ تَقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ

یہہ بھیج حضرت محمد پر اور تابعدار ون حضرت محمد پر نقل کی یہہ ابن خزیمہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ

فَضْلِكَ ۔ مص ت ق مه ۔ یا اللہ بخش میری لئی گناہ میری اور کہول میری لئی دروازی برکت اپنی کی

نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ ترمذی ابن ماجہ ابن خزیمہ نی وَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ۔ خ م ۔ اور نہ بیٹہی

یہان تلک کہ پڑہی دو رکعت نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اس نماز کو تحیۃ المسجد کہتی ہین اور اسی حدیث سے

امام شافعی رح نی واجب ہونا اس نماز کا ثابت کیا ہی اور ہماری نزدیک مستحب ہی اور علماء رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ

اگر مسجد مین آکر قضا نماز پڑہی یا سنتین یا اور نماز تو بہی اسکا ثواب حاصل ہوگا اور اگر وقت کراہت نماز

نفل کا ہو تو قضا نماز پڑہی اگر اسکے ذمہ ہو اور نہین تو پڑہی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

اور اولی ہی کہ جب مسجد مین آوی نیت اعتکاف کی کرلی کہ اعتکاف کیا مینی جب تک مسجد مین ہون اور کبہی من طواف

اوسکا قائم مقام تحیۃ المسجد کی ہوجاتا ہی کذا ذکر الفخر والعلی وَاِنْ سَمِعَ مَنْ يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ

لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهٰذَا ۔ م د ق ۔ اور اگر سنی کوئی آواز اوسکی

کہ ڈہونڈہتا ہی گم ہوئی چیز کو مسجد مین یس چاہئی کہ کہی نہ پہیری اوسکو اللہ تجہپر اسلئی کہ تحقیق مسجدین نہین بنائی گئین

ہین اسلئی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ابن ماجہ نی ف ظاہر یہہ ہی کہ دعا کی ساتہہ اس خبر جانیکو زبانی اور

زبان سی دعا کری نہ دلسی اوسکی تنبیہ کی لئی کہ پہر مسجد مین ایسی حرکت [illegible] اور اگر دلسی بہی اسلئی کری کہ

یہہ شخص اپنی کام کی سزا کو پہونچی کچہہ بعید نہو واللہ اعلم اور ندا [illegible] نہین وہ چیز کہ مسجد اوسکی لئی نہین

بنائی گئی ہی مانند بیچنی مول لینی کی اور کلام دنیا کی اور بیٹہنی اور لکہائی کی لکہنی کے اور لڑکی پڑہانی کی

باجرت اور ایسی ہی جو چیز نماز پڑہنی والی کا [illegible] یہان تلک کہ کہا ہی بعضی علما ہمارے نی کہ آواز بلند

کرنی اگرچہ ساتہہ ذکر کی ہو حرام ہی مسجد مین [illegible] ہی بعضی اگلی عالم منع کرتی تہی اور حرام کہتی تہی تصدق

کرنا اس سائل پر کہ مسجد مین پکار کر گڑگڑا کر مانگی کذا ذکر العلی والفخر وَاِنْ رَاٰى مَنْ يَبِيعُ اَوْ يَبْتَاعُ

فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ ۔ ت ن حب مس ۔ اور اگر دیکہی اوس شخص کو کہ بیچتا ہے

یا خریدیا ہی حدیث میں پس چاہئی کہ کہی ۔ فائدہ ۔ دی اسد سوداگری تری مین نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم ابن ماجہ [illegible]

وَاِذَا اَذَّنَ اَشْفَعَ [illegible] کَلِمَةً کَلِمَةً مَعْرُوْف عہ امہ اور اذان انیس کلمہ مشہور ہی نقل کی [illegible]

اور احمد اور ابن خزیمہ نے ف یہی مذہب امام شافعی اور مالک کا ہی کہ شہادتین دو دو بار آہستہ کہتی ہین

اور پہر دو دو بار پکار کر اسکو ترجیع کہتی ہین اور امام اعظم صاحب کی مذہب مین پندرہ کلمی ہین اور حدیثون مشہور

تو ہی سے ثابت کئی ہین اور اذان سنت موکدہ ہی پانچون نمازون اور جمعہ کی لئی کذا ذکرالفخر وَیُزَادُ فِیْ اَذَانِ

الصُّبْحِ اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَیْنِ د قط مہ اور زیادہ کیا جاوی اذان صبح مین کہ نماز بہتر ہی

نیند سی دو بار نقل کی یہہ ابو داؤد دارقطنی ابن خزیمہ نی وَاِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَلْیَقُلْ کَمَا یَقُوْلُ ع

ی اور جب سنی کوئی موذن کو یعنی اذان اوسکی پس چاہئی کہ کہی جیسکہ کہتا ہی وہ نقل کی یہہ صحاح ستہ نے

اور ابن سنی نے ف یعنی جو کلمی کہ موذن کہی بعینہ سننی والا بہی بعد اوسکی کہی جواب دینا موذن کا سننی والی

پر واجب ہی اگرچہ جنبی ہو اور اگر کئی موذن اذان کہین ضرور جواب دینا اول ہی کا ہی اور جو سننی والا مسجد مین

[illegible] واجب نہین کذا فی فتاوی قاضیخان اور یہہ جواب دینی پڑہنی والی قرآن کی دو قول ہین مختار یہہ ہی کہ

جواب دی [illegible] کذا ذکرالفخر [illegible] زبان سی جواب دیا اور مسجد مین بلا عذر نہ حاضر ہوگا جواب نہین ادا ہوگا

پس چاہئی کہ زبان سی [illegible] چاہئی کہ مسجد [illegible] حاضر ہو جب جواب پورا ادا ہوگا کذا فی وظائف النبی وَیَقُوْلُ

الحَیْعَلَتَیْنِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ خ م د س اور کہی جواب مین پیچھی حی علی الصلوۃ اور حی

علی الفلاح کی لاحول ولاقوۃ الا باللہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے ف مشہور جمہور علما کا یہہ ہی

کہ بعد حیعلتین کی لاحول پڑہی مگر پہلی حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ یہان بہی مثل کہنی موذن کی کہی پس احتمال کہتا ہی

کہ [illegible] طرح جواب دی [illegible] طرح اور کتاب ترجمہ مین ایسا [illegible] ماشاء اللہ کان وما لم یشأ لم یکن نقل کیا ہی کچہہ اصل صحیح حدیثون [illegible]

[illegible] جاتی ہی مگر فتاوی عالمگیری مین غرائب سی نقل کیا ہی ہو الصحیح واللہ اعلم کذا قال الفخر اور جب کہی موذن الصلوۃ خیر من النوم

کہی جواب مین صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ خیر من النوم اللہم [illegible] اور تکبیر مین قد قامت الصلوۃ [illegible]

کہی اَتَاہُمَا اللّٰہُ وَآدَاہُمَا کذا فی وظائف النبی اِذَا قَالَ ذٰلِکَ مِنْ قَلْبِہٖ دَخَلَ الْجَنَّۃَ * م د س ن * جب کہ کوئی
یعنی جواب اذان کو نہ دل اپنی سی یعنی ساتھ اعتقاد اور اخلاص کے داخل ہوگا بہشت مین نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی نے

مَنْ قَالَ حِیْنَ یَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا غُفِرَ لَہٗ ذَنْبُہٗ * م ع ہ ی *
جو کوئی کہی جب سنی موذن کو یعنی اوائل اذان مین شروع کی وقت یا بعد فراغت کی کہ گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین
کوئی معبود مگر اللہ اکیلا نہین شریک کوئی اوسکا اور تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی راضی ہوا مین
ساتھ اللہ کی ازروی رب ہونی کی اور ساتھ محمد کی ازروی رسول ہونی کی اور ساتھ اسلام کی ازروی دین
ہونی کی بخشی جاتی ہین اوسکی لئی گناہ اوسکی نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی اور ابن سنی نے مَنْ قَالَ

مِثْلَ مَقَالِہٖ یَعْنِی الْمُؤَذِّنَ وَشَہِدَ مِثْلَ شَہَادَتِہٖ فَلَہُ الْجَنَّۃُ * ص * جو کوئی کہی مانند کہنی اوسکی
مراد کلمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ ضمیر مقالہ کی موذن اور گواہی دی یعنی وحدانیت اور رسالت پر وقت جواب
دینی شہادتین کی مانند گواہی دینی موذن کی پس اوسکی لئی بہشت ہی نقل کی یہہ ابو یعلی نی وَکَانَ اِذَا سَمِعَ

الْمُؤَذِّنَ یَتَشَہَّدُ قَالَ وَاَنَا وَاَنَا * د حب مس * اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتی تہی
موذن کو کہ شہادتین کہتا ہی فرماتی تہی اور مین بہی گواہی دیتا ہون [illegible] گواہی دیتا ہون نقل کی یہہ ابو داود
ابن حبان حاکم نی **ف** تکرار انا کی واسطی جواب شہادتین کی ہی یعنی جب موذن اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اور اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہتا تہا حضرت اوسکی جواب مین انا انا فرماتی تہی کذا ذکرہ العلی ثُمَّ لِیُصَلِّ

عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ یَسْئَلِ اللّٰہَ لَہُ الْوَسِیْلَۃَ * م د ت س سنی * پہر درود
بہیجی یعنی بعد فراغت پانی کی جواب اذان سی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر مانگی خدا سی واسطی پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کی مقام وسیلہ نقل کی یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی ابن سنی نی **ف** مراد وسیلہ سی ایک حیثیت
مین قرب درگاہ الٰہی کا ہی اور بلندی درجی کی نزدیک اللہ تعالی کی اور بعضی کہتی ہین مراد وسیلہ سی مقام شفاعت ہے

دن قیامت کی اور بعضون نی کہاہی کہ وہ مکان ہی مکانون جنت سی جیسی کہ حدیث شریف مین آیاہی کہ پہر مانگو میری لئی
اللہ سی وسیلہ کہ وہ ایک مکان ہی جنت مین کہ نہین لائق ہی مگر واسطی ایک بندی کے بندون اللہ کے سی اور مین امید
رکہتاہون کہ وہ مین ہونگا پس جسنی میری لئی وسیلہ مانگا واجب ہوئی اوسکی لئی شفاعت میری کذا ذکرہ الشیخ
والعلی اور وسیلہ یون مانگی یقول اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ
اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ خ عہ حبشی
اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ حبشی کہی سننی والا یا اللہ پروردگار اس پکار پوری کی اور نماز حاضر کی دی محمدؐ کو
وسیلہ اور فضیلت اور اوٹہا اوسکو مقام محمود مین وہ جو وعدہ کیاہی تو نی اوس نقل کی بخاری نی اور چارون نی
اور ابن حبان اور بیہقی نی اور بیہقی نی یہہ جملہ بہی زیادہ نقل کیاہی کہ تحقیق تو نہین خلاف کرتاہی وعدی مین ف
مراد دعوت تامہ سی بلانا طرف توحید کی ہی یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یا کلمات اذان کی مراد مین اوس
کہ نماز کی طرف بلاتی ہین اور فضیلت یعنی قدر و مرتبہ بلند سب خلائق پر اور ظاہر یہہ ہی کہ فضیلت عطف تفسیری
وسیلہ کا ہی [illegible] کو کہتی ہین یا مرتبہ دوسرا ہی سوای وسیلہ کی مقام محمود یعنی وہ مقام
کہ تعریف کیا جاوی اوس [illegible] اسکی زبان پر اور رشک لیجاوین تمام خلق اور وہ مقام قرب
اور شفاعت کا ہی کہ حضرت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم اوس مقام مین کہڑی ہوکر شفاعت کرینگی اور
اولین و آخرین حیران اور سرگردان ہونگی اور کوئی انبیا اور رسولون مین سی جرأت اوس مقام کیسی دم نہین
مارسکنی کا مشہور تر قول بیان مقام محمود کا [illegible] بہت سی قول علما نی لکہی ہین اور وہ جو وعدہ
کیا ہی لائق یعنی آیت عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا مین اگر کوئی کہی کہ جب اللہ تعالی نی وعدہ فرمایا
اور وعدی کی وفا کی کیا احتیاج جواب یہہ کہ امت بہی ثواب پاوی یا تواضعًا اور کسر نفسی سی حضرت نی فرمایا کہ باوجود
اس وعدی کی بہی احتیاج نی نیاز سی رکہتاہون کذا ذکرہ العلی والشیخ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جسنی یعنی سنی اذان کی یہہ دعا پڑہی لائق اور واجب ہوئی اوسکو شفاعت میری دن قیامت کی کذا

ما من مسلم يسمع النداء بالتكبير فيكبر ويقول أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد
أن محمدًا رسول الله ثم يقول اللهم أعط محمدًا الوسيلة والفضيلة واجعله في الأعلين
درجته وفي المصطفين محبته وفي المقربين ذكره إلا وجبت له الشفاعة يوم القيامة

طب، نہیں کوئی مسلمان کہ سنے اذان یعنی اللہ اکبر کہے موذن اور اللہ اکبر کہے سننے والا اور کہے سننے والا
جواب موذن کا جب کہ شہادتین سنے اس طرح اشہد ان لا الہ الا اللہ اور اشہد ان محمدًا رسول اللہ
پھر کہے یعنی بعد فراغت اذان کی اور تمام کرنے جواب کے یا اللہ دے حضرت محمد کو وسیلہ اور فضیلت اور کر انکو
بیچ بلندترین مرتبہ والوں کے مرتبہ اونکا یعنی ثابت رکھ درجہ اونکا اعلیٰ علیین در بیچ رسولوں میں اور کر بیچ دل
برگزیدوں کی محبت اونکی اور کر بیچ زبان مقربوں کی یعنی انبیا اور ملائکہ کی ذکر اونکا مگر واجب ہوئی
اوسکے لیے شفاعت دن قیامت کی یعنی نہ کریگا کوئی مسلمان جو کہ مذکور ہوا مگر کہ واجب ہوگی اوسکے لیے شفاعت
حضرت کی نقل کی یہ طبرانی نے من قال حين ينادي المنادي اللهم رب هذه الدعوة القائمة والصلوة
النافعة صل على محمد وارض عني رضا لا تسخط بعده استجاب الله دعوته ط

طس ی، جو کوئی کہے جس وقت کہ اذان دے موذن یعنی وقت شروع اذان کے پڑھے یا بعد فراغت کے یا اللہ پروردگار
اس پکار ہمیشہ رہنے والی کی اور اے پروردگار اس نماز فائدہ دینے والی کی یعنی پہنچنے والا اوسکا ثواب بیچ
نجات پانے رحمت خاص بھیج اوپر محمد کے اور راضی ہو مجھ سے یعنی ساتھ تھوڑے عمل کے راضی ہونا کہ نہ غضب
ہووے تو پیچھے اوسکے قبول کرتا ہے خدا دعا اوسکی یعنی جو کوئی وقت اذان کے ان کلمات کو پڑھکر دعا کریگا
دعا اوسکی قبول ہوگی خواہ یہ دعا ہو یا اور ہو نقل کیا یہ احمد اور طبرانی نے اوسط میں اور ابن سنی نے

من نزل به كرب أو شدة فليتحين المنادي فإذا كبر كبر وإذا تشهد تشهد وإذا قال
حي على الصلوة قال حي على الصلوة وإذا قال حي على الفلاح قال حي على الفلاح ثم يقول
اللهم رب هذه الدعوة الصادقة المستجاب لها دعوة الحق وكلمة التقوى أحينا

وَاَمِتْنَا عَلَیْهَا وَابْعَثْنَا عَلَیْهَا وَاجْعَلْنَا مِنْ خِیَارِ اَهْلِهَا اَحْیَاءً وَاَمْوَاتًا ثُمَّ یَسْئَلُ اللّٰهَ حَاجَتَهُ حصن

ت یعنی جس نے پیا اوس کی ہم یا تحقیق [illegible] تو اسکے وقت سنوکا یعنی منتظر وقت اذان کا ہوئی پس جب سنی کہی

موذن اللہ اکبر کہی تو بھی اللہ اکبر اور جب سنی شہادتین کہی موذن سے شہادتین کہی سنی والا اور جب کہی موذن حی

علی الصلوٰۃ کہی سنی والا حی علی الصلوٰۃ اور جب کہی موذن حی علی الفلاح کہی سنی والا حی علی الفلاح پھر کہی سننی والا

یعنی بعد جواب دینے ساری اذان کی پڑھی یہہ دعا یا اللہ پروردگار اس دعا سچی مقبول کی کہ دعا حق ہی اور کلمہ

تقویٰ کا ہی زندہ رکھہ ہمکو اسپر یعنی مستقیم رکھہ اسکی اعتقاد پر اور عمل پر بمقتضای اسکے زندگی مین اور مار ہمکو

اسپر اور اوٹھا ہمکو اسپر اور کر ہمکو بہترین اہل دعا مین سے یعنی کر ہمکو جملہ مومنین کامل سے حالت زندگی مین اور

حالت موت مین پھر مانگی خدا تعالی سے حاجت اپنی کہ جسمین مبتلا ہی نقل کیا یہہ حاکم ابن سنی نی ف

کلمہ تقویٰ کا ہی یعنی کلمہ تقویٰ والون کا ہی جو تقویٰ کرتی ہین شرک سی یا اضافت کلمہ کی تقویٰ کی طرف اسلئے ہی

کہ اسکی سبب سی آدمی آگ سی بچتا ہی اور مراد دونو جملون سی کلمہ شہادتین کا ہی کذا ذکر العلی والدعاء

بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ لَا یُرَدُّ ۔ د ت س حب عو ۔ فَادْعُوْا ۔ ص ۔ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ

الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ۔ ت ۔ اور دعا درمیان اذان اور تکبیر کی رد نہین کیجاتی نقل کیا

ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابو یعلی نی اور ایک روایت مین ابو یعلی نی بعد اسکی یہہ بھی نقل کیا کہ پس دعا

کرو پس مانگو اللہ تعالی سے عافیت دنیا اور آخرت مین نقل کیا یہہ ترمذی نی یعنی بجای فادعوا کی ف ظا

اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ دعا قبول ہوتی ہی درمیان اذان اور تکبیر کی خواہ متصل اذان کی ہو یا فرق سی مگر

متصل اولی ہی تا موافق ہو جی اس حدیث الدُّعَاءُ مُسْتَجَابٌ عِنْدَ النِّدَاءِ کی یعنی دعا قبول ہوتی ہی نزدیک

اذان کی [illegible] اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ

الصَّلٰوۃُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ ۔ ق مہ ت ۔ اور تکبیر میں [illegible]

اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ گواہی دیتا ہوں میں یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کی ہیں آؤ تم
نماز پر آؤ تم مراد ولی پر تحقیق قائم ہوئی نماز تحقیق قائم ہوئی نماز اللہ بہت بڑا ہی اللہ بہت بڑا ہی نہیں کوئی معبود
مگر اللہ نقل کی یہہ احمد ابو داؤد و ابن ماجہ ابن خزیمہ ترمذی نے ف یہہ موافق مذہب شافعی کی ہی اور مذہب امام اعظم
رحمہ اللہ کے میں تکبیر کی بہی کلمے دو دو ہیں جیسا کہ حدیث ابی محذورہ سے ثابت ہوتی ہی اور امام طحاوی نے کہا ہی کہ متواتر آثار
سے ثابت ہی کہ بلال تکبیر دو دو بار کہتے تھے مرتے دم تک اور یہہ حدیث اگر صحیح ہو تو منسوخ ہی ساتھ حدیث ابی محذورہ کی کذا ذکر

العلی اذھبی کان الاذان الا فی الترجیع وبزیادۃ قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ اعاد
[illegible] اقامت اذان کی ہی مگر بیچ ترجیع کی اور زیادتی قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ کی نقل کی یہہ احمد
[illegible] اور ابن خزیمہ نے ف مگر بیچ ترجیع کی یعنی تکبیر میں ترجیع نہیں یعنی شہادتین مکرر نہیں کی جاتی
ہیں تکبیر میں مثل اذان کی پس اس صورت میں اذان کی انیس کلمے ہوئے جیسا کہ مذہب شافعی میں ہی اور تکبیر کی سترہ کلمے
جیسا کہ مذہب حنفی میں ہی کذا ذکر العلی وَاِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْمَکْتُوْبَۃِ حب ت قال م

عه حب بَعْدَ التَّکْبِیْرِ م ت وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَ
اَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ
اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا
لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ
اِلَيْكَ اَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ م عه حب

ط اور جب کھڑا ہوتے کوئی طرف نماز فرض کی نقل کی یہہ ابن حبان ترمذی نے کہی نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی
اور ابن حبان نے بیچ تکبیر تحریمہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نے یعنی سوا حدیث کا بعضوں نے قال کہا اور بعضوں نے

کیا اسد اوسکی جہہ ہی متوجہ کیا میں نی منہہ اپنا طرف اوس ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون اور زمین کو درحالیکہ تابع
کرنی والا ہون اور نہیں ہون میں شرک کرنیوالون سی تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندہ رہنا میرا اور مرنا میرا واسطے
خدا پروردگار عالمون کے ہی یعنی جس چیز پر کہ حالت زندگی میں ہون اور جس پر کہ مرونگا یعنی طاعت اور ایمان
سب خالص خدا کی لئی ہی نہیں کوئی شریک اوسکا اور ساتہہ اسیکے یعنی ساتہہ توحید اور اخلاص کے
حکم کیا گیا ہون میں اور میں مسلمانون سی ہون یا اللہ تو پادشاہ ہی نہیں کوئی معبود مگر تو تو پروردگار میرا ہے
اور میں بندہ تیرا ہون ستم کیا میں نی جان اپنی پر یعنی بسبب قصور کرنیکی بندگی اور اطاعت میں اور اقرار
کیا میں نی ساتہہ گناہون اپنی کی یعنی بسبب امید مغفرت کی کہ فرمایا ہی تو نی کہ جو کوئی معترف گناہون کا ہوکر میری درگاہ
میں آتا ہی بسبب صدق اوسکی کی بخشتا ہون میں پس بخش میری لئی گناہ میری سب یعنی صغیرہ ہون یا کبیرہ
خطا سے ہون یا عمدا تحقیق نہیں بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو اور راہ دکہا مجکو طرف اچہی خلقون کی نہیں راہ دکہاتا طرف اچہی
خلقون کی کوئی مگر تو اور دور کر مجہسی بری اخلاق نہیں دور کرتا مجہسی بری اخلاق مگر تو حاضر ہون میں خدمت تیری میں اور بجا لاتی ہون حکم تیرا
میں اور تمام بہلائیان بیچ ہاتہہ تیری کی ہین یعنی تیری قبضہ قدرت مین ہین اور برائی نہین نسبت کیجاتی طرف تیری
میں بسبب تیری موجود ہون اور طرف تیری رجوع کرتا ہون میں بابرکت ہی تو اور بلند ہی تو بخشش چاہتا ہون

ف

میں تجہسی اور توبہ کرتا ہون میں طرف تیری نقل کیے یہہ مسلم اور چارون نی اور ابن حبان طبرانی نی
واسطی رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ جہگڑا ساتہہ خلق کی ترک کری اور راضی رکہی
اونکو رنج و راحت میں اور سہیل تستری رحمہ اللہ نی لکہا ہی کہ ادنی مرتبہ حسن خلق کا یہہ ہی کہ خلق سے
جفا کہینچی اور بدلا نہ لی اور رحمت اور شفقت کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لئی اور برائی نہین نسبت کیجاتی
طرف تیری یعنی اگرچہ خالق شر کا بہی اللہ ہی ہی مگر بپاس ادب کی نہیں کہا جاتا خالق الشر جیسیکہ خالق
القردۃ یعنی پیدا کرنی والا بندرون کا نہین کہا جاتا یا یہہ معنی ہین کہ شر تیری درگاہ میں مقبول نہین اور اوس
سی تقرب نہین حاصل ہوسکتی بلکہ اچہی بات کو قبول کرتا ہی جیسیکہ فرمایا ہی الیہ یصعد الکلم الطیب یعنی

اوسکی چڑہتی ہین باتین اچھی اور تکبیر کی بعد جو دعا پڑہتی ہین اوسکو دعاء استفتاح کہتی ہین وہ کتنی وجہ صحیح سی روایت کی گئی ہی کہ ہر وقت مین حضرت مختلف پڑہتی تہی یعنی کبہی کوئی کبہی کوئی نہ یہہ کہ سبکو ہمیشہ پڑہتی تہی اور اگر کوئی جمع بہی کری جائز ہوگی اور یہہ جو اختیار کیا ہی بعض مشائخ نی کہ پڑہتی ہین وجہت وجہی کو پہلی شروع کرنی نیت کی پس وہ خلاف روایت اور درایت کی ہی اور لازم آتی ہی اسمین تاخیر تکبیر کی اقامت کے نزدیک قائم ہونی جماعت کی کذا ذکرہ العلی و الفقیر اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ ع خ م د س ق ق یا اللہ دور ہی ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میری کی جیسی کہ دوری ڈالی تونی درمیان مشرق اور مغرب کی یا اللہ دہو گناہ میری ساتہہ پانی اور برف اور اولی کی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی ف دونو جا ہی مراد مبالغہ ہی مٹ جانی گناہون مین اسطرح کہ مشرق مغرب مین بڑا فرق ہی اسی طرح گناہ دور ہون اور جو کپڑا تین چیزون سی کئی بار دہویا جاتا ہی نہایت صاف ہوتا ہی اسیطرح محکو پاک کر اور طرح طرح کی بخششین نازل کر یہہ بطریق تمثیل کے فرمایا ہی حقیقت اسکی مراد نہین کذا ذکرہ العلی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ع د ت ق مس ط مو هر پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کے اور بابرکت ہی نام تیرا اور بلند ہی بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی ابن ماجہ حاکم طبرانی نی اور موقوفا مسلم نی ف مذہب امام اعظم اور محمد رحمہما اللہ کا اور ظاہر مذہب امام مالک و امام احمد رحمہما اللہ یہہ ہی کہ بعد تکبیر تحریمہ کی سبحانک اللہم آخر تک پڑہی اور وجہت وجہی آخر تک نہ پڑہی اور نزدیک ابو یوسف کے یہہ ہی کہ دونو پڑہی اور مختار طحاوی کا بہی یہی ہی مگر سبحانک پہلی پڑہنا اولی ہی اور ہر ایک سند حدیث کی تہی مین طعن ذکر کی اور شرح مین اس مقام کو دیکہی کذا ذکرہ الفقیر اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا م ت س اللہ بہت بڑا ہی اور تعریف [illegible]

اور ساتھہ پاکی کی یاد کرتا ہون مین اسکو صبح اور شام مین نقل کیا اسکو مسلم ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا

طَيِّبًا مُبَارَكًا ٭ م د مق ٭ فيه د نس ٭ سب تعریف اللہ کی لئے ہے تعریف بہت

پاک یعنی آمیزش ریاسی نا بابرکت نقل کی اسکو مسلم ابو داؤد و نسائی نی اور ایک روایت مین ابو داؤد نسائی نے

لفظ فیہ کا بہی زیادہ کیا ہی معنی دہی ہین اصلی کہ وہان فیہ مقدر ہی اور یہان مذکور ہی اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ

ذَنْبِيْ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَنَقِّنِيْ مِنْ خَطِيْئَتِيْ كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ مِنَ الدَّنَسِ ط ٭

یا اللہ دوری ڈال درمیان میری اور درمیان گناہون میرے کے جیسی کہ دوری ڈالی تونی درمیان مشرق اور مغرب

کی اور پاک کر مجھکو گناہون میرے سے جیسی کہ پاک کیا تونی کپڑی کو میل سی نقل کیے اسکو طبرانی نی وَفِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

د ٭ اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا ثَلٰثًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا ثَلٰثًا سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ثَلٰثًا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ ٭ د ق حب مس مص ستی ٭ اور بیچ

نماز نفل مین نقل کی اسکو ابو داؤد نی یعنی مخصوص ہونا اس دعا کا نفل مین فقط روایت ابو داؤد مین آیا ہی اللہ بہت

بڑا ہی بڑا تین بار پڑہی سب تعریف اللہ کو ہی بہت پڑہی تین بار پاکی بیان کرتا ہون اسکی صبح اور شام مین

تین بار پڑہی پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ اللہ کی شیطان راندہی ہوئی سی تکبر اسکی سی اور سحر اسکی سی اور وسوسہ

اسکی سی نقل کی اسکو ابو داؤد و ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ بیہقی نے **ف** اکثر استعمال تطوع کا

غیر سنتون رواتب یعنی غیر مقرری مین آتا ہی اور لفظ الرجیم کا فقط ابن ماجہ اور بیہقی نی نقل کیا ہی مراد پہلی لکہی

جاتی ہی اور مراد نفخ سی کبر شیطان کا ہی یعنی تکبر اور خود پسندی کہ شیطان آدمی کو اس ورطہ مین ڈالتا ہی پس وہ

اپنی کو اوروں سی بڑا جانتا ہی اور اوروں کو حقیر گنتا ہی اور مراد نفث سی سحر ہی کہ شیطان آدمی پر سحر کر کر اپنا تابعدار

کر لیتا ہی یا باعث ہوتا ہی سحر پر کہ لوگون سی سحر کروا تا ہی کذا ذکرہ العلی والفقر سُبْحَانَ ذِی الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ

وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ ٭ طس ٭ پاک ہی صاحب پادشاہت کا اور صاحب غلبہ کا اور بزرگواری کا اور بڑائی کا

نقل کی اسکو طبرانی نی اوسط مین **ف** جبروت مبالغہ ہی جبر مین بمعنی قہر کی اور کبریا بزرگی ذات کی اور عظمت

صفت کی کذا ذکرہ العلی وَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَلْیَقُلِ الْمَاْمُوْمُ اٰمِیْنَ یُجِبْہُ اللّٰہ
م د س ق ** اور جب کہی امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس چاہیے کہ کہی مقتدی آمین قبول کریگا اسد تعالی دعا اوسکی
نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ نی وَاِذَا اٰمَّنَ الْاِمَامُ فَلْیُؤَمِّنِ الْمَاْمُوْمُ فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ
الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ ** خ م ** اور جب آمین کہی امام پس چاہیئے آمین کہی مقتدی پس جو شخص کہ موافق ہوا
ہی آمین کہنی اوسکی آمین کہنی فرشتون کی بخشتا ہی اسد واسطی اوسکی جو پہلی گذری گناہ اوسکی نقل کی یہہ بخاری مسلم نی
ف یعنی جب امام آمین کہتا ہی فرشتی بہی آمین کہتی ہین پس اوس وقت مقتدیون کو بہی موافقت اونکی کرنی چاہیئی
کہ سبب ہی بخشش کا کذا ذکرہ العلی وَ لَمَّا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ ** ا د ت
مص ** رَفَعَ بِہَا صَوْتَہٗ ** د ** اور جب کہتی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آمین دراز کرتی تہی ساتھہ اوسکی آواز اپنی نقل کی یہہ احمد
ابو داؤد و ترمذی ابن ابی شیبہ نی بلند کرتی تہی ساتھہ آمین کی آواز اپنی نقل کی یہہ ابو داؤد نی ف مذہب امام اعظم کا
یہہ ہی کہ آمین چپکی کہی مقتدی ہو یا امام نماز سری ہو یا جہری اور سند انکی یہہ ہی کہ حضرت عمر اور حضرت عبد اللہ ابن مسعود
رضی اللہ عنہما فرماتی تہی کہ چار چیزین ہین کہ اخفا کری ساتھہ اونکی امام تسمیہ اللہ اور اعوذ اور آمین اور تشہد اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر اور حضرت علی جہر نہین کرتی تہی ساتھہ بسم اللہ اور اعوذ کی اور آمین کی اور احمد اور ابو یعلی
اور طبرانی اور دارقطنی اور حاکم نی علقمہ سی اونہون وائل سی روایت کی ہی کہ مینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ نماز پڑہی
جب ولا الضالین کہا آمین چپکی کہی اور ایک دلیل انکی یہہ ہی کہ آمین دعا ہی کہ معنی اسکے یہہ ہین یا اسد قبول کر اور دعا
چپکی ہی اولی ہی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَۃً یعنی پکارو رب اپنی کو عاجزی اور پوشیدہ اور مبسوط
مین شیخ الاسلام نی لکہا ہی کہ مذہب ہمارا مذہب علی اور عمر اور عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کا ہی اور ابن مسعود نی فرمایا
کہ صحابہ نی آمین پکار کر کہنی موقوف کی ہی اسلیی کہ جانتی تہی جہر آمین مین منسوخ ہوا اور حدیثین جہر کی بہی بہت اور صحیح ہین
اور مذہب امام شافعی اور احمد کا بہی یہی ہی پس ہو سکتا ہی کہ جہر اول تعلیم صحابہ کی لئی ہوا ہو جیسی کہ اور دعائین آمین
تہا ئین جب سیکہہ لئی صحابہ اخفا کیا پس اسطرح جہر اور اخفا دونو ثابت ہوئی واللہ اعلم کذا ذکرہ الفہر وَکَانَ اِذَا قَالَ

يَسْمَعُ مَنْ يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ * د ق * فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ * ق * اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
جب آمین کہتی تہی سنتا تہا وہ شخص کہ قریب اونکی ہوتا تہا صف پہلی میں سے نقل کی یہہ ابو داود ابن ماجہ نی پس گونجتی
تہی ساتہہ اوسکی مسجد نقل کی یہہ ابن ماجہ نی وَقَالَ آمِينَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * ط * اور کہتی تہی حضرت یعنی کہی
آمین تین بار نقل کی یہہ طبرانی نی وَحِينَ قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي آمِينَ * ط * اور جب کہتی
تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ولا الضالین فرماتی تہی یعنی کہی ای رب میری بخش مجکو قبول کر دعا میری نقل کی یہہ
طبرانی نی وَإِذَا رَكَعَ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ * م عه حب مس ر * ثَلٰثًا * ر * وَذٰلِكَ
أَدْنَاهُ * د * اور جب رکوع کرے کہی پاک ہی پروردگار میرا بڑا نقل کی یہہ مسلم اور چاروں نی اور ابن حبان حاکم بزار نی
اور ایک روایت مین بزار نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اسکا ہی نقل کی یہہ ابو داود نی
ف مراد ادنی سی ادنی درجہ کمال سنت کا ہی نہ ادنی درجہ جواز کا اسلئی کہ اصل جواز ایکبار سی اور تین بار کہنا
داخل کمال کے ہی لیکن ادنی کمال کا اور افضل پانچ بار ہی یا سات بار اور اعلی درجہ کمال کے حدیثین بعضوں نے
دس بار تلک کہا ہی اور بعضوں نی قریب بقدر قیام کی اور ملا علی قاری نی مظہر سی نقل کیا ہی کہ نہایت کمال کی سات
ہی اور یہہ سب حالتین تنہائی مین ہین اور امام رعایت حال مقتدیون کی کرے سفیان ثوری نی کہا ہی کہ امام
تسبیحات رکوع سجود کی پانچ بار کہی کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین رکوع کی یہہ تسبیح آئی ہی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ
رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي * خ م د س ق * پاکی ہی تجکو یا اللہ رب ہمارے اور پاکی بیان
کرتا ہون ساتہہ تعریف تیری کے یا اللہ بخش مجکو نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نی سُبْحَانَ اللّٰهِ
وَبِحَمْدِهٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * ا ط * یا پڑہی سبحان اللہ وبحمدہ تین بار نقل کی یہہ احمد طبرانی نی اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ
وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعَظْمِي وَعَصَبِي * م د س
یا اللہ تیری ہی لئی رکوع کیا مینی اور ساتہہ تیرے ایمان لایا مین اور تیری ہی لئی اسلام لایا مین اور تابعداری
اور فروتنی کی واسطی تیری سماعت میری نی اور بینائی میری نی اور گودی میری نی اور ہڈی میری نے اور پٹہی میری نے نقل کی یہہ مسلم

ابوداؤد ونسائی نے ف یہہ کنایہ ہی کمال خضوع وخشوع سے کہ تمام اعضا طرف اوسکی فروتنی کرتی ہیں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ م د س یعنی تو ہی پاک نہایت پاک پروردگار فرشتوں اور جبرئیل کا نقل کی یہہ مسلم
ابوداؤد ونسائی نے رَکَعَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ هٰذِهٖ یَدَایَ وَمَا
جَنَیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ یعنی رکوع کیا تیرے لیے ظاہر میری نی اور باطن میری نی اور ایمان لایا ساتھ تیری دل میرا اقرار کرتا
ہوں میں ساتھ نعمت تیری کے کہ مجھپر ہی یہہ ہیں ہاتھ میری اور جو کچھ کہ گناہ کیا میں نے اوپر جان اپنی کی نقل کی یہہ بزار نی
یعنی گناہ میری ایسے سب موجود ہیں اور میں اقرار کرتا ہوں اوسکا یعنی ظاہر کرتا عجز کا ہی اور اقرار کرتا ساتھ
تقصیر کی طاعات میں اور نہ بجا لانی احکام اوامر و نواہی سے کذا ذکرہ العلی سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاۗءِ
وَالْعَظَمَةِ د س پاک ہی صاحب غلبہ اور صاحب بادشاہت اور صاحب بڑائی اور بزرگی کا نقل کیے
ابوداؤد ونسائی نے وَاِذَا قَامَ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ م ع ط اور جب کھڑا ہو
رکوع سے کہی قبول کیا اللہ نی واسطے اوسکی کہ تعریف کی اوسکی نقل کیے یہہ مسلم اور چاروں نے اور طبرانی
اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ خ م ت س د رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ خ م رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ خ
رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ خ د س یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لیے
تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابوداؤد نی ای رب ہمارے اور تیری ہی لیے تعریف ہی نقل کیے
یہہ بخاری مسلم نی ای رب ہمارے تیری ہی لیے تعریف ہی نقل کی یہہ بخاری نی ای پروردگار ہمارے اور تیری ہی
تعریف ہی تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالی ریا اور شرک سے بابرکت یعنی ساتھ زیادتی خلوص اور خضوع کی نقل کی
بخاری ابوداؤد ونسائی نی ف نقل کیا شیخ فخر الدین نی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب امام
سمع اللہ لمن حمدہ کہی کہو اللہم ربنا لک الحمد کہ جس کسی کا قول موافق ہوا قول ملائکہ کی ساتھ بخشی جاتی ہیں گناہ
اوسکی پہلی کی اور امام اعظم کی مذہب میں امام سمع اللہ لمن حمدہ کہی اور مقتدی ربنا اور اگر اکیلا نماز پڑھتا ہو
دونوں کہی اور صاحبین کے نزدیک امام بھی دونوں کہی چنانچہ امام طحاوی نی بھی اختیار کیا ہی لیکن پہلا قول اصلح ہی

کذا فی الہدایۃ وشرحہا اور وظائف النبی میں لکہا ہی کہ امام دونوں کہی اور یہی صحیح ہی اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ

السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْنِي مِنَ الذُّنُوبِ وَالْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْوَسَخِ ۔ م د ت ق

یا اللہ تیرے ہی لئی سب تعریف ہی آسمانوں بہر اور زمین بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو کسی چیز سے

پیچہی آسمان و زمین کے یا اللہ پاک کر مجہکو ساتہ برف اور اولی اور پانی ٹہنڈی کے یا اللہ پاک کر مجہکو گناہوں

سی اور چوکون سی جیسے کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی نقل کی یہہ مسلم ابو داود ترمذی ابن ماجہ نی ف

کہ چاہی تو کسی چیز سی پیچہی آسمان و زمین کے یعنی مانند عرش کی اور اوپر اوسکی اور تحت الثری کے یہ تمثیل ہی

اور مراد کثرت حمد کی ہی یعنی اگر حمد کا جسم فرض کیا جاوی تو اس قدر ہووی کہ یہہ چیزین بہر جاوین کذا

ذکرہ العلی اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ

مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ اَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ

لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ م د س ۔ یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لئی سب تعریف

ہی آسمانوں اور زمین بہر اور اتنی بہر اوس چیز کی کہ درمیان اونکی ہی اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو

کسی چیز سی بعد اسکی ای صاحب تعریف اور بزرگی کی تو لائق تر ہی اوس چیز سی کہ کہی بندہ اور ہم سب واسطے

تیری بندی ہین نہین کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تو

اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی نقل کی یہہ مسلم ابو داود و نسائی نی اَللّٰهُمَّ

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوَاتِ وَمِلْءُ الْاَرْضِ وَمِلْءُ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءُ مَا شِئْتَ بَعْدُ اَهْلَ

الثَّنَاءِ اَهْلَ الْكِبْرِيَاءِ وَالْمَجْدِ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ ط ۔ یا اولاد

حضرت سعد بعد اوٹہانی کی سر کو رکوع سی یہہ دعا پڑہتی تہی یا اللہ پروردگار ہمارے تیری ہی لئی تعریف ہی آسمانوں

اور زمین بہر اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ چاہی تو بعد اسکی

لائق تعریف کی اور ای صاحب بڑائی اور بزرگی کی نہین کوئی روکنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہین نفع
دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی اوسکی نقل کیے ہیہ طبرانی نی وَاِذَا سَجَدَ سُبْحَانَ رَبِّیَ
الْاَعْلٰی ۃ مرعہ رحب مس ثلثا مرہ وَذٰلِکَ اَدْنَاہُ ۃ د اور جب سجدہ کری
کہی پاک ہی پروردگار بلند میرا نقل کیے ہیہ مسلم نی اور چار دن نی اور بزار ابن حبان حاکم نی اور ایک روایت مین
بزار نی تین بار پڑہنا اسکا نقل کیا ہی اور تین بار کہنا ادنی درجہ اوسکا ہی نقل کی ہیہ ابو داود نی اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُ
بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ
اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ ۃ مرعہ اور کبہی سجدہ مین فرماتی آنحضرت یا اللہ پناہ مانگتا ہون ساتہ
خوشنودی تیری کی غضب تیری سی اور ساتہہ عافیت تیری کی یعنی نجات تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ تیری غذاب تیری سی نہین گن سکتا مین تعریف تجہپر تو ویسا ہی ہی جیسا کہ تعریف کی
تو نی اوپر نفس اپنی کی نقل کیے ہیہ مسلم نی اور چار دن نی اَللّٰهُمَّ لَکَ سَجَدْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَلَکَ
اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِیْ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ فَاَحْسَنَ صُوَرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ تَبَارَکَ
اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ ۃ مردس یا اللہ تیری ہی لئی سجدہ کیا مینی اور ساتہہ تیری ایمان لایا مین
اور واسطی تیری اسلام لایا مین یعنی اطاعت کی ظاہر مین سجدہ کیا مونہہ میری نی یعنی ذات میری نی اوس
ذات کو کہ پیدا کیا اوس کو اور صورت بنائی اوسکی پس اچہی بنائین صورتین اوسکی اور کہولی کان اوسکے
اور آنکہین اوسکی بہت برکت والا ہی خدا بہترین پیدا کرنی والو کا نقل کیے ہیہ مسلم ابو داود نسائی نی ف
فاحسن صور، فقط ابو داود نسائی نی روایت کیا ہی یعنی خاص کیا اوسکو سب مخلوقات مین سی ساتہہ
نصب کرنی قد کی اور دینی خوب صورتی کی اور معتدل کرنی مزاج کی وغیر ذلک بہترین پیدا کرنی والون کا
پیدا کرنی والا اللہ ہی ہی مگر مجازا باعتبار ظاہر کی فرمایا گویا خالقین بمعنی صانعین کی ہی کذا ذکرہ الشیخ الجزری
خَشَعَ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَدَمِیْ وَلَحْمِیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهٖ قَدَمِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

معنی ہے عاجزی کی کان میری نی اور آنکھوں میری نے اور لہو میری نی اور گوشت میری نی اور ہڈی میری نی
اور پٹھی میری نی اور اوس چیز نی کہ اوٹھایا اوسکو پاؤں میری نی یعنی تمام اعضا نی واسطی خدا پروردگار عالموں کے
نقل کی مسلم نسائی ابن حبان نی ف لام تلہ کا خشوع سی لگتا ہی یعنی ان سب چیزوں نی فروتنی کی واسطی اللہ تعالیٰ
سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ ۔ ترجمہ تو پاک ہی نہایت پاک پروردگار فرشتوں اور
جبرئیل کا نقل کی مسلم ابو داؤد نسائی نے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ ۔ ترجمہ
پاک ہی تو ای اللہ پروردگار ہمارے اور پاکی بیان کرتا ہوں میں ساتھ تعریف تیری کی نقل کی بخاری مسلم ابو داؤد
نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ وَجِلَّهُ وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ
ترجمہ یا اللہ بخش واسطی میری گناہ میری سب چھوٹی اور بڑی اور اگلی اور پچھلی یعنی جو کر چکا ہوں اور جو
مقدر ہیں آئندہ کو اور ظاہر اور پوشیدہ نقل کی مسلم ابو داؤد نی ف جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم پاک تھی گناہوں سی کہ بخشی گئی تھی اگلی پچھلی گناہ لیکن یہہ دعا کرتی تھی فقط واسطی ظاہر کرنی بندگی
کی اور احتیاج کی طرف اللہ تعالیٰ کی باوجود اس رتبی کے اور واسطی ادای شکر نعمت مغفرت کی
یا واسطی تعلیم امت کی کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سَوَادِي وَخَيَالِي وَبِكَ آمَنَ فُؤَادِي
أَبُوءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلَىٰ نَفْسِي يَا عَظِيمُ يَا عَظِيمُ اغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
الْعَظِيمَةَ إِلَّا الرَّبُّ الْعَظِيمُ ۔ معنی یا اللہ سجدہ کیا واسطی تیری ظاہر میری نی اور باطن میری نی اور
ساتھ تیری ایمان لایا دل میرا اقرار کرتا ہوں میں ساتھ نعمت تیری کی کہ مجھ پر ہی اور یہہ ہی جو کچھ کہ گناہ کیا میں نی
اوپر نفس اپنی کے یعنی گناہ میری پاس ہیں جو دیتی اور میں معترف ہوں اونکا ای بزرگ ای بزرگ بخش
مجکو تحقیق نہیں بخشتا بڑی گناہوں کو کوئی مگر پروردگار بزرگ نقل کی حاکم نی سُبْحَانَ ذِي
الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوتِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ أَعُوذُ بِعَفْوِكَ
مِنْ عِقَابِكَ وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ جَلَّ وَجْهُكَ ۔ معنی پاکی ہی

صاحب سلطنت ظاہر کا اور باطن کا پاک ہی صاحب غلبہ اور قدرت کا پاک ہی وہ زندہ کہ نہ مری پناہ مانگتا ہون
مین ساتھہ عفو تیری کی عذاب تیری سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ خوشنودی تیری کے غضب تیری سے
اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب تیری سی بزرگ ہی ذات تیری نقل کی یہہ حاکم نی رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا
وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكّٰهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلٰهَا ۔ ای رب میری دی نفس میری کو تقوی اوسکا
پاک کر اوسکو یعنی بُری باتون ظاہر او باطن کیسی تو بہتر ہی اون شخصون کا جو پاک کرین نفس کو تو ہی کارساز ہون
تو ہی کارساز اوسکا اور مالک اوسکا نقل کی یہہ احمد نی ف تقوی یعنی نیک بختی اور پرہیزگاری حرام
چیزون سی اور احتراز زیادتی حرص و ہوا سی او محقق لکھتی ہین کہ تزکیہ نفس کا سبب ہوتا ہی تصفیہ دل کا جبکہ نفس
آمیزش ہوا اور ریا سی پاک ہوتا ہی فی الحال دل آلودگی ما سوای حق سی صاف ہوجاتا ہی بیت تا نفس ز ہوا پاک نشود
نشود دل آیینۂ نور الٰہی نشود ۔ مالک سی یہہ اشارہ ہی کہ پاک اور با ادب رکھہ اوسکو جیسی کہ با ادب رکھتا ہے
مولی بندی اپنی کو کذا ذکر العلی والفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ ۔ مص ۔ یا الٰہی
بخش واسطی میری وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور جو ظاہر کئی مینی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ
نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ خَلْفِيْ نُوْرًا
وَّاجْعَلْ مِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا وَّاَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا ۔ مص ۔ یا الٰہی کر دل میری مین روشنی اور کر سماعت میری مین
روشنی اور کر بینائی میری مین روشنی اور کر آگی میری روشنی اور کر پیچھی میری روشنی اور کر نیچی میری روشنی اور
بڑی کر میری لیی روشنی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی آداب رکوع سجود کی یہہ ہین کہ اچھی طرح رکوع سجود مین اور رکوع کے
بعد اور درمیان دونون سجدون کی ٹہیری جلدی نکری کہ جلدی مین وعید شدید آئی ہی اور امام کی پہلے رکوع سجود
نکری کہ سر اوسکا گدہی کا ہو گا قیامت کو کذا فی وظائف النبی اور باقی آداب فقہ مین دیکھنی چاہئین قالی
سجود القرآن سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ
مق د ت حص ص ... فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔ حص ۔ اور پڑہی قرآن کے

[illegible]

بھی وتین ہیں دعا کہ سجدہ کیا منہہ میری نے واسطے اوس ذات کی کہ پیدا کیا اوسکو اور صورت دی اوسکو اور
کھولے کان اوسکی اور آنکھیں اوسکے ساتھہ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے نقل کیے یہہ نسائی ابو داؤد ترمذی
حاکم نے اور ایک روایت مین ابو داؤد نے کئی بار پڑھنا اسکا نقل کیا اور ایک روایت مین حاکم نے یہہ جملہ زیادہ
کیا ہے جسکا ترجمہ ہے والا ہی اسکے تین پیدا کرنے والون کا اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِي عِنْدَكَ بِهَا أَجْرًا وَضَعْ عَنِّي
بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ ت
حب ق حص یا اللہ لکھ میری لئے نزدیک اپنی سبب سجدہ کے ثواب اور دور کر مجھسے سبب اوسکی بوجھ گناہونکا
اور کر اوسکو میری لئے نزدیک اپنی ذخیرہ اور قبول کر اوسکو مجھسے جیسے قبول کیا تونے اوسکو بندے اپنی داؤد
سے نقل کیے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نے ف حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص نے جناب رسالت
مآب علیہ الف الف صلوۃ کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ آجکی رات خواب مین دیکھا مینے کہ گویا ایک درخت کی پیچھے
نماز پڑھتا ہون اور جب سجدہ کیا مینے اوس درخت نے بہی سجدہ کیا اور یہہ دعا پڑھی پس جناب سرور عالم نے
آیت سجدہ کی قصداً پڑھی اور سجدہ کرکے یہی دعا پڑھی کذا فی المشکوۃ وشرح الفخر مَا وَضَعَ رَجُلٌ جَبْهَتَهُ
لِلّٰهِ سَاجِدًا فَقَالَ يَا رَبِّ اغْفِرْ لِي ثَلٰثًا إِلَّا رَفَعَ رَأْسَهُ وَقَدْ غُفِرَ لَهُ + مو مص ش
کسی آدمی نے پیشانی اپنی واسطے اللہ کی حال یہہ کہ سجدہ کرنیوالا ہے پس کہا اے رب میری بخش مجکو تین بار
مگر کہ اوٹھایا سر اپنا اوس حال مین کہ تحقیق بخشے گئے واسطے اوسکی گناہ اوسکی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ
ف یعنی جو کوئی سجدے مین اس دعا کو تین بار پڑھے پہلے سر اوٹھانے کی گناہ اوسکی بخشے جاتے ہین اور علما کو سجدۂ
تلاوت مین اختلاف ہے امام اعظم اور صاحبین رحمہم اللہ کی نزدیک واجب ہے چودہ جگہین سننے والون پر اور پڑھنے والون
اور اوروں کی نزدیک سنت ہے اور اگر تسبیحات نماز کی سجدہ کی پڑھی تو کافی ہین مگر دعائیں کہ حضرت سے اس سجدہ مین ثابت
ہوئی ہین پڑھنی افضل ہین اور چودہ جگہہ سجدہ کی یہہ ہین آخر سورۂ اعراف مین اور سورۂ رعد مین اور نحل مین اور
بنی اسرائیل مین اور مریم مین اور پہلا سجدہ حج کا اور فرقان اور نمل اور الم تنزیل السجدہ اور ص اور حم سجدہ

اور نجم اور اذا السماء انشقت اور اقرا باسم ربک کا اسیطرح مصحف حضرت عثمان رضی میں لکہی ہیں اور امام

اور امام احمد کی نزدیک بہی چودہ ہین مگر فرق یہہ ہی کہ اونکی نزدیک بجای سجدہ ص کی دوسرا سجدہ

سورہ حج کا ہی ص مین اونکی نزدیک موکد نہین ہے اور امام مالک کی ہان گیارہ ہین سورہ نجم اور اذا

السماء انشقت اور اقرا مین اونکی نزدیک نہین کذا ذکر العمر و اذا جلس بین السجدتین یقول اللهم

اغفرلی وارحمنی وعافنی واهدنی وارزقنی د ت ق مس ق

ت وارفعنی مس ق اور یہہ بیچ دو سجدون کی

پڑہی یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجہپر اور چین دی مجکو اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کی ابو داود

ترمذی ابن ماجہ حاکم بیہقی نے اور بخشی کر مجکو نقل کیے یہہ ترمذی بیہقی نے اور برتبہ دی المنذر نقل کی

یہہ حاکم ابن ماجہ بیہقی نے یعنی ان کتاب والون نے یہہ الفاظ پہلی دعا مین زیادہ نقل کیے ہین د

فی الفجر مس مو مص اور دعای قنوت پڑہی فجر کی نماز مین نقل کیے یہہ بزار حاکم نے اور

موقوفا ابن ابی شیبہ نے ف دعای قنوت صبح کی نماز مین پڑہنا سنت موکدہ ہی مذہب شافعی مین اور

امام اعظم کی نزدیک بدعت ہی یہہ اپنی سند سے بہت حدیثین لائی ہین اور ان حدیثون کو محمول اسپر کیا

ہی کہ رعل اور ذکوان نی کہ قاریون کو شہید کیا تہا اونپر حضرت نے ایک مہینے تلک بد دعا کی قنوت میں

پہر منع کی گئی اور چہوڑ دی چنانچہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی بہی نہین پڑہتے

تہی کذا ذکر العمر و فی سائر الصلوات ان نزل نازلة اذا قال سمع الله لمن حمده فی الرکعة

الاخیرة مس من خلفه د اور قنوت پڑہی تمام نمازون مین اگر اوترے کوئی حادثہ

قوی یعنی لئی جب کہی امام سمع اللہ لمن حمدہ بیچ رکعت آخری کی اور آمین کہین وہ لوگ

کہ پیچہے ہین یعنی مقتدی نقل کیے یہہ احمد ابو داود نے و اذا جلس للتشہد التحیات للہ

والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله

الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ع سنی ہ اور جب

بیٹھی واسطی التحیات کی یہہ ہی سب عبادتین زبان کی اور عبادتین بدن کے اور عبادتین مال کی ثابت ہین واسطی خدا

سلام ہووی تمہرا ای نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر یعنی جو حاضرین مسلمان اور اوپر بندون

نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد

بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین اور بیہقی نی **ف** مذہب حنفی کا

تشہد یہہ ہی جسمین روایت کی ہی ابن مسعود نی اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی یعنی خواہ حاضر ہون یا غائب

اور بندہ صالح وہ ہی کہ حق بندگی کا ویسا ادا کری جیسی حکم کیا گیا ہی ساتھہ اسکی اور استقامت کری کہ کسی طرح

خلل اور فساد ظاہر اور باطن اوسکے مین راہ نپاوی اور حضرت غوث الثقلین رضی نی لکہا ہی کہ صلاح ایک

حالت ہی کہ زوال اور فنا ارادہ اپنی کا سوا اور قائم ہو مراد حق پر کذا ذکر الفخر اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ

اَلصَّلَوَاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا

وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ م ع ه

حب یہہ عبادتین زبان کی بابرکت اور عبادتین بدن کے اور عبادتین مالی واسطی خدا کی ہین سلام ہووے

تمہرا ای نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ

نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد رسول اللہ کی ہین نقل کیے یہہ مسلم اور چارون نے

اور ابن حبان نے **ف** مختار اکثر شافعیہ کی یہی تشہد ہی اَلتَّحِیَّاتُ الطَّیِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ

عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْهَدُ

[illegible] اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ م د س

[illegible] زبانی اور عبادتین مالی اور عبادتین بدنی واسطی خدا کی ہین سلام ہووے تمہرا ای نبی اور رحمت اللہ کی

اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود

مگر اللہ اکیلا ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا اور تحقیق محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد نسائی
ابن ماجہ نے التحیات الطیبات والصلوات والملک للہ ت عبادتین زبانی اور مالی
اور عبادتین بدنی اور بادشاہت واسطے خدا کی ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نے بسم اللہ وباللہ التحیات
للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام
علینا وعلی عباد اللہ الصالحین اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
مس ت شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ کی اور ساتھ توفیق اللہ کی عبادتین زبانی
واسطے خدا کی ہین اور عبادتین بدنی اور عبادتین مالی ہی سلام ہووے تجھ پر اے نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکے
سلام ہی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہون
مین یہہ کہ محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نے ف بیچ اذکار نووی کے ہے کہ نسائی
اور بخاری نے کہا ہے کہ زیادتی بسم اللہ کی اول تشہد مین صحیح نہین ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی محدث نے
تشہد اختیار نہین کیا ہے کذا ذکرہ الفخر التحیات للہ الزاکیات للہ الطیبات الصلوات للہ
السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ مو مس ط عبادتین زبانی
خدا کی لئے ہین اور عبادتین مالی خدا کی لئے ہین اور عبادتین مالی خدا کی لئے ہین اور عبادتین بدنی خدا کی لئے ہین سلام ہووے
تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور اوپر نیک بندون خدا کی گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود
مگر خدا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندے خدا کے ہین اور رسول اوسکے نقل کی یہہ موقوفا حاکم اور موطا نے ف تشہد
امام مالک نے اختیار کی ہے اور مراد پہلی عبادت مالی سے شاید وہ ہو کہ پاک ہو ریا سے اور دوسری سے حلال واللہ اعلم
وباللہ خیر الاسماء التحیات الطیبات الصلوات للہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ارسلہ بالحق بشیرا ونذیرا وان الساعۃ

لا ريب فيها السَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ + طلس + شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام خدا کی اور ساتہہ توفیق خدا کی کہ بہترین نامونکا

ہی عبادتین زبان کے اور عبادتین مال کے اور عبادتین بدن کے واسطی خدا کی ہین گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر

خدا تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی خدا کی ہین اور رسول اوسکی بہیجا

اونکو ساتہہ دین حق کی حال یہہ کہ وہ خوشخبری دینی والی ہین یعنی مومنون کو ساتہہ بہشت کے اور ڈرانی والی

ہین یعنی کافرون کو ساتہہ دوزخ کی اور گواہی دیتا ہون کہ تحقیق قیامت آنی والی ہی نہین شک اوسمین سلام

ہووی تمہاری نبی اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی سلام ہووی ہمپر اور اوپر بندون نیکبخت خدا کی یا اللہ بخش مجکو

اور راہ دکہا مجکو نقل کی ہی طبرانی نی کبیر مین اور اوسط مین ف اس لئی کہ اس زمانی کی متعصبون کی مزاج

مین اوٹہانی اونگلی کی بیچ التحیات مین انحراف واقع ہوا ہی بلکہ انہون نی منع ہی عدم جواز اور حرمت کا دیا ہی

ضرور ہی کہ بہائی مسلمانونکی خیرخواہی کی لئی کتنی ایک روایتین حدیث اور فقہ کی کہ اسکی سنت ہونی مین واقع ہو

ئی بیان ہووین تا راہ راست پر مستقیم ہووین شیخ مجد الدین فیروزآبادی قاموس کی مصنف نی کہ سردار

محدثین کی ہین سفر السعادت مین کہ اوسمین عبادتین اور عادتین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کہ حدیثون صحیح

سی ثابت ہوئی ہین قطع نظر مذاہب فقہا سی کرکی لکہین ہین لکہا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التحیات مین بیٹہتی

دایان ہاتہہ داہنی ران پر رکہتی اور بطور گنتی ترپن کی بیچ اونگلیان بند کرتی اور اونگلی شہادت کو کلمہ

شہادت مین اوٹہاتی اور حرکت دیتی شارح اس کتاب کی یعنی حضرت شیخ عبد الحق یہہ فرماتی ہین کہ عقد انگشتان

داہنی ہاتہہ کیکا کیفیت مذکورہ پر اور اشارہ ساتہہ اونگلی شہادت کی حدیثون صحیح مین واقع ہوا ہی

بہت ... ہی اس باب مین حدیثین وارد ہوئی ہین اور یہی ... مذہب ائمہ حدیث کا اور فقہای مجتہدین کا

... صحابیون اور تابعیون کا اور حق یہہ ہی کہ مذہب ا... ... حسین کا یہی ہی اور

... فی تصحیح کی ہی ساتہہ اسکی مگر متاخرین مین ایک ذرہ خلاف واقع ہوا ہی تمام ہوا کلام شیخ

اور امام محمد نے موطا اور کتاب مشیخت میں صریح بیان کیا ہے اشارہ سبحہ کا اور حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کی ہے کہ کرتے تھے حضرت اشارہ بعد اوسکے کہا کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے ہم بھی کرتے ہیں اور یہی ہے قول ابو حنیفہ کا
اور قول ہمارا اور اسیطرح صغناقی شارح ہدایہ نے اور نہایہ میں مبسوط سے شیخ الاسلام نے بھی اسیطرح نقل کیا ہے اور
شیخ ابو المکارم نے شرح مختصر وقایہ میں مضمرات سے نقل کیا ہے کہ یہہ سنت ہے موجب قول امام اعظم اور امام محمد
رحمہما اللہ کے اور علامہ نجم الدین زاہدی نے نقل کیا ہے کہ متفق ہیں روایتیں تینوں اماموں کی کہ یہہ سنت ہے اور
اسیطرح بہت مدینہ والے اور کوفہ والے اسکے عقیدہ پر ہیں اور معدن شرح کنز میں مجتبی سے لکھا ہے کہ سنن نماز سے ہے اوٹھانا
سبابہ داہنے ہاتھہ کیکا التحیات میں نزدیک ابو حنیفہ اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کے اور روایت کیا گیا ہے ابو یوسف
اور مالک اور احمد بن حنبل وغیرہم سے اور فتویٰ اسی پر ہے کذا فی الدر اور بعضی شروح نقایہ میں مذکور ہے کہ
جمیع اصحاب ہمارے سے روایت کی گئی ہے کہ اوٹھانا سبابہ کا سنت ہے اور تحفہ میں لکھا ہے مستحب ہے وہو الاصح اور
بہت سی روایتیں آئی ہیں اختصار کے لئے اسی پر کفایت کیا ورنہ اگر سمت ایک حرف بس ہے بس ضرور ہوا
عمل کرنا اسپر اللہ تعالی ہم سبکو اتباع رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی توفیق دے اور فعل رسول صلی اللہ علیہ وسلم
کو خلاف وقار کے کہنا کمال نادانی ہے اسلئے کہ بحسب اس قول کے رکوع سجود میں بھی خلاف وقار وسکون کا لازم
آتا ہے عین ادب اور سکون محض اتباع سرور عالم میں ہے کمال نفسانیت ہے کہ اتنی روایتوں پر کہ قریب تواتر کے ہیں عمل نکرنا اور
دلیل عقلی کو اسکے مقابلے میں لاکر اپنے سخن پروری کے لئے ایسی سنت کو ترک کرنا کہ جسکے حق میں وارد ہوا ہے کہ اوٹھانا ہے شیطان پر
دشوار تر ہے لوہے سے یعنی نیزہ وغیرہ مارنے سے کذا ذکرہ القہستانی وکیفیۃ الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم صل علی محمد وعلی آل
محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید مجید * اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراہیم وعلی
آل ابراہیم انک حمید مجید * ع * اور طریق درود بھیجنے کا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی ہے یا اللہ رحمت
خاص بھیج حضرت محمد پر اور اوپر تابعداروں حضرت محمد کے جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے اوپر ابراہیم کے
ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگی ہے یا اللہ برکت اتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعدار

برکت اوتاری تو نی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یعنی دروہیج
موافق کمال اور بزرگی اپنی کی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین **ف** صلوۃ اصل مین بمعنی استغفار اور دعا
اور رحمت اور درود بہیجنی کی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ صلوۃ اللہ تعالی کی طرف سی
بمعنی رحمت کی ہی اور بندون کی طرف سی مانگنا رحمت دنیا اور آخرت کا ہی جناب حق سبحانہ سی اور حبیب اوسکی
صلی اللہ علیہ وسلم اور معنی اللہم صل علی محمد کی یہہ ہین کہ ای اللہ تعظیم کر اونکی دنیا مین بسبب بلند کرنی ذکر
اونکی کے اور ظاہر کرنی دین اونکی کی اور باقی رکہنی شریعت اونکی کی اور آخرت مین بسبب بہت ثواب دینی
اور شفاعت کرنی امت کی اور [illegible] دینی اونکی مقام محمود اور مختار نزدیک جمہور علما محققین کی یہہ ہی کہ صلوۃ
اور سلام خاص شعار انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کا ہی غیر کی لئی درست نہین مگر انکی ساتھہ درست ہی
جیسی کہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ درست نہین اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ درست
ہی اور صحاح مین لکہا ہی کہ لغت مین آل سی مراد اہل اور عیال اور تابعدار ہوتی ہین اور ظاہر یہہ ہی کہ مراد حدیث مین
[illegible] تابعدار ہون اور بعضون نی تفسیر کیا ہی اوسکو ساتھہ اہلبیت کی اور اہلبیت آنحضرت کی بنی ہاشم مین جن پر صدقہ
[illegible] نی لکہا ہی کہ اولی یہہ ہی کہ اہلبیت آنحضرت کی اولاد اور ازواج ہین صلی اللہ علیہ وسلم اور برکت
اوتار یعنی زیادہ کر خیر اور نعمت اپنی برکت کی معنی زیادتی کی ہین اور بعضون نی ہمیشگی اور لزوم کی لکہی ہین اور اس
درود کی پہلی لانی مین اشارہ ہی اسپر کہ یہہ صحیح ترین کیفیت صلوۃ کا ہی پس لائق یہہ ہی کہ طالب فضیلت کا اسپر مداومت
کر کر حاصل کرنا انوار اور اسرار اوسکا کری کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ خ م س یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور [illegible] تابعدارون محمد کی جیسی کہ رحمت بہیجی
[illegible] تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کی اور [illegible] محمد کی جیسی کہ برکت
[illegible] ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نسائی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ

محمدٍ کما صلیت علی ابراهیم انک حمید مجید اللهم بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراهیم انک
حمید مجید کہ خ س یعنی یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی کہ رحمت بھیجی تونی ابراہیم
پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار حضرت محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی کہ برکت اوتاری تونی ابراہیم پر تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ بخاری نسائی نی ف آل ابراہیم مین لفظ آل کا زائد ہی مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین یا آل ابراہیم
کہ مراد ذات اونکی اور تابعدار اونکی ہین جیسی کہ آیت ونجیناکم من آل فرعون واغرقنا آل فرعون مین صفات فرعون کی اور تابعدار
اوسکی مراد ہین کذا ذکر الفجر اللهم صل علی محمد و علی ازواجه و ذریته کما صلیت علی آل ابراهیم و بارک
علی محمد و علی ازواجه و ذریته کما بارکت علی آل ابراهیم خ م د س ق حب انک حمید
مجید کہ یعنی یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر بیبیون اونکی کے اور اولاد اونکی کے جیسی کہ رحمت
بھیجی تونی اوپر ابراہیم کی اور برکت اوتار اوپر محمد کی اور اوپر بیبیوں اونکی کی اور اولاد اونکی کی جیسی کہ برکت
اوتاری تونی ابراہیم پر نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے اور ایک روایت
مسلم کی مین انک حمید مجید ہی زیادہ آیا ہی اللهم صل علی محمد عبدک و رسولک کما صلیت علی
آل ابراهیم و بارک علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراهیم خ س ق
یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر کہ بندی تیری ہین اور رسول تیری جیسی کہ رحمت بھیجی تونی ابراہیم پر اور برکت
اوتار محمد پر اور تابعداروں محمد کی پر جیسی کی برکت اوتاری تونی ابراہیم پر نقل کی یہہ بخاری نسائی ابن
ماجہ نی اللهم صل علی محمد کما صلیت علی ابراهیم و بارک علی محمد و آل محمد کما بارکت علی ابراهیم
و آل ابراهیم خ یعنی یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر جیسی کہ رحمت بھیجی تونی حضرت ابراہیم پر اور
برکت اوتار محمد پر اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی ابراہیم اور تابعداروں ابراہیم کی پر
نقل کی یہہ بخاری نی اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی آل ابراهیم و بارک
و علی آل محمد کما بارکت علی آل ابراهیم فی العالمین انک حمید مجید م د ت [illegible]

یا اللہ رحمت خاص بھیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے ابراھیم پر اور برکت
اوتار اوپر محمد کی اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تو نے ابراھیم پر کہ پیغمبر ہیں بیچ عالموں کے
تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ * د س * یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر کہ نبی اُمّی ہیں اور اوپر تابعداروں محمد کی نقل کی یہہ
ابوداؤد نسائی نے اور ایک روایت میں یہہ بھی ہے اسمیں زیادہ آیا ہے كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ
عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * س * جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے ابراھیم پر
اور برکت اوتار اوپر محمد نبی اُمّی کے جیسے کہ برکت اوتاری تو نے ابراھیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ
نسائی نے **ف** اُمّی اوسکو کہتے ہیں جو لکھہ پڑھہ نجانے یہہ لقب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ مذکور
ہوا توریت و انجیل میں اور تمام کتابوں اللہ تعالی کی میں اور یہہ فضیلت ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
بغیر سیکھے علم اولین و آخرین کی یاد تھی کذا ذکرالفخر اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ وَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * مس * یا اللہ رحمت خاص بھیج محمد پر اور برکت اوتار
محمد پر اور اوپر تابعداروں محمد کی جیسی کہ رحمت بھیجی تو نے اور برکت اوتاری تو نے ابراھیم پر تحقیق تو تعریف
کیا گیا بزرگ ہی نقل کی یہہ بزار نے اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ
اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِيْ صَلٰوتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ حَتّٰى اَحْبَبْنَا اَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْئَلْهُ
ثُمَّ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى [illegible] وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ [illegible] كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
[illegible] حب مس * آیا ایک آدمی [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم
[illegible] صحابہ نزدیک حضرت کے تھے پس عرض کیا اوسنے ای رسول [illegible] پر ہم بیچ پہچانا ہم نے

اوسکو یعنی کیفیت اور الفاظ اوسکی بسبب تعلیم تمہاری کے التحیات مین پس کیونکر درود بہیجین ہم تمپر جب ہم درود بہیجنا

یعنی ارادہ درود بہیجنیکا کرین بیچ نماز اپنی کے رحمت خدا کی ہووے تمپر کہا ابو سعید انصاری راوی نے پس چپکے رہے

حضرت یعنی بسبب انتظار وحی کی یہانتلک کہ دوست رکہا ہمنے کہ کاشکی یہہ آدمی نہ پوچہتا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

سے پہر فرمایا حضرت نے جب درود بہیجو تم مجہپر یعنی نماز مین یا غیر نماز مین پس کہو یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد نبی

ان پڑہہ کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسا کہ رحمت بہیجی تونے اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کی

اور برکت اوتار اوپر محمد نبی ان پڑہہ کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسا کہ برکت بہیجی تونے ابراہیم پر اور اوپر تابعدارون

ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کی یہہ ابن حبان حاکم احمد نے [illegible] کیونکر درود بہیجین ہم

کلام اللہ مین اللہ تعالی نے جو فرمایا ہے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنی اے ایمان والو درود

بہیجو محمد پر اور سلام بہیجو سلام بہیجنا اسپر عمل کرنا ضرور ہے پس سلام تو معلوم کیا ہمنے کہ التحیات مین آپ نے کہا یا

یعنی السلام علیک ایہا النبی اور درود کیونکر بہیجین ہم سکہائیے اوسکو کہ حکم کیے گئے ہین ہم ساتھہ اوسکی یہانتلک

کہ دوست رکہا ہمنے یعنی اسلیے کہ ڈرے ہم کہ شاید سوال اس شخص کا حضرت کو ناخوش آیا کہ سکوت کیا کذا ذکرہ الطیبی

مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یُّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَہْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّہَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاہِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ • د • جسکو خوش آوے یہہ کہ ماپے ثواب کو ساتہہ پیمانے پورے کے یعنی جسکو بہت سا ثواب

لینا منظور ہو جب کہ درود بہیجے ہمپر اہل بیت نبوت کی پس چاہیے کہ پڑہے یہہ درود یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد نبی کے

اور اوپر بیبیون اونکی کی کہ مائین ہین ایمان والون کی اور اوپر اولاد اونکی کی اور اوپر اہل بیت اونکی کی جیسی رحمت کہ

بہیجی تونے اوپر ابراہیم کی تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے نقل کیے یہہ ابو داود نے ف مائین ہین

بزرگی اور عزت کرنی لازم ہے اور نکاح اونسے حرام ہے ویسی ہی اونکی توقیر اور عزت کرنی لازم ہے

کرنا حرام تہا اور اوپر اہل بیت اونکی کی یہہ خاص ہے بعد عام کے کہدیا کہ غلام لونڈی تک اسمین داخل ہو

[illegible] الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ

[illegible] جو کوئی درود بھیجی اور کہی بعد درود کی یا اللہ اوتار اونکو اوس مقام مین کہ نزدیک

کیا جاوی نزدیک تیری یعنی مقام محمود مین دن قیامت کی واجب ہووی اوسکی لیے شفاعت میری نقل کیا ہے

بزار نی اور طبرانی نی کبیر اور اوسط مین ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهُ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ خ م پہر چاہیے کہ

اختیار کری دعا سی جسکو پسندیدہ تر ہو طرف اوسکی پس دعا کری نقل کیے بخاری نی ف یعنی قعدہ نماز مین بعد

درود کی جو دعا اچھی معلوم ہووی پڑہی مگر مشابہ کلام لوگون کی نہ ہو یعنی ایسی دعا نہو کہ ایک آدمی دوسری سی مانگ

لیا کرتا ہی جیسی کہ کہی اللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ مَالًا وَّخَيْرًا یعنی یا اللہ دی مجکو مال یا روٹی اس سبب نماز فاسد ہوتی ہی امام اعظم صاحب

کی مذہب مین اور اولی یہہ ہی کہ وہ دعا پڑہی جو حضرت سی نقل کی گئی ہی کذا ذکرہ الفقہ وَلْيَسْتَعِذْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ

بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

م عه حب اور چاہیے کہ پناہ مانگی اسطرح یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عذاب دوزخ کیسی

اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی فتنہ کانی دجال کیسی نقل کیے مسلم اور جارود نی

[illegible] اور ابن حبان نی ف فتنہ زندگانی کا پہرنا ہی راہ حق سی اور نہونا صبر کا اور راضی برضا نہونا اور آفتون دنیا مین

گرفتار ہونا اور سب سی بڑا فتنہ خاتمہ بخیر نہونا ہی اور فتنہ موت کا وسوسہ شیطان کا وقت مرنیکی ہی اور عذاب

قبر اور سوال منکر نکیر کا اور دہشت عذاب کی چیزون سی اور دجال بعضی جزائر شام مین زنجیرون سی بندہا ہوا ہی قریب

قیامت کی نکلیگا دعوی خدائی کا کریگا اور بہتون کا ایمان لیگا بڑا فتنہ ہی مسلمانون مین پڑیگا قصہ اوسکا بڑا ہی

آخر کو حضرت عیسی علیہ السلام مار ڈالینگی نعوذ باللہ منہ کذا ذکرہ الفقہ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ

[illegible] خ م د س یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون [illegible] پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری

[illegible] دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی [illegible] پناہ مانگتا ہون

ساتھہ تیری گناہ سی اور قرض سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی ف قرض سی کہ خلاف
رضامندی اللہ تعالی کی ہین ہووی جیسی ناچ رنگ اور خلاف شرع کی چیزون کی لئی قرض کرتی ہین یا اوس
قرض سی پناہ ہی کہ طاقت اوسکی ادا کی نہ رکھی اور جو قرض ضرورت کی لئی کیا ہی اور ادا کی طاقت رکھتا ہی تو اوس سے پناہ نہین
اوس سی پناہ مانگنی مراد ہی کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ
وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔ م د ت
س ت یعنی یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی کئی ہین مینی اور وہ کہ پیچھی کئی ہین مینی اور وہ کہ پوشیدہ کئی مینی اور وہ کہ
ظاہر کئی مینی اور جو کچھہ کہ فضول خرچی کی مینی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننی والا ہی اوسکو مجھسی تو ہی آگی کرنی والا یعنی
جسکو چاہی ساتھہ توفیق اور مدد اور قرب درگاہ کی اور تو ہی پیچھی ڈالنی والا یعنی جسکو چاہی لطف اپنی سی نہین کوئی
معبود مگر تو نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی ف پہلی پیچھی کے گناہ یعنی پیچھی آئی یا پہلی سی وہ مراد ہین کہ
واقع نہین ہوئی جب واقع ہوون تو بخش کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔ خ م
ت س ق یعنی یا اللہ تحقیق مینی ظلم کیا جان اپنی پر ظلم کرنا بہت اور نہین بخشتا گناہون کو کوئی سوا تیری پس بخش
مجکو بخشنا خاص نزدیک اپنی سی یعنی محض اپنی رحمت سی بخشدی بغیر مداخلت کسی چیز کی اور رحم کر مجھپر تحقیق تو بخشنی والا
مہربان ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی ف کہا نووی نی کہ بعضی روایت مسلم کی مین کبیرا بھی
آیا ہی پس اولی یہہ ہی کہ دعا کرنی والا دونو کو جمع کرلی یعنی ظلما کثیرا کبیرا کہی اور ملا علی قاری نے کہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی
کہ کبھی کبیرا کہی یا سی اور کبھی کثیرا یا سی کذا ذکرہ الفخر حضرت ابوبکر نی عرض کی یا رسول اللہ سکھاؤ مجھکو ایک دعا کہ
پڑھون مین نماز اپنی مین پس حضرت نی یہی دعا اللھم انی ظلمت نفسی آخر تک سکھائی کذا فی المشکوۃ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ
یَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ
الرَّحِیْمُ ۔ د س مس یعنی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھسی ای خدای یگانہ بی نیاز وہ جو نہین جنا اور نہ جنا گیا اور نہین ہی

اوسکی اُن ہی سے یہہ کہ بخشی تو میری لیی گناہ میری تحقیق تو بخشنی والا مہربان ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد و نسائی و حاکم
نی اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَاباً یَّسِیْراً ✽ مس ✽ یا اللہ حساب کر مجھسی حساب آسان یعنی قیامت کو نقل کی
یہہ حاکم نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ حساب آسان یہہ ہی کہ نامۂ اعمال بندی کو دکھاوینگی تا دیکھ لی عمل اپنی
پہر درگذر کریگا اللہ تعالی اور مطالبہ نکریگا کذا ذکر الفخر اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ
مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ ✽
م ✽ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب قبر کیسی
اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ کانی دجال کیسی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری فتنہ زندگانی او مرنی کیسی نقل کی
یہہ مسلم نی وابن النقل اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنَ الْخَیْرِ کُلِّہٖ مَا عَلِمْتُ مِنْہُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ بِہٖ عِبَادُکَ
الصَّالِحُوْنَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ عِبَادُکَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا
تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ✽ مو مص ✽ اور چاہئی کہ کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسی تمام بہلائیان جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اونسی اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون مین یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون
تجھسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگا تجھسی اوسکو بندون نیکبخت تیری نی یعنی انبیا اولیا نی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ
تیری برائی اوس چیز کیسی کہ پناہ پکڑی اوس سی اچھی بندون تیری نی ای پروردگار ہمارے دی ہمکو دنیا مین بہلائی
اور آخرت مین بہلائی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائی پس بخش واسطی ہمارے گناہ
ہمارے اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی ای رب ہمارے اور دی ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کیا ہی تو نی ہمسی اوپر زبان پیغمبرون
اپنی کی اور نہ رسوا کر ہمکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدیکو نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی
اور مصنف نی ف بہلائی دنیا کی توفیق ہی طاعت اور عبادت کی او استقامت اوپر
اوس کی او صحت او عافیت اور بہلائی آخرت کی ثواب او خوشنودی اللہ تعالی کی اور تخفیف حساب کی اور دخول جنت کا

اور دیدار خدا یا ربتعالی کا اس آیت کی تفسیر میں تین سو قول ہیں علما کی اختصار کی لئی اسپر کفایت کیا اور بچا عذاب آگ
کیسی یعنی گناہونکی کی سبب داخل ہونی دوزخ کی ہیں یہہ دعا یعنی یہ جامع ہی سب مطالب دین و دنیا کو اکثر اوقات
دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی آیت تھی اور حضرت انس رضی سے منقول ہے کہ کسی نی اونسی طلب دعا کی یہی آیت پڑھ
پھر طلب کی یہی آیت پڑھی پھر مبالغہ کیا لوگون نی طلب دعا میں کہا اونہون نی اور کیا چاہتی ہو بھلائی دنیا اور
آخرت کی تو مانگ چکا اور خوار نکریگا یعنی بموجب آیت کریمہ کی یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ یعنی اوسدن کہ نہ
خوار کریگا اللہ تعالی نبی کو اور اون لوگون کو کہ ایمان لائی ساتھ اوسکی کذا ذکرہ المظہر سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ
اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ اِذَا جَلَسَ فِیْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ
وَاَنَا عَلٰی عَہْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ
وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ یہہ سردار استغفار کا یہہ ہی کہ کہی آدمی
جسوقت کہ بیٹھی نماز اپنی میں یعنی بعد التحیات درود کی یا اللہ تو پروردگار میرا ہی نہین کوئی معبود سوای تیری پیدا کیا تو نی
مجکو اور مین بندہ تیرا ہون اور مین اوپر عہد تیری کی ہون اور وعدی تیری کی ہون بقدر طاقت اپنی کی پناہ پکڑتا ہون مین
ساتھ تیری برائی کرتوت اپنی کی سی اقرار کرتا ہون مین ساتھ نعمت تیری کی کہ مجہپر ہی اور اقرار کرتا ہون ساتھ گناہ اپنی کی
پس بخش مجکو تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی مگر تو نقل کی یہہ بزار نی ف تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہتی
بیچ قعدہ نماز میں اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَالْعَزِیْمَۃَ عَلَی الرُّشْدِ وَاَسْئَلُکَ شُکْرَ نِعْمَتِکَ وَحُسْنَ عِبَادَتِکَ
وَاَسْئَلُکَ قَلْبًا سَلِیْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا تَعْلَمُ کذا فی المشکوۃ
یعنی یا اللہ مانگتا ہون مین تجھسی ثابت رہنا امر دین میں اور قصد بھلائی پر اور مانگتا ہون مین تجھسی شکر نعمت تیری کا
اور خوبی عبادت تیری کی اور مانگتا ہون تجھسی دل سالم یعنی پاک عقائد باطلہ اور خواہشون نفسانی سی اور زبان سچی
اور مانگتا ہون تجھسی بھلائی ہر چیز کی کہ جانتا ہی تو اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہی تو
اور بخشش چاہتا ہون تجھسی واسطی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو وَاِذَا سَلَّمَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ * خ م د س ر ط ی * اور جب سلام پھیرے

پڑھے نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہے وہ نہیں کوئی شریک اوسکا اوسیکے لیے بادشاہت ہے اور اوسیکے لیے

تعریف ہے جلاتا ہے اور مارتا ہے بیچ ہاتھ اوسکی کی بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ نہیں ہے کوئی روکنے والا

اوس چیز کو کہ دیتی تو نے اور نہیں کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ روکی تو نے اور نہیں فائدہ دیتی ہے دولتمند کو عذاب

سے دولتمندی نقل کیے بخاری مسلم ابو داؤد نسائی بزار طبرانی ابن سنی نے ف بزار اور طبرانی کی روایت

مین جملہ یحیی ویمیت کا زائد ہے اور ابن سنی کی روایت مین یہہ بھی ہے اور بیدہ الخیر بھی ہے رموز انکی اوپر لکھنی چاہیے

اور ایک روایت مین بغیر لا مانع آخر تک کی فقط یونہی آیا ہے اٰنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تُكَرِّرُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ * خ س * یا پڑھے لا اله الا الله وحده لا شریک

له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر تین بار نقل کیے یہہ بخاری نسائی نے اور مَرَّةً وَتُبَاهِي ۃ لَا حَوْلَ وَ

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ * م د س مص * یا ایکبار ہی کلمہ پڑھے

اور بعد اوسکے پڑھے نہیں ہے پھرنا گناہون سے اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نہیں کوئی معبود مگر اللہ

اور نہیں عبادت کرتے ہین ہم مگر اوسیکو اوسیکے لیے انعام ہے یعنی انعام واحسان اوسیکی درگاہ سے ہے اور اوسیکے

لیے ہے فضل یعنی زیادتی احسان کے نعمت دینی مین اوسی کو لائق ہے اور اوسیکے لیے ہے تعریف اچھی کہتے ہین ہم نہین

کوئی معبود مگر اللہ در حالیکہ خالص کرنے والے ہین ہم واسطے اوسکے دین کو یعنی طاعت اپنی کو شرک و ریا سے اور

اگرچہ برا مانیں کافر یعنی اخلاص کے کہنے کو نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ثَلٰثَ

مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ * م عه ط

یعنی مغفرت مانگتا ہون تین بار پڑھے اور پھر کہے یا اللہ تو سالم ہے سب عیبون سے اور تجھہ سے سلامتی ہے یعنی سب آفتون او

تلیا غفلت ظاہری باطنی کیسی بہت برکت والا ہی تو اوچہا صاحب بزرگی اور بخشش کے نقل کی یہہ مسلم اور ابوداؤد نی اور طبرانی اور ابن سنی نی **ف** یعنی حدیث مین آیا ہی کہ تین بار پڑہتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ اور یا ذا الجلال مین لفظ یا کا مسلم اور طبرانی اور ابن سنی کی روایت مین آیا ہی اور ونکی روایت مین نہین آ اور یہہ جو بعضی شخص جو الیک یرجع السلام وحینا ربنا بالسلام وادخلنا ربنا دار السلام زیادہ پڑہتی ہین کچہہ اصل صحیح نہین پائی جاتی ہی کذا فی ذکر العسلی والفجر

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لِيَكُوْنَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلٰثِيْنَ مَرَّةً **ح** بعد سلام پڑہی سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر تو کہ ہوں ان کلمات سی تمام اونکی تینتیس بار نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی نی **ف** یعنی پڑہی ان تینون تسبیحات کو کہ سب تینتیس دفعہ ہو وین ظاہر یہہ ہی کہ تینون کو اکہٹا تینتیس بار پڑہی کہ ہر ایک تینتیس تینتیس بار ہو وینگی جیسی کہ اور تمام روایتون مین علحدہ علحدہ پڑہنا منقول ہی اور یہی افضل ہی اور عمل مشائخ کا بہی اسی پر ہی یا ہر ایک کو تینتیس تینتیس بار پڑہی اور احتمال رکہتا ہی کہ معنی یہہ ہون کہ ہر ایک کو گیارہ گیارہ بار پڑہی کہ سب مل کر تینتیس بار ہو وین کذا ذکر الفجر حدیث شریف مین آیا ہی کہ فقراء مہاجرین کی آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کیا کہ پہونچی مال والی بڑی درجون کو اور نعیم مقیم کو یعنی عیش جنت کو پس فرمایا حضرت نی کس سبب سی عرض کیا فقراء نی کہ وہ نماز پڑہتی ہین جیسی کہ ہم پڑہتی ہین اور روزی رکہتی ہین جیسی کہ روزی رکہتی ہین ہم اور خیرات کرتی ہین وہ اور ہم نہین کرتی پس فرمایا کہ کیا پس نہ سکہاؤن مین تمکو کچہہ کہ پاؤ تم بسبب اوسکی درجہ اونکا کہ سبقت کی ہی تمپر یعنی اسلام لائی ہین اور سبقت لیجاؤ اوسپر کہ بعد تمہاری ہین اور نہ ہوی کوئی افضل تمسی مگر وہ کہ کری مثل اوس چیز کی کہ کرو تم عرض کیا اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا کہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑہی ہر نماز فرض کے تینتیس تینتیس بار پڑہو پس پہر آئی فقراء اور عرض کیا کہ ہماری بہائی مالدارون نی بہی سنا جو کچہہ پڑہتی تہی ہم پس اونہون نی بہی یون ہی کیا پس فرمایا حضرت نی کہ یہہ فضل اللہ کا ہی دیتا ہی جسکو چاہتا ہی کذا فی المشکوۃ اِحْدٰى عَشْرَةَ وَاِحْدٰى عَشْرَةَ

وَلِيُحْصِ عَشْرَةً فَتِلْكَ مِائَةٌ بدل ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ م ھ * اس روایت مین یون آیا ہی کہ پڑہی گیارہ بار
سبحان اللہ اور گیارہ بار الحمد للہ اور گیارہ بار اللہ اکبر یہہ سب تینتیس ہوئی نقل کیے یہہ مسلم نی اَوْ عَشْرًا
عَشْرًا عَشْرًا خ * یا دس بار سبحان اللہ پڑہی دس بار الحمد للہ دس بار اللہ اکبر نقل کیے یہہ بخاری نی مَنْ سَبَّحَ
اللّٰهَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ ثُمَّ قَالَ
تَمَامَ الْمِائَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ
غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ م د س * جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پیچہی ہر نماز فرض
تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار پڑہی اور اللہ اکبر تینتیس بار پہر کہی پورا کرنی سینکڑہی کی لئی لا الہ الا اللہ آخر
تک کہ معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی بادشاہت ہی اور
اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہون مانند جہاگ دریا کی یعنی
بہت نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ اَوْ فَاعِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ
صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَّثَلٰثٌ وَّثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَّاَرْبَعٌ وَّثَلٰثُوْنَ
تَكْبِيْرَةً م ت س * کتنی کلمی پیچہی آنی والی یعنی نماز کی بعد پڑہی جاتی ہین نہین محروم ہوتا ہی پانیوالا
اچہی لیسی کہنی والا اونکا یا عمل کرنی والا اونکا پیچہی ہر نماز فرض کے کہ وہ معقبات تینتیس بار سبحان اللہ ہین
اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس بار اللہ اکبر نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی نی مَنْ سَبَّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ
مَكْتُوْبَةٍ مِائَةً وَّكَبَّرَ مِائَةً وَّهَلَّلَ مِائَةً وَّحَمِدَ مِائَةً غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ
كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ س * جو کوئی سبحان اللہ پڑہی پیچہی ہر نماز فرض کے سو بار اور اللہ اکبر
سو بار اور لا الہ الا اللہ پڑہی سو بار اور الحمد للہ سو بار بخشی جاتی ہین اوسکی لئی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوون
گناہ بہت جہاگ دریا کیسی نقل کیے یہہ نسائی نی اَوْ مِنْ كُلٍّ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ س حب مس *
یا ہر ایک چارون تسبیح سی پڑہی پچیس پچیس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی ایک روایت مین

سے یون آیا ہی کہ پچیس بار سبحان اللہ پڑہی پچیس بار الحمد للہ پچیس بار لا الہ الا اللہ پچیس بار اللہ اکبر
ہوویں او من کل من التسبیح والتحمید ثلثا وثلثین والتکبیر اربعا وثلثین
لا الہ الا اللہ عشر مرات ت س یا ہر ایک سبحان اللہ اور الحمد للہ تینتیس تینتیس بار
اللہ اکبر چونتیس بار پڑہی اور لا الہ الا اللہ دس بار نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نے او کذلک
ثلثا وثلثین س یا پڑہی اسیطرح اور تکبیر بہی تینتیس بار نقل کیے یہہ نسائی نے ف یعنی اس
روایت مین تسبیح اور تحمید اور تکبیر تینتیس تینتیس بار اور لا الہ الا اللہ دس بار پڑہنا آیا ہی او من کل من
التسبیح والتحمید والتکبیر مائۃ مائۃ مع لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا
حول ولا قوۃ الا باللہ لو کانت خطایاہ مثل زبد البحر لمحتہا ا یا ہر ایک تسبیح
تحمید اور تکبیر سی سو سو بار پڑہی ساتہہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی اگر
ہوویں گناہ پڑہنی والی ان کلمات کی مانند جہاگ دریا کی البتہ مٹا دیں یہہ کلمی انکو نقل کیے یہہ احمد نے ف
مع لا الہ الا اللہ یعنی حال ہوئی ان کلمات معدودہ کی یعنی تین سو کی ہمراہ لا الہ الا اللہ آخر تک کی پس کلمہ ایک بار
ہوگا اور تسبیحات تین سو بار یا ہر سینکڑی کی ساتہہ کلمہ ملایا جاوی اس صورت مین کلمہ تین بار ہوگا ذ کر
الفجر و آیۃ الکرسی دبر کل صلوۃ مکتوبۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ الا ان یموت س
حبی کان فی ذمۃ اللہ الی الصلوۃ الاخری ط اور جو کوئی پڑہی آیت الکرسی پیچہی ہر نماز
فرض کی نہین منع کرتی ہی اسکو داخل ہونی بہشت کی سی کوئی چیز مگر موت نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان نے
ابن سنی نے اور ایک روایت مین بدلی لم یمنعہ آخر تک کی یون آیا ہی کہ ہووےگا بیچ امان اور حفاظت خدا کی نماز دوسری
تلک نقل کیے یہہ طبرانی نی ف نہین منع کرتی ہی اسکو مگر موت یعنی جب وہ شخص مرا اور موت درمیان مین سے
اوٹہہ گئی فی الحال بہشت مین داخل ہوگا کہ قبر اسکی باغ ہی باغون جنت سی یا معنی یہہ ہین کہ اگر موت درمیان مین
نہوتی فی الحال داخل ہوتا ازبسکہ موت حائل ہی بعد موت کی داخل ہوگا کذا ذکرہ الجزری لمقرا المعوذۃ

ابوداود مسلم ترمذی ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اَعِنِّي عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ حرز
حصین مس ی یا اللہ مدد کر میری اوپر ذکر اپنے کے یعنی ذکر تیرا بہت کیا کروں اور اوپر شکر اپنے کے
اور خوبی عبادت اپنی کے نقل کیے یہ ابوداؤد ونسائی ابن حبان حاکم ابن سنی نی ف حسن عبادت
مراد ہی اس سی کہ احکام ارکان عبادت کی پوری ادا ہوں اور خضوع وخشوع حاصل ہو معاذ نقل کرتی ہیں کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پکڑا ہاتھ میرا پس فرمایا کہ میں دوست رکھتا ہوں تجکو ای معاذ پس عرض کیا میں نی
کہ میں بھی دوست رکھتا ہوں آپکو ای رسول اللہ کی فرمایا کہ مت چھوڑ اس دعا کی پڑھنی کو پیچھے ہر نماز کی یہ
پڑھ ہی رب اعنی علی ذکرک آخر تلک کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ
اَنَّكَ الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنَّ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اَنَا شَهِيدٌ اَنَّ
الْعِبَادَ كُلَّهُمْ اِخْوَةٌ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اِجْعَلْنِي مُخْلِصًا لَكَ وَاَهْلِي فِي كُلِّ
سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ
حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ الْاَكْبَرُ س د ی یا اللہ پروردگار ہمارے
اور پروردگار ہر چیز کی میں گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق تو پروردگار ہی یگانہ نہیں کوئی شریک تیرا یا اللہ
پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کی میں گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری ہیں
اور رسول تیری یا اللہ پروردگار ہمارے اور پروردگار ہر چیز کی میں گواہی دینی والا ہوں کہ تحقیق بندی مسلمان
سب بھائی ہیں آپس میں یعنی شریک ہیں دین میں نسبوں کا اعتبار نہیں جیسا کہ جاہلیت میں تھا یا اللہ پروردگار
ہمارے اور پروردگار ہر چیز کی کر مجھکو مخلص واسطی اپنی اور اہل میری کو ہر ساعت میں امور دنیا میں اور آخرت
میں ای صاحب بزرگی اور بخشش کی سن یعنی ثنا میری بخوشی اور رضامندی اور قبول کر دعا میری
خدا تعالی بہت بڑا ہی بڑا کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا ہی کارساز یعنی جو کوئی اسکی کرم پر اعتماد کری

ف ابو داؤد و ابن سنی نی نقل کیے ہین کہ جو پڑہی یہہ بہت خدا تعالی کفایت کری اوسکی مہمات

ہر ساعت مین کہ کوئی ساعت تیری طاعت سی خالی نہو یا یہہ کہ ہر ساعت مشغول ہو ساتھہ امر و نہی کی یا

یہہ کہ ہر حال اخلاص سی اور تیری طاعت سی ہو اور میری اہل حال نہون کذا ذکرہ القسطلانی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔ س ص مص ی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا

ہون ساتھہ تیری کفر سی اور محتاج کیسی اور عذاب قبر کیسی نقل کیے ہین اسے حاکم ابن ابی شیبہ نی

اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ جَعَلْتَهٗ عِصْمَةَ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ جَعَلْتَ

فِیْهَا مَعَاشِیْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَاَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَیْتَ

وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ۔ س حب ۔ یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا وہ کہ کیا ہی تو نی اوسکو

سبب بچاؤ کام میری کا اور سنوار میری لئی دنیا میری وہ کہ کی ہی تو نی اوسمین معیشت اور زندگانی

میری یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری ساتھہ خوشنودی تیری کی غضب تیری سی اور پناہ

پکڑتا ہون ساتھہ معافی تیری کے عذاب تیری سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری یعنی ساتھہ رحمت تیری کی عذاب

تیری سی نہین کوئی منع کرنی والا اوس چیز کو کہ دی تو نی اور نہین کوئی دینی والا اوس چیز کو کہ منع کی تو نی اور نہین

کوئی پھیرنی والا اوس چیز کو کہ حکم کیا تو نی اور نہین فائدہ دیتی ہی دولتمند کو عذاب تیری سی دولتمندی نقل کی

یہہ نسائی ابن حبان نی ف سبب بچاؤ کام میری کا کہ دین نگہبان سب چیزون کا ہی جیسا کہ فرمایا ہی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ کافرون سی لڑون یہان تک کہ گواہی دین

وہ وحدانیت اللہ تعالی کی اور رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قائم کرین نماز اور دین زکوۃ جب یہہ

باتین کرینگی اپنا خون اور مال مجھسی بچا دینگی مگر ساتھہ حق اسلام کی یعنی سبب تقصیر کی حد پہونچا دونگا

اور حساب اونکا اللہ پر [illegible] تو ہی پس [illegible] معلوم ہوا کہ دین کی سبب سی ہر چیز آدمی کی محفوظ رہتی ہی اور

نقل کیا ہم نے ... کی ساتھ حاصل ہونی وجہ معیشت حلال کی ہوتی ہی کہ قوت دیتی ہی امر طاعت پر اور سلامت رکہتی ہی کہ موجب خلل وقت کی ہین کذا ذکرہ الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَعَمْدِيْ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ فَاِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۞ ص یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ چوک سی کیا مینی اور قصد سی کیا مینی یا اللہ راہ دکہا مجکو طرف اچھی عملون کی اور اچھی خلقون کی نہین راہ دکہاتا کوئی طرف اچھی عملون کی اور نہین پہیرتا کوئی بری عملون کو مگر تو نقل کی ہی بزار نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ۞ ع و مس ۞ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری عذاب دوزخ کیسی اور عذاب قبر کیسی اور فتنہ زندگانی کیسی اور فتنہ موت کیسی اور برائی دجال کیسی نقل کی ہی ابو عوانہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطَايَايَ وَذُنُوْبِيْ كُلَّهَا اَللّٰهُمَّ انْعَشْنِيْ وَاَحْيِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ لِصَالِحِ الْاَعْمَالِ وَالْاَخْلَاقِ اِنَّهُ لَا يَهْدِيْ لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ ۞ مس ط ی ۞ یا اللہ بخش میری لئی گناہ صغیرہ میری اور گناہ کبیرہ میری تمام گناہ یا اللہ بلند کر مرتبہ میرا اور زندہ رکہہ مجکو اور رزق دی مجکو اور راہ دکہا مجکو طرف نیک عملون کی اور نیک خلقون کی تحقیق نہین راہ دکہاتا ہی طرف نیک عملون کی اور نہین پہیرتا ہی بری عملونکو کوئی مگر تو نقل کی ہی حاکم طبرانی ابن سنی نی اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ ۞ ا ط ص ۞ یا اللہ سنوار میری لئی دین میرا اور فراخ کر میری لئی معیشت میری گہر میری مین اور برکت دی میری لئی بیچ رزق میری کی نقل کی ہی احمد طبرانی ابو یعلی نی ف فراخ کر معیشت میری گہر میری مین کہ بدون محنت اور مانگنی کی حاصل ہووی یا مراد یہہ ہی کہ میری قبر مین کشادگی کر کذا ذکرہ الفخر سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۞ ص پاک ہی پروردگار تیرا صاحب غلبہ کا اوس چیزسی کہ بیان کرتی ہین کافر اور سلام ہووی رسولون پر اور تعریف ثابت ہی واسطی اللہ پروردگار عالمون کی نقل کی ہی ابو یعلی ابن سنی نی ف اس آیت مین تسبیح ہی

ترمذی کی روایت مین زیادہ آیا ہی اور حدیث مسند احمد اور طبرانی کی روایت مین رہزن آنکی ویرلکہنی چاہیئن
اور لفظ منہا کا متعلق یستجیر کا نہی مقصود یہہ ہی کہ جسطرح التحیات کی لیے بیٹہا ہی اوسی ہیئت پر بیٹہے ہوئے پڑہی

صَلٰوتَيِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ اَيْضًا قَبْلَ اَنْ يَّتَكَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ سَبْعَ مَرَّاتٍ

جب ادا کر چکی نماز صبح اور مغرب بہی پہلی کلام کرنیکی یا اللہ بچا مجکو آگ سی سات بار نقل کیے یہہ ابوداؤد
نسائی ابن حبان نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی حاصل اوسکا یہہ ہی کہ جب صبح کو یا شام کو کوئی یہہ پڑہی
اور مرگیا اوسدن مین یا رات مین ہوویگی تجہکو خلاصی آگ دوزخ کیسی کذا فی المشکوٰۃ وَبَعْدَ صَلٰوۃِ الضُّحٰی

اَللّٰهُمَّ بِكَ اُحَاوِلُ وَبِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ ہ پڑہی اور پیچہی نماز چاشت کی یا اللہ ساتہہ
مدد تیری کے مانگتا ہون مین مقاصد اپنی اور ساتہہ مدد تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور جنگ کرتا ہون دشمنون دین کیسے

اور ساتہہ مدد تیری کی جہاد کرتا ہون مین نقل کیے یہہ ابن سنی نی وَاِذَا دُعِيَ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ ہ مر
دت بس ہ اور جب بلایا جاوی کوئی طرف کہانی کے پس چاہیئی کہ قبول کری اور حاضر ہووی نقل کی
مسلم ابوداؤد ترمذی نسائی نی **ف** حاضر ہووی واسطی خاطر بہائی مسلمان کے ظاہر امر کا یہہ چاہتا
ہی کہ حاضر ہونا واجب ہی مین اگر قبول نکریگا گنہگار ہوگا جیسیکہ ابوداؤد نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روا
کی ہی کہ جب کوئی بلاوی اور قبول نکری پس تحقیق نافرمانی کی خدا اور رسول اوسکی کی اور یہہ اوس تقدیر
مین ہی کہ اوس مجلس دعوت مین بارادہ مین مثلاً ساتہہ بات کی خلاف شرع کی کوئی چیز مثل مزامیر وغیرہ کے
نہو والا قبول نکرنا جائز ہی بلکہ مستحب ہی اور بعضون نی قبول کرنا دعوت کا سنت کہا ہی اور بعد حاضر ہونے
کی کہانا کہانی کا اختیار رکہتا ہی سنت یا واجب حاضر ہونا ہی اور کہانا مستحب ہی اگر روزہ دار نہین ہے
اور اگر نفل روزہ ہو اور دعوت کرنی والا نہ کہانی سی رنجیدہ ہو تو افطار کری اور کہاوی پہر روزہ قضا کا
رکہی کذا ذکرہ الفخر وَسَمِّيَا وَلِيْمَةَ الْعُرْسِ ہ دُوْقِ عُوْہ اور خصوصاً قبول کری کہانی شادی کی
نقل کیے یہہ ابوداؤد اور ابن حبان اور ابوعوانہ نی **ف** ولیمہ اوس کہانی کو کہتی ہین کہ دولہن یا دولہا

دعا بعد نماز چاشت کی

بیان دعوت کی

کرے نزدیک عقد نکاح کی یا زفاف کی اور اکثر علما کہتے ہیں کہ ولیمہ کرنا سنت ہے اور بعضے کہتے ہیں مستحب
ہے اور کہانا موافق حال خاوند کے ہو جیسا کہ ہو اور قبول کرے اوسکو بعضے ہوں نے واجب کہا ہے اور بعضے ہوں نے
فرض کہا ہے اور واجب ہونا قبول کا کتنی چیزوں سے ساقط ہو جاتا ہے کہانا شبہ کا ہو یا تخصیص تونگروں کے ہو یا منہیات
بری ہوں یا دعوت کرے بسبب جاہ اپنے کے یا مدد کرنا معصیت پر ہو یا وہاں خلاف شرع شریف کے چیزیں ہوں
ان صورتوں میں قبول کرنا واجب نہیں ہوتا اور دوسرے دن یا وہ کرنے میں اختلاف کیا ہے علما نے بعضوں نے
مکروہ کہا ہے اور امام مالک نے ایک ہفتہ تلک تونگر کو مستحب کہا ہے کذا ذکرالفخر فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ
م د ت س پس اگر ہووے مہمان روزہ دار دعا کرے نقل کیے مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نے یعنی
دعا کرے دعوت کرنے والے کے لیے ساتھ مغفرت اور برکت کی اور احتمال رکہتا ہے یہ معنی ہوں کہ نماز پڑہے کذا ذکرہ الفخر
وَدَعَا وَبَرَّكَ د ق عو اور دعا کرے اور برکت مانگے یعنی بارک اللہ فیکم کہے نقل کیا ہے ابو داؤد ابن
ماجہ ابو عوانہ نے وَإِذَا أَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللهُ
م د س مس اور جب افطار کرے جاتی رہی پیاس یعنی بسبب پانی پینے کے اور تر ہوگئیں رگیں اور ثابت ہوا
ثواب اگر چاہے اللہ تعالیٰ نقل کیا ہے مسلم ابو داؤد نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي وَسِعَتْ
كُلَّ شَيْءٍ أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي مو مس ق ی یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجہ سے ساتھ وسیلہ رحمت
تیری کے وہ جو فراخ ہوئی ہے یعنی گہیر لیا ہے ہر چیز کو یہ کہ بخشے تو میرے لیے گناہ میرے نقل کیے یہ موقوفاً حاکم ابن
ماجہ ابن سنی نے فَإِنْ أَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ
وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ ق حب د پس اگر افطار کرے نزدیک ایک قوم کے یعنی ضیافت میں
کہے افطار کریں نزدیک تمہارے روزہ دار اور کہاویں کہانا تمہارا نیک کار اور بخشش چاہیں اوپر تمہارے
فرشتے نقل کیے یہ ابن ماجہ ابن حبان ابو داؤد نے ف آداب روزے کی یہ ہیں کہ محفوظ رکہے زبان اور آنکہ
اور کان کو بری باتوں سے اور لایعنی سے یعنی نہ چہوڑا جہوٹ اور گناہ کی باتیں اور غیبت اور فحش بیہودہ

بیان آداب روزہ

یعنی قادر ہوتا ہی اوس کہانی پر اور اپنا حصہ کر لیتا ہی اوسمین اور موجب سنگدلی اور فساد
اور کرنی گناہون کا کرو بتا ہی اوسکو بسبب نام لینی اللہ تعالی کی پس جو نام اللہ تعالی کا اول مین یاد رہیان
مین کہانی کی نہ لیا پہر حلال نہین کر سکتا اس حدیث مین اشارہ ہی کہ بسم اللہ کہنا کفایت کرتا ہی
مگر اولی یہہ ہی کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہی اور احیاء العلوم مین امام غزالی رحمۃ اللہ نی لکہا ہی کہ پہلی نوالہ پر
بسم اللہ کہی اور دوسری پر بسم اللہ الرحمن اور تیسری پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور مستحب ہی کہ پکار کر بسم اللہ کہی تو
اورون کو بہی یاد آجاوی اور جو ہر نوالہ پر بسم اللہ کہی بہتر ہی خوب ہی اور علما نی اختلاف کیا ہی کہ بسم اللہ
کہنی مستحب ہی یا واجب سفر السعادت والی نی کہا ہی کہ محققین اہل حدیث کی نزدیک واجب ہی اور اکثر
فقہا کی نزدیک مستحب اور داہنی ہاتہہ سی کہانا ہی سب علما کی نزدیک سنت موکدہ ہی اور قہستانی
لکہا ہی کہ اپنی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا واجب ہی اور اوروں کی ہاتہہ کی جگہہ سی کہانا حرام اور یہہ اوس صورت مین ہی
جو کہانا ایک طرح کا ہو اور جو مختلف قسمون کا ہو مثل میوونکی درست ہی جدہر سی چاہی چن کر کہاوی کذا ذکرہ
اور مستحب ہی کہ کہانا ...ن بہی اور پہلی ہاتہہ دہووی اور پچہلی ہاتہہ رات نہ گذاری کہ مضر ہی اور نہ ...
... یا دی ... ہی کی اور اسفل اور گرد اگرد کا بی کہ بیچ کہاوی نہ اعلی اوسکی سی اور ...
اوسکا ... ہی اور چہری سی گوشت گلا ہوا اور روٹی نہ کاٹی اور بعد فراغ کی اونگلیان اور برتن چاٹ
اور دسترخوان پر جو کچہہ گرا ہی اوس سی مٹی وغیرہ چہٹا کر کہا جاوی اوسی پر شیطان نکی لئی پڑا ہوا چہوڑی
اور کہاوی دو زانو یا اوکڑو یا داہنا پاؤن کہڑا کر کر اور نہ کہاوی چارزانو اور نہ لیٹ کر اور نہ ٹیک لگا کر
ہو کر اور نہ مسند وغیرہ پر بیٹہہ کر بطور متکبرین کی اور نہ خوان پایہ دار پر اور نہ طشتری یا پیالی مین اور نہ
گرم کہانی کو اور نہ سونگی اوسکو اور نہ پہونکی اوسمین اور بہت گرم نہ کہاوی اور عین العلم مین
لکہا ہی کہ بہتر گری برتن پیتل تانبی کے ہین سون لکڑی اور مٹی کی برتن مین ہی سلف کی اقرب ہی طرف تواضع
کی لیکن وضو کرنا پیتل تانبی کی برتن مین حضرت سی ثابت ہی ہوا ہی پس یہہ آداب اگرچہ سنن زوائد ہی

لیکن طالب کو چاہیے کہ ہر قول اور فعل میں دل اپنا خالی نیت بھلائی سے نہ رکھے یعنی بجالاوے ان آداب وغیرہ میں
رضامندی اللہ تعالی کی اور اتباع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ملحوظ رکھے تا عادات عبادات ہو جاویں اور
پاوے اور ضرور ہے کہ طلب حلال کی کرے کہانے اور پینے وغیرہ میں اور بہت پرہیز کرے حرام اور شبہہ سے کہ جسکا کہانا
پہننا اور لباس حرام یا مشتبہ سے ہو [illegible] تو دعا اوسکی اور نماز اوسکی اور جو گوشت وس سے بنا ہے
لائق تر ہے ساتھہ آگ کے ہوتا ہے اور اہل کمال [illegible] واصلین نے یہی کفایت کری اور بقدر ضرورت کی قوت
چند لقمے کہاوے کہ تا قائم رکھیں پیٹ اوسکی کو یا تہائی پیٹ کہاوے اور تہائی پانی اور تہائی دم کی لیے خالی
رکہے اسپر ہرگز زیادہ نکرے کہ بہت کہانا تو دل مردہ ہوتا ہے اور سنگدلی ہوتی ہے اور علوم غیبیہ کی دروازے
بند ہوتے ہیں اور رات دن میں ایکبار کہاوے لیکن اگر خوف ضعف کا ہووے تو دونوں وقت کچھ کہاوے
اور بہت پرہیز کرے منہمک رہنے سے لذیذ کہانے اور پینے میں عین العلم میں ایک حدیث روایت کی ہے کہ سب سے امت
میری کی وہ لوگ ہیں کہ غذا اونکی جاتی ہیں ساتھہ نعمتوں کی بڑہتا ہے اوس سے گوشت اونکا اور ہمت اونکی کہانے
اور لباس طرح طرح کی ہیں پس یاد رکھہ ان اصول کو اور نہ غافل ہو انسے پس تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نہیں سیر ہوئے جو کی روٹی سے دو دن پے در پے کبھی اور نہیں کہائے حضرت نے [illegible] بریان
نہیں حق ہے واسطے انسان کی مگر بیچ ٹکڑے روٹی خشک کے اور کپڑے کے کہ دفع کرے گرمی سردی کو اور گھر کہ
اوسمیں واسطے دفع سردی گرمی کے اور زیادہ اسپر حساب ہے کہ حساب لیا جاویگا بندہ سے قیامت کی
پس عاقل کو بہتر چاہیے اسمیں مگر واسطے ضرورت دینی اور بدنی کی کذا فی وظائف النبی قالوا یا رسول
اللہ انا نأکل ولا نشبع قال فلعلکم تأکلون متفرقین قالوا نعم قال اجتمعوا
علی طعامکم واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ ق دس یہ عرض کیا صحابہ نے [illegible]
ہم تحقیق ہم کہاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس شاید کہ کہاتے ہو جدا جدا
عرض کیا اونہوں نے ہاں اسطرح سے فرمایا حضرت نے پس جمع ہو تم اوپر کہانے اپنے کے اور یاد کرو نام

برکت کہا وی گے مہار سی لئی وسمین نقابے کہہ آیر حاہہ ابو داود و نسائی سے **ف** جمع ہونا اور ذکر کرنا نام خدا تعالی کا ہر ایک موجب برکت کا ہی پدر جو دو تو چیزیں جمع ہوویں برکت زیادہ ہووی کذا ذکر الفخر

مِنَ الصَّحَابَةِ فِي الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي اَهْدَتْهَا اِلَيْهِ الْيَهُودِيَّةُ اَنِ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَكُلُوْا فَاَكَلُوْا فَلَمْ يُصِبْ اَحَدًا مِنْهُمْ شَيْءٌ **مس** اور حکم کیا اصحاب کو بیچ وقت ہاتھ ڈالنی گوشت بکری زہر ملائی کی کہ جو بہیجا تہا اوسکو طرف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک یہودیہ نی یعنی پیغمبر خدا

کی نی یہہ کہ یاد کرو نام خدا تعالی کا اور کھاو پس کہایا اصحاب نی یعنی بسم اللہ کہہ کر پس نہ پہنچا کسی کو اونمین

سی کچہہ یعنی ضرر زہر کا نقل کی یہہ حاکم نی **ف** حکم کیا اصحابہ کو یعنی بعد اطلاع اسکی کہ زہر آلودہ ہی کہ اوس گوشت نے بطور

اعجاز معجزہ سرور عالم کی خبر دی تہی کذا ذکر الفخر وَفِي حَدِيثِ مَسِيْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

اِلٰى بَيْتِ اَبِي الْهَيْثَمِ وَاَكْلِهِمُ الرُّطَبَ وَاللَّحْمَ وَشُرْبِهِمُ الْمَاءَ قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا

هُوَ النَّعِيْمُ الَّذِي تُسْاَلُوْنَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَمَّا كَبُرَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ اِذَا اَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا

وَضَرَبْتُمْ بِاَيْدِيْكُمْ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللّٰهِ فَاِذَا شَبِعْتُمْ فَقُوْلُوْا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هُوَ

اَشْبَعَنَا وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا وَاَفْضَلَ فَاِنَّ هٰذَا كَفَافُ هٰذَا **مس** اور بیچ حدیث قصہ جانی پیغمبر

صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ ابو بکر او رعمر رض کی طرف گہر ابی ہیثم صحابی کے اور کہانی انکی کہجوروں تر کو اور

گوشت کو اور پینی انکی پانی کو قول پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ تحقیق یہہ کہانا اور پینا وہ نعمت ہی کہ پوچہی

جاوگی تم اوس سے یعنی ادای شکر اسکی سی دن قیامت کی پس جب کہ دشوار ہوئی یہہ بات اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ

وسلم کی پر فرمایا حضرت نی جسوقت کہ پہونچو تم اور پاؤ تم مانند اسکی کو اور ڈالو ہاتہہ اپنی یعنی کہانا شروع کرو پس کہو

کہاتی ہین ہم ساتہہ نام خدا کی اور اوپر برکت خدا کی پس جب سیر ہو چکو تم پس کہو سب تعریف ثابت ہی واسطی خدا کے

جسنی سیر کیا ہمکو اور سیراب کیا ہمکو اور نعمت دی ہمکو اور بہت دی یعنی زیادہ حاجت سی دی پس تحقیق یہہ کہنا بدلہ

اس نعمت کا اور عہدہ ادای شکر اس نعمت کیسی برلاتا ہی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** حاصل اور مختصر قصہ حدیث کا

یہہ ہی کہ ابو ہیثم ایک صحابی تہی درخت کہجور کی اونکی پاس بہت تہی یہ کہتی تہی حضرت سرور عالم مع ان صحابہ کرام

اونکی ہان رونق افزا ہوئی وہ باہر گئی ہوئی تہی اونکی بی بی کو بہت خوشی سے تہا یا جب ابو ہیثم آئی بہت

خوشی سی عرض کیا کہ ف ایسا خوش ہی ما باپ میری اور بہت سی باتین خاطرداری کی کرکہ ہاتہ پکڑ کر

باغ کو لیگیا کہ ہر قسم کی کہجور حاضر کین اور آپ ابو ہیثم تیاری کہانی مین مشغول ہوئی بعد

تیار کر حاضر کیا جب تناول کی اور پانی نوش فرمایا یہہ حدیث ابو نعیم اور طبرانی فرمائی جب سماع کہ

دشوار ہوا کہ اگر ایسی چیزون پر مواخذہ ہوا کیا ہوگا تب نازل ہوئی تو تدارک اوس سوال قیامت کا تعلیم کر دیا کذا ذکرالفخر

وَاِنْ نَسِيَ التَّسْمِيَةَ اَوَّلَ الطَّعَامِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ ۔ د ت س ق حب مس

اور اگر بہول جاوی کوئی بسم اللہ کہنی پہلی کہانی کی پس کہی بسم اللہ کہتا ہون اول کہانی مین اور آخر کہانی مین نقل کی

یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ف کہی بسم اللہ یعنی وقت یاد آنی کی درمیان کہانی کی اور بعضون نی

کہا ہی کہ کہلی اگرچہ بعد کہانی کے یاد آوی کذا ذکرالفخر وَاِنْ اَكَلَ مَعَ مَجْذُوْمٍ اَوْ ذِيْ عَاهَةٍ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ

ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ ۔ ت د ق حب مس ی اور اگر کہاوی ساتہ جذامی کے یا ساتہ

آفت والے کی کہی کہاتا ہون مین ساتہ نام خدا کی اوس حال مین کہ اعتماد کرتا ہون اوسپر اور توکل کرتا ہون اوسپر نقل

کی یہہ ترمذی ابوداؤد ابن ماجہ ابن حبان حاکم ابن سنی نی ف ساتہ آفت والی کی کہ مبتلا ہوئی کسی ایسی بیماری

مین بیماریون لگجانی والیون سی کہ لوگ اونکو باعتبار وہم کے لگجانی والی گنتی ہین والا شرع مین کوئی مرض ایک کا

دوسری کو لگتا نہین اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ ہر بیمار کی ساتہ کہانا درست ہی اور ایک ... آیا ہی کہ جذامی سی بہاگ جیسا کہ بہاگتا ہی شیر سی تطبیق دونو حدیثون مین یہہ ہی کہ پرہیز کرنا اوس ... ساتہ کہانا قبیلہ توکل کے سی ہی پس اگر توکل حاصل ہی کہاوی اور نہین تو بچی کذا ذکرالفخر

الاكل والشرب قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا

مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا ۔ خ عه ۔ جب فارغ ہووی کہانا کہانی سی اور پانی پینی سی یعنی دونو ... کہی

سکو بدلہ اوتار سکتا ہی نہ ناشکری کی حق تعالیٰ کا نہہ مقدور بشری کی شکر اوسکا ادا کریے ہن کذا ذکر

اللهم اللهم اشبعت وارويت فهنئنا ورزقتنا فاكثرت واطبت فزدنا * ھو مس

یا اللہ سیر کیا تونی اور سیراب کیا تونی پس گوارا کر کہانا پینا ہمکو اور روزی دیا تونی ہمکو

پس بہت دیا تونی اور اچہا کیا حال ہمارا پس زیادہ کر ہمکو نعمتین اور برکت ہمارا کے ہمیشہ فالدی

فی دعوة اهل الطعام اللهم بارك لهم فيما رزقتهم واغفر لهم وارحمهم *

م ت س مص * اور دعا کری کہلانی والی کی لئی یا اللہ برکت دی اونکی لئی بیچ اوس چیز کی کہ روزی

دی تونی اونکو پس بخش اونکو اور رحم کر اونپر نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ

اللهم اطعم من اطعمني واسق من سقاني * م * یا اللہ کہلا میوی بہشت کی اوسکو کہ کہلایا مجکو

اور پلا اوسکو کہ پلایا مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی ف پلا یعنی پانی حوض کوثر کا اور شراب طہور یا مراد کہانا

پانی دنیا کا ہو کہ دنیا مین محتاج نہو اور اگر دونو مراد رکہین اولی ہو کذا ذکر الفخر واذا لبس شيئا قال اللهم

اني اسئلك من خيره وخير ما هو له واعوذ بك من شره وشر ما هو له * ی * اور جب پہنی

کچہہ کپڑا تو کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی اور بہلائی اوس چیز کی کہ یہہ کپڑا بنایا گیا ہی اوسکی

لئی اور پناہ پکڑتا ہون مین تجہسی برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز کی سی کہ بنایا گیا ہی یہہ واسطی اوسکی یعنی وہ تکبر

اور فخر ... سی ف بہلائی اوسکی یہہ کہ حرارت سی بدن پر رہی اور کوئی آفت اور ضرر اوسکی سبب

سی نہ پہونچی اور بہلائی اوس چیز کی کہ بنایا گیا ہی یہہ اوسکی لئی ... بنایا گیا ہی ستر ڈہکنی کی لئی اور سردی

گرمی دور کرنی کی لئی پس اسی قصد سی پہنون مین نہ واسطی تکبر اور فخر کی یا استعمال اوسکا طاعت مین ہووہ

كذا ذكر الفخر وان كان جديدا سماه باسمه عمامة او قميصا او غيره ثم يقول اللهم لك الحمد

انت كسوتنيه اسئلك خيره وخير ما صنع له واعوذ بك من شره وشر ما صنع له * د

ت س حب مس * اور جو ہووی لباس نیا ذکر کری اوسکو ساتہہ نام اوسکی کی پگڑی ہو یا کرتا یا اور کچہہ

جنات نہین دیکھ سکتی ہے ستر اوسکا وَاِذَا هَمَّ بِاَمْرٍ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ
وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ
لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ
بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ
عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ

بِهٖ رواہ خ عنه اور جب قصد کری کسی کام کا پس چاہئی کہ پڑہی دو رکعتین سوا فرض کے پہر کہی یا اللہ تحقیق
مین نیکی مانگتا ہون تجسی اس کام مین ساتہہ علم تیری کی اور قدرت مانگتا ہون تجسی اوپر پانی خیر کی ساتہہ
وسیلہ قدرت تیری کی اور مانگتا ہون تجسی مطلب پانی فضل بڑی تیری سی پس تحقیق تو قدرت رکہتا ہی
ہر چیز پر اور نہین قدرت رکہتا مین کسی چیز پر اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہی پوشیدہ
پوشیدہ باتون کا یا اللہ جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام بہتر ہی میری لئی دین میری مین اور زندگانی میری مین
اور انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر
اوسکو میری لئی پہر برکت دی میری لئی اوسمین اور جو جانتا ہی تو کہ تحقیق یہہ کام برا ہی میری لئی دین میری مین
اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین یا اس جہان مین اور اوس جہان مین پس پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر
مجکو اوس سی اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی بہلائی جہان کہین ہو وی پہر راضی کر مجکو ساتہہ اوسکی نقل کی
یہہ بخاری اور چارون نی ف جب قصد کری کسی کام کا کہ مباح ہو اور تردد رکہتا ہو اوسکی کرنی نکرنی
مین مثل سفر اور عمارت اور نکاح اور مانند انکی کی نہ مانند کہانی اور پینی بقدر ری کی کہ اسمین استخارہ نہین چاہئی
اور اسیطرح استخارہ نکیا جاوی کرنی واجب اور مستحب مین اور چہوڑنی حرام اور مکروہ کی مین پس استخارہ بہوڑی
سی جوبات اسکی حق مین مناسب ہوتی ہی اسپر دل قرار پکڑتا ہی پڑہی دو رکعت اگر دو رکعت مسنون معمولی

اور تحیۃ المسجد اور شکر الوضو مین سی بہی پڑہکر یہہ دعا پڑہنی جایز ہی لیکن اولی یہی ہی کہ صبح [illegible]
پڑہی اور جسوقت چاہی پڑہی سوا اوقات مکروہ کی اور سورت جونسی چاہی پڑہی اور بعضی روایت مین قل یا او [illegible]
آئی ہی اسیطرح احیاء العلوم مین ہی [illegible] علما [illegible] ہی یہی منقول ہی او او عاجل امری مین لفظ او کا [illegible]
جحری شک راوی کا لکہا ہی یعنی فی دینی ومعاشی وعاقبۃ امری فرمایا یا ان تینون لفظون کی عوض [illegible]
وآجلہ فرمایا یہہ کام یعنی جو کہ پیش رکہتا ہون اور متردد ہون کرنی نکرنی اوسکی مین مثل سفر وغیرہ کی اور [illegible]
کہ ہذا الامر کہکر حاجت اپنی ذکر کری دلسی یا زبان سی واللہ اعلم کذا ذکرہ الفقیر اور ایک روایت مین بعد ذکر کرنی

لی

دعا کی بدلی اللہم ان کنت تعلم آخر تک کی یون آیا ہی ان کان خیرا لی فی دینی ومعادی ومعاشی
وعاقبۃ امری فاقدرہ لی ویسرہ لی وبارک لی فیہ وان کان شرا لی فی دینی ومعادی
ومعاشی وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر ورضنی بہ حصن
ص اگر ہووی یہہ کام بہتر دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین
پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور آسان کر اوسکو میری لئی اور برکت دی میری لئی اوسمین اور اگر
ہووی یہہ کام برا دین میری مین اور آخرت میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کا میری مین پس
پہیر اوسکو مجہسی اور پہیر مجہکو اوس سی اور حکم کر اور مہیا کر میری لئی بہلائی اور راضی کر مجہکو ساتہہ
اوسکی نقل کیے یہہ ابن حبان ابن ابی شیبہ نی اور ایک روایت مین بعد ان کان کی یون آیا ہی
خیرا لی فی دینی وخیرا لی فی معیشتی وخیرا لی فی عاقبۃ امری فاقدرہ لی وبارک
لی فیہ وان کان غیر ذلک خیرا لی فاقدر لی الخیر حیث ما کان ورضنی بقدرہ
[illegible] اگر ہووی یہہ کام اچہا میری لئی دین [illegible] مین اور اچہا میری لئی زندگانی [illegible]
میری لئی انجام کا میری مین پس حکم کر اور مہیا کر اوسکو میری لئی اور برکت دی [illegible]
[illegible] میری لئی [illegible] راضی کر [illegible]

کیے ہیہ ابن حبان نی اور ایک روایت مین یون ہی خیراً لی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ
فاقدرہ لی ویسرہ لی وان کان کذا وکذا الامر الذی یرید شراً لی فی دینی
وعاقبۃ امری فاصرفہ عنی ثم اقدر لی الخیر اینما کان لا حول ولا قوۃ
الا باللہ ترجمہ اگر ہووی یہہ کام بہتر میری لیئی دین میری مین اور زندگانی میری مین اور انجام کار
میری مین پس حکم کر اوسکو میری لیئی اور آسان کر اوسکو میری لیئی اور اگر ہووی ایسا اور ایسا اشارہ
کری یعنی ساتھہ لفظ کذا وکذا کی واسطی اوس کام کی کہ ارادہ رکہتا ہی برا میری لیئی دین میری مین اور
زندگانی میری مین اور انجام کار میری مین پس پہیر اوسکو مجھسی پہر حکم کر میری لیئی بہلائی کو جہان ہووی
نہین ہی بچا سکتا ہون مین اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتھہ مدد اللہ کی نقل کیے ہیہ ابن حبان نے اور ایک
روایت مین بعد استقدرک بقدرتک کے یون آیا ہی واسألک من فضلک ورحمتک فانہما
بیدک لا یملکہما احد سواک فانک تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت
علام الغیوب اللہم ان کان ہذا الامر الذی یریدہ خیراً لی فی دینی وفی
دنیای وعاقبۃ امری فوفقہ وسہلہ وان کان غیر ذلک خیراً لی فوفقنی
للخیر حیث کان ترجمہ اور مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی فضل تیری سی اور رحمت تیری سی پس
تحقیق فضل اور رحمت بیچ ہاتھہ قدرت تیری کی ہین کہ نہین مالک ہی اون دونون کا کوئی سوا تیری پس تحقیق
تو جانتا ہی اور نہین جانتا ہون مین اور قدرت رکہتا ہی تو اور نہین قدرت رکہتا مین اور تو بہت جاننی
والا ہی غیب کی باتون کا یا اللہ اگر ہووی یہہ کام کہ جس کام کا ارادہ رکہتا ہی اوسکا استخارہ کرنی والا
بہتر میری لیئی دین میری مین اور دنیا میری مین اور انجام کار میری مین پس توفیق دی اوسکی اور آسان
کر اوسکو اور جو ہووی سوا اسکے بہتر میری لیئی پس توفیق دی مجکو واسطی خیر کی جہان ہووی
ہیہ ... فان کان زاجاً فلیلبس الحطۃ ثم لیتوضأ حین وضوئہ ثم

مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ ثُمَّ لِيَحْمِدِ اللهَ وَيُمَجِّدْهُ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ

وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ فِي فُلَانَةَ وَيُسَمِّيهَا بِاسْمِهَا خَيْرًا لِي فِي

دِينِي وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِي فَاقْدُرْهَا لِي وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا مِنْهَا لِي فِي دِينِي وَآخِرَتِي

فَاقْدُرْهَا لِي ۔ حب مس ۔ پس جو ہووی وہ کام یعنی جسکی لیٔ استخارہ کرتا ہی نکاح پس چاہئی کہ نہ

کری منگنی پہر وضو کری پس اچہا کری وضو اپنا پہر نماز پڑہی جس قدر مقدر کی ہی خدا نی اوسکی لیٔ پہر چاہئی

کہ تعریف کری خدا تعالی کی اور بزرگی سی یاد کری اوسکو پہر کہی یا اللہ تحقیق تو قادر ہی اور نہین قادر

ہون مین اور جانتا ہی تو اور نہین جانتا مین اور تو بہت جاننی والا ہی غیب کی باتون کا پس جو جانتا

ہی تو کہ تحقیق بیچ فلانی عورت کی اور ذکر کری اوسکو ساتہہ نام اوسکی یعنی بجای فلانہ

کی نام اوس عورت کا لی کہ جس سی نکاح کا ارادہ رکہتا ہی بہلائی ہی میری لیٔ دین میری مین اور دنیا

میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اور مہیا کر اوسکو میری لیٔ اور جو ہووی سوا اس عورت کی

بہتر اس سی میری لیٔ دین میری مین اور آخرت میری مین پس نصیب کر اوسکو میری لیٔ نقل کی یہہ ابن حبان

حاکم نی ف جسقدر مقدر کی ہی یعنی جسقدر ہو سکی پڑہی کہ ادنی اوسکی دو رکعت ہین پہلی رکعت مین بعد

الحمد کی قل یا پڑہی اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعضون نی کہا پہلی رکعت مین پڑہی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ

وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ

ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا اور دوسری مین وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ

تَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ وَهُوَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولَى

وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ اور اس حدیث مین دوسری جای جو لفظ دنیا ہی کا نہ فرمایا تو شاید

اشارہ ہی اسپر کہ دین والی دنیا والی سی بہتر ہی یعنی جو عورت تقوی والی اور باعث ہو اوس دین

افضل ہی [illegible] سو اور تقوی پر کہتی ہو کذا ذکر العلی والعذر من سعادۃ ابن آدم

اِسْتِخَارَتُہُ اللّٰہَ وَمِنْ شِقْوَتِہِ تَرْکُہُ اسْتِخَارَۃَ اللّٰہِ ۔ مشکوٰۃ ۔ نیکبختی بیتی آدم کیسی ہی خیر
چاہنی اوسکی خدا تعالی سی اور بدبختی بیتی آدم کیسی ہی چھوڑنا اوسکا استخارہ کو خدا تعالی سی
نقل کیے ہیں حاکم ترمذی نی ف معنی استخارہ کی طلب خیریت کی ہین اللہ تعالی سی جسطرح کہ حدیث
مین گذری اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دعاء استخارہ
کی تعلیم کرتی جیسی کہ تعلیم کرتی سورۃ قرآن کی اور روایت ہی جامع الاصول مین کہ ہرگز زیانکار نہوا
وہ شخص کہ جسنی استخارہ کیا خدا تعالی سی اور ندامت نہ اوٹھائی جسنی کہ مشورہ کیا اور فقیر نہوا
جسنی کہ میانہ روی کی معیشت مین اور حضرت انس سی روایت ہی کہ فرمایا اونکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ ای انس جو قصد کری تو کسی کام کا پس استخارہ کر اللہ تعالی سی اوسکی لیئی سات بار پھر دیکھ جو
کہ تیری دل مین القا ہو اوسپر جرأت کر کہ وہی بہتر ہی اور استخارہ مختصر ایک روایت مین آیا ہی اَللّٰھُمَّ خِرْ لِي
وَاخْتَرْ لِي وَلَا تَكِلْنِي إِلَى اخْتِيَارِي یعنی ای اللہ پسند کر میری لیئی اور اختیار کر میری لیئی یعنی جو مناسب
جانی تو اور نہ سونپ مجکو طرف اختیار میری کے کذا ذکر الفخر ۔ وَإِنْ تَوَلَّى عَقْدَ الْخِطْبَتِہِ اَنَّ الْحَمْدَ
لِلّٰہِ نَحْمَدُہُ وَنَسْتَعِیْنُہُ وَنَسْتَغْفِرُہُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا
مَنْ یَھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہُ وَمَنْ یُضْلِلْ فَلَا ھَادِیَ لَہُ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَحْدَہُ لَا شَرِیْکَ لَہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہُ وَرَسُوْلُہُ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ
الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ وَخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا
اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِہِ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا
اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہِ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا
قَوْلًا سَدِیْدًا یُصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ الآیۃ ۔ عہ مشکوٰۃ ۔ اور جو متولی ہووی نکاح باندھنیکا یعنی جو
نکاح کیسکا باندھتی پڑھی خطبہ اوسکا یہ ہی کہ سب تعریف اللہ کی لیئی ہی تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور مدد چاہ

یھدہ

یضللہ

ہین ہم اوس سی اور بخشش چاہتی ہین ہم اوس سی اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھ خدا کی برائیون نفسون اپنی کی سی
اور برائیون عملون اپنی کی سی جسکو راہ دکہاوی خدا پس نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو اور گمراہ کری جسکو
وہ پس نہین کوئی راہ دکہانی والا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک
اوسکا اور گواہی دیتا ہون مین یہہ کہ تحقیق محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی ای لوگو ڈرو پروردگار اپنی سی
جسنی پیدا کیا تمکو ایک جان سی یعنی حضرت آدم علیہ السلام سی اور پیدا کیا اوس سی جوڑا اوسکا یعنی حضرت حوا
اور پہیلائی دونو سی مرد بہت اور عورتین اور ڈرو خدا سی جسکی نام سی مانگتی ہو آپس مین اور ڈرو قرابت یعنی ناتا
کاٹنی سی پرہیز کرو اور آپس مین محبت رکہو تحقیق اللہ ہی ہر نگہبان یعنی تمہارا سب باتون اور احوال پر مطلع ہی ای
لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو خدا سی حق ڈرنی اوسکی کا اور ہرگز نہ مرو تم مگر اور تم مسلمان ہو یعنی ہمیشہ اسلام پہ
قائم رہو ای وہ لوگو جو ایمان لائی ہو ڈرو اللہ سی اور کہو بات سیدہا یعنی جہوٹہ نہ بولا کرو سنوار دیگا خدا
واسطی تمہاری عمل تمہاری پڑہی سارہی آیت نقل کی یہہ چارون نی اور حاکم اور ابو عوانہ نی وقف باقی آیت
اخیر کی یون ہی وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ وَمَنْ یُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیمًا یعنی اور بخشیگا اللہ تمہاری لیے
گناہ تمہاری اور جو کوئی کہا مانیگا اللہ تعالی کا اور رسول اوسکیکا پس تحقیق وہ مراد کو پہونچا مراد کو پہونچنا بڑا
پس یہہ آیتین پڑہ کر ایجاب و قبول کری یعنی دولہا سی یون کہی کہ فلانی عورت کی بدلی اتنی روپون کی نفس اپنا
تیری زنی اور زوجیت مین دیا تونی قبول کیا وہ کہی قبول کیا مینی پس یہ ایجاب و قبول کو سنا دو دو گواہون
کا یہی شرط ہی بغیر گواہون کی نکاح درست نہین ہوویگا اور آیتین جو فرمایا جسکی نام سی مانگتی ہو آپس مین
یعنی ایک دوسری کی اوسکی نام پاک کا وسیلہ پکڑ کر مانگتی ہی اور ایک دوسری کو قسم دیتا ہی اوسکی نام پر نگرکی
اور ایک روایت مین [illegible]
[illegible]
[illegible]

بھیجا اونکو ساتھ حق کی حال میں کہ خوشخبری دینی والی ہیں اور ڈرانی والی بھیجا اونکو آگی قیامت کی یعنی متصل
اوس کے پس جو شخص پیروی کری خدا تعالیٰ کی اور رسول اوسکی کی پس تحقیق اوسنی راہ سیدھی پائی اور جو کوئی
نافرمانی کری اسد اور رسول کی پس تحقیق وہ نہیں نقصان پہنچاتا ہی مگر جان اپنی کو اور نہیں نقصان
پہنچاتا ہی خدا تعالیٰ کو کچھہ نقل کی یہہ ابوداود نی اور ایک روایت میں بعد پہلی دعا کی یہہ دعا پڑھنی آئی ہی و

نَسْأَلُ اللّٰهَ اَنْ يَجْعَلَنَا مِمَّنْ يُطِيعُهُ وَيُطِيعُ رَسُولَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ
فَاِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ ۔ موھ ۔ اور مانگتی ہیں ہم اسد سی یہہ کہ کری ہمکو اون لوگون میں سی کہ اطاعت کرتی
ہیں اسد کی اور اطاعت کرتی ہیں رسول اوسکی کی اور پیروی کرتی ہیں خوشنودی اوسکی کی اور بچتی ہیں غضب
اوسکی سی یعنی اون چیزون سی کہ سبب غصہ کی ہون پس سوا اسکی نہیں کہ ہم ساتھہ اوسکی ایمان لائی اور واسطی
اوسکی مطیع ہیں نقل کی یہہ موقوفا ابوداود نی وَيَقُولُ لِمَنْ تَزَوَّجَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ ۔ ح
مد ۔ اور کہی واسطی اوس شخص کی نکاح کری برکت دی اسد تعالیٰ تیری لئی یعنی اولاد میں ابو نقل کی یہہ بخاری
مسلم نی وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ ۔ عہ حب مس اور برکت اوتاری
اسد اوپر تیری اور جمع کری اور اتفاق دی درمیان تمہاری بیچ بھلائی کی نقل یہہ چاروں نی اور ابن حبان
حاکم نی اَوْ فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ ۔ ح مرت س ۔ یا کہی پس برکت اوتاری اللّٰہ اوپر تیری نقل کی
بخاری مسلم ترمذی نسائی نی وَلَمَّا تَزَوَّجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا فَاطِمَةَ دَخَلَ الْبَيْتَ
فَقَالَ لِفَاطِمَةَ ائْتِينِي بِمَاءٍ فَقَامَتْ اِلَى قَعْبٍ فِي الْبَيْتِ فَاَتَتْ فِيهِ بِمَاءٍ فَاَخَذَهُ وَ
مَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا تَقَدَّمِي فَتَقَدَّمَتْ فَنَضَحَ بَيْنَ ثَدْيَيْهَا وَعَلَى رَأْسِهَا
وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ لَهَا اَدْبِرِي
فَاَدْبَرَتْ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيْهَا وَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ ثُمَّ قَالَ ائْتُونِي بِمَاءٍ قَالَ عَلِيٌّ فَعَلِمْتُ الَّذِي يُرِيدُ فَقُمْتُ فَمَلَأْتُ الْقَعْبَ

وَاَتَيْتُهُ بِهِ فَاَخَذَهُ وَمَجَّ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ تَقَدَّمِ فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِيْ وَبَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اَدْبِرْ فَاَدْبَرْتُ فَصَبَّ بَيْنَ كَتِفَيَّ
وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُعِيْذُهُ بِكَ وَذُرِّيَّتَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ثُمَّ قَالَ اُدْخُلْ بِاَهْلِكَ
بِسْمِ اللّٰهِ وَالْبَرَكَةِ ، حب ، اور جب نکاح باندہا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کا ساتھ حضرت فاطمہؓ
کی داخل ہوئی حضرت علی کی گھر مین پس فرمایا حضرت فاطمہ کو لا میری پاس پانی پس کہڑی ہوئین حضرت فاطمہ طرف
پیالہ کی کہ گھر مین تہا پس لائین وہ اوسمین پانی پس لیا پیالہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کلی ڈالے
اوسمین پہر فرمایا حضرت فاطمہ کو آگی آ پس آگے آئین پس چہڑکا پانی درمیان سینہ اونکی کی اور سر اونکی پر
اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان راندہی ہوئی سی پہر فرمایا
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو پیٹ پہیر پس پیٹ پہیری اونہون نے پس ڈالا پانی درمیان دونو
مونڈہون اونکی کی اور کہا یا اللہ تحقیق مین تیری پناہ مین دیتا ہون فاطمہ کو اور اولاد اسکی کو شیطان
راندہی ہوئی سی پہر فرمایا لاؤ تم میرے پاس پانی کہا حضرت علی نے پس جانا مینی جو کچہہ ارادہ رکہتی ہین
حضرت یعنی سمجہا کہ میری ساتہہ بہی وہی طور کرینگی جو اونکی ساتہہ کیا پس کہڑا ہوا مین پس بہرا مینی پیالہ پانی
سی اور لایا مین پیالہ حضرت کی پاس پس لیا اوسکو اور کلی ڈالی اوسمین پہر فرمایا آگی آ پس ڈالا پانی
سر میری پر اور آگی میری یعنی سینہ پر پہر کہا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو اور اولاد
اسکی کو شیطان راندہی ہوئی سی پہر فرمایا پیٹ پہیر پس پیٹ پہیری مینی پس ڈالا پانی درمیان
دونون مونڈہون میری کی اور فرمایا یا اللہ تحقیق مین پناہ تیری مین دیتا ہون اسکو اور اولاد اسکی کو شیطان
راندہی ہوئی سے پہر فرمایا حضرت علی کو داخل ہو ساتہہ اہل اپنی کی ساتہہ نام خدا کی اور برکت اسکی نقل کی یہہ
ابن حبان [illegible] نکاح حضرت فاطمہؓ کا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
[illegible] فاطمہؓ کا چار سو مثقال چاندی کا ہوا کہ ہمارے حساب سی ایک سو چالیس [illegible]

بیبیون کا سوا ام حبیبہ کی اور مہر حضرت کی اور بیٹیون کا بہی قریب اسی مقدار کی ہوتا ہی یعنی کچھ
کم ایک سو چالیس اور مہر ام حبیبہ کا چار سو دینار سونے کا تہا کذا ذکرہ الفخر و شیخ رفیع الدین رح و اذا
دَخَلَ بِاَھْلِہٖ اَوِ اشْتَرٰی رَقِیْقًا فَلْیَاخُذْ بِنَاصِیَتِھَا د س ص + اور جب آوی اپنی
بیبی کی پاس یعنی پہلی مرتبہ مرد عورت اکٹھا جمع ہووین یا خریدی بردہ پس چاہیئی کہ پکڑے بال پیشانی
اوسکی نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابو یعلی نے ف گویا یہہ اشارہ ہی اپنی قبضہ اور تصرف مین داخل
کرنی کا اور ایک روایت مین ہی کہ بعد پکڑنی کی یہہ دعا پڑہی ثُمَّ لِیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ
مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ
د ق س ص مس + پہر کہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہلائی اسکی اور بہلائی جس چیز
کی کہ پیدا کیا تونی اوسکو اوس پر یعنی اعمال اور افعال اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی
اوس چیز کیسی کہ پیدا کیا تونی اسکو اوپر اوسکی نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن ماجہ نسائی ابو یعلی حاکم نی وَکَذَا
فِی الدَّابَّۃِ وَیَاخُذُ بِذُرْوَۃِ سَنَامِ الْبَعِیْرِ د س ص + اور اسیطرح کرے بیچ چارپایے کے
اگر گہوڑا وغیرہ خریدی بال پیشانی کی پکڑ کر پہلی دعا پڑہے اور پکڑے بلندی کوہان اونٹ کی نقل کیا یہہ
ابوداؤد نسائی ابو یعلی نی ف یعنی جو اونٹ خریدی بجای بال پیشانی کی بلندی کوہان کی پکڑ کر وہ
دعا پڑہے وَکَانَ اِذَا اشْتَرٰی مَمْلُوْکًا قَالَ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاجْعَلْہُ طَوِیْلَ الْعُمُرِ
کَثِیْرَ الرِّزْقِ + مو مص + اور تہی ابن مسعود جسوقت کہ خریدتی تہی غلام کہتی تہی یا اللہ برکت
دی میری لیی اسمین اور کر اسکو بڑی عمر والا بہت رزق والا نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی
ف اور کثیر الرزق کی دوسری معنی یہہ ہین کہ اسکو سبب زیادتی رزق کا کر کہ خوب کما دی کذا ذکرہ الفخر
وَاِذَا اَرَادَ الْجِمَاعَ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا
رَزَقْتَنَا ع + اور جب ارادہ کرے کوئی جماع کا کہے ساتہہ نام خدا کی یہہ کام کرتا ہون

ہمکو شیطان سی اور دور رکھہ شیطان کو اوس چیز سی کہ نصیب کری تو ہمکو یعنی اولاد نقل کیے بہ صحاح
مین **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ جو کوئی وقت صحبت کی یہہ دعا پڑھی پہر اگر لڑکا پیدا ہوگا شیطان
اوسکو نہین ضرر کرنی کا کبھی یعنی نہین مسلط ہونی کا اوسکی دین پر اور نہین ظاہر ہوگی کوئی مضرت اوسکی
اوسکی حق مین کذا ذکر العینی فَاِذَا اَنْزَلَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا
مو مص پہر جب منزل ہووی کہی یا اللہ نکر واسطی شیطان کے بیچ اوس چیز کی کہ نصیب کی تونی
مجکو حصہ نقل کیے یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی وَاَنْ اُتِيَ بِمَوْلُوْدٍ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِهٖ حِيْنَ وِلَادَتِهٖ د
ف اور اگر پیدا ہووی بچہ اذان دی کان اوسکی مین وقت پیدا ہونی اوسکی کی نقل کیے یہہ ابوداؤد
ترمذی نی **ف** مستحب ہی کہ داہنی کان مین اذان کہی اور بائین مین تکبیر چنانچہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ
نی روایت کی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جسکی ہان بچہ پیدا ہووی پس اذان کہی داہنی کان مین
اور تکبیر بائین کان مین کہ اوسکو ضرر نہین کرنی کے ام الصبیان یعنی مرگی اور اذان کہنی سنت ہی وقت
پیدا ہونی کی اور جامع الاصول مین رزین کی کتاب سی نقل کیا ہی کہ پڑہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی سورۂ اخلاص
بیچ کان حضرت حسن ابن علی کی جب پیدا ہوئی اور تحنیک کی اور علما نی کہا ہی مستحب ہی کہ بچی کی کان مین
کہی اِنِّيْٓ اُعِيْذُكَ وَذُرِّيَّتَكَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ کذا قال الفخر وَوَضَعَهٗ فِيْ حِجْرِهٖ وَحَنَّكَهٗ بِتَمْرَةٍ وَدَعَا
لَهٗ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ مح مص اور رکہی اوسکو داہنی مین اور تحنیک کری اوسکو ساتھہ کہجور کی اور دعا کری
اوسکی لئی اور دعا برکت کی کری اوس پر یعنی بارک اللہ علیک یا علیہ کہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی **ف**
تحنیک اسکو کہتی ہین کہ کہجور یا اور مٹھاس چبا کر لڑکی کی تالو مین لگاوی پس تحنیک ساتھہ کہجور کی سنت
ہی پیدا ہونی کی اور اگر کہجور نہ ملی تو کچھہ میٹھی چیز لگا دی اور مستحب ہی کہ لگانی والا نیک ہو کذا ذکرہ الفخر
وَاَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ
اور حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتھہ نام رکہنی بچی کی ساتوین دن یعنی پیدا ہونی اوسکی

ایذا دینی والی چیز کی اوس سے اور حکم کیا ساتھہ عقیقہ کی نقل کیے یہہ ترمذی نے **ف** ساتھہ دور کرنی
چیز ایذا دینی والی کے یعنی سر منڈاوے اور نہلاوے کہ میل وغیرہ جو وقت پیدا ہونی کی لگ رہی ہے ساتوین
دن اوس سے دور ہووے اور عقیقہ بھی کری ساتوین دن کہ سنت ہی امام مالک اور امام شافعی کی نزدیک
اور نزدیک امام اعظم کی مستحب یا مباح ہی اور شرط عقیقہ کی قربانی کیسی ہی اور مستحب ہی کہ لڑکے
کی لیے دو بکری کری اور لڑکی کی لئے ایک اور بہتر یہہ ہی کہ ہڈی نہ توڑی بند کی جگہہ سی کاٹ کر نکالے
اور مستحب ہی کہ تھوڑا گوشت شیرین بھی پکاوے اور مختار ہی کہ تقسیم کری اوسکو یا گھر مین پکا کر اپنی اہل کو کھلاوے
کذا ذکر الفخر والغنی و تعویذ الطفل اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ شَرِّ کُلِّ عَیْنٍ
لَامَّۃٍ خ عہ ر ترجمہ اور تعویذ لڑکی کا یہہ ہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ کلمون پوری خدا کی برائی ہر شیطان کیسی اور
کاٹنی والی زہر ملی کیسی یعنی جسکی کاٹنی سی مرجاوے اور برائی ہر نظر لگجانی والی کیسی نقل کیے یہہ بخاری اور چاروں نے اور بزار نے
ف پڑہ کر دم کرین یا گلی مین لکھہ کر ڈالین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنین کو ان کلمات کر رقیہ یعنی منتر
کرتی تھی اور فرماتی تھی کہ باپ تمہاری یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام تعویذ کرتی تھی ساتھہ اون کلمات کی حضرت
اسمعیل اور حضرت اسحق علیہما السلام کو کذا ذکر الفخر وَاِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ فَلْیُعَلِّمْہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ ھٰی ی ترجمہ اور جب بولنی لگی لڑکا پس چاہیے کہ سکہاوے اوسکو لا الہ الا اللہ نقل کی یہہ ابن سنی نے
ف شرعۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ جب بولنی لگی لڑکا اول اوسکو کلمہ توحید سکہاوے بعد اوسکے یہہ
آیت سکہاوے فَتَعَالَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ کذا ذکر الفخر وَکَانَ اِذَا اَفْصَحَ الْوَلَدُ
مِنْ بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَّمَہٗ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا اَلْاٰیَۃَ ہی ی ترجمہ اور تھی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب بولنی لگتا کوئی لڑکا اولاد عبد المطلب کی سی سکہاتی تھی اوسکو یہہ آیت اور کہہ
کر سب تعریفین واسطی خدا کی ہی جسنے نہین پکڑا بیٹا ساری آیت نقل کیے یہہ ابن سنی نے **ف** اور آیت
یہہ ہی وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَکَبِّرْہُ تَکْبِیْرًا یعنی اور نہین ہی واسطے اوسکی کوئی شریک بادشا

تعویذ طفل

ہین اونہین سی او سکی لبی و و سستہ بجا لی والا ذلت سی اور برائی بیان کرا وسکی برائی بیان کرنا

عَلَی الصَّلوٰۃِ لِسَبْعٍ وَاعْزِلُوا فِرَاشَہٗ لِتِسْعٍ وَاضْرِبُوْہُ لِثَلٰثَ عَشَرَۃَ فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِکَ

بَیْنَہُ وَبَیْنَہُ ثُمَّ لِیَقُلْ لَا جَعَلَکَ اللّٰہُ عَلَیَّ فِتْنَۃً * ی مار و تم فرزند کو اوپر چھوڑنی نماز کی وقت پہنچنی

کی سات برسکی عمر کو یعنی عادت ہووی نماز کی اور جدا کرو بچھونا اوسکا یعنی ماسی اور ہمشیرہ سی اور اون

سی کہ ایک بچھونی پر نہ سویا کرین وقت پہنچنی کے نو برسکی عمر کو اور نکاح کرو اوسکا وقت پہنچنی ستران

برس کے عمر کو پس جب کری یہہ یعنی جب یہہ طریق مذکور بجا لاوی پس چاہئی کہ کہتا وی فرزند کو آگی اپنی یہہ کہ

نہ گردانی تجکو اللہ مجپر فتنہ اور موجب آزمایش اور گمراہی کا نقل کی یہہ ابن سنی نی **ف** یہہ اشارہ ہے

آیت کریمہ پر اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ یعنی مال اور اولاد تمہاری فتنہ ہین پس اسی لئے دعا کی کہ باعث فتنہ کا

نہ کر بلکہ نیکبخت اور مطیع اپنا کر اور انکی سبب سی ہم گنہگار نہ ہووین وَاِنْ کَانَ سَفَرًا صَافَحَہٗ وَقَالَ

اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ * س د ت مس حب *

اور اگر ہووی کوئی سفر کرنی والا مصافحہ کری مقیم اور کہی سونپتا ہون مین اللہ کو دین تیرا اور امانت تیری اور

آخری عمل تیری یعنی خاتمہ بخیر ہو نقل کی یہہ نسائی ابوداود ترمذی حاکم ابن حبان نی **ف** مراد امانت

سی مال ہی یا اہل اور اولاد یا تمام امور دنیوی کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہی وَاَقْرَأُ

عَلَیْکَ السَّلَامَ * س * اور کہتا ہون تجپر سلام یعنی دعا کرتا ہون سلامتی دنیا اور آخرت کی نقل

کی یہہ نسائی نی وَیَقُوْلُ لِمَنْ یُوَدِّعُہٗ اَسْتَوْدِعُکَ اَوْ اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا

تَضِیْعُ وَدَائِعُہٗ * ی طب * اور کہی مسافر اوس شخص کو کہ رخصت کرتا ہی سونپتا ہون مین

تجھی یا کہی سونپتا ہون مین تمکو یعنی اگر ایک ہو پہلا لفظ کہی اور اگر کئی ہون دوسرا لفظ کہی ایسی خدا کو

[illegible] نہین ضایع ہوتی ہین امانتین پاس اوسکی یعنی ایک روا [illegible]

[illegible] یہہ نقل کی یہہ ابن سنی اور طبرانی نی کتاب الدعا مین وَمَنْ [illegible]

بیان مسافر کو رخصت کرنیکی

فاوصنی قال له علیک بتقوی الله والتکبیر علی کل شرف فلما ولی قال اللهم اطو له
البعد وهون علیه السفر ت س ق اور جو کوئی ہی مقیم کہ ارادہ کیا اوسنی سفر کا
پس نصیحت کر مجکو کہی مقیم اوسکو لازم کر اپنی پر تقوی خدا کا یعنی شرک اور گناہ نکریا کہ عذاب خدا کی سی بچی تو اور کہ
اللہ اکبر کہنا ہر بلندی پر پس جب پیٹ پہیری مسافر کہی مقیم یا اللہ لپیٹ اسکی لئی دوری راہ کی یعنی قریب کر اوسکو
اور آسان کر اوسپر مشقت سفر کی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نی زودک الله التقوی وغفر ذنبک
ویسر لک الخیر حیثما کنت ت مس جعل الله التقوی زادک وغفر ذنبک و
وجه لک الخیر حیثما توجهت ہہ ط توشہ دی تجکو اللہ پرہیزگاری اور بخشی گناہ تیری اور آسان
کری تیری لئی بہلائی یعنی توفیق دنیا اور آخرت کی بہلائی کی دی جہان کہ ہووی تو نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی
اور ایک روایت مین دعا یون آئی ہی کری اللہ تقوی کو توشہ تیرا اور بخشی گناہ تیری اور پہیر لاوی تیری
لئی بہلائی جہان کہ متوجہ ہووی تو نقل کی یہہ بزار و طبرانی نی ف ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مین سفر کیا چاہتا ہون پس توشہ دو مجکو یعنی دعا کرو کہ
برکت اوسکی بجای توشہ سفر کی ہو یا مراد توشہ متعارف ہو یعنی خرچ راہ پس آنحضرت نی فرمایا زودک الله
التقوی یعنی تقوی خرچ راہ آخرت کا ہی نصیب کری تجکو اللہ تقوی اوسنی عرض کیا زیادہ کیجئی پہر فرمایا
وغفر ذنبک پہر عرض کیا اوسنی زیادہ کیجئی ماں باپ میری فدا تیری ہو دین فرمایا ویسر لک الخیر حیثما
کنت کذا ذکره الجزری واذا امر امیرا علی جیش او سریة اوصاه فی خاصته بتقوی الله و
من معه من المسلمین خیرا ثم قال اغزوا بسم الله ولا تغلوا ولا تغدروا ولا
تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا ہہ م عہ اور جب امیر کرتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو اوپر کسی
لشکر بڑا چہوٹی لشکر پہ نصیحت کرتی تہی اوسکو بیچ حق نفس اوسکی کی ساتھہ تقوی خدا کی اور نصیحت کرتی اوسکو
بیچ حق ہمراہیون اوسکی کی مسلمانون میں سی ساتھہ بہلائی کرنیکی یعنی شفقت اور مہربانی کی ان پر کہنا پہر فرماتی

تو ساتھ ہتھیار جہاد کا ساتھ نام خدا کی اور نہ خیانت کرنا تم غنیمت میں اور نہ عہد توڑنا تم اور نہ مثلہ کرنا تم یعنی ناک
کان وغیرہ کافروں کی نہ کاٹنا اور نہ مارنا تم لڑکوں کو نقل کیے یہ مسلم اور چاروں نے اور ایک روایت میں
یوں آیا ہے انطلقوا بسم الله وبالله وعلى ملة رسول الله ولا تقتلوا شيخا فانيا ولا
طفلا ولا صغيرا ولا امرأة ولا تغلوا وضموا غنائمكم واصلحوا واحسنوا ان الله
يحب المحسنين ترجمہ جاؤ تم برکت ڈھونڈتے ہوئے ساتھ نام خدا کی اور مدد چاہتے ہوئے ساتھ خدا کی اور ثابت
رہنے والے اوپر دین رسول خدا کی اور نہ مارنا تم شیخ فانی کو اور نہ دودھ پیتے لڑکے کو اور نہ عورت کو اور نہ خیانت
کرنا تم غنیمت میں اور جمع کرنا تم لوٹوں اپنی کو اور درست کرو معاملت آپس کی اور احسان کرنا تم تحقیق خدا تعالی
دوست رکھتا ہے نیک کاروں کو نقل کیے یہ ابوداؤد نے ف نہ مارنا شیخ فانی کو کہ قوت لڑائی
کی نہ رکھتا ہو اور صلاح و تدبیر بتانے والا نہ ہو اور جو تدبیر وغیرہ میں شریک ہو مار ڈالے اور نہ عورت کو مگر جو
عورت لڑنے والی یا فتنہ انگیز ہو جائز ہے مارنا اوسکا ایسا ہی حال ہے چھوٹے لڑکے کا جو اولاد سردار کی ہو اور
احسان کرنا یعنی نیکی کرنا تم ہر شخص سے اگرچہ کافر ہو کہ نیکی اوس سے لائق اوسکی کرو جیسا کہ حدیث میں آیا ہے
کہ جب قتل کرو اچھی طرح قتل کرو پس اوسکے حق میں یہی احسان ہوگا اور جمع کرنا لوٹوں کو اور تصرف نہ کرنا
اوس میں مگر جو چیز کھانے پینے کی قسم سے کہ رہنے سے بگڑ جائیگی اور حاجت اوسکی رکھتا ہو مضائقہ نہیں
خرچ میں لاوے کذا ذکرہ الشمنی فاذا مشى معهم قال انطلقوا على اسم الله اللهم اعنهم ترجمہ
پس جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ لشکر کے یعنی رخصت کے لیے فرماتے تھے چلو تم اعتماد کرتے ہوئے
اوپر نام خدا کی یا اللہ مدد کر انکی نقل کیے یہ حاکم نے وقال اذا اراد سفرا قال اللهم بك اصول
وبك احول وبك اسير ترجمہ اور جب ارادہ کرتے کوئی سفر کا کہتے یا اللہ ساتھ قوت تیری کے
حملہ کرتا ہوں میں یا [illegible] ساتھ مدد تیری کے حیلہ کرتا ہوں یعنی دشمن کے مکر دفع کرنے کے لیے اور ساتھ مدد کے
[illegible] احمد نے و ان [illegible] عن علی قال [illegible] کان رسول الله [illegible]

آمانًا من كل سوءٍ ہو اور جو ڈر ہی کوئی دشمن سی کہ آدمی ہو یا سوا اوسکی ہی یعنی مثل درندہ جانور
کی اور بیماری کی اور قرض کے اور جلنی ڈوبنی سے اور سوا انکی سی پس پڑہنا سورۂ لایلاف کا سبب
امن کا ہی ہر برائی سی کہ پیش آئی بسبب دشمن وغیرہ کی یہہ موقوف ہی **ف** یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سی نہین منقول ہی بلکہ قول ابو الحسن قزوینی رحمہ اللہ کا ہی کہ وہ اولیا ر کبار سی ہین ابو طاہر
روایت کرتی ہین کہ مین ارادہ سفر کا رکہتا تہا اور ڈرتا تہا اوس سی پس ابو الحسن پاس حاضر ہوکر مینی طلب
دعا کی کی کہ اس غم سی نجات پاؤن پس خود فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کرتا ہی ڈر اور وحشت دشمن
کی طرف سی رکہتا ہی پس چاہئی کہ لایلاف پڑہی کہ وہ امان ہی ہر برائی سی پس ابو طاہر کہتی ہین کہ مینی
پڑہا اوسکو کوئی چیز ایذا دینی والی اب تلک مجہی پیش نہین آئی کذا ذکرہ الفخر مجرب ہی کہا مصنف نی
یہہ عمل لایلاف کا مجرب ہی فَاِذَا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِذَا اسْتَوٰى عَلٰى ظَهْرِهَا
قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَرَّةً سُبْحَانَكَ اِنِّي ظَلَمْتُ
نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ [illegible] جب ارادہ
کری سوار پاؤن رکہی کا رکاب مین یاد رکہین کہ قائم مقام رکاب کی ہو کہی بسم اللہ پس جب بیٹہ چکی جانور
کی پیٹ پر کہی سب تعریف ہی واسطی خدا کی پاکی ہی اوس خدا کو کہ تابعدار کیا ہمارے لئی اسکو اور نہین
تہی ہم اسکی طاقت پانی والی اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنی کے البتہ رجوع کرنی والی ہین پہر
کہی تین بار اور اللہ اکبر کہی تین بار اور لا الہ الا اللہ کہی ایکبار پہر کہی پاکی یاد کرتا ہون تجہکو ای اللہ
تحقیق مینی ظلم کیا نفس اپنی پر بسبب گناہ کرنیکی پس بخش مجکو پس تحقیق نہین بخشتا گناہون کو کوئی
مگر تو نقل کی یہہ ابو داود و ترمذی نسائی ابن حبان احمد حاکم نی **ف** حدیث شریف مین آیا ہی کہ
یہہ ہی کہ آنحضرت نی سوار ہوکر یہہ آیت وغیرہ پڑہی اور پہر ہنسی حضرت علی نی سبب اسکا پوچھا فرمایا

کو ... ہنستا ہی اس سے کہ تیرا ہی بندہ ... اور بڑا ثواب دیتا ہی جب کہتا ہی بندہ رب اغفرلی ذنوبی فرماتا ہی
اللہ تعالی کہ جانتا ہی بندہ میرا کہ کوئی گناہ اسکی نہیں بخشنیکا سوا میری پس حضرت علی بہی اسطرح پڑہ کر ہنسی
سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی لئی کذا فی المشکوۃ اور جملہ وانا الی ربنا لمنقلبون کو یہان
سی ملاکا وہی کہ سوار ہونی مین انتقال ایک جگہہ سی طرف دوسری جگہہ کی ہی اور بڑا انتقال پروردگار
جل شانہ کی طرف جانا ہی اور سواری جگہہ خطر اور ہلاکت کی ہی ہی پس گویا اشارہ ہی کہ سوار کو چاہیے
اوس سی غافل نہووی اور مستعد واسطی ملنی خدا کی ہو کر ہشیار اور باگ کہینچ کر چلی کہ آخر کار سواری تجہی
یعنی جنازہ پر اس جہان فانی سی جاویگا اوسوقت کو نہ بہولی اور جانی کہ اسطرح ایکروز اوس سواری پر
جانا ہی ایسی کام نکرون کہ اوس روز روسیاہی ہو پس اسمین اشارہ ہی کہ ہر حال مین موت کو نہ بہولا
کری کہ یاد کرنا موت کا نعمت عظمی ہی اور بڑا ثواب پاتا ہی یا اللہ ہم سبہون کو یہہ حالت نصیب
کر آمین آمین آمین رب العالمین کذا ذکر الفخر فَاِذَا اسْتَوٰی کَبَّرَ ثَلٰثًا وَقَرَأَ سُبْحَانَ الَّذِيْ
سَخَّرَ لَنَا هٰذَا الْاٰیَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ
الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ
الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ
السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَالْوَلَدِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ
وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ره م ت جب
سوار ہو چکی جانور پر تکبیر کہی تین بار اور پڑہتی سبحان الذی سخر لنا ہذا ساری آیت اور کہی یا اللہ تحقیق ہم مانگتی
ہین تجہسی بیچ اس سفر اپنی کے نیکی اور پرہیزگاری اور عمل سی وہ جو خوش ہووی تو اوس سے یعنی قبول
کری اوسکو یا اللہ آسان کر ہم پر اس سفر ہماری کو اور لپیٹ یعنی دفع کر ہمسی درازی اوسکی یا اللہ تو ہی
یار یعنی نگہبان سب بلاؤنسی سفر مین اور تو خلیفہ ہی بیچ اہل کی یعنی کارساز اور نگہبان اہل عیال میری کا

بھی میری یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت دیکھنی کیسی یعنی بسبب
نقصان دیکھنی کے اہل و مال مین غمگین ہون اور حالت بری ہو اور برائی پہرنی کیسی مال مین اور اہل مین اور اولاد
مین یعنی اسسی بھی پناہ ہی کہ سفر سی پہر کر اہل و مال مین نقصان وغیرہ دیکھون اور رنج اوٹھاؤن اور جب
ارادہ پہرنی کا کری سفر سی پڑہی یہی کلمات اور زیادہ کری آخر اونکی مین ہم رجوع کرنی والی ہین توبہ کرنی والی
ہین عبادت کرنی والی ہین پروردگار اپنی کے لئی تعریف کرنی والی ہین نقل کے اسکو مسلم ابو داؤد نسائی ترمذی
نی و اِذَا رَكِبَ مَدَّ اِصْبَعَهٗ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ
اصْحَبْنَا بِنُصْحِكَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّةٍ اَللّٰهُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اَللّٰهُمَّ
اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ ۔ ت س ۔ اور جب سوار ہووی اوٹھاوی انگلی اپنی
یعنی اشارہ توحید کی لئی اور کہی یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ محفوظ رکھہ ہمکو ساتھہ حفاظت
اپنی کے اور پہیر ہمکو یعنی وطن کے طرف ساتھہ سلامتی کے یا اللہ لپیٹ ہمارے لئی زمین اور آسان کر ہمپر سفر یا اللہ
تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی نقل کے اسکو ترمذی نسائی
نی مَا مِنْ بَعِيْرٍ اِلَّا فِيْ ذِرْوَتِهٖ شَيْطَانٌ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا رَكِبْتُمُوْهُ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ
ثُمَّ امْتَهِنُوْهَا لِاَنْفُسِكُمْ فَاِنَّمَا يَحْمِلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔ ا ط ۔ نہین کوئی اونٹ مگر بیچ بلند
کوہان اوسکی کی شیطان ہے پس یاد کرو نام خدا غالب و بزرگ کا جب کہ سوار ہو تم اوسپر جیسی کہ حکم کیا
ہی تمکو خدا تعالی نی یعنی آیت سبحان الذی سخر لنا پڑہو تا شیطان دور ہووی پہر خدمت لاؤ اوسکو واسطے
نفسون اپنی کے پس تحقیق نہین سوار کرتا ہی تمکو کوئی سوای اللہ غالب اور بزرگ کی نقل کے اسکو احمد طبرانی
نی ف جیسی کہ حکم کیا تمکو خدا نی یعنی ساتھہ یاد کرنی نعمت کی اور تسبیح کی بیچ وَجَعَلَ لَكُمْ مِنَ الْفُلْكِ وَالْاَنْعَامِ
مَا تَرْكَبُوْنَ سے آخر آیت کی مضمون اوسکا یہہ ہی کہ اللہ تعالی نی کی تمہاری لئی کشتیان اور چارپایون سی وہ جو
کہ سوار ہوتی ہو تو کہ بیٹہو اون کی پیٹہون پر پہر یاد کرو نعمت رب اپنی کی جب بیٹہو تم اوسپر اور کہو تم پاکی

ہی اوس خدا کو جسنی تابعدار کیا واسطی ہمارے اسکو اور نہیں تہی ہم اسکی طاقت رکہنی والی اور تحقیق ہم طرف
رب اپنی کے پہرنی والی ہین کذا ذکرہ الحصن وَيَتَعَوَّذُ فِي السَّفَرِ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ
بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ * م ت س ق * اور پناہ
پکڑتی بیچ سفر کی مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی اور نقصان سی پیچھی بناوٹ کے یعنی اعمال
صالح مین اور مال اور اولاد مین اور دعا مظلوم کیسی اور برائی دیکھنی کیسی بیچ اہل کے اور مال کے یعنی یون کہے
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ الخ نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ بَلَاغًا
يُبَلِّغُ خَيْرًا وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ
فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ وَاطْوِلَنَا الْاَرْضَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ
بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ * ص ی * یا اللہ مانگتا ہون مین تجہی وسیلہ کہ پہونچاوی
نیکی کو یعنی دنیا اور آخرت کی بہلائی کو اور مانگتا ہون بخشش تجہی اور خوشنودی تیری بیچ ہاتہہ تیری کے
بہلائی ہے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ آسان کر ہم پر سفر اور لپیٹ
ہمارے لیے زمین یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری مشقت سفر کیسی اور بری حالت پہرنی کیسی نقل کی یہہ ابو
یعلی ابن سنی نی * ف * بلاغ اور وسیلہ اوسکو کہتی ہین کہ جسکی کرنی سی آدمی مطلوب اور قرب الٰہی کو پہونچی
مراد بندگی خدا کی ہی کہ اوسکی سبب سی آدمی نجات پاتا ہی اور اللہ تعالی کا قرب حاصل کرتا ہی کذا ذکرہ العلی
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اصْحَبْنَا فِيْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا
فِيْ اَهْلِنَا * ت س * یا اللہ تو یار ہی سفر مین اور خلیفہ ہی اہل مین یا اللہ یار ہو تو ہمارا بیچ سفر ہمارے کے
اور خلیفہ رہ ہمارا بیچ اہل ہمارے کے نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نی وَاِذَا عَلَا ثَنِيَّةً كَبَّرَ وَاِذَا هَبَطَ
سَبَّحَ * خ د س * اور جب چڑہتے پہاڑ پر اللہ اکبر کہتے اور جب اترتے اوس سے سبحان اللہ کہتے نقل کی
یہہ بخاری ابو داود نسائی نی وَاِذَا اَشْرَفَ عَلٰى وَادٍ هَلَّلَ وَكَبَّرَ * ع * اور جب گذرتے جنگل پر لا اله الا الله

بیان تعویذ

اور اللہ اکبر کہی نقل کی یہہ صحاح ستہ مین و ان عثرت بہ دابتہ فلیقل بسم اللہ ۔ سنی

مسن اط ۔ اور جو گراوی کسیکو جانور اوسکا پس چاہی کہ کہی بسم اللہ نقل کی یہہ حاکم احمد طبرانی

نی ف حیوۃ الحیوان مین لکہا ہی کہ طبرانی نی اوسط مین حضرت انس رضی سی روایت کی ہی کہ غلام

بیان تعویذ بہی

بالڑکا یا جانور بدخوئی رکہتا ہو اوسکی کان مین یہہ آیت پڑہی افغیر دین اللہ یبغون ولہ اسلم من فی السموات

والارض طوعا و کرہا و الیہ یرجعون کذا فی فتح المبین واذا رکب البحر امان من الغرق ان یقول بسم اللہ

مجریہا الایۃ وما قدروا اللہ حق قدرہ الایۃ التی فی الزمر ۔ طی ص ۔ اور جب

سوار ہووی کوئی دریا مین یعنی کشتی مین امان ہی ڈوبنی سی پڑہنا بسم اللہ مجریہا آخر آیت تک کا اور وما

قدروا اللہ حق قدرہ آخر آیت تک کا وہ جو سورہ زمر مین ہی نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی ابو یعلی نی

ف پہلی ساری آیت یون ہی بسم اللہ مجریہا ومرسہا ان ربی لغفور رحیم یعنی ساتہہ نام خدا کی ہی چلنا

کشتی کا اور ٹہیرنا اوسکا تحقیق پروردگار میرا البتہ بخشنی والا مہربان ہی یہہ بیان حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کا ہی

منقول ہی کہ جب وہ چلنا کشتی کا چاہتی تہی بسم اللہ کہتی تہی چلتی تہی اور جب ٹہیرنا چاہتی بسم اللہ کہتی

ٹہیر جاتی پس اسی لئی حضرت نی اس آیت کی پڑہنی کا حکم فرمایا اور دوسری آیت ساری یون ہی وما

قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموات مطویات بیمینہ سبحانہ وتعالی عما یشرکون

یعنی اور نہ پہچانا کافرون نی خدا کو حق پہچاننی اوسکی کا اور زمین تمام قبضہ اوسکی مین ہوگی دن قیامت

کی اور آسمان لپیٹی جاوینگی داہنی ہاتہہ اوسکی مین پاکی ہی اوسکو اور برتری اوس چیز سی کہ شریک

بیان کسیکا جانور بہاگ جاوی

کرتی ہین کافر کذا ذکرہ الفجری اذا انفلتت دابتہ فلیناد اعینوا عباد اللہ ۔ رحمکم

اللہ ۔ مو مص ۔ اور جب بہاگ جاوی جانور کسیکا پس چاہئی کہ پکاری مدد کرو میری ای بندون خدا کی

نقل کی یہہ بزار نی ابن عباس سی اور ابن ابی شیبہ نی اسکی ساتہہ لفظ رحمکم اللہ کا بہی زیادہ نقل کیا

لیکن موقوفا یعنی یہہ قول ابن عباس کا ہی ف مراد بندون خدا سی رجال الغیب ہین یعنی ابدال یا ملائکہ

پسلمان جناب ابن مسعود نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہی کہ جب بہاگ جاوی جانور کسی کا
جنگل میں پس چاہیی کہ کہی یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یا عباد اللہ احبسوا یعنی ای بندگان
خدا روکو اسکو پس تحقیق اللہ کی بندی زمین میں ہین کہ روکتی ہین اونکو پس ایک بزرگسی منقول ہی کہ جانور
اونکا بہاگ گیا اور وہ یہہ حدیث جانتی تہی اونہون نی یہہ کلمی کہی فی الحال اللہ تعالی جانور اونکا پہیر لایا

بیان مدد چاہنی کا

کذا ذکر العلی والنجم وان اراد عونا فلیقل یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی یا عباد اللہ اعینونی
ط اور جو چاہی مدد یعنی اللہ تعالی کی جانب سی کسی امر میں پس چاہیی کہ کہی ای بندون خدا کی مدد کرو میری ای بندون خدا کی مدد کرو میری ای
بندون خدا کی مدد کرو میری نقل کیے ہہ طبرانی نی ف فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب کوئی
کچہہ چیز گم کری یا چاہی مدد اور حال یہہ کہ وہ ایسی زمین میں ہو کہ کوئی انیس و ہمنشین اوسکا نہین ہی پس چاہیی کہ
کہی یا عباد اللہ اعینونی پس اللہ تعالی کے بندی ہین کہ ہم نہین دیکہتی کذا ذکر العلی والنجم وقد جرب
ذلک ط اور تحقیق آزمایا گیا ہی یہہ امر نقل کیے ہہ طبرانی ف یہہ قول راوی کا ہی میرک شاہ نی
بعض علماء ثقات سی نقل کیا ہی کہ یہہ حدیث حسن ہے اور محتاج ہین طرف اسکی تمام مسافر اور مشائخ سی روایت کی
گئی ہے کہ یہہ مجرب ہی اس مقدمہ میں اور نزدیک ہی ساتہہ اسکی فتح مقصود کذا ذکر النجم والعلی واذا علا

بیان بلند جگہہ پر چڑہنی کا

علی مکان مرتفع قال اللہم لک الشرف علی کل شرف ولک الحمد علی کل حال ء ص
اور جب چڑہی کوئی جگہہ بلند پر کہی یا اللہ واسطی تیری بزرگی ہی ہر بلندی پر یعنی قدر اور مرتبہ تیرا بلند ہی ہر بلندی
سی اور تیری لئی سب تعریف ہی ہر حال نقل کیے ہہ احمد ابو یعلی ابن سنی نی و اذا رای بلدا یرید

بیان شہر میں جانی کا

دخولہا قال حین یراہا اللہم رب السموات السبع وما اظللن ورب الارضین
السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک
خیر ہذہ القریۃ وخیر اہلہا ونعوذ بک من شرہا وشر اہلہا وشر ما فیہا
س حب مس اور جب دیکہی اوس شہر کو کہ چاہتا ہی داخل ہونا اوس مین کہی جب کہ دیکہی اوسکو

یا اللہ پروردگار ساتون آسمانون کی اور اوس چیز کی کہ سایہ ڈالا ہی اونہون نی اور ای رب ساتون زمینون کی
اور اوس چیز کی کہ اوٹہایا ہی اونہون نی اور ای رب شیطانون کی اور اونکی کہ گمراہ کیا ہی شیطانون نی
اونکو اور ای رب ہواونکی اور اوس چیز کی کہ پراگندہ کرتی ہین ہوائین پس تحقیق ہم مانگتی ہین بہلائی اس شہر کی
اور بہلائی شہر والون کی اور پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی اسکی سی اور برائی رہنی والون اسکی سی اور
برائی اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی نقل کی ہی نسائی ابن حبان حاکم نی ف بہلائی شہر کی یہہ ہی کہ اوس شہر کا داخل
ہونا مبارک ہو یعنی بسبب طاعت اور عبادت اور عافیت کا ہو اور بہلائی شہر والون کی یہہ کہ نیکبخت
ہون اور صحبت اونکی باعث بی مزگی کی نہو اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا ط
مانگتا ہون مین تجہسی بہلائی شہر کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمین ہی اور پناہ مانگتا ہون مین ساتہہ تیری برائی اوسکی سی اور برائی اوس چیز
کی کہ اسمین ہی نقل کی یہہ طبرانی نی وَعِنْدَ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَدْخُلَهَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا
وَحَبِّبْنَا اِلٰى اَهْلِهَا وَحَبِّبْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا اِلَيْنَا ط س اور جس وقت ارادہ داخل ہونی شہر کی
یا اللہ برکت دی واسطی ہمارے شہر مین یہی تین بار یا اللہ نصیب کر ہمکو میوہ اسکی اور دوست کر ہمکو
طرف شہر والون کی اور دوست کر نیکبخت شہر والون کو طرف ہماری نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط
مین ق اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهٗ لَمْ يَضُرُّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى
يَرْتَحِلَ م ت س ق اط مص اور جب اوترے مسافر منزل مین پڑہی پناہ پکڑتا ہون مین
ساتہہ کلمون پوری خدا کی برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی پس تحقیق نہین ضرر کرنی کی پہنچنی والی کو کوئی
چیز یہان تلک کہ کوچ کری نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ احمد طبرانی ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا
اَمْسٰى وَاَقْبَلَ اللَّيْلُ يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا خُلِقَ
فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ
وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِي الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَمَا وَلَدَ د س مس اور جب شام کری مسافر اور آوی رات

بیان منزل مین اوترنیکی
و نکلنی خیمہ مین
مسافر کو

برے ہی ای زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اوسکی برائی تیری سی یعنی خسف وغیرہ سے
اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی گئی تجہمین یعنی سانپ وغیرہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ چلتی ہی تجہپر یعنی حیوانات
اور جن انس اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ اللہ کی برائی شیر کیسی اور اژدہای کالی کیسی اور ہر طرح کے سانپ کیسی اور
بچہو کیسی اور برائی رہنی والون شہر کیسی یعنی جنات یا آدمی اور برائی جننی والی کیسی یعنی آدمی یا ابلیس اور
جنی کیسی یعنی اولاد آدمی یا اولاد ابلیس نقل کیے ہیہ ابوداود نے حاکم نی وَوَقْتَ السَّحَرِ يَقُولُ
سَمَّعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللهِ وَنِعْمَتِهِ وَحُسْنِ بَلَائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا
بِاللهِ مِنَ النَّارِ ٭ م د س ع و ٭ اور پچہلی رات کو کہی مسافر سنی سننی والی نی تعریف کرنی میری خدا کو اور
اقرار میرا ساتہہ نعمت اوسکی کی اور خوبی نعمت اوسکی کے ہمپر ای رب ہمارے یار ہو یعنی مددگار ہمارا اور فضل
کریم ہمپر کہتا ہون مین یہہ کلام پناہ چاہتا ہوا ساتہہ خدا کی آگ سی نقل کیے ہیہ مسلم ابوداود نسائی ابوعوانہ نے
وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتُحِبُّ يَا جُبَيْرُ اِذَا خَرَجْتَ فِي سَفَرٍ اَنْ تَكُوْنَ اَمْثَلَ اَصْحَابِكَ
هَيْئَةً وَاَكْثَرَهُمْ زَادًا ٭ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہتا ہی تو ای جبیر کہ جب نکلی تو بیچ سفر
یہہ کہ ہووی تو بہتر یارون اپنی ہی ہیئتین یعنی صورت و حالین اور بہت زیادہ اونکا ازروی توشہ کی
ف یعنی بہت مال والا اور بہت فراخی اور کمال و جمال والا ہو جاوی فَقُلْتُ نَعَمْ بِاَبِيْ اَنْتَ
وَاُمِّيْ قَالَ فَاقْرَأْ هٰذِهِ السُّوَرَ الْخَمْسَ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَاِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَقُلْ هُوَ اللهُ
اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَافْتَتِحْ كُلَّ سُوْرَةٍ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ وَاخْتِمْ قِرَاءَتَكَ بِهَا قَالَ جُبَيْرٌ وَكُنْتُ غَنِيًّا كَثِيْرَ الْمَالِ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فِيْ سَفَرٍ
فَاَكُوْنُ اَبَذَّهُمْ هَيْئَةً وَاَقَلَّهُمْ زَادًا ٭ پس عرض کیا مینی ہان فدا ہون تجہپر ماباپ میری فرمایا پس پڑہہ یہہ پانچ
سورتین قل یا اور اذا جاء اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور شروع کر ہر سورت
کو ساتہہ بسم اللہ کی اور ختم کر قرات اپنی ساتہہ بسم اللہ کی یعنی سب چہہ ہونگی کہا جبیر نی اور تہا مین غنی بہت مال

پس تہا مین کہ نکلتا تہا سفر مین پس ہو جاتا تہا بہت تباہ حال یار و ن ہی میتین اور کمتر اونکی توشہ مین

ف یعنی باوجود کثرت مال کی مدیت اور مفلس ہو جاتا مین بسبب ضائع ہونے مال کے اور بی یکبی توشہ کے

فَمَا زِلْتُ مُنْذُ عَلِمْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأْتُ بِهِنَّ أَكُونُ مِنْ

أَحْسَنِهِمْ وَأَكْثَرِهِمْ زَادًا حَتّٰى أَرْجِعَ مِنْ سَفَرِي ص پس ہمیشہ رہا مین جبسی کہ سیکہین مینی یہ سورتین

رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اور مداومت کی انکی پڑہنی سے ہوا مین بہترین اونکی سے ہیئت مین اور زیادہ

ترین اونکیسی توشہ مین یہانتک کہ پہرتا مین سفر اپنی سے نقل کے یہہ ابو یعلی سے مَا رَكِبَ عَبْدٌ فِي

مَسِيرِهِ بِاللّٰهِ وَذِكْرِهِ إِلَّا رَدِفَهُ اللّٰهُ بِمَلَكٍ وَلَا يَخْلُو بِشِعْرٍ وَنَحْوِهِ إِلَّا رَدِفَهُ

ط نہین کوئی سوار کہ خالی ہوا ہو دنیا سی چلنی اپنی مین اور مشغول ہو دل اوسکا ساتہہ اللہ کی اور زبان ساتہہ

ذکر اوسکیکی مگر کہ پیچہی اوسکی سوار کرتا ہی اللہ تعالی فرشتہ کو اور نہین خالی ہوتا فکر اوسکی سی اور مشغول ہوتا

ہی ساتہہ شعر کی یعنی شعر بری کی اور مانند اوسکی سے یعنی ساتہہ کلام دنیا اور بیفایدہ کی مگر پیچہی سوار کرتا ہی اللہ

اوسکی شیطان کو نقل کے یہہ طبرانی نی ف یعنی جو کوئی سواری کے وقت یاد خدا کی کرتا ہی اوسکی پیچہی

اللہ تعالی فرشتہ متعین کرتا ہی کہ نگہبان اور مددگار رہوتا ہی اور تعلیم نیکی کی کرتا ہی اور بدیسی باز رکہتا ہی والا شیطان

متعین ہوتا ہی اور بری راہ بتاتا ہی کہنا ذکر الفخر وَإِنْ كَانَ فِي حَجٍّ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ عَلَى

الْبَيْدَاءِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَلْيُسَبِّحْ وَلْيُكَبِّرْ مخ اور جو ہو وی بیچ سفر حج مین پس جب ٹہیری ساتہہ

سواری اوسکی بیدا پر الحمد للہ کہی اور سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہی نقل کے یہہ نجاری نی ف بیدا نام

ایک جگہہ بلند کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی آگی ذو الحلیفہ کی جانب مکہ کی فَإِذَا أَحْرَمَ لَبّٰى لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ

لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ

ع پس جب احرام باندہی لبیک کہی اسطرح حاضر ہون مین خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون خدمت تیری مین

حاضر ہون خدمت تیری مین نہین کوئی شریک تیرا حاضر ہون خدمت تیری مین تحقیق تعریف اور نعمت تیری ہی

بیان حج کا

لئی ہی یعنی انعام و احسان بندون پر تیری ہی جانب سی ہی اور ملک تیری ہی لئی ہی نہین کوئی شریک تیرا صحاح ستہ مین ہی **ف**

احرام مین کتنی چیزون کو حرام کرتا ہو تا ہی خواہ احرام حج کا ہو یا عمرہ کا تفصیل اوسکی فتنون مین دیکھئی اور قصد کرنی والی حج کو

چاہئی کہ اول طہارت و غسل کری اور کپڑی پہنی یعنی پہنی ہوئی بدن پر پہنی اور خوشبو بدن کو لگا دی اور دو رکعت پڑہی پہلی مین الحمد

اور قل یا اور دوسری مین الحمد قل ہو اللہ پڑہی کہ یہہ سنت ہی پہر نیت احرام کی کری اور اگر بدون نماز کی بہی احرام باندہی جائز ہی لیکن مکروہ

اور بعد نماز کی لبیک کہی اور بعد اوسکی سید کائنات پر درود بہیجی اور لبیک کہنی بعد نماز کی ہمارے نزدیک سنت

ہی اور فرض احرام کی دو ہین نیت اور مطلق ذکر لبیک ہو یا سوا اوسکی اور ہو اور سوا انکی اور چیزین سنت ہین

یا مستحب اور لبیک کہنی ہمارے حج مین ایکبار فرض ہی اور بار بار سنت اور مستحب ہی کہ جب لبیک کہی تین بار

سی کم نہ کہی اور زبان سی کہی ولسی کہنا مفید نہین کذا ذکرہ الفخر لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ

بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ ٭ مو م عه ٭ حاضر ہون مین خدمت

تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور مستعد ہون طاعت پر اور بہلائی ہاتہون تیری مین ہی یعنی قبضہ قدرت

و تصرف تیری مین حاضر ہون خدمت تیری مین اور رغبت طرف تیری ہی اور عمل طرف تیری چڑہتی ہین حاضر

ہون خدمت تیری مین نقل کیے یہہ موقوفاً مسلم اور چارون نی لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ لَبَّيْكَ ٭ س ق

حب مس ٭ لبیک کہتا ہون ای معبود برحق لبیک نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی وَإِذَا

فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللهَ مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعْتَقَهُ مِنَ النَّارِ ٭ ط ٭ اور جب فراغت

پاوی لبیک کہنی سی مانگی خدا تعالی سی بخشش اوسکی اور خوشنودی اوسکی اور مانگی اوس سی آزادگی آگ سی نقل

کی یہہ طبرانی نی **ف** چنانچہ حدیث شریف مین یہہ دعا آئی ہی پڑہنی بلکہ بعد لبیک کی پڑہنا اسکا سنت ہی

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مَغْفِرَتَكَ وَرِضَاكَ عَنِّي فِي دَارِ الْقَرَارِ وَأَنْ تُعْتِقَنِي مِنَ النَّارِ كذا ذكره الفخر فَإِذَا طَافَ

كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ كَبَّرَ ٭ خ ٭ پس جب طواف کری جب کہ آوی رکن اسود کی پاس تکبیر کہی نقل کی یہہ بخاری نی

ف جہان فقط رکن مذکور ہوتا ہی اوس سی وہ رکن مراد ہوتا ہی جسمین حجر اسود ہی پس جب وہان آوی اوسکی

بسم اللہ الحمد للہ لا الٰہ الا اللہ اور درود اور اللہ اکبر کہکر طواف شروع کریں پھر جب ایک دورہ کر چکی اُسکو شوط کہتے ہین اسطرح کریں پس ساتھ شوط یونہی ادا کریں اور جب تکبیر کہیں دونو ہاتھہ کندھے تلک اوٹھا کر ہتھیلیان اپنے حجر اسود کی طرف کریں پھر بوسہ دیں اور طور بوسہ کا یہہ ہے کہ دونو ہاتھہ حجر اسود پر رکھکر درمیان اونکی مونہہ رکھکر بوسہ دے مگر اسطرح کہ آواز نہ آوے اور جو مونہہ سے نہین دے سکتا ہے ہاتھہ لگا کر چومے جو یہہ بھی نہ ہو سکے تو لکڑی وغیرہ لگا کر اوسے چومے یہہ موافق تصریح صدا ہے کی ہے اور جو یہہ بھی نہ ہو سکے دونو ہاتھون اسکی اوسکی طرف اشارہ کرے اور مستحب ہے کہ حجر اسود پر سجدہ کرے اور بوسہ دے تین بار یونہی کرے کذا ذکرہ الفخر وَيَقُولُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿د س حب مس﴾ اور کہے درمیان دونو رکنون کی اے رب ہمارے دے ہمکو دنیا مین نیکی اور آخرت مین نیکی اور بچا ہمکو عذاب آگ کیسی نقل کیے یہہ ابو داؤد نسائی ابن حبان حاکم نے ﴿ف﴾ کعبہ کی چار کونے ہین دو کو عراقی او شامی کہتے ہین اور دو کو رکن اسود اور رکن یمانی اور کبھی ان دونو کو رکنین یمانین کہتے ہین یہان وہی مراد ہین یعنی رکن اسود اور رکن یمانی کہ جانب جنوب کی ہین کذا ذکرہ الفخر وَكَذٰلِكَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْحِجْرِ ﴿مو مص﴾ اور اسیطرح یعنی ربنا پڑھے درمیان رکن اسود کی اور حجر کی نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ﴿ف﴾ حجر کہتے ہین کعبہ کی دیوار کو کہ جانب شمال کعبہ کی ہے آگے یہہ دیوار کعبہ کی تھی اب اسکو پرے چھوڑ کر دوسری دیوار کعبہ کی بنائی ہے حجر بطور آدہی دائرہ کی ہے بقدر اُنتیس گز کی کذا ذکرہ الفخر وَفِي الطَّوَافِ ﴿مس﴾ اَوْ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ﴿مو مص﴾ اور پڑھے طواف مین نقل کیے یہہ حاکم نے یا درمیان رکن اور مقام ابراھیم کے نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے ﴿ف﴾ یعنی حاکم نے مطلق طواف مین آگے کی دعا پڑھنی روایت کی ہے اور ابن ابی شیبہ نے خاص درمیان رکن اسود اور مقام ابراہیم کی اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ وَاخْلُفْ عَلَىٰ كُلِّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ ﴿مس مو مص﴾ یا اللہ قناعت دے مجکو ساتھہ اوس چیز کی کہ نصیب کی تو نے مجکو اور برکت دے میری لئے اوسمین اور خلیفہ ہو

نگہبان اور پہر خبر میری کی کہ غائب ہی ساتہہ ہمارے کی نقل کی یہہ حاکم نی اور موقوفا ابن ابی شیبہ نی لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ * موقوف
نہین کوئی معبود مگر خدا ایک ہی وہ نہین کوئی شریک اوسکا واسطی اوسکی پادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف
ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ موقوفًا ابن ابی شیبہ نی ف یعنی ایک روایت ابن ابی شیبہ کی مین
یہہ کلمہ پہلی دعا کی ساتہہ زیادہ ہی فَاِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ فَقَرَأَ
وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ وَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ
فِی الْاُوْلٰی قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَ فِی الثَّانِیَۃِ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ * پس جب فراغت
پاوی طواف سی آوی طرف مقام ابراہیم کے پس پڑہی یہہ آیت اور نکرو مقام ابراھیم کو جای نماز
اور کری مقام ابراہیم کو درمیان اپنی اور درمیان کعبی کے اور پڑہی دو رکعت پڑہی پہلی رکعت مین
قل یا اور دوسری مین قل ہو اللہ ف مقام ابراہیم ایک پتہر ہی کہ حضرت ابراہیمؑ نی اوپر
کہڑی ہوکر لوگون کو حسب حکم الٰہی کے حج کی لئی پکارا تہا چنانچہ وہ حکم بیچ آیت وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ
کی مذکور ہی یعنی اعلام کر لوگون مین ساتہہ حج کی اوپر نشان قدمون حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہی
اب سامنی کعبی کے ایک حجری مین ہی پس اوسکی پیچہی کہڑا ہوکر دوگانہ پڑہی کہ وہ آگی اور کعبی کے بیچ مین ہووی
یہہ دو رکعت ہر طواف کی بعد واجب ہین خواہ طواف نفل ہو یا فرض یا واجب اور یہہ جگہہ کہ اس نماز کی لئی
بیان ہوئی افضل ہی اگر اور جا ہی ہی پڑہی جائز ہی کذا ذکر الفخر ثُمَّ یَرْجِعُ اِلَی الرُّکْنِ فَیَسْتَلِمُہٗ ثُمَّ
یَخْرُجُ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا * پہر پہری طرف رکن کی یعنی حجر اسود کی پس چومی اوسکو یعنی دوبارہ
ہاتہہ وغیرہ سی چہووی پہر نکلی دروازہ مسجد کسی یعنی باب الصفا سی طرف صفا کے ف سنت یہہ ہی
کہ فی الفور بقصد سعی کے صفا کی طرف نکلی بلا عذر تاخیر کرنی بری ہی اور عذر سی یا استراحت کی لئی واسطی دور کرنی
تکان کی اگر تاخیر کری مضائقہ نہین کذا ذکر الفخر فَاِذَا دَنٰی مِنْہُ قَرَأَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَبْدَأُ

بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ فَبَدَأَ بِالصَّفَا حَتّٰى يَرَى الْبَيْتَ ٭ پس جب قریب ہوے صفا سے پڑہی یہہ آیت تحقیق
صفا اور مروہ نشانیوں خدا کی سے ہی پہر کہی ابتدا کرتا ہون مین یعنی سعی مین ساتہہ اوس چیز کی کہ ابتدا کی اللہ عزوجل
نی ساتہہ اوسکی یعنی ساتہہ ذکر صفا کی پہر چڑہے صفا پر یہان تلک کہ دیکہی خانہ کعبے کو ف اگلی زمانی مین
کوٹہہ کعبی کا صفا پر سی معلوم ہوتا تہا اب بنا حرم سی چہپ گیا ہی مگر بعض جگہہ صفا پر کیسی اگر دروازہ حرم کا کہلا
ہو تو بعض حصہ کعبہ کا معلوم ہوتا ہی کذا ذکرہ الفخر فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَكَبَّرَهٗ ٭ پس مونہہ کری قبلہ
کی طرف پس کہی وحدانیت خدا کی اور بڑائی اوسکی ف یعنی لا الٰہ الا اللہ اللہ اکبر کہی اور دونو ہاتہہ کندہی
تلک بطور دعا کی اوٹہادی کذا ذکرہ الفخر وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَ
نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ٭ اور کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا
اوسیکی لیی پادشاہت ہی اور اوسیکی لیی سب تعریف ہی وہی جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہے
نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا پورا کیا وعدہ اپنا یعنی مکہ فتح ہوا اور تقویت دین کی ہوئی اور مدد کی بندی اپنی
کی یعنی رسول خدا کی اور شکست دی کفار کی گروہون کو تنہا ف یعنی غزوۂ خندق مین کہ قریب بارہ ہزار
کی کفار سوای یہود قریظہ اور نضیر کی جمع ہوکر مدینہ پر آچڑہی تہی اور ارادہ لڑائی کا سرور عالم صلعم سی رکہتی تہی
اللہ تعالی نی ہوا کو اور لشکر ملائکہ کو اونپر متعین کیا کہ ہلاک اور خراب کیا اور یہہ کلمہ احتمال ہی کہ سوای توحید
وتکبیر کی فرماتی ہون یا یہی بیان اوس توحید وتکبیر کا ہو کذا ذکرہ العلی ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَقَالَ
مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ٭ پہر دعا کری درمیان میں اسکی اور کہی مانند اسکی تین بار ف یعنی کلمہ
وغیرہ پڑہی اور دعا کری تین بار ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى
حَتّٰى اِذَا صَعِدَتَا مَشٰى ٭ پہر اوترے صفا سے اور قصد کری مروہ کا یہانتلک کہ جب اوترین دونو پانو
اوسکی بیچ نشیب نالی کی دوڑے یہانتلک کہ جب چڑہنی لگی اپنی چال ف یعنی جب نشیب نالی سی بلندی پر

پہنچنی تک سعی موقوف کری اور آہستہ چلی اور یہہ سعی لمبی انگلی زمانی مین تہی اب برابری مگر بجای سعی کرنی کی
نشانی بنا دی ہے اوسکو میلین اخضرین کہتی ہین پس لازم ہے اس جگہہ سعی کری ادای سنت کی لئی کذا ذکر الفخر

حَتّٰی اِذَا اَتَی الْمَرْوَةَ فَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا * م د س ق عو * یہان تلک کہ

جب آوی مروہ پر کری مروہ پر جیسیکہ کیا تہا صفا پر نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ نی

ف یعنی متوجہ قبلہ کو ہو کر تکبیرات وغیرہا کہی پہر مروہ سی اوتر کر صفا کو جاوی اور پہلی طرح سعی کری

سات بار یعنی کری کہ صفا سی مروہ تلک ایک شوط ہوتا ہی اور مروہ سی صفا تلک دو شوط یہہ سات بار

سعی کرنی واجب ہی کذا ذکر الفخر اور ایک روایت مین یون آیا ہی وَاِذَا رَقِیَ الصَّفَا کَبَّرَ ثَلَاثًا وَیَقُوْلُ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَصْنَعُ

ذٰلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَیَصِیْرُ مِنَ التَّکْبِیْرِ اِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ وَمِنَ التَّهْلِیْلِ سَبْعٌ وَیَدْعُوْ فِیْمَا

بَیْنَ ذٰلِكَ وَیَسْئَلُ اللّٰهَ ثُمَّ یَهْبِطُ فَاِذَا رَقِیَ عَلَی الْمَرْوَةِ صَنَعَ کَمَا صَنَعَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی یَفْرُغَ

مِنْ سَعْیِهٖ * موطا مص * اور جب چڑہتی صفا پر تکبیر کہتی تین بار اور کہتی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین

کوئی شریک اوسکا اوسکی لئی پادشاہت ہی اور اوسکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی کرتی

یعنی تین بار تکبیر کہتی اور ایکبار کلمہ پڑہنا سات بار پس ہونگی تکبیرین اکیس بار اور کلمی سات بار اور دعا کرتی درمیان

اسکی یعنی درمیان اسکی کہ مذکور ہوا سات بار پڑہتی ہی اور مانگتی خدا تعالی سی پہر اوترتی صفا سی پس جب

چڑہتی مروہ پر کرتی جیسیکہ کیا تہا صفا پر یہان تلک کہ فراغت پاوی سعی اپنی سی نقل کی یہہ موقوفا موطا مین

اور ابن ابی شیبہ نی وَیَدْعُوْ عَلَی الصَّفَا اللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ

لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ وَاِنِّیْ اَسْئَلُكَ کَمَا هَدَیْتَنِیْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تَنْزِعَهٗ مِنِّیْ حَتّٰی

فَاَنَا مُسْلِمٌ * موطا * اور دعا کرتی صفا پر یا اللہ تحقیق تو نی فرمایا ہی دعا کرو مجہ سی قبول کرونگا دعا

اور تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدی کو اور تحقیق مین مانگتا ہون تجہ سی کہ جیسی کہ ہدایت کیا تو نی مجہکو

مسلم کی نہ نکالی تو اوسکو بھی یہاں تلک کہ مارے تو مجکو اوس حالمین کہ مین مسلمان ہوں یہہ موقوفاً ہی
ہے وَبَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ ٭ مو مص اور بیچ
درمیان صفا اور مروہ کی ای رب میری بخش اور رحم کر تو ہی غالب ترہے بزرگ تر نقل کیے یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نے
وَاِذَا سَارَ اِلٰی عَرَفَاتٍ لَبّٰی وَکَبَّرَ ٭ مر د ٭ اور جب چلے طرف عرفات کی لبیک کہے اور تکبیر نقل کی
یہہ مسلم ابو داؤد نی ف یعنی کبھی لبیک کہی راہ مین اور کبھی تکبیر لیکن علما نے لکھا ہی کہ لبیک کہنی سنت ہے
اور تکبیر کہنی جائز کذا ذکر الفخر وَخَیْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ یَوْمِ عَرَفَةَ وَخَیْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَالنَّبِیُّوْنَ
قَبْلِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ٭
ت ٭ اور بہتر دعا کی دعا دن عرفہ کی ہی اور بہتر اوس چیز کا کہ کہا مینی اور سب انبیا نے کہ پہلے
مجسے تھے یہہ ہی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر نقل کیے یہہ ترمذی نے
اَکْثَرُ دُعَائِیْ وَدُعَاءِ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ بِعَرَفَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَفِیْ بَصَرِیْ
نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ
وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَشَرِّ مَا
یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیَاحُ ٭ مص ٭ بہت دعا میری اور دعا انبیا کی کہ پہلے مجسے تھی
دن عرفہ کی یہہ ہی لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر یا اللہ کر دل میری
مین روشنی اور سماعت میری مین روشنی اور بینائی میری مین روشنی یا اللہ کہول میری لیے سینہ میرا اور
آسان کر میری لیے سب کام میری اور پناہ پکڑتا ہوں مین ساتھہ تیری وسوسوں سینہ کیسی اور پراگندگی
کام کی سی اور فتنہ قبر کیسی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہوں ساتھہ تیری برائی اوس چیز کیسی کہ داخل ہوتی
ہی رات مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ داخل ہوتی ہی دن مین یعنی قسم موذیات سی اور برائی اوس چیز کیسی

کہ چاہتا ہون اوسکا ہوا اونہی سے شیاطین و جنات تو اپکی یہہ ابن ابی شیبہ نے ف لکہ کو دعا اصلی فرمایا
کہ تعریف کرنی کریم کی حقیقت مین دعا ہوتی ہی کنایۃً اور علامت شرح صدر کے حدیث شریف مین یہہ آئی ہی کہ جدائی
ہو دنیا سی اور رجوع ہو طرف دار الخلود کی او مستعد ہو واسطی موت کی پہلی آنی اوسکی سے اور مراد پناہ وسوسون
سینی کی سی پناہ اون چیزون سی ہے کہ باعث وسواس کی ہون یعنی نفس و شیطان اور پراگندگی کام
کی یعنی پراگندگی امر دین کی سبب مشغول ہونی کی ساتہہ امور دنیا کی اس سی بہی پناہ ہی اور فتنہ قبر کا یعنی
حیرانی جواب منکر و نکیر کی سی کذا ذکر الفخر والتلبیۃ بعرفات سنۃ ہو بق مس ہو اور لبیک
کہنی عرفات مین سنت ہی نقل کی یہہ نسائی اور حاکم نی ف یعنی پہلی وقوف کی اور بعد وقوف کی رمی
جمار تلک لبیک کہنی سنت موکدہ ہی و الا ہر حالت مین بعد احرام کی مستحب ہی لیکن شروع احرام مین
واجب ہی کذا ذکر العلی ق لما وقف بعرفات وقال لبیک اللھم لبیک قال انما الخیر خیر
الآخرۃ ہو طس ہو اور جب وقوف کری عرفات مین او کہی حاضر ہون خدمت تیری مین یا اللہ حاضر ہون
خدمت تیری مین کہی بعد اوسکی سوا اسکی نہین کہ بہلائی بہلائی آخرت کی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین فاذا
صلی العصر و وقف بعرفۃ یرفع یدیہ ہو پس جب نماز پڑہی عصر کی اور وقوف کری عرفات مین اوٹہاتی
ہاتہہ اپنی ف عرفات مین عصر کی نماز ظہر کی ساتہہ پڑہ لیتی ہین اوسکی بعد عرفات مین وقوف کرتی ہین
یعنی ٹہرتی ہین کہ یہہ وقوف فرائض حج سی ہی بعد دو پہر ڈہلنی تاریخ نوین کی تمام شب دسوین تلک وقت
وقوف کا ہی اگر ایک ساعت بہی اسمین وقوف کریگا فرض ادا ہوجاویگا اور سنت یہہ ہی کہ بعد غروب کے
وہان سی پہری کذا ذکر الفخر ق یقول اللہ اکبر و للہ الحمد اللہ اکبر و للہ الحمد اللہ اکبر و للہ
الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد اللھم اھدنی بالھدی
و نقنی بالتقوی و اغفر لی فی الآخرۃ والاولی ثم یرد یدیہ فیسکت [illegible] اللھم
انسان فاتحۃ الکتب ثم یعود فیرفع یدیہ و یقول مثل ذلک ہو مو مص

اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب تعریف ہی اللہ بہت بڑا ہی اور اللہ کی لئی سب
تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اوسی کی لئی پادشاہت ہی اور اوسی کی لئی تعریف ہی
(یا اللہ دکہا مجکو راہ سیدہی اور پاک کر مجہکو یعنی عیبون ظاہر اور باطن کی سبب تقوی کے اور بخش مجکو
امر آخرت مین اور دنیا مین یعنی جو گناہ امر دین و دنیا مین سرزد ہوئی ہین بخشدی پہر چہوڑ دی ہاتہ اپنی
پہر چپکا رہی دعا پڑہتی سے مقدار پڑہنی آدمی کے الحمد کو پہر عود کری یعنی پہر دعا پڑہی پس اوٹہا دی ہاتہ اپنی
اور کہی مانند اوسکی یعنی دعا وغیرہ پڑہی نقل کی یہہ موقوفاً ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا رَجَعَ وَاَتَی الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ
اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا اھ
د س ق عو ع اور جب پہری عرفات سی اور آوی مشعر الحرام پر موہنہ کری قبلہ کی طرف پس دعا کری خدا تعالی
سی اور ساتہہ تکبیر اور تہلیل اور توحید کے یاد کری اوسکو یعنی اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
کہی پس ہمیشہ کہڑا رہی یہانتک کہ روشن ہو وی صبح خوب نقل کی یہہ مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ ابو عوانہ
نی ف عرفات سی پہر کر رات کو مزدلفہ مین رہتی ہین کہ سنت موکدہ ہی وہان کا رہنا پہر صبح کی نماز اول
وقت پڑہکر مشعر حرام پر کہ نام پہاڑ مزدلفہ کا ہی وقوف کرتی ہین مطلق وقوف کرنا وہان کا واجب ہی اگرچہ
ایک ساعت ہی ہو اور اسقدر کہ مذکور ہوا وقوف کرنا سنت ہی اور وقت وقوف کا طلوع صبح صادق
سی طلوع آفتاب تلک ہی اگر اسکی پہلی یا پیچہی کریگا معتبر نہین کذا ذکرہ الفخر وَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى
الْجَمْرَةَ اَيْ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ع اور ہمیشہ لبیک کہتا رہی یعنی احرام کی دن سی جبکہون مقرر ہی یہان
تلک کہ رمی کری جمرہ کو یعنی جمرۃ العقبہ کو یہہ صحاح ستہ مین ہی ف جمرہ اصل مین سنگریزہ کو کہتی ہین پہر
نام اون مناروں کا ہو گیا ہی جنپر کنکر مارتی ہین وہ تین ہین ایک جمرہ اولی جسکو جمرہ دنیا بہی کہتی ہین اور دوسری
جمرۃ الوسطی اور تیسری جمرۃ العقبہ رمی کرنی انکی واجب ہی دسوین تاریخ جمرۃ العقبہ پر فقط رمی کرتی ہین یعنی
کنکر مارتی ہین) اور اول کنکر مارنی مین لبیک کہنی موقوف کرتی ہین اور گیارہوین بارہوین تینون کو رمی کرتی ہین

اور تیرہ دین کو بھی رمی کرتی ہیں اگر وہاں رہیں کذا ذکرہ ... وَاِذَا رَمٰی الْجِمَارَ فَاِذَا اَتَی الْجَمْرَۃَ

الدُّنْیَا رَمٰہَا بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ عَلٰی اِثْرِ کُلِّ حَصَاۃٍ ... اور جب جاوے سنگریزے مارنے یعنی تین

مناروں پر گیارہویں بارہوین تاریخ پس جب آوے جمرہ دنیا پر پھینکے اوسپر سات کنکر یعنی ایک بعد دوسرے کے اور ہر ایک کے ساتھ

تکبیر کہتا جاوے یعنی ہر کنکر کی نقل کیے یہہ بخاری نسائی نے اَوْ مَعَ کُلِّ حَصَاۃٍ م د س ق مص

یا تکبیر کہے ساتھہ ہر کنکر کی نقل کیے یہہ مسلم ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے ثُمَّ یَتَقَدَّمُ فَیُسْہِلُ

فَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ قِیَامًا طَوِیْلًا فَیَدْعُوْ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ ثُمَّ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ الْوُسْطٰی

کَذٰلِکَ فَیَاْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَیُسْہِلُ وَیَقُوْمُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ قِیَامًا طَوِیْلًا فَیَدْعُوْ وَیَرْفَعُ

یَدَیْہِ ثُمَّ یَرْمِی الْجَمْرَۃَ ذَاتَ الْعَقَبَۃِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَلَا یَقِفُ عِنْدَہَا خ س پھر آگے

بڑہے تھوڑا سا یعنی بعد رمی جمرۃ الدنیا کی پس ٹھہرے زمین نرم میں پس کھڑا ہووے مقابل قبلہ کی کھڑا ہونا

دراز پس دعا کرے اور اوٹھاوے ہاتھہ اپنے پھر رمی کرے جمرۃ الوسطی پر اسیطرح یعنی مثل جمرۃ الدنیا کی پس چلے

بائیں طرف پس داخل ہووے زمین نرم میں اور کھڑا ہووے سامنے قبلہ کی کھڑا ہونا دراز پس دعا کرے اور اوٹھاوے

ہاتھہ اپنے پھر پھینکے سنگریزے جمرۃ العقبہ پر نشیب نالہ کی سے اور نہ ٹھہرے نزدیک اوسکے نقل کیے یہہ بخاری

نسائی نے ف جمرہ دنیا کی آگے دیر تک ٹھہرنا مستحب ہے چنانچہ بعضی روایت میں بقدر پڑھنے

سورہ بقرہ کی آیا ہے پس کھڑے ہوکر اللہ تعالی کی حمد اور تکبیر وتہلیل وتسبیح کرے اور درود پڑھے اور کمال حضور

اور خشوع سے دعا اپنے لیے اور والدین کی لیے کرے اور بخشش چاہے اور بعد رمی جمرۃ العقبہ کی نہ ٹھہرے نہ پہلے

دن اور نہ دوسرے تیسرے دن اور دعا کرنے میں اختلاف ہے بعضی کہتے ہیں ٹھہرے نہیں چلتے ہوئے دعا

کرتا جاوے اور بعضی مطلق دعا کرنے سے منع کرتے ہیں کذا ذکرہ الحرز وَیَسْتَبْطِنُ الْوَادِیْ حَتّٰی اِذَا فَرَغَ قَالَ

اَللّٰہُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا مص مو مص اور داخل ہووے ...

یعنی رمی جمرۃ العقبہ کی لیے یہاں تک کہ جب فراغت پاوے پڑھے یا اللہ کر حج ہمارے کو حج مقبول ...

گناہ بخشا گیا نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی اور موقوف بہی آوی ہی ف حج مبرور اوسکو کہتی ہین جسمین گناہ
اور جنایت نہو کذا ذکرہ ولا توقف عند الجمرات کلہا لا توقت شیأ مص اور دعا کری پاس
جمرات کی اور نہ مقرر کری کوئی دعا یعنی جو چاہی مانگے نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف اس حدیث
سی معلوم ہوتا ہی کہ جمرۃ العقبہ کی پاس بہی دعا کری اگرچہ بعضی شہری کی ہو و اذا ذبح سمی وکبر ووضع قدمہ
على صفاحہا ای عرض خدہا ع اور جب ذبح کری قربانی بسم اللہ اور اللہ اکبر کہی اور قدم رکھے
پاؤ اپنا اوپر صفاح اوسکی یعنی چوڑا وکلا قربانی سے کیے یہہ صحاح ستہ نی ویقول فی الاضحیۃ
بسم اللہ اللہم تقبل منی ومن امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم م د اور کہے وقت
ذبح قربانی کے ذبح کرتا ہون مین ساتھہ نام خدا کی یا اللہ قبول کر مجھسے یعنی قربانی میری اور امت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کیسی یعنی قربانیان اونکی نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد نی ف اگر نام اللہ تعالی کا ذبح کے
وقت قصدا ترک کری وہ جانور کہانا حرام ہوگا پس لفظ بسم اللہ کا کہنا ضروری ہی اور بسم اللہ اللہ اکبر کہنا مستحب اسیطرح
ہی اور دعائین کہ مذکور ہوتی ہین اولی ہی پڑہنا اونکا کذا ذکرہ الفقہاء انی وجہت وجہی للذی فطر
السموات والارض علی ملۃ ابراہیم حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی
ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہم
منک ولک بسم اللہ واللہ اکبر ثم یذبح د ق مس تحقیق مین متوجہ کیا مونہہ اپنا واسطے
اوس ذات کی کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو حال یہہ کہ مین دین ابراہیم پر ہون توحید کرنی والا
اور نہین ہون مشرکون سے تحقیق نماز میری اور عبادتین میری اور زندگی میری اور موت میری واسطے خدا
پروردگار عالمون کی ہی نہین کوئی شریک اوسکا اور ساتھہ اسیکے حکم کیا گیا ہون مین اور مین مسلمانون
سی ہون یا اللہ یہہ قربانی تجہسی ہی یعنی تیری عطا سی ہی اور تیری ہی لیے ہے یعنی تیری رضا مندی کے لیے
کرتا ہون ساتھہ نام خدا کی ذبح کرتا ہون اور اللہ بہت بڑا ہی پہر ذبح کری نقل کی یہہ ابو داؤد اور ابن ماجہ

بیان قربانی کا

حاکم نی قَالَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ قُوْمِيْ إِلٰى أُضْحِيَّتِكِ فَاشْهَدِيْهَا فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَكِ
عِنْدَ أَوَّلِ قَطْرَةٍ مِنْ دَمِهَا كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلْتِيْهِ وَقُوْلِي إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ إِلٰى آخِرِهِ قَالَ عِمْرَانُ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا لَكَ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً يعنی
اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت فاطمہ کو کہ اوٹھہ طرف قربانی اپنی کے پس حاضر ہو اوسکا پس تحقیق بخشا
جاویگا واسطی تیری نزدیک اول قطری کے گری خون اوسکیسی ہر گناہ کہ کیاہی تو نی اور پڑھہ یہہ آیت وقت
ذبح کی ان صلاتی ونسکی آخر آیت تک کہا عمران صحابی نی کہ عرض کیا مینی ای رسول خدا کی یہہ ثواب تمہاری لیے
اور اہلبیت تمہاری ہی کی لئی ہی خاص کیفیت اسکی یہی اسمین شریک ہی فرمایا حضرت نی بلکہ سب مسلمانون کی
لئی ہی یعنی جو کریگا یہی ثواب پاویگا نقل کیے یہہ حاکم نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ عورت کی لئی بھی سنت ہے
اپنی قربانی پر حاضر ہونا فَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً فَلْيُقِمْهَا ثُمَّ لْيَقُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ
اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ ثُمَّ لْيُسَمِّ اللّٰهَ ثُمَّ لْيَنْحَرْ وَإِنْ كَانَتْ عَقِيْقَةً فَعَلَ كَالْأُضْحِيَّةِ
مو مس یہہ پس جو ہووی قربانی اونٹ پس چاہئی کہ کھڑا کری اوسکو پہر کہی اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر الٰہی
یہہ تجہسی ہی اور تیری ہی لئی ہی پہر بسم اللہ کہی پہر نحر کری اور جو ہووی جانور ذبح کا عقیقہ کری مانند قربانی
یعنی بسم اللہ اللہ اکبر[illegible] نقل کے یہہ موقوفاً حاکم نی **ف** نحر یعنی اونٹ کا سینہ چاک
کرنا اور گائین وغیرہ کا ذبح کرنا یعنی گلا کاٹنا مستحب ہی اور خلاف اسکا مکروہ ہی اور عقیقہ اوس بکری وغیرہ کو
کہتی ہین جو ذبح کی جاتی ہی ساتوین دن پیدائش لڑکی کی سر[illegible] کذا ذکر المصطفی وَيُسَمِّيْ عَلَى
الْعَقِيْقَةِ كَمَا يُسَمِّيْ عَلَى الْأُضْحِيَّةِ بِسْمِ اللّٰهِ عَقِيْقَةُ فُلَانٍ [illegible] اور بسم اللہ کہی عقیقہ
جب کہ بسم اللہ کہی قربانی پر اس طرح کہی بسم اللہ یہہ عقیقہ فلانی لڑکیکا ہی [illegible] ابن ابی شیبہ
وَإِذَا دَخَلَ الْبَيْتَ كَانَ [illegible] فِيْ نَوَاحِيْهِ [illegible] فِيْ زَوَايَاهُ [illegible] اور جب داخل
کعبہ کہی تسبیح چارون کونون اوسکی نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نی اور بیچ کونون [illegible]

اور ... مه ركعتين في قبل البيت ركع ... فاذا خرج كلها في نواحيه ودعا روایت کی ابوداؤد نے

لی نسائی مسلم یہ نقل کیے دو رکعتین کی کعبی کی سامنی ... جب ... کعبہ کے ... سب کونون ... [illegible] دعا کی

ل دخل النبي صلى [الله عليه] وسلم الكعبة هو واسامة وعثمان بن طلحة الحجبي وبلال

بن رباح فاغلقها عليه ومكث فيها فسألت بلالا حين خرج ماذا صنع رسول الله صلى

الله عليه وسلم فقال جعل عمودا عن يساره وعمودين عن يمينه وثلاثة اعمدة وراءه

وكان البيت يومئذ على ستة اعمدة ثم صلى متفق عليه اور داخل ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کعبی مین

اور اسامہ اور عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن رباح پس بند کیا دروازہ اوسکا عثمان نے اوپر آنحضرت کی یعنی

تا لوگ بہیڑ نکرین اور ٹہیری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اوسمین پس پوچہا مینی یعنی ابن عمر نی بلال سی جسوقت کہ

نکلی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی کعبی مین ٹہیر کر پس کہا بلال نے کہ کیا پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم نی ایک ستون بائین طرف اپنی اور دو ستون داہنی طرف اپنی اور تین ستون پیچہی اپنی اور تہا کعبہ اوسدن

اوپر چہہ ستونونکی یعنی اسپ تین ستون مین پہر نماز پڑہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نے ولما دخل صلى الله عليه

وسلم البيت امر بلالا فاجاف الباب والبيت اذ ذاك على ستة اعمدة فمضى

حتى اذا كان بين الاسطوانتين اللتين تليان باب الكعبة جلس فحمد الله واثنى عليه

وسأله واستغفره ثم قام حتى اذا اتى ما استقبل من دبر الكعبة اور جب داخل ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کعبہ مین حکم کیا بلال کو پس بند کیا دروازہ اور کعبہ اوسوقت مین اوپر چہہ ستونون کی تہا پس گئی آنحضرت یعنی طرف دیوار

کعبہ کی کہ سامنی دروازی کی ہی یہانتک کہ جسوقت ہوئی درمیان اون دونون ستونون کی کہ قریب تہی دروازہ

کے یعنی سامنی دروازہ کی تہی بیٹہی پس تعریف کی خدا تعالی کے اور ثنا کی اوسپر اور حاجتین مانگین اوس سے

بخشش چاہی اوس سی پہر کہڑی ہوئی یہانتک کہ جسوقت آئی اوس چیز کو کہ سامنی تہی پشت کعبی کے ف یعنی دیوار

کعبی کے سامنی دروازہ کعبی کے ہی اوسکی طرف گئی اور دروازہ کعبہ کو اپنی پشت پر کیا فوضع وجهه

وخلفه عليه وحمد الله واثنى عليه وسأله واستغفر ثم انصرف الى الركن من اركان

الكعبة فاستقبله بالتكبير والتهليل والتسبيح والثناء على الله والمسألة والاستغفار

ثم خرج فصلى ركعتين مستقبل وجه الكعبة ن ... پہر رکہا منہہ اپنا اور

سینہ مبارک اپنا اوسپر اور حمد کی خدا تعالی کی اور ثنا کی اوسپر اور حاجتیں مانگیں اوس سے اور بخشش چاہی اوس سے

پہر پہری طرف ہر کونی کے کونوں کعبی کیسی میں متوجہ ہوئی طرف ہر کونی کی ساتھہ تکبیر کہی کے اور لا اله الا الله

پڑھنی کی اور سبحان الله پڑھنی کے اور ثنا کرنی کی الله تعالی پر اور مانگنی حاجتوں کی اور بخشش چاہنی کی پہر باہر

نکلے پس پڑہیں دو رکعتیں سامنی دروازی کعبی کے پہر پہری طرف مکان کے نقل کی ہے نسائی نے ق اذا شرب

بیان آب زمزم

ماء زمزم فليستقبل الكعبة وليذكر اسم الله تعالى وليتنفس ثلاثا وليتضلع منها

فاذا فرغ فليحمد الله ان اية ما بيننا وبين المنافقين لا يتضلعون من زمزم ق مس

اور جب پیوی کوئی پانی زمزم کا پس منہہ کری کعبی کی طرف اور بسم الله کہی اور تین دم لے یعنی تین دم میں پیوے

اور ہر دم میں برتن سے منہہ جدا کرلی اور سیراب ہووی اوس سے یعنی بہت پیٹ بہر کر پیئی کہ کوکہین تک جاوی

پس جب فراغت پاوی پس تعریف کری خدا تعالی کی تحقیق نشان فرق کی درمیان ہماری اور درمیان منافقوں

یہہ ہی کہ سیراب [illegible] نقل کی یہہ ابن ماجہ حاکم نی ف یعنی علامت مومنین کی یہہ ہی

کہ پانی پیٹ بہر کر پیتی ہیں اور علامت منافقین کی یہہ ہی کہ نہیں پیٹ بہر کر پیتی اوسکو اور زمزم نام

کا ہی اوسکا تنگی کر کا فرق کبھی کبھی رکھتا ہی اول حضرت جبرئیل علیہ السلام نی پانی اوسکا نکالا حضرت اسمعیل علیہ السلام

کی لئے پہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نی کہود کر کنوان بنایا پہر اٹک گیا ... نے صاف کیا پس پانی اوسکا

سب پانیوں سے افضل ہی بلکہ بعضوں نی آب کوثر پر افضل کہا ہی کما ذکره ... ماء زمزم لما شرب له

فان شربته تستشفي به شفاك الله وان شربته مستعيذا اعاذك الله

ظماك قطعه وكان ابن عباس اذا شرب ماء زمزم قال اللهم اني

وَبِهِمَا قَالَ وَاسْتِجَارَةً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ مَسّ ہوا اور پانی زمزم کا واسطی اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطی

اوسکی یعنی جس نیت سی پیا جاوی اوسی کام آتا ہی پس جو پیوی تو اوسکا حال یہہ کہ شفا چاہتا ہو سا تہہ اوسکی شفا دی

تجکو اللہ اور جو پیوی تو اوسکا حال یہہ کہ پناہ چاہتا ہی والا ہووی پناہ دیوی تجکو خدا اور جو پیوی تو اوسکو

کہ بجہا وی تو پیاس اپنی بجہاویگا خدا پیاس کو اوتہی ابن عباس جب پیتی پانی زمزم کا کہتی یا اللہ تحقیق میں

مانگتا ہون تجسی علم نفع دینی والا یعنی مجکو اور اوروں کو وہ علم معرفت اور علم کتاب وسنت کا ہی کہ با عمل

ہو اور رزق فراخ اور شفا ہر بیماری سی یعنی ظاہری ہو یا باطنی نقل کی یہہ حاکم نی وَلَمَّا أَتَى الْإِمَامُ

الْحُجَّةُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ لِزَمْزَمَ وَاسْتَسْقَى مِنْهُ شَرْبَةً ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَالَ اللّٰهُمَّ

إِنَّ ابْنَ أَبِي الْمَوَالِ حَدَّثَنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ وَهٰذَا أَشْرَبُهُ لِعَطَشِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ شَرِبَ قُلْتُ هٰذَا

سَنَدٌ صَحِيحٌ وَالرَّاوِي عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ لِذٰلِكَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ مُسْلِمٌ

فِي صَحِيحِهِ وَابْنُ أَبِي الْمَوَالِ ثِقَةٌ رَوَى لَهُ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ فَصَحَّ الْحَدِيثُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

اور جب کہ آئی پیشوا ودلیل اسلام کی نام اونکا عبد اللہ بن مبارک ہی کو بیچ زمزم پر اور چاہا اوس سی پانی پیا

پہر متوجہ ہوئی قبلہ کی طرف کہا یا اللہ تحقیق ابن ابی الموال نی یعنی اونکی استاد نی روایت کی ہمکو محمد بن

منکدر سی کہ روایت کی جابر سی یہہ حدیث کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ پانی زمزم کا

واسطی اوس چیز کی ہی کہ پیا جاوی واسطی اوسکی اور یہہ پانی پیتا ہون میں اسکو واسطی پیاس بجہنی دن قیامت کی

پہر پیا کہا مصنف نی کہتا ہون میں کہ یہہ یعنی سند نقل کی ہوئی عبد اللہ بن مبارک کی سند صحیح ہی اور راوی ابن مبارک

مذکور سی سوید بن سعید ہی کہ ثقہ ہی روایت کی ہی حدیث اوسکی مسلم نی بیچ صحیح مسلم کی یعنی اگر وہ ثقہ ہوتا تو مسلم

حدیث اوسکی نہ لاتا اور ابن ابی الموال بہی ثقہ ہی روایت کی حدیث اوسکی بخاری نی بیچ صحیح بخاری کی

پس صحیح ہوئی یہہ حدیث یعنی بسبب صحیح ہونی سند کی شکر اللہ تعالی کا ف عبد اللہ بن مبارک بڑی عالم

باب جہاد کا

بزرگ قدرت اگر دا امام اعظم رحمہ اللہ کی مین ق ... اللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي
وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ ... ع د ابو داؤد
سفر جہاد کا یا ملی دشمن سی کہی یا اللہ تو ہی مدد کرنی والا اور مدد گار میرا ساتھہ مدد تیری ... حیلہ کرتا ہون مین
دشمنون کی مکر کی دفع کی لئی اور ساتھہ قوت تیری کی حملہ کرتا ہون مین اور ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کیے
یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی رَبِّ بِكَ أُقَاتِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَلَا حَوْلَ
وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ ... س ای پروردگار میرے ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین اور ساتھہ قوت تیری کے
حملہ کرتا ہون مین اور نہین ہی بچانا گناہ سی اور نہ قوت لڑنے کی مگر ساتھہ قوت تیری کے نقل کیے یہہ نسائی نے
اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِي وَأَنْتَ نَاصِرِي وَبِكَ أُقَاتِلُ ع یا اللہ تو مدد کرنی والا میرا ہی اور مددگار ہی
اور ساتھہ مدد تیری کی لڑتا ہون مین نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی وَ إِذَا أَرَادَ وَالْقِتَاءَ الْعَدُوِّ انْتَظَرَ الْإِمَامُ
حَتّٰى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ اور جب ارادہ کرین لوگ
ملنی دشمن کا یعنی جنگ کفار کا انتظار کری سردار یہان تلک کہ ڈہلی آفتاب پہر کہڑا ہووی امام یعنی خطبہ کی لئی اور
رغبت دلانی کی لئی لڑائی پر پس کہے ای لوگون نہ آرزو کرو ملنی دشمن کے یعنی آرزو لڑائی کفار کی نہ کرو کہ یہہ بلا مانگنی
ہی اور ... فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا اور مانگو اللہ سی عافیت ... جب ملو تم
اونسی پس صبر کرو ف یعنی احتیاطا اگر لڑائی واقع ہو جاوی تو صبر کرو اور نہ بہاگو اس لیے کہ ... چاہیی لیے اللہ تعالی
سی بلا نہ مانگی اور جو بلا نازل ہووی تو صبر کری وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ اور جانو تحقیق بہشت
نیچی سایہ تلوارون کی ہی ف مراد یہہ ہی کہ بہشت حاصل ہوتی ہی ... تلوارون کی لڑائی کفار کی بیچ
خواہ شہید ہووی یا غازی ہو ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ ... اهْزِمِ الْأَحْزَابَ
اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ خ م د پہر پڑہی یہہ دعا یا اللہ اوتارنی والی کتاب کی اور چلانی ...
او شکست دینی والی کفار کی گروہون کی شکست دی انکو اور مدد دی ہمکو اونپر نقل کیے یہہ بخاری ...

اور لکھا اس میں دعا ہے کہ اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم

و زلزلھم خ م ۔ اے اللہ اتارنے والے کتاب کی جلدی لینے والے حساب کی شکست دے کفار کی گروہوں کو

اے اللہ شکست دے انکو اور ہلا انکو یعنی ثابت مقابلہ میں نہ رکھ انکو نقل کی یہ بخاری مسلم نے وَاِذَا

اَشْرَفَ عَلٰی بَلَدٍ ھُمْ اَللہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ اَیْ یَسْمِی الْبَلَدَ الَّتِیْ قَصَدَھَا اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَۃِ قَوْمٍ

فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ خ م ت س ق ۔ اور جب آوے او پر شہر کافرون کی یعنی جسکی لڑائی کا

ارادہ رکھتا ہے کہے اللہ بہت بڑا ہے خراب ہو وے یہ شہر یعنی نام لیوے اوس شہر کا کہ ارادہ رکھتا ہے اوسکا تحقیق ہم

جسوقت کہ اوترین بیچ میدان کسی قوم کی پس بری ہووے صبح ڈرائے گیون کی نقل کیے یہ بخاری مسلم ترمذی

نسائی ابن ماجہ نے ف بری ہووے صبح یعنی غارت اونکی بری ہووے از بسکہ غارت صبح کو اکثر واقع ہوتی ہے

مسلمان اوسکا نام نہ رکھا کذا ذکرالفقہ ثلث مرات ۔ م ۔ یہ بھی نقل کی مسلم نے وَاِذَا خَافَ

قَوْمًا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ۔ د س حب مس ۔ اور جب

ڈرے کسی قوم سے کہے یا اللہ تحقیق ہم کرتے ہین تجکو بیچ مقابلہ اونکی کی یعنی تو دفع کرے تو انکو اور پناہ پکڑتے ہین ساتھ تیرے

برائیون اونکی سے نقل کی یہ ابوداود نسائی ابن حبان حاکم نے فَاِنْ حَصَرَھُمْ عَدُوٌّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ

عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا ۔ بز ا ۔ پس اگر گھیرے مسلمانون کو دشمن کہے یا اللہ چھپا عیب ہمارے اور امن

کر وحشتون سے ہماری نقل کی یہ بزار و احمد نے فَاِنْ اَصَابَتْہُ جِرَاحَۃٌ قَالَ بِسْمِ اللہِ ۔ س ۔ پس جو

پہونچی اوسکو زخم کہے بسم اللہ نقل کی یہ نسائی نے ف جب حضرت طلحہ کی اونگلی جنگ احد مین کٹی تو

اونہون نے کہا حوب سو فرمایا حضرت سرور کائنات نے اگر تو بسم اللہ کہتا تو البتہ اٹھا لیتے تجکو فرشتے اور حال یہ ہے کہ

لوگ دیکھتے کذا ذکرالفقہ فَاِذَا انْھَزَمَ الْعَدُوُّ وَسَوّٰی الْاِمَامُ الْجَیْشَ صُفُوْفًا خَلْفَہٗ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ

لَکَ الْحَمْدُ کُلُّہٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا ھَادِیَ لِمَنْ اَضْلَلْتَ وَلَا

مُضِلَّ لِمَنْ ھَدَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَ

وَاِنْ وَاِذَ

وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ
اِنِّيْ اَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ
اَللّٰهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ
فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ
وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْن ﴿ جب مشرکین شکست پاکر

دشمن برابر کری سردار لشکر کو صفین باندہ کر پیچھی اپنی پہر کھی یا اللہ تیری ہی لئی سب تعریف ہی نہین کوئی تنگ کرنی والا
اوس چیز کو کہ فراخ کی تو نی یعنی تیری عطا کو ئی نہین رد کر سکتا اور نہین کوئی فراخ کرنی والا اوس چیز کو کہ تنگ کی
تو نی اور نہین کوئی راہ دکہانی والا اوس شخص کو کہ گمراہ کیا تو نی اور نہین کوئی گمراہ کرنی والا اوسکو کہ راہ دکہائے
تو نی اور نہین کوئی روزی دینی والا اوسکو کہ منع کی تو نی روزی اوسکی اور نہین کوئی منع کرنی والا اوسکو
کہ روزی دی تو نی اوسکو اور نہین کوئی نزدیک کرنی والا اوسکو کہ دور کیا تو نی یعنی رحمت سی اور نہین کوئی
دور کرنی والا اوسکو کہ نزدیک کیا تو نی یا اللہ فراخ کر ہمپر برکتین اپنی اور رحمت اپنی اور فضل اپنا اور رزق اپنا
یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی نعمت ہمیشہ رہنی والی جو کہ نہ بگڑتی اور نہ جاتی رہی یعنی نعمتین بہشت کی خداوندا
تحقیق مین مانگتا ہون تجسی امن بیچ دن خوف کی یعنی دن قیامت کی یا اللہ ہم پناہ پکڑتی ہین ساتھہ تیری برائی
اوس چیز کیسی کہ دی تو نی ہمکو یعنی مال وغیرہ باعث تکبر کا نہو اور برائی [illegible] کہ باز رکہی تو نی ہمسی یعنی نہونا اوسکا
باعث غم کا نہو یا اللہ دوست کر طرف ہماری ایمان کو اور آراستہ کر [illegible] ہماری کی اور ناخوش کر
طرف ہماری کفر اور فسق کو یعنی طاعت سی نکل جانی کو ساتھہ چھوڑنی عبا[illegible] کی اور کر ہمکو
ہدایت والون مین سی یا اللہ مار ہمکو مسلمان اور ملا ہمکو ساتھہ نیک کارون کی [illegible]
خوار ہوتی ہم اور نہ فتنہ زدہ خداوندا مار کافرون کو جو کہ جہٹلاتی ہین رسولون تیری کو

تیری سی یعنی بہگاتی ہین اپنی کرا و نپیر عذاب ایذا دینی والا اپنا اور عذاب اپنا ای معبود برحق قبول کر نقل کی نسائی

ابن حبان حاکم نی قال رب نجنی من القوم الظالمین اللهم اغفر لی وارحمنی واهدنی وارزقنی ٭ عوام

اوسکو کہ اسلام لاوین یہہ دعا یا اللہ بخش مجکو اور مہربانی کر مجپر اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو نقل

یہہ ابو عوانہ نی فاذا رجع من سفرہ یکبر علی کل شرف من الارض ثلاث تکبیرات ثم یقول لا

الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون

ساجدون سائحون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ

خ م د ت س ٭ پس جب پہری سفر اپنی سی تکبیر کہی اوپر ہر بلندی زمین کی تین تکبیرین پہر کہی

نہین کوئی معبود مگر اللہ ایک ہے وہ نہین کوئی شریک اوسکا اوسیکی لئی پادشاہی

اور اوسیکی لئی تعریف ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ہم پہرنی والی ہین توبہ کرنی والی ہین بندگی کرنیوالی ہین سجدہ کرنی والی ہین

چلنی والی ہین یعنی جہاد کی لئی واسطی پروردگار اپنی کے تعریف کرنی والی ہین سچ کیا اللہ نی وعدہ اپنا

اور مدد کی بندی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور شکست دی کفار کی گروہون کو اکیلی نقل

کی بخاری مسلم ابو داود ترمذی نسائی نے فاذا اشرف علی بلدہ آئبون تائبون عابدون لربنا

حامدون ولا یزال یقولھا حتی یدخل بلدہ ٭ خ م س ٭ یعنی جب آتی نزدیک شہر اپنی

کی کہی ہم پہرنی والی ہین توبہ کرنی والی ہین بندگی کرنی والی ہین واسطی پروردگار اپنی کی حمد کرنی والی ہین اور ہمیشہ کہتا

ہی ان کلمات کو یہان تلک کہ داخل ہووی شہر اپنی مین نقل کی یہہ بخاری مسلم نسائی نے فاذا دخل

علی اھلہ قال توبا توبا لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبا ٭ طس ٭ اوبا اوبا لربنا توبا لا

یغادر علینا حوبا ٭ ص حص ٭ اور جب داخل ہووی اہل اپنی پر کہی توبہ کرتا ہون توبہ توبہ طرف پروردگار

اپنی کے رجوع کرنی والا ہون سفر سی وہ توبہ کہ نہ چہوڑی ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہہ طبرانی ابن سنی نی

پہرتا ہون پہرنا رجوع کرنی والا ہون پروردگار اپنی سی ایسی توبہ کہ نہ چہوڑی ہمپر کوئی گناہ نقل کی یہہ

ابو یعلی نی وَمَنْ نَزَلَ بِهِ غَمٌّ اَوْ كَرْبٌ اَوْ اَمْرٌ مُهِمٌّ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ [illegible] وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ
خ م ت س ق اور جسپر اوتری غم یا سختی یا کار دشوار پس چاہیے کہ کہی نہین کوئی معبود مگر اللہ بزرگ بردبار
نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار عرش بڑی کا ہی نہین کوئی معبود مگر خدا جو پروردگار آسمانون کا اور پروردگار
زمین کا ہی اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ
الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ
الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ خ نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا نہین کوئی معبود
مگر اللہ پروردگار آسمانون اور پروردگار زمین کا اور پروردگار عرش بزرگ کا نقل کے یہہ بخاری نے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ عو
نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ نہین کوئی معبود مگر اللہ پروردگار عرش بڑے کا پہر دعا کرے پیچھے اسکے یعنی جو چاہے
نقل کے یہہ ابو عوانہ نی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَتَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
مص س حب مس وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ س حب مس نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی اللہ اور بہت
برکت والا ہے اللہ پروردگار عرش بڑے کا نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے ابن حبان حاکم نی اور بعضی روایتین میں یہہ جملہ اسمین زیادہ آیا ہے
اور سب تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار عالمون کا ہی نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ [illegible] الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ صحيح السند [illegible] عاصم في كتابه الدعاء
نہین کوئی معبود مگر اللہ بردبار بزرگ پاک ہی خدا کہ پروردگار ہی ساتون آسمانون [illegible] پروردگار عرش بڑے کا
سب تعریف ہی واسطی خدا کی کہ پروردگار ہی عالمون کا یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون [illegible]
تیرے کسی کہا مصنف نی کہ یہہ حدیث صحیح الاسناد ہی روایت کی ابن ابی عاصم نی بیچ کتاب اپنی [illegible]

اوسکا دعا ہی حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ خ ت س کفایت ہی ہمکو اللہ اور اچھا ہی کارساز نقل کی
مینے بخاری ترمذی نسائی نے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ خ کفایت ہی مجکو اللہ اور اچھا کارساز ہی ف
روایت کی ابن عباس نے کہ حضرت ابراهیم علی نبینا وعلیہ الصلوة والسلام کو جب آگ مین ڈالا یہی کلمہ پڑہا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی اسکو پڑہا جب کہ کہا لوگون نے اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ یعنی کفار تمسی لڑنی
کی لئی جمع ہوی ہین ڈرو اونسی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب ابراهیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالنی لگے تو آخر قول
حسبی اللہ ونعم الوکیل تہا کذا ذکرہ الفخر اور انیس المنقطعین مین روایت کی ہی عبد اللہ بن بریدہ نی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ جو کوئی پڑہی دس کلمی پیچہی نماز صبح کی پاویگا اللہ کو نزدیک اونکی کفایت کرنی والا اونمین سی
پانچ دنیا کی لئی ہین اور پانچ آخرت کی لئی حَسْبِيَ اللّٰهُ لِدِيْنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَا اَهَمَّنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَسَدَنِيْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ فِي الْقَبْرِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْمِيْزَانِ
حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِيَ اللّٰهُ عِنْدَ الْحَوْضِ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا
اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا د س ق مص طس اللہ تعالی پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی کسی چیز
کو نقل کیے ہیہ ابو داؤد و نسائی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ
شَيْئًا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ط اللہ پروردگار میرا ہی نہین شریک کرتا ہون مین ساتہہ اوسکی کسی چیز کو
پڑہی یہہ تین بار نقل کیے ہیہ طبرانی نی دعا مین ف آخری کلام عمر بن عبد العزیز کا موت کی وقت یہی تہا کذا
ذکرہ الفخر اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا حب معنی
اسکے وہی ہین جو گذری نقل کی ہیہ ابن حبان نے تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيْرًا
مستدرک بہروسا کیا مینی اوپر زندہ کی جو نہ مری اور سب تعریف ہی واسطے خدا کی جسنی نہین پکڑی اولاد
اور نہین ہی اوسکا شریک کوئی پادشاہت مین اور نہین ہی اوسکی لئی دوست بچانی والا ذلت سی اور بڑائی

گرا وسکی برائی کرنا نقل کیے یہہ حاکم نے اللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ
لِي شَأْنِي كُلَّهُ ۔ د حب ط مص ۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ۔ د حب مص مي ۔ یا اللہ مہربانی
تیری کی امید رکھتا ہون مین پس نہ سونپ مجکو طرف نفس میری کی ایک پلک مارنی اور سنوار میری لیے سب کام میری
یعنی دین و دنیا کی نقل کی یہہ ابو داؤد ابن حبان طبرانی ابن ابی شیبہ نے اور ایک روایت مین یہہ زیادہ آیا ہے
نہین کوئی معبود مگر تو نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن حبان ابن ابی شیبہ ابن سنی نے **ف** یہہ جو فرمایا کہ نہ سونپ
مجکو میری نفس کے طرف اس لئی کہ مین عاجز ہون قدرت حاجت روائی کے نہین رکھتا اور نہ اچھا برا اپنی جانتا
جانتا ہون پس تو ہی اپنی فضل سے متکفل میری کامون کا ہو کذا ذکرہ الحنفی يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ
مس ي ۔ ای زندہ ای خبرگیری کرنی والی بسبب رحمت تیری کی فریاد کرتا ہون مین نقل کی یہہ حاکم ابن سنی
نی ق ۔ يكثر هو ساجد يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ ۔ س مس ۔ اور بار بار کہی یا حی یا قیوم اوس حال مین کہ وہ سجدی مین
لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ ۔ ی ۔ نہین کوئی معبود مگر تو پاک ہی تو تحقیق مین ہون
ظالمون سے نقل کیے یہہ ابن سنی نے لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ ۔ ت
س مس ۔ آ مر ص ۔ نہ دعا کی ساتھ اس آیت کی کسی آدمی مسلمان نی بیچ کسی چیز کی یعنی واسطی حاجات اور دفع
بلیات کی مگر کہ قبول کی خدا تعالی نی دعا اوسکی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی حاکم احمد بزار ابو یعلی نی **ف** بستان
ابو اللیث مین نقل کیا ہی حضرت امام جعفر صادق سی کہ کہا اونہون نی تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سی کہ مبتلا ہو
ساتھ چار چیزون کی پس کیونکر غافل ہوتا ہی چار چیزون سے تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ مبتلا ہو غم مین پس کیون
نہین کہتا ہی لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ اس لئی کہ اللہ تعالی اپنی کتاب مین فرماتا ہی فَاسْتَجَبْنَا
لَهُ وَنَجَّيْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ ۔ یعنی یونس نی یہہ آیت پڑھی پس قبول کی ہم نے دعا اوسکی اور نجات
دی ہمنی اوسکو غم سی اور اسیطرح نجات دیتی ہین ہم مومنون کو یعنی جب فریاد و دعا کرتی ہین
کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو کسی چیز سی کیون نہین کہتا حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی فانقلبوا

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْہُمْ سُوْٓءٌ یعنی کہا صحابہ نی کافی ہی ہمکو اللہ اور اچہا
کارساز پس پہری وی ساتہہ نعمت کی خدا کی طرف سی اور ساتہہ فضل کی یعنی ساتہہ سلامتی اور فایدہ تجارت
اور نہ پہونچی اونکو برائی یعنی زخم وغیرہ اور تعجب کرتا ہون مین اوس سی کہ ڈرتا ہو مکر لوگون کی سی کیون نہین کہتا
وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کیون کہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ
فَوَقٰہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا یعنی فرعون کی چچا کا بیٹا تہا جسی سمعان نامی ایمان پوشیدہ رکہتا تہا جب اوسکی
قوم نی تنبیہ کی کہا اوسنی وافوض آخر تک یعنی سونپتا ہون امر اپنا طرف اللہ تعالی کی تحقیق اللہ بینا ہی ساتہہ حال
بندون کی پس بچایا اوسکو اللہ تعالی نی برائی مکر اونکی سی اور تعجب کرتا ہون اوس سی کہ رغبت کرتا ہی جنت مین
کیون نہین کہتا مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰہُ
لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ یعنی ایک مومن نی
کافر کو کہا اور کیون نہ جب آیا تو باغ اپنی مین کہا ہوتا جو اللہ چاہی ہووی والا ہی نہین قوت مجہکو محافظت
مال اپنی کی مگر ساتہہ اللہ کی اگر دیکہتا ہی تو مجہکو کہ مین کم ہون تجہسی مال اور اولاد مین تو امید ہی کہ رب میرا دیوی
مجہکو بہتر باغ تیری سی یہہ قصہ سورہ کہف مین مفصل مذکور ہی اوسکی تفسیر مین دیکہا چاہئی یہان بخوف درازی
کتاب کی اسی پر اکتفا کیا وَمَا قَالَ عَبْدٌ اَصَابَہٗ ہَمٌّ اَوْ حُزْنٌ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ

وَابْنُ اَمَتِکَ نَاصِیَتِیْ بِیَدِکَ مَاضٍ فِیَّ حُکْمُکَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَآؤُکَ اَسْاَلُکَ بِکُلِّ اسْمٍ ہُوَ لَکَ

سَمَّیْتَ بِہٖ نَفْسَکَ اَوْ اَنْزَلْتَہٗ فِیْ کِتَابِکَ اَوْ عَلَّمْتَہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِہٖ فِیْ

عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَکَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِیْمَ رَبِیْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ بَصَرِیْ وَجِلَآءَ حُزْنِیْ وَذَہَابَ

ہَمِّیْٓ اِلَّآ اَذْہَبَ اللّٰہُ ہَمَّہٗ وَاَبْدَلَ مَکَانَ حُزْنِہٖ فَرَحًا حب مس آص مم مص ط

اور نہ کہا کسی بندی نی کہ پہونچی ہو اوسکو فکر یا غم اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ عَبْدُکَ کو ذہاب ہمی تک مگر کہ لیجاتا ہی خدا تعالی غم اوسکا
اور بدل دیتا ہی جگہہ غم اوسکیکی خوشی کو معنی ان کلمات کی یہہ ہین یا اللہ تحقیق مین بندہ تیرا ہون اور بیٹا بندی تیری کا

۲۳۰

اور بیٹا لونڈی تیرکا ہون مثیانی میری بیچ ہاتہہ تیری کے ہی یعنی بیچ قبضہ قدرت تیری مین ہون جاری ہی بیچ
میری حکم تیرا یعنی تیری حکم کو توقف نہین ہی جو چاہی سو کری عدل ہی بیچ امر میری قضا تیری مانگتا ہون مین تجھسی
ساتہہ ہر نام کی کہ ثابت ہی تیری لئی اور نام رکہا تو نی ساتہہ اوسکی ذات اپنی کا یا اوتارا تو نی اوسکو کتاب
اپنی مین یا سکہایا تو نی اوسکو کسیکو خلق اپنی سی یعنی ساتہہ وحی یا الہام کی بغیر ذکر کر نی کی کتاب مین یا اختیار
کیا تو نی اوسکو بیچ علم غیب کی نزدیک اپنی یعنی کسیکو اوسکی اطلاع نہین سوای تیری یہہ کہ کری تو قرآن بزرگ کو
بہار دل میری کی اور روشنی آنکہون میری کی اور دور کر نی والا غم میری کا اور لیجانی والا فکر میری کا نقل کی یہہ ابن
حبان حاکم احمد ابو یعلی بزار ابن ابی شیبہ طبرانی نی مَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَانَتْ دَوَاءً
مِنْ تِسْعَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ • مس ط • جو کوئی کہی نہین بچنا گناہون سی اور نہ قوت
عبادت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی ہوتا ہی یہہ کلمہ دوا ننانوین بیماریونسی کہ ادنی اون مین سی غم ہی روایت کی
یہہ حاکم طبرانی نے ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت کہو لا حول ولا قوۃ الا باللہ اسلئی کہ تحقیق
یہہ خزانہ جنت کیسی ہی اور جو کوئی بہت کہتا ہی یہہ نظر رحمت کی کرتا ہی اللہ تعالے طرف اوسکی اور جسپر نظر کی
اللہ نی پس تحقیق پہنچا وہ خیر دنیا اور آخرت کی کو اور فرمایا کہ بہت کہو اسکو کیون کہ یہہ دفع کرتا ہی ایک کم سو
دروازی ضرر کی ادنی اونکا غم ہی اور مکحول سی روایت ہی کہ جو کوئی کہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ
اِلَّا اِلَيْهِ تو دور کرتا ہی اللہ تعالی ستر دروازی ضرر کی کہ ادنی اونکا فقر ہی کذا فی وظائف النبی مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ
د ق حب • مس • مَنْ اَكْثَرَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ • مس • جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ
هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ • د س ق حب • جو کوئی لازم کری استغفار کو نقل کی
یہہ ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نی جو کوئی بہت پڑہی استغفار یعنی مداومت کری اوسکی نقل کی یہہ نسائی نی کرتا ہی اللہ تعالی
واسطی اوسکی ہر تنگی سی نکلنا اور ہر غم سی رہائی یعنی بسبب کثرت استغفار کی غم سی رہائی دیکر خوشی کو پہنچاتا ہی اور
رزق پہنچاتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ نہین گمان رکہتا ہی نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی وَقَالَتْ

مَا يَقُولُ مَنْ نَزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ عِنْدَ سَمَاعِهِ الْمُؤَذِّنَ مِسْق * اور پہلی گذری یعنی اذان کی دعائین وہ چیز کہ کہی وہ شخص کہ اوترا ہو اوس پر غم یا سختی نزدیک سننی اوسکی کی اذان موذن کو نقل کے ہیہ حاکم نی

وَاِنْ تَوَقَّعَ بَلَاءً اَوْ اَمْرًا مَهُوْلًا اَوْ وَقَعَ فِيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ قَالَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا * ت مص * اور جو توقع رکھی کوئی کسی بلا کی یا کسی کام وحشت ناک کی یا پڑی کام بڑی مین کہی کافی ہے ہمکو اللہ اور اچہا ہی کارساز اللہ ہی پر بہروسا کیا ہمنی نقل کے ہیہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَتْهُ

مُصِيْبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَاْجُرْنِيْ فِيْهَا وَاَبْدِلْنِيْ مِنْهَا خَيْرًا * ت س ق * اور جو پہنچی اوسکو مصیبت پس چاہیی کہ کہی تحقیق ہم ملک ہین واسطے خدا کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنیوالی ہین یا اللہ تیری پاس سی مانگتا ہون مین ثواب مصیبت اپنی کا پس ثواب دے مجکو اوسمین اور بدلہ دی مجکو بہتر اوس سی یعنی اوس چیز سی کہ فوت ہوئی اور سبب مصیبت کی ہوئی نقل کی ہیہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ

خَيْرًا مِنْهَا * م * تحقیق ہم ملک ہین واسطے اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنی والی ہین یا اللہ ثواب دے مجکو مصیبت میری مین اور عوض دی واسطی میری بہتر اوس سے نقل کی ہیہ مسلم نی * ف * الیہ راجعون مین اشارہ ہی اسپر کہ اگر اوسکی تقدیر پر راضی ہونگے ثواب پاوینگی والا مستحق عذاب ہونگی * اور اسمہ اقرار ہی عجز کی اور تسلیم و رضا کی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی مصیبت مین ان کلمات کو پڑہتا ہی تو اللہ تعالی دیتا ہی عوض فوت ہوئی چیز کی بہتر اوس سے چنانچہ جب حضرت ام سلمہ کا خاوند مرا تو اونہون نی اس آیت کی پڑہنی کا ارادہ کیا پہر خیال کیا کہ مجہی اس خاوند سی کون بہتر خاوند ملیگا مگر باتباع سرور عالم کی یہہ کلمات پڑہی پہر حضرت کی نکاح مین آئین کہ فضل البشر ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا خَافَ اَحَدًا اَللّٰهُمَّ

اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ صَحِيْحٌ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْمُسْتَخْرَجِ عَلٰى مُسْلِمٍ * اور جب ڈری کسی سے یعنی کسی ظالم کا ڈر رکہتا ہو کہی یا اللہ کفایت کر ہمکو اوس سی یعنی ڈر اوسکا ہمسی دفع کر ساتھ جسطرح کی کہ چاہی تو حدیث

صحیح ہی اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نی [illegible] بیہقی نی کہ نام اوسکا [illegible] علی سلم ہی ف جب ہور
عالم نی ہمراہ ابوبکر رض کی ہجرت کی ہی کی تو ایک کافر سراقہ نامی سی پیچہا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکھے
دعا پڑہی گہوڑا اوسکا پیٹ تک زمین مین دہس گیا کذا ذکرالعلی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ وَ
نَدْرَأُبِكَ فِي نُحُوْرِهِمْ ۔ عو ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہین ساتہہ تیری برائی دشمنون کیسی اور دفع کرتی
ہین ہم شر اونکی ساتہہ مدد تیری کی حال یہہ کہ کرتی ہین ہم تجہکو مقابلہ اونکی مین یعنی تاکہ دفع کرین تو اونکو ہمسی نقل
کی یہہ ابو عوانہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ ۔ عو ۔ یا اللہ تحقیق
مین کرتا ہون تجہکو مقابلہ اونکی مین اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری برائی اونکی سی نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی
وَاِنْ خَافَ سُلْطَانًا اَوْظَالِمًا فَلْيَقُلْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَعَزُّ مِنْ خَلْقِهِ جَمِيْعًا اَللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّا اَخَافُ
وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْمُمْسِكُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ
مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَجُنُوْدِهِ وَاَتْبَاعِهِ وَاَشْيَاعِهِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِيْ جَارًا
مِنْ شَرِّهِمْ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ۔ ط مو مص مر
ط ۔ اور جو ڈری بادشاہ سی یا کسی ظالم سی پس کہی اللہ اکبر غیرک تلک تین بار معنی اسکی یہہ ہین اللہ بہت بڑا ہی اللہ غالب
ہی سب خلق اپنی سی اللہ غالب تر ہی اوس چیز سی کہ ڈرتا ہون مین اور پرہیز کرتا ہون مین پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ
اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ جو تہامنی والا ہی آسمان کو اس سی کہ گر پڑی زمین پر مگر ساتہہ حکم اوسکی کی
برائی بندی تیری کیسی کہ فلانا ہی یعنی نام اوسکا لیوی اور برائی لشکر اوسکیسی اور تابعدارون اوسکی سی اور گروہ
اوسکی سی کہ جن سی ہون اور انسان سی یا اللہ ہو واسطی میری نگہبان برائی اونکی سی بڑی ہی تعریف تیری اور
غالب ہی پناہ پکڑنی والا تیرا اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ طبرانی نی مرفوعًا اور موقوفًا ابن ابی شیبہ
اور ابن مردویہ اور طبرانی نی اور اور روایتون مین ڈر کی لئی یہہ دعائین بہی آئی ہین جون سی چاہی انمین سی پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ۔ مو مص ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ

پکڑنی مین ساتھہ تیری اس سی کہ زیادتی کری مجہپر کوئی اونمین سی یا یہہ کہ ظلم کری نقل کی یہہ موقوفا دارمی نی اللھم
الہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل واله ابراهیم و اسمعیل و اسحق عافنی ولا تسلطن احدا
من خلقک علی بشیء لا طاقة لی به ٭ موصی ٭ یا اللہ معبود جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کی اور
اے معبود ابراہیم اور اسمعیل اور اسحق کی عافیت دی مجکو یعنی سب بلیات ظاہری و باطنی سی اور نہ غالب کر کسی کو مخلوق
اپنی سی مجپر ساتھہ اوس چیز کی کہ نہین طاقت ہی مجکو اوسکی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی رضیت باللہ
ربا و بالاسلام دینا و بمحمد نبیا و بالقرآن حکما و اماما ٭ موصی ٭ راضی ہوا مین ساتھہ
اللہ کی از روی رب ہونی کی اور ساتھہ اسلام کی از روی دین ہونیکی اور ساتھہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی از روی
نبی ہونی کی اور ساتھہ قرآن کی از روی حاکم ہونی کی اور امام ہونی کی یعنی اوسکی حکم مانتا ہون اور عمل کرتا ہون
نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی **ف** تفسیر درمنثور مین آیا ہی کہ عوف بن مالک اشجعی کے بیٹی کو مشرکون نی
قید کیا اور باندہا اور بہوکا رکہا پس لکہا اونہون نی باپ اپنی کو کہ حضرت ؐ کی پاس حاضر ہوکر حال تنگی اور سختی میری کا
عرض کرین جب اونہون نی عرض کیا حضرت سی فرمایا کہ لکہہ اور حکم کر اوسکو ساتھہ تقوی کی اور توکل کی اللہ پر اور یہہ
کہ پڑہی صبح شام لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیه ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف
رحیم فان تولوا فقل حسبی اللہ لا اله الا هو علیه توکلت و هو رب العرش العظیم پس جب یہہ خط اونکو گیا اور
یہہ آیت پڑہی قید سی رہائی دی اللہ تعالی نی اونکو پہر اونکی جنگل مین جاکر اونٹ اور بکریان اونکی ہانک لائی
اور حضرت سی پوچہا کہ یہہ حلال ہین یا حرام فرمایا حلال ہین پس اوتاری اللہ تعالی نی آیت و من یتق اللہ یجعل له مخرجا
آخر تلک یعنی اور جو کوئی ڈرتا ہی اللہ سی کرتا ہی اوسکی لئی جگہہ نکلنی کی اور رزق دیتا ہی اوسکو اوس جگہہ سی کہ گمان نہین
رکہتا اور کہا ابن عباس نی کہ جو کوئی یہہ آیت پڑہی نزدیک بادشاہ کی کہ خوف رکہتا ہی ظلم اوسکا یا نزدیک
موج کی کہ خوف رکہتا ہی غرق کا یا نزدیک درندی جانور کی تو نہین ضرر کرنی کی اوسکو کوئی چیز انمین سی اور ایک
روایت مین آیا ہی کہ عوف بن مالک نی حال قید ہونی بیٹی اپنی کا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا

اور عرض کیا کہ ماں اوسکی بھی راضی ہی کیا حکم فرماتی ہو مجکو فرمایا کہ حکم کرتا ہون تجکو اور اوسکی ماکو کہ بہت پڑہو لا حول و لا
قوۃ الا باللہ پس آیا اوسکی بی بی کو خوب فرمایا اور دونون نی اسکی پڑہنی کی کثرت کی پس غافل ہوئی دشمن
اور ہانکھہ لایا بہت سی بکریان اور نازل ہوئی آیت ومن یتق اللہ آخر تک اور حیوۃ الحیوان مین لکھا ہی کہ جو کوئی اپنی
قتل کا عذاب وغیرہ کا ڈر رکھتا ہو تو چاہیئی کہ ایک سپید یا فربہ قابل قربانی کے لا کر ایک مکان خالی مین قبلہ کی طرف منہ
کر کر ذبح کری اور وقت ذبح کی پڑہی اللّٰہم ہذا الک فدائی فتقبل منّی اور ایک گڑہا کہودی کہ خون اوسی مین جمع
ہووی پہر خون کو خاک سی بند کری کہ پانوکی نیچی نہ آوی اور اوس جانور کی چہہ ٹکڑی کر کر فقیرون مسکینون کو
دی اور آپ نہ کہاوی اور نہ وہ لوگ کہاوین کہ جنکا نفقہ اسپر واجب ہی پس انشاء اللہ تعالیٰ جس بلا سی ڈرتا ہی
دفع ہو جاویگی اور وہ جانور بدلہ اوسکا ہو جاویگا یہہ مجرب ہی کذا فی نسخ المبین وان خاف شیطانا
او غیرہ فلیقل اعوذ بوجہ اللہ الکریم وبکلمات اللہ التامات التی لا یجاوزہن بر و
فاجر من شر ما خلق و ذرأ و برأ ومن شر ما ینزل من السماء ومن شر ما یعرج فیہا
ومن شر ما ذرأ فی الارض ومن شر ما یخرج منہا ومن شر فتن اللیل والنہار ومن
شر کل طارق الا طارقا یطرق بخیر یا رحمن ا طب س ط مص ص اور جو ڈرے
کسی شیطان سی یعنی خواہ شیطان جن ہو یا انس یا سوا اوسکی یعنی حیوانات موذیات سی پس چاہیئی کہ کہی پناہ
پکڑتا ہون مین ساتہہ ذات خدا بزرگ کی اور ساتہہ کلمون پوری خدا کی وہ جو نہین تجاوز کرتا ہی اونسی نیک کار
اور نہ بدکار برائی اوس چیز کیسی کہ اندازہ کی اور پراگندہ کی اور بلا تفاوت پیدا کی اور برائی اوس چیز کیسی کہ اوترتی ہی
آسمان سی اور برائی اوس چیز کیسی کہ چڑہتی ہی آسمان مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ پیدا کی زمین مین اور برائی اوس چیز کیسی کہ نکلتی ہی
اوس سی اور برائی فتنون دن کیسی اور برائی ہر حادثہ رات کیسی یعنی چور وغیرہ سی مگر حادثہ کہ آوی ساتہہ بہلائی کے
ای مہربان مہربانی کر مجپر نقل کی ہی احمد طبرانی نی طبرانی ابن ابی شیبہ ابو یعلی نے و قد اکثر
اللہ سی کتابین اور نام جو صفات اللہ تعالیٰ کے ہین کہ کوئی انکی تاثیر سی خالی نہین ہی مثلا

باب شیطان وغیرہ سی ڈرنی کی

وعدہ کیا ہی اور کافر کو دوزخ کا بلاشک یونہی ہوویگا وَاِذَا تَغَوَّلَتِ الْغِیْلَانُ نَادٰی بِالْاَذَانِ * مص
اور جسوقت کہ ظاہر ہوویں چھلاوی پکار کر کہی اذان نقل کی یہہ مسلم بزار ابن ابی شیبہ نی وَقِرَاءَةُ اٰیَةِ الْکُرْسِیِّ
ت مص * اور پکار کر پڑہی آیۃ الکرسی نقل کی یہہ ترمذی ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ فَزِعَ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ
اللّٰہِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَنْ یَّحْضُرُوْنِ * د ت س
اور جو کوئی ڈری یعنی سوتی یا جاگتی کسی چیز سی پس کہی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتھہ کلمون پوری خدا کی غصہ اوسکی
یعنی عذاب اوسکیسی اور برائی بندون اوسکیسی اور وسوسی شیطانون کیسی اور اسسی کہ آویں شیطان
میری پاس نقل کی یہہ ابوداؤد ترمذی نسائی نی وَمَنْ غَلَبَهٗ اَمْرٌ فَلْیَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ
د س ی * اور جسپر غالب آوی کوئی کام یعنی ایسا امر کہ علاج اوسکا نہیں جانتا ہی پس چاہیئی کہ کہی کفایت ہی
مجکو خدا اور اچہا ہی کارساز نقل کی یہہ ابوداؤد نسائی ابن سنی نی وَمَنْ وَقَعَ لَهٗ مَا لَا یَخْتَارُهٗ فَلَا
یَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَذَا وَکَذَا وَلٰکِنْ یَقُلْ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ * م س ق ی *
اور جو شخص کہ واقع ہووی اوسکو وہ چیز کہ ناخوش رکہتا ہی اوسکو پس نہ کہی کاش کی تحقیق میں کرتا ایسا اور
ایسا تو نہ ہوتی یہہ بات ولیکن کہی ساتھہ تقدیر خدا کی واقع ہوا یہہ امر اور جو کچھہ چاہا خدا نی کیا نقل کی یہہ مسلم
نسائی ابن ماجہ ابن سنی نی ف یعنی یون اعتقاد نہ کری کہ اگر یون کرتا میں تو یہہ بات نہ واقع ہوتی مثلاً کوئی
شخص گہر سی نکلا اور کسی نی اوسکو ستایا تو یون نہ کہی کہ اگر گہر سی نہ نکلتا میں تو نہ ستایا جاتا اور یہہ بہی تقریر ہی
اور بعضون نی تحریر کی ہی کذا ذکرہ الحرز وَاِنِ اسْتَصْعَبَ عَلَیْهِ اَمْرٌ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ
سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ سَهْلًا اِذَا شِئْتَ * حب ی * اور جو دشوار ہووی کسی پر کوئی کام
کہی الٰہی نہیں آسان ہی مگر وہ چیز کہ کیا تو نی اوسکو آسان اور تو کرتا ہی دشوار کو آسان جب چاہی نقل کی
یہہ ابن حبان ابن سنی نی وَمَنْ کَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ اِلَی اللّٰهِ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْیَتَوَضَّاْ وَلْیُحْسِنْ
وُضُوْءَهٗ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یُثْنِیْ عَلَی اللّٰهِ وَیُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ

ليقل لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين اسألك
موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والعصمة من كل ذنب والسلامة من
كل اثم ٭ مس ق ٭ اور جسکو ہووی حاجت طرف خدا کی یا طرف کسی کی بنی آدم سی پس چاہیی کہ وضو کری
اور اچھا کری وضو اپنا یعنی بطور مسنون اور بچی منہیات کی پھر پڑہی دو رکعت نماز کی پھر تعریف کری خدا پر اور درود
بہیجی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور پڑہی یہہ دعا نہین کوئی معبود مگر خدا بردبار بزرگ پاک ہی خدا پروردگار عرش بزرگ کا
سب تعریف ہی واسطی خدا پروردگار عالمون کی مانگتا ہون مین تجہسی خصلتین اچہی کہ واجب کرین رحمت تیری
اور کام لازم کرنی والی بخشش تیری کی اور مانگتا ہون غنیمت ہر نیکی سی یعنی پوری نیکی اور بچاؤ ہر گناہ سی اور
سلامتی ہر گناہ سی نقل کی یہہ حاکم ترمذی نی ٭ ف ٭ جملہ والعصمة من كل ذنب کا فقط حاکم ہی کی روایت
مین آیا ہی اور جملہ والغنیمة من كل بر فقط ترمذی کی روایت مین اور ایک روایت مین اس دعا کی ساتہہ یہہ عبارت
بہی زیادہ آئی ہی لا تدع لي ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته ولا حاجة هي لك رضى
الا قضيتها يا ارحم الراحمين ٭ ف ٭ نہ چہوڑ میری لئی کوئی گناہ مگر کہ بخشی تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی
غم مگر کہ دور کری تو اوسکو اور نہ چہوڑ کوئی حاجت کہ وہ پسندیدہ تیری ہووی مگر کہ روا کری تو اوسکو یعنی جو سبب
خوشی تیری کی ہووی روا کر والا باز رکہہ ای بہت مہربان مہربانون سی نقل کی یہہ ترمذی نی ومن كانت
له ضرورة فليتوضأ فيحسن وضوءه ٭ ت س ق مس ٭ ويصلي ركعتين ٭ س ٭
ثم يدعو اللهم اني اسألك واتوجه اليك بنبيك محمد نبي الرحمة يا محمد اني اتوجه
بك الى ربي في حاجتي هذه لتقضى لي اللهم فشفعه في ٭ ت س ق مس ٭ اور جسکو ہووی
کوئی ضرورت یعنی حاجت اللہ تعالی کی طرف یا آدمی کی طرف پس وضو کری اور اچہا کری وضو اپنا نقل کی یہہ ترمذی
نسائی ابن ماجہ حاکم نی اور پڑہی دو رکعتین نقل کی یہہ نسائی نی یعنی نماز پڑہی فقط نسائی ہی کی روایت مین
اور باقی مین سب متفق ہین پہر دعا کری یہہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی حاجت اپنی اور متوجہ ہوتا

تیری ساتھہ وسیلہ نبی تیری کے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت ہین ای حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق مین متوجہ ہوتا ہون ساتھہ وسیلہ تیری کے طرف پروردگار اپنی کی بیچ اس حاجت اپنی کی تو کہ روا کی جاوی حاجت واسطی میری یا اللہ پس شفاعت قبول کر اونکی میری حق مین نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی

ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ ایک اندہی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ دعا کرو اللہ تعالی سے کہ مجکو عافیت دی اس مرض سی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اگر چاہے تو دعا کرون مین اور چاہی تو صبر کر کہ یہہ بہتر ہی تیری لئی اوسنے عرض کیا کہ دعا ہی کیجیئی پس اوسکو وضو کی لئی حکم فرمایا اور فرمایا کہ یہہ دعا پڑہی پس اوسنی یہی پڑہے اور بینا ہوا کذا فی المشکوۃ اور جامع صغیر مین حضرت جابر رضی سی روایت ہی کہ اگر ساتھہ اس دعا کی دعا مانگی جاوی کسی چیز پر درمیان مشرق اور مغرب کی بیچ ایکساعت جمعہ کی تو البتہ قبول کیجاوی دعا مانگنی والی کے کہ وہ یہہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سی کہ فرمایا جب ارادہ کری کوئی تم مین کام حاجت کا پس چاہئی کہ پنجشنبہ کی صبح کو اوسکی طلب مین جاوی کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی یا اللہ برکت دی میری امت کے لئی بیچ صبح اونکی کے دن پنجشنبہ کی اور چاہئی کہ پڑہی جب نکلی مکان اپنی سی آخر سورۂ آل عمران کا یعنی اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ سی آخر تلک اور اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ اور سورۂ فاتحہ پس تحقیق بیچ انکی حاجت روائیان دنیا اور آخرت کی ہین کذا فی در المنثور وَمَنْ اَرَادَ حِفْظَ الْقُرْاٰنِ فَاِذَا کَانَتْ لَیْلَةُ الْجُمُعَةِ فَاِنِ اسْتَطَاعَ اَنْ یَّقُوْمَ فِیْ ثُلُثِ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُمْ فَاِنَّهَا سَاعَةٌ مَّشْهُوْدَةٌ وَالدُّعَاءُ فِیْهَا مُسْتَجَابٌ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَفِیْ وَسَطِهَا فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَفِیْ اَوَّلِهَا فَیُصَلِّیْ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اور جو کوئی چاہی یاد کرنا قرآن کا پس جب ہوئے رات جمعہ کی پس اگر کر سکی یہہ کہ اوٹہی بیچ تہائی رات اخیر کی پس چاہئی کہ اوٹہی اسلئی کہ تحقیق وہ ساعت ایسی ساعت ہی کہ حاضر ہوتی ہین اوسمین فرشتی اور دعا اوسمین قبول کیجاتی ہی پس جو نہ کر سکی یعنی اوسوقت نہ اوٹہہ سکی پس اوٹہی آدہی رات مین پس جو یہہ بہی نہ کر سکی پس اوٹہی اول رات مین پس پڑہی چار

عمل حفظ

رکعتین یقرأ فی الاولی الفاتحة وسورة یٰس و فی الثانیة الفاتحة وحٰم الدخان و
فی الثالثة الفاتحة والٓمٓ تنزیل السجدة و فی الرابعة الفاتحة وتبارک الذی بیده
الملک پڑہی پہلی رکعت مین الحمد اور سورہ یٰس اور دوسری مین الحمد اور سورہ حٰم الدخان اور تیسری مین الحمد اور
الٓمٓ تنزیل کہ مراد سورہ سجدہ ہی اور چوتہی مین الحمد اور تبارک الذی **ف** نفلون مین ہر شفعہ حکم جدی نماز کا رکہتا
ہی پس تقدیم پچہلی سورت کی یعنی دخان کی پہلی سورت پر کہ سورہ سجدہ ہی لازم نہین آتی ہی کہ مکروہ ہووی اور دوسری
یہہ کہ نفلون مین تقدیم تاخیر مکروہ نہین ہی کذا ذکر العلی فاذا فرغ من التشہد فلیحمد اللہ و
لیحسن الثناء علی اللہ و یصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم و لیحسن و علی سائر
النبیین و لیستغفر للمؤمنین والمؤمنات و لاخوانہ الذین سبقوہ بالایمان
پس جب فراغت پاوی التحیات کی پڑہنی سی یعنی جب سلام پہیر چکی پس چاہیئی کہ تعریف کری اور خوب تعریف
کری اللہ کی اور درود بہیجی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اچہی طرح بہیجی اور درود بہیجی سب پیغمبرون پر اور بخشش
مانگی واسطی مومن مردون اور مومن عورتون کی اور بخشش مانگی واسطی بہائیون اپنی کی جو سبقت لیگئی
ہین اس پر یعنی صحابہ اور تابعین **ف** تعریف خوب یہہ ہی کہ ساتہہ اخلاص کی اور ذکر کری اسماء حسنی
اور صفات کاملہ کو اور درود اچہی طرح کا یہہ کہ اوسمین اوصاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
کری یا آل و اصحاب کو بہی شریک کری درود بہیجنی مین پس یہہ عبارت یا مثل اسکی اور زبان مین پڑہی
الحمد للہ رب العالمین عدد خلقہ اللہم صل علی سیدنا محمد النبی الامی الہاشمی و علی آلہ و صحابتہ البررة الکرام
و علی سائر النبیین و اغفر لجمیع المؤمنین والمؤمنات و لاخواننا الذین سبقونا بالایمان ثم لیقل فی آخر
ذلک اللہم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی و ارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی
پہر کہی بیچ آخر اسکی یا اللہ مہربانی کر مجہپر ساتہہ چہوڑنی گناہون کی یعنی توفیق دی کہ گناہ چہوڑدون ہمیشہ
جب تلک کہ زندہ رکہی تو مجہکو اور مہربانی کر مجہپر ساتہہ چہوڑنی اسکی کہ تکلف کرون مین اوس چیز کا کہ فائدہ نہ دی مجہکو

ف اسمین اشارہ ہی اسپر کہ مومن خوشدل ہوکر طاعتون کا مرتکب ہووی اگرچہ وہ موجب گناہ کی
نہووین کہ حدیث شریف مین آیا ہی خوبی اسلام آدمی کی ہی ترک کرنا بیفائدہ بات کا وَارْزُقْنِيْ حُسْنَ النَّظَرِ
فِيْمَا يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اور نصیب کر مجکو بھلائی نظر کی بیچ اوس چیز کی کہ راضی کری تجکو مجسی ف یعنی توفیق
فکر کرنی کی دی اپنی پسندیدہ چیزون مین اور محبت اونکی میری دل مین ڈال یا بنظر ظاہر کی مراد ہی کہ مطالعہ علوم
دینی مین مشغول رہی اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ
لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِيْ حِفْظَ كِتَابِكَ
كَمَا عَلَّمْتَنِيْ ای پیدا کرنی والی آسمانون کی اور زمین کی ای صاحب بزرگی اور بخشش کی اور ای صاحب
اوس عزت کی کہ نہ قصد کیا وی یعنی اور کو نہین لائق ہی کہ اوس عزت کی آرزو کری مانگتا ہون مین تجسی ای اللہ ای
بخشش کرنی والی ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کی اور نور ذات تیری کی یہہ کہ لازم کری تو دل میری مین یاد کرنا کتاب
اپنی کا جیسی سکھائی تونی مجکو ف یعنی جیسی کہ توفیق دی تونی کہ قرآن دیکھکر پڑھتا ہون ویسی ہی توفیق دی کہ ازبر پڑھا کرون وَارْزُقْنِيْ
اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَى النَّحْوِ الَّذِيْ يُرْضِيْكَ عَنِّيْ اور نصیب کر مجکو یہہ کہ پڑھون مین اوس کو اوس طرح پر کہ
راضی کری تجکو مجسی ف یعنی تدبر اور تفکر اور اخلاص اور حضور اور تجوید سی پڑھا کرون اَللّٰهُمَّ بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ
وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِيْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ
وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِيْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِيْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِيْ وَاَنْ
تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِيْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِيْ فَاِنَّهٗ لَا يُعِيْنُنِيْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ
اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا
يُجَابُ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَاَ مُؤْمِنًا قَطُّ ت مس یا اللہ پیدا
کرنیوالی آسمان و زمین کی ای صاحب بزرگی و بخشش کی اور ای صاحب اوس عزت کی کہ نہ قصد کیا وی مانگتا ہون
مین تجسی ای اللہ ای بخشش کرنیوالی ساتھہ وسیلہ بزرگی تیری کی اور روشنی ذات تیری کی یہہ کہ روشن کری تو

لیتوب مسیئ اللیل حتی تطلع الشمس من مغربھا ۔ مس ۔ تحقیق اللہ تعالی پھیلاتا ہی ہاتھ رحمت اپنی کا
انکو توکہ توبہ کریں گنہگار دن کا اور پھیلاتا ہی ہاتھ اپنا دنکو توکہ توبہ کریں گنہگار رات کا یہانتک کہ نکلے گا آفتاب
مغرب اپنی سی یعنی جب دروازی توبہ کی بند ہوجاوینگی اور توبہ کچھہ نفع نہین دیگی نقل کی یہہ مسلم اور حاکم نی
وجاءہ رجل فقال یا رسول اللہ احدنا یذنب قال یکتب علیہ قال ثم یستغفر منہ
ویتوب قال یغفر لہ ویتاب علیہ قال فیعود فیذنب قال یکتب علیہ قال ثم یستغفر
منہ ویتوب قال یغفر لہ ویتاب علیہ ولا یمل اللہ حتی تملوا ۔ طس ط ۔ اور آیا حضرت پاس
ایک آدمی پس عرض کیا ای رسول خدا کی ایک ہم مین سی گناہ کرتا ہی یعنی پس حال اوسکا کیا ہی فرمایا لکھا جاتا ہے
اوسپر عرض کیا پہر بخشش چاہتا ہی اوس گناہ سی اور توبہ کرتا ہی یعنی اگر بعد گناہ کی توبہ کری تو کیا حال ہے
فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی عرض کیا پس ارادہ کرتا ہی گناہ کا پس گناہ کرتا ہے
یعنی اس صورت مین کیا لازم آتا ہی فرمایا لکھا جاتا ہی اوسپر عرض کیا پہر بخشش مانگتا ہی اوس سے اور توبہ کرتا
ہی فرمایا بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا اور توبہ مقبول ہوتی ہی اوسکی اور نہین ملول ہوتا ہی خدا بخشش کرنی
سی یہانتک کہ ملول ہو تم بخشش چاہنی سے نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اور کبیر مین ف بعضی روایت
مین آیا ہی کہ بائین ہاتھہ کا فرشتہ لکھنی والا برائیوں کا چھہ ساعت تلک توقف کرتا ہی اگر اس مدت مین توبہ کرلی
نہین لکھتا ہی والا لکھتا ہی اور ملول ہونی سی یہہ مراد ہی کہ تم توبہ کرنی اور بخشش چاہنی سی تھکو مت اگر توبہ توڑا
تو پہر توبہ کرو کہ اللہ تعالی توبہ تمہاری قبول کرتا ہی رباعی باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ گر کافر و گبر و بت پرستی
باز آ این درگہ ما درگہ نومیدی نیست صد بار اگر توبہ شکستی باز آ ۔ کذا ذکرہ الفخر واذا قحطوا
المطر فلیجثوا علی الرکب ثم لیقولوا یا رب یا رب ۔ عو ۔ اور جب نہ برسائی جاوین لوگ مینہہ پس چاہی
کہ بیٹھین دوزانو پہر کہین ای پروردگار میری ای پروردگار میری نقل کی یہہ ابو عوانہ نی ودعاء
اللھم اسقنا اللھم اسقنا اللھم اسقنا ۔ خ ۔ اور دعا مینہہ مانگنی کی یہہ ہی یا اللہ پانی پلا ہمکو یا اللہ پانی پلا

بیان قحط سالی

یا اللہ پانی پلا ہمکو نقل کیے یہہ بخاری نی ف حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ ایک شخص نی روز جمعہ
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری قحط سی ہلاک ہوگئی دعا کیجئی کہ مینہہ برسے
پس منبر ہی پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دست مبارک اوٹھا کر دعا کی اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا تین بار ایک ابر نمودار ہوا
اور بارش ہوئی کہ آفتاب نہ نکلا دوسری جمعہ تک اور مینہہ برستا رہا کہ پھر اوسی شخص نی جمعہ دوسری مین خطبہ
کی حالت مین عرض کیا کہ یا رسول اللہ مواشی وغیرہ ہماری ہلاک ہوئی جاتی ہی مینہہ سی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
دست مبارک اوٹھا کر دعا کی اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا آخر تک کہ بیان ہوگی پس مینہہ کھل گیا کذا ذکر الفقہ اَللّٰهُمَّ
اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا + ترجمہ یا اللہ مینہہ برسا ہمپر یا اللہ مینہہ برسا ہمپر یا اللہ مینہہ برسا ہمپر نقل کی
یہہ مسلم نی وَاِنْ كَانَ اِمَامًا خَرَجَ اِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللّٰهَ
ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اَللّٰهُمَّ
اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَا اَنْزَلْتَ عَلَيْنَا قُوَّةً
وَبَلَاغًا اِلٰى حِينٍ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يَبْدُوَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ يُحَوِّلُ اِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَيُحَوِّلُ
رِدَاءَهُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ وَيَنْزِلُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ + ترجمہ
اور اگر ہووی دعا کرنی والا بادشاہ یا نائب اوسکا یعنی قاضی وغیرہ نکلی جنگل کو جب کہ نکلی کنارہ آفتاب کا
پس بیٹھی منبر پر پس اللہ اکبر کہی اور تعریف کری اللہ غالب و بزرگ کی پھر کہی تعریف ہی واسطی خدا کی جو پروردگار ہے
عالموں کا بخشنی والا مہربان خاوند دن جزا کا نہین کوئی معبود مگر اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی یا اللہ تو ہی معبود ہی نہین
کوئی معبود مگر تو کہ تو انگر ہی تو اور ہم محتاج برسا ہمپر مینہہ اور کر اوس چیز کو کہ اوتاری تو نی ہمپر یعنی رزق اوسنے
سبب طاعت کی قوت کا اور باعث پہونچنی کا مطلب کو زمانہ دراز تک یعنی اوسکی سبب سی فائدہ اوٹھاوین
پھر اوٹھاوی ہاتھ اپنی یہان تک کہ ظاہر ہووی سفیدی بغلوں اوسکی کی یعنی بہت بلند کری پھر پھیر طرف آدمیون کے
پیٹھ اپنی یعنی رو بقبلہ دعا کی لئی ہووی اور اولٹی چادر اپنی اوس حال مین کہ اوٹھائی ہووی ہو ہاتھ اپنی پھر منہہ کری

طرف آدمیون کی اور او تری منبر سی پس پڑہی دو رکعت نقل کیے یہہ ابو داؤد ابن حبان حاکم نی ف
چاہ در اسطرح اولٹی کہ دایان سرا بائین طرف ہوجاوی اور بایان سرا داہنی طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا
اندر کذا فی سفر السعادت اور پہلی رکعت مین بعد الحمد کے سبح اسم ربک الاعلی پڑہی اور دوسری مین ہل اتٰک
حدیث الغاشیہ مثل عید و جمعہ کی اور امام اعظم رحمہ اللہ کی نزدیک جماعت سی یہہ نماز سنت نہین ہے
مگر صاحبین کی نزدیک ہی کہ جماعت سی دو رکعت ادا کری اور خطبہ بہی پڑہی اور مذہب حنفی مین فتوی اسپر ہی
کذا ذکر الفخر اور مستحب ہی انمین یہہ کہ توبہ کرین لوگ گناہ سی اور آپسمین صلح کرین اور پہلی نکلنی سی صدقہ دین
ہر دن اور تین روزی رکہین ہے در پی اور نکلین چوتہی دن روزی سی پیادہ پابرانی کپڑے پہنی ذلیل متواضع
فروتنی کرنی والی سرجہکائی ہوئی روتی ہوئی یا بتکلّف روتی ہوئی اور دعا کرین مومنین اور مومنات کی لئی
اور درود بہیجین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بہت پڑہین استغفار اور پڑہین آیتہا الکرسی اور امام درمیان مین خطبہ کی اور دعا کے
استغفار پڑہتا جاوی اور پڑہی اَللّٰہُمَّ رَبَّنَا آتِنَا آخر تلک لا الٰہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الٰہ الا اللہ رب السموات
و رب الارض و رب العرش الکریم اَللّٰہُمَّ اسْقِنَا الْغَیْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِیْنَ اور دعا پکار کر بہی کری اور آہستہ بہی
اور پشت ہاتہہ کی دعا کی وقت کبہی زمین کی طرف ہو اور کبہی آسمان کی طرف اور شروع کری اور ختم کری دعا کو
ساتہہ حمد اور ثنا ء اللہ تعالی کی اور درود اور سلام آنحضرت کی کذا فی وظائف النبی اَللّٰہُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا

مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا • د مص • غَیْرَ آجِلٍ • د • رائث • مص •

یا اللہ برسا ہمپر مینہہ فریاد کو پہنچنی والا بہت اندازی کرنی والا نفع دینی والا نہ ضرر کرنی والا جلدی برسنی والا
نقل کیے یہہ ابو داؤد و ابن ابی شیبہ نی نہ دیر کرنی والا نقل کیے یہہ ابو داؤد نی نہ دیر کرنی والا نقل کیے یہہ ابن
ابی شیبہ نی ف ابو داؤد مین لفظ غیر آجل کا اس دعا مین آیا ہی اور ابن ابی شیبہ نی عوض آجل کی رائث
نقل کیا ہی اَللّٰہُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَہَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ
یا اللہ پانی دی بندون اپنی کو اور جانورون اپنی کو اور پہیلا رحمت اپنی اور جلا شہر مردہ اپنی کو نقل کیا

یہ ابو داؤد نی اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْ عَلٰی اَرْضِنَا زِیْنَتَھَا وَسَکَنَھَا ع و یا اللہ اوتار زمین ہماری پر سنگھار اوسکا
یعنی سبزہ پھول بوٹے اور چین اوسکا نقل کی یہ ابو عوانہ نی ف چین اوسکا یعنی جو چیزیں کہ والوں کے
باعث چین کی ہی یعنی مطلب اونکی یہ لاکہ دل اونکی تسکین پاویں کذا ذکرہ الفخر اَللّٰھُمَّ ضَاعَتْ دَوَابُّنَا
وَاغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَھَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِیَ الْخَیْرَاتِ مِنْ اَمَاکِنِھَا وَمُنَزِّلَ الرَّحْمَۃِ مِنْ
مَعَادِنِھَا وَمُجْرِیَ الْبَرَکَاتِ عَلٰی اَھْلِھَا بِالْغَیْثِ الْمُغِیْثِ اَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ الْغَفَّارُ
فَنَسْتَغْفِرُکَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ عَوَامِّ خَطَایَانَا اَللّٰھُمَّ فَاَرْسِلِ
السَّمَآءَ عَلَیْنَا مِدْرَارًا وَاَوْصِلْ بِالْغَیْثِ وَاکِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِکَ حَیْثُ یَنْفَعُنَا
وَیَعُوْدُ عَلَیْنَا ع و یا اللہ ظاہر ہوئی پیاس ہماری یعنی بسبب نہونی گہاس کے اور خاک اوڑتی ہی زمین ہماری
اور پیاسی ہوئی جانور ہماری ای دینی والی بہلائیوں کی جگہوں اونکی سی اور ای اوتارنی والی رحمت کی یعنی مینہ
کا بون اوسکی سی اور جاری کرنی والی برکتوں کی برکت والوں پر یعنی جو لائق اوسکی ہیں بسبب مینہہ نفع دینی
والی کی تجہسی بخشش مانگتی ہیں لوگ بہت بخشنی والا ہی بخشش چاہتی ہیں ہم تجہسی واسطی خاص گناہوں اپنی کے
یعنی جو خاص ہمیسی ہوئی ہیں نہ غیر ہماری سی اور توبہ کرتی ہیں ہم طرف تیری عام گناہوں اپنی سی یعنی جو مشترک ہیں
درمیان ہماری اور درمیان غیر ہماری کی یا اللہ بہیج مینہ زور کا اور مینہ متصل یعنی ایک بوند دوسری سے
ملی ہو اور کفایت کر یعنی بہیج ہماری کو بسبب مینہہ کی نیچی عرش اپنی سی اوس جگہہ کہ نفع دے ہم کو اور پہری ہم پر
ف یعنی فائدہ اوسکا یعنی مینہہ کا نالوں میں اور کہیتوں میں برسا تا کہ نفع کری اور کام میں آوی
اور من تحت عرشک ظرف ارسل کا ہی یعنی بہیج مینہہ زیر عرش سی اور بالغیث المغیث متعلق ہی معطی الخیرات
اور منزل اور مجری کا کذا ذکرہ الفخر غَیْثًا عَامًّا طَبَقًا غَدَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَائِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ
ع و برسا مینہہ عام یعنی سب جا ہی برسی عام ساتھہ کثرت کی پر ازینت دینی والا اور ڈہانکنی والا زمین کا
یعنی بسبب سبزہ اور پانی کی بہت ارزانی والا بہت اگانی والا گہانس کی چیزوں کا بہت اگانی والا سبزہ

نقل کی ہے ابو عوانہ نی وَاسْتَسْقَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَمَا زَادَ عَلَى الْاِسْتِغْفَارِ ۔ مص ۔ اور مینہ مانگا حضرت عمر بن خطاب رضی نی پس نہ زیادہ کیا استغفار پر کچھہ نقل کیے ہے ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا رَاٰى سَحَابًا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا فَاِنْ كَشَفَهُ اللّٰهُ وَلَمْ يُمْطِرْ حَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى ذٰلِكَ ۔ د س ق ۔ اور جب دیکھی ابر آنی والا پڑہی یا اللہ تحقیق ہم پناہ پکڑتی ہین سانہہ تیری برائی ہر چیز کیسی کہ بہیجا گیا ہی ہہہ ابر وسطی اوسکی یا اللہ کر ابر کو جاری نفع دینی والا پس اگر کہول دی اوسکو اللہ تعالی اور نہ برسی الحمد للہ کہی اسپر نقل کیے ہیہ ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی وَاِذَا رَاَى الْمَطَرَ اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا ۔ خ ۔ اور جب دیکھی مینہہ کو کہی یا اللہ برسا مینہہ بہت نفع دینی والا نقل کیے ہیہ بخاری نی اَللّٰهُمَّ سَيْبًا نَافِعًا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ۔ مص ۔ یا اللہ کر مینہہ کو جاری نفع دینی والا پڑہی اسکو دو بار یا تین بار نقل کی ہے ابن ابی شیبہ نی فَاِذَا كَثُرَ وَخِيْفَ الضَّرَرُ اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ ۔ خ م ۔ پس جب بہت ہووی مینہہ اور خوف ہووے ضرر کا کہی یا اللہ مینہہ برسا گرد ہماری اور نہ برسا ہمپر یا اللہ برسا مینہہ ٹیلون پر اور قلعون پر اور پہاڑون اور نالون پر اور راویہ جگہہ اوگتی درختون کی نقل کیے ہیہ بخاری مسلم نی وَاِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ۔ ت س مس ۔ اور جب سنی گرجنا اور کڑکنا تو پڑہی یا اللہ نہ مار ہمکو ساتہہ غصی اپنی کی اور نہ ہلاک کر ہمکو ساتہہ عذاب اپنی کی اور عافیت دی ہمکو پہلی اسکی یعنی پہلی واقع ہونی عذاب کی نقل کیے ہیہ ترمذی نسائی حاکم نی ۔ ف ۔ رعد نام فرشتی کا ہی جو متعین ہی بادل ہانکنی پر گرجنا آواز اوسکی ہی اور بجلی کوڑا اوسکا کذا فی الجلالین سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ۔ موطا ۔ پاک ہی وہ اللہ کہ پاکی بیان کرتا ہی اوسکی رعد ساتہہ تعریف اوسکی کی اور پاکی بیان کرتی ہین سب فرشتی خوف اوسکی سی نقل کیے ہیہ موطا امام مالک نی وَاِذَا هَاجَتِ الرِّيْحُ اِسْتَقْبَلَهَا بِوَجْهِهٖ وَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمَدَّ يَدَيْهِ ۔ طب ط ۔ اور جب

بیان دعاء مینہ برسنے کے

بیان رعد کے

بیان چلنے ہوا کے

ہوا متوجہ ہووے اوسکی طرف یعنی جدہر سے چلتی ہی ادہر موہنہ کرے اور بیٹہے اوپر گہٹنوں اپنے کے اور ہاتہہ اوٹہاوے اپنے کی یعنی بصورت تواضع بیٹہے نقل کیے یہہ طبرانی نی دعا میں اور کبیر میں وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ م ت س طب اور پڑہے یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجہسے بہلائی اسکی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمیں ہی یعنی جنات اور بہلائی اوس چیز کی کہ بہیجی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی یعنی فائدہ اور پناہ پکڑتا ہوں میں ساتہہ تیری برائی اسکی سے اور برائی اوس چیز کیسے کہ اسمیں ہی اور برائی اوس چیز کیسے کہ بہیجی گئی ہی ہوا ساتہہ اوسکی نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی طبرانی نی دعا میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا طب ط یا اللہ کر اس ہوا کو رِیاح اور نہ کر اسکو ریح یا اللہ کر اسکو رحمت اور نہ کر اسکو عذاب نقل کی یہہ طبرانی نی دعا میں اور کبیر میں ف ریاح جمع ریح کی ہی معنی اوسکی ہوائیں ہیں یعنی جب ہوائیں بہت ہر طرف سے چلتی ہیں تو ابر بہت آتا ہی اور مینہہ بہت برستا ہی وہ باعث ہوتا ہی ارزانی کا اور جب ایک ہوا چلتی ہی تو ایسی مفید نہیں ہوتی اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ ریاح کا استعمال رحمت کی لئے آتا ہی اور ریح کا عذاب کی لئے مگر اعتراض کیا ہی بعض علما نی کذا ذکر الفخر وَاِنْ جَاءَ مَعَ الرِّيْحِ ظُلْمَةٌ تَعَوَّذَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ د اور جو آوے ساتہہ ہوا کی اندہیری پناہ پکڑے ساتہہ پڑہنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کی یہہ ابوداؤد نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ت س یا اللہ تحقیق ہم مانگتے ہیں تجہسے بہلائی اس ہوا کی اور بہلائی اوس چیز کی کہ اسمیں ہی یعنی جنات وغیرہ اور بہلائی اوس چیز کی کہ حکم کی گئی ہی یہہ ساتہہ اوسکی اور پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتہہ تیری برائی اس ہوا کیسے اور برائی اوس چیز کیسے کہ اسمیں ہی اور برائی اوس چیز کیسے کہ حکم کی گئی ہی یہہ ساتہہ اوسکی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا اُمِرَتْ

بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ ﴿ ص ﴾ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجھ سی بہلائی اوسچیز کی کہ حکم کی گئی ہی ساتھہ اوسکی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اوسچیز کیسی کہ حکم کی گئی ہی وہ ساتھہ اوسکی نقل کی
یہہ ابو یعلی نی اَللّٰھُمَّ لَقْحًا لَا عَقِیْمًا ﴿ حب طس ﴾ یا اللہ کر اس ہوا کو بار ور یعنی ابر لانی والے اور فائدہ مند اور نہ کر اسکو بانج یعنی نہ ابر لانی والی اور نہ فائدہ مند نقل کی یہہ ابن حبان نی اور طبرانی نی اوسط مین وَاِذَا سَمِعَ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ فَلْیَسْاَلِ اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ ﴿ خ م د ت س ﴾ اور جب سنی آواز مرغون کی پس چاہیئی کہ مانگی اللہ تعالی سی فضل اوسکا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی نی ﴿ ف ﴾ باقی حدیث یہہ ہی فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا یعنی مرغ فرشتی کو دیکھہ کر آواز کرتی ہین پس سنّت یہہ ہی کہ یہہ دعا کری اور فرشتہ آمین کہے پس قبول ہو جاویٔ اور اس سی معلوم ہوا مستحب ہونا دعا کا وقت ظہور صلحا کی اور برکت جاننی سبب اونکی کذا ذکر العلی وَاِذَا سَمِعَ نَھِیْقَ الْحَمِیْرِ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿ خ م د ت س مس ﴾ اور جب سنی آواز گدہونکی پس چاہیئی کہ پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کی راندی ہوئی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کیونکہ وہ شیطان کو دیکھہ کر آواز کرتا ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم نی وَکَذٰلِکَ اِذَا سَمِعَ نُبَاحَ الْکِلَابِ ﴿ د س مس ﴾ اور اسیطرح یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی جب سنی آواز کتون کی نقل کیے یہہ ابو داؤد اور نسائی حاکم نی ﴿ ف ﴾ یہہ ہی شیطان اور اوسکی لشکر کو دیکھہ کر آواز کرتی ہین کذا ذکر الفخر وَاِذَا رَاَی الْکُسُوْفَ فَلْیَدْعُ اللّٰہَ وَلْیُکَبِّرْ وَلْیُصَلِّ وَلْیَتَصَدَّقْ ﴿ خ م د س ﴾ اور جب دیکھی سورج گہن یا چاند گہن پس چاہیئی کہ دعا کری اللہ تعالی سی اور تکبیر کہی اور نماز پڑہی اور صدقہ دی نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نی ﴿ ف ﴾ حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ کسوف اور خسوف دونو نکی ایک ہی معنی ہین سورج گہن کو بہی کسوف خسوف کہتی ہین اور چاند گہن کو بہی اور فقہا اور لغت والون نی فرق بیان کیا ہی کہ خسوف چاند گہن کو اور کسوف سورج گہن کو کہتی ہین اور حنفیون کی نزدیک نماز سورج گہن کی دو رکعت ہین

بیان جانورون کی آواز کی

بیان مرغ اور گدہی اور کتی کی آواز سننی کی

ساتھ جماعت کی اور بڑی قرات کی بغیر خطبہ کی پڑہی اور چاند گہن مین جماعت نہین ہی تنہا تنہا پڑہی اسلیٔ
کہ رات مین جماعت مشکل ہی یا صدقہ یعنی فقیرون محتاجون کو کچہہ اللہ دی یا غلام آزاد کری بطور صدقہ
مشہور کی ست نجا وغیرہ نہ دی کہ مشابہت ہنود کی ساتھہ ہوگی نعوذ باللہ منہ کذا ذکرہ الفرق اِذَا رَاَی

بیان چاند دیکھنے کا

الْہِلَالَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ہ می ہ اور جب پہلی رات کا چاند دیکھی کوئی تو کہی اللہ اکبر نقل کیے یہہ دارمی
نی اَللّٰھُمَّ اَہِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰی رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ہ ت حب می ہ یا اللہ چاند دکہا ہمکو ساتھہ برکت کی اور ساتھہ
ایمان کی اور سلامتی کے اور اسلام کی اور توفیق کے واسطی اوس چیز کی کہ دوست رکہتا ہی تو اور پسند
رکہتا ہی تو ای چاند پروردگار میرا اور پروردگار تیرا اللہ تعالی ہی نقل کیے یہہ ترمذی ابن حبان دارمی نے
ہِلَالُ خَیْرٍ وَّرُشْدٍ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ ھٰذَا الشَّھْرِ وَخَیْرِ الْقَدَرِ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ شَرِّہٖ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ہ ط ہ یہہ چاند بہلائی اور ہدایت کا ہی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہلائی
اس مہینی کے اور بہلائی تقدیر کی یعنی جو چیز اس مہینی مین قسم رزق وغیرہ سی مقدر ہی اوسکی بہلائی چاہتا
ہون اور پناہ پکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی اس مہینی کے سی پڑہی یہہ دعا تین بار نقل کیے یہہ طبرانی نے
اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا خَیْرَہٗ وَنَصْرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتْحَہٗ وَنُوْرَہٗ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا
بَعْدَہٗ ہ مو مص ہ یا اللہ نصیب کر ہمکو بہلائی اس مہینی کے اور مدد اسکی اور برکت اسکی
اور فتح اسکی اور نور اسکا یعنی ہدایت اور پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھہ تیری برائی اسکی سی اور برائی اوس چیز
کیسی کہ پیچہی اسکی ہی یعنی او مہینی کہ بعد اسکی ہونگے انکی برائی سی بہی پناہ مانگتی ہین نقل کی یہہ موقوفا
ابن ابی شیبہ نی وَاِذَا نَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا ہ ت س مس
اور جب دیکھی طرف چاند کی پس کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ خدا کی برائی اسکی سی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی
حاکم نی ف برائی اسکی سی یعنی جب گہن لگی اور سبب اس سی پناہ چاہنی کا یہہ ہی کہ چاند گہن شاید ہون اللہ

تیسی ہی اور ڈراتا ہی ساتھ ہونی حادثوں کی چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب سورج گہن ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہولناک ہوکر کھڑی ہو جاتی واسطی خوف اسکی کہ جو آفتاب اور چاند باوجود اس روشنی کی ایک ساعت مین تاریک ہو جاتی ہین تو ایسا نہو کہ نور ایمان کا اور عملون کا دلون سے چھن جائی وَاِذَا رَاٰى

لَیْلَةَ الْقَدْرِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ ت س ق مس اور جب دیکھی کوئی لیلۃ القدر کو یعنی علامتین اوسکی پس چاہئی کہ کہی یا اللہ تحقیق تو بہت معاف کرنی والا ہی دوست رکھتا ہی تو عفو کو پس عفو کر مجہسی گناہ میری نقل کے یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ حاکم نی وَاِذَا نَظَرَ وَجْھَهٗ فِی الْمِرْاٰةِ

بیان آئینہ دیکھنے

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ حب مى اور جب دیکھی مونہہ اپنا آئینہ مین تو پڑہی یا اللہ تو نی اچھی بنائی صورت میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کے یہہ ابن حبان دارمی نی اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ وَحَرِّمْ وَجْھِیْ عَلَی النَّارِ مص یا اللہ جیسی کہ اچھی بنائی تو نی صورت میری پس اچھا کر خلق میرا اور حرام کر ذات میری کو آگ پر نقل کے یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰى خَلْقِیْ وَاَحْسَنَ صُوْرَتِیْ وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ مر سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ برابر پیدا کئی اعضا میرے اور اچھی بنائی صورت میری اور سنواری بدن میری سی وہ چیز کہ عیب دار کی غیر میری سی یعنی مثلاً بعضون کو لنگڑا کانا پیدا کیا اور مجھی اس سب سی بچایا نقل کے یہہ بزار نی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ سَوّٰى خَلْقِیْ فَعَدَّلَهٗ وَصَوَّرَ صُوْرَةَ وَجْھِیْ فَاَحْسَنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ طس ى سب تعریف ہی واسطی اوس خدا کی کہ درست کی صورت میری پس برابر کیا اوسکو اور پیدا کی ہیئت مونہہ میری کے پس خوب بنائی وہ اور کیا مجہکو مسلمانون مین سی نقل کے یہہ طبرانی نی اوسط مین اور ابن سنی نی وَاِذَا سَلَّمَ عَلٰى

بیان سلام علیکم

اَحَدٍ فَلْیَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ خ م س اور جب سلام کری کوئی کسیکو پس چاہئی کہ کہی سلام ہووی تمپر نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی نی ف معنی سلام علیکم کی یہہ ہین کہ سلام نام اللہ تعالی کا ہی یعنی حافظت اللہ تعالی کی تیری ساتھ ہووی یا تو سلامت رہی سب آفات سی اور ضمیر جمع کا

جاتی ہی فرشتون محافظین سے بہی سلام ہوتی ہی اور ادب سلام کا یہہ ہی کہ اوس وقت جہکی نہین چنانچہ حضرت
شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نی بعض علما سی جہکنی کو قریب کفر کی لکہا ہی اور لکہا ہی کہ اگرچہ اکثر علما اور صلحا
اس رسم مین گرفتار ہین مگر اعتبار اونکا نہین کرنی اسکی اور سید جلال الدین نی بہی مکروہ لکہا ہی اور سلام
کرنا سنت ہی اور جواب اوسکا فرض کفایہ یعنی مجلس مین سی ایک ہی جواب دیگا تو اورون کی
ذمہ سی جواب اوتر جائیگا والا سب گنہگار ہونگی لیکن یہہ سنت افضل فرض سی ہی کذا ذکر الفخر
من شرح المشکوۃ حدیث شریف مین فضیلت سلام علیک کی بہت آئی ہی آیا ہی کہ جب حضرت آدم
علیہ السلام پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نی فرمایا کہ ان فرشتون سی سلام علیک کر اور جواب اونکا سن کہ وہ
تحیت یعنی سلام تیرا اور تیری اولاد کا ہوگا پس انہون نی جا کر السلام علیکم کہا اونہون نی کہا وعلیک السلام
ورحمۃ اللہ اور ایک شخص نی سرور عالم سی پوچہا کہ کون سی خصلتین اسلام کی بہتر ہین فرمایا یہہ کہ کہلاوی
تو کہانا اور سلام کری تو اوسکو کہ پہچانتا ہی تو یا نہین پہچانتا اور مسلمان کا مسلمان پر حق فرمایا ہی
سلام کرنی کو اور باعث دخول جنت کا فرمایا ہی اسکو اور ایک صحابی نی عرض کی کہ یا رسول اللہ ایک شخص
کی کہجور میری باغ مین ہی مجہی ایذا ہوتی ہی اوسکی آنی سی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درخت والی کو
کہلا بہیجا کہ اپنی درخت کو ہماری ہاتہہ بیچ ڈال اوسنی انکار کیا فرمایا ہبہ کر اوسنی اسکا بہی انکار کیا فرمایا جنت
مین اسکی عوض کہجور لینا اسکا بہی اوسنی انکار کیا فرمایا تجہسی زیادہ کوئی بخیل نہین ہی مگر وہ کہ سلام
مین بخل کری یعنی سلام علیک نکری کذا فی المشکوۃ پس کمال نادانی ہی کہ ہمہان کیسی رسم کی لئی ایسی ثواب کو
ترک کر کر ایسا بخیل بنی اور ایسی دعا سی باز رہی اور انصاف تو کر کہ اگر حلال خور کہتا ہی سیا جیو سلامت
رہو تو نہین چڑہتا اور نوکر مثلاً جو سلام علیک کری تو چڑ جاتا ہی وہی دعا تو ہی لیکن رسول اللہ کی
لفظون سی ادا کی گئی تہی رسول مقبول ہی کی سنت سی بیزاری ہی کہ اونکی لفظون کی دعا کو بہی نہین
پسند رکہتا اللہ بچاوی ہمکو اور تمکو اس سی اور پیدا کری ثواب غفلت سی اور محبت دی اونکی راہ

کی اور مفاتیح الصلوۃ میں نقل کیا ہی کشاف اور توضیح اور روضۃ العلما اور ضیاء المعنوی اور زبدۃ المسائل اور فتاوی
السفینہ اور جامع الفتاوی اور فتاوی ظہیریہ اور تیسیر اور لطائف الاشارات اور فتاوی صوفیہ
وغیرہا سی کہ مکروہ ہی سلام نزدیک خطبہ کی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور گنہگار ہوتا ہی سلام کرنی والا
اور مکروہ ہی سلام کرنا اوپر قرآن پڑہنی والی پر لیکن قاری جواب دی اوسکی سلام کا اور مکروہ ہی سلام قرآن
سننی والی پر اور گنہگار ہوتا ہی اوسپر سلام کرنی والا لیکن وہ جواب دی اور مکروہ ہی سلام نزدیک روایت
حدیث کی اور نزدیک مذاکرہ علم کی لیکن جب کری تو اونکو جواب دینا چاہیی اور نزدیک اذان کی اور نزدیک
تکبیر کے جب ہوں قوم مشغول ساتہ جواب اذان اور تکبیر کی اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی ولیکن وہ جواب
دیں اور مکروہ ہی اوسپر کہ پاخانہ میں ہی پس نزدیک ابوحنیفہ کی دلسی جواب دی نہ زبان سی اور نزدیک
ابی یوسف کی مطلق جواب نہ دی اور نزدیک محمد کی جواب دی بعد فراغ کی حاجت سی اور مکروہ ہی سلام
نماز پڑہنی والی پر اور سلام کرنی والا گنہگار ہوتا ہی اور جواب اوسکی سلام کا نہ دی اور مکروہ ہے
سائل پر اور اگر سائل سلام کری تو نہیں واجب ہی جواب اوسکا اور مکروہ ہی قاضی پر محکمہ میں اور جواب ہی اوسپر
واجب نہیں اور مکروہ ہی اوستاد پر نزدیک درس کے اور اگر کوئی سلام ہی کری تو نہیں واجب ہی جواب اوسکا
اور مکروہ ہی شطرنج اور نرد وغیرہ کہیلنی والی پر اور مکروہ ہی مبتدع پر یعنی رافضی خارجی وغیرہما پر اور مکروہ ہے
ملحدوں پر اور زندیقیوں پر اور مسخروں پر اور جہوٹی کہانیاں کہنی والوں پر اور بیہودہ گویوں پر اور گالیاں
دینی والی پر اور سب نئی دین نکالنی والوں پر اور اوپر کہ رستوں پر بیٹہیں عورتوں اور لڑکوں کی گہورنی
کو اور ستر کہولنی والوں پر اور خوش طبعی کرنی والوں پر اور جہوٹوں پر اور لوگوں کو گالیاں دینی والوں پر
اور اوسپر کہ مشغول ہی بازار میں اپنی معاملہ میں اور بازار میں کہانی والی پر اور گانی والی پر اور کبوتر اوڑانی
والی پر اور کافر پر اور فرمایا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی کلام کری پہلی سلام کی پس نہ جواب دو اوسکو
اور سلام کری چلنی والا بیٹہی پر اور چہوٹا بڑی پر اور سوار پیادہ پر اور گہوڑی کا سوار ٹٹو کی سوار پر اور اپنی

گہرمین جاکر گہروالون پر سلام کری کہ موجب برکت کا ہی اور اگر ایسی گہرمین جاوی کہ وہان کوئی نہین ہی
کہی اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ کیونکہ فرشتی اسکا جواب دینگی اور بڑی برکت ہوگی اَلسَّلَامُ
عَلَیْکَ * د ت س می * وَرَحْمَةُ اللّٰہِ * د ت س می * وَبَرَکَاتُہٗ * د ت س می *
سلامتی ہووی تجہپر نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی نسائی دارمی نی اور رحمت خدا کی نقل کی یہہ ابو داؤد و ترمذی
نسائی دارمی نی اور برکتین اوسکی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی دارمی نی ف السلام علیکم کی ساتہہ
ان جملون کوبہی ملالی کہ ہرایک کی دس دس نیکیان لکہی جاوینگی یعنی فقط السلام علیکم مین دس نیکیان
ہونگی اور ورحمۃ اللہ کی ساتہہ بیس نیکیان اور وبرکاتہ کی ساتہہ تیس اسی طرح فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نی کذا فی المشکوۃ فَاِذَا رَدَّ السَّلَامَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
ع مر س حب * پس جب جواب دی سلام کا یعنی مسلمان کو توکہی تجہپر اور تمپر سلامتی ہووی اور
رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین اور ابن مردویہ نسائی ابن حبان نی ف
اسطرح جواب دینا افضل ہی اور ادنی درجہ وعلیک السلام یا وعلیکم السلام ہی اور اگر بغیر واو کی بہی جواب
دی تو جواب ادا ہوجاتا ہی کذا ذکر الفخر وَعَلٰی اَہْلِ الْکِتَابِ عَلَیْكَ * م ت س * اور وَعَلَیْكَ
خ م د ت س * اور جو جواب دی کافر کتابی کو یعنی یہود و نصاری کو تو کہی علیک فقط نقل کیے یہہ
مسلم ترمذی نسائی نی یا کہی وعلیک نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد و ترمذی نسائی نی وَاِذَا بُلِّغَ
سَلَامًا مِّنْ اَحَدٍ فَلْیَقُلْ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ع * اور جب پہنچایا
جاوی کوئی سلام کوکسی کی طرف سی پس چاہئی کہ کہی تجہپر اور اوسپر سلام ہو اور رحمت خدا کی اور برکتین
اوسکی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین او وَعَلَیْكَ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ * س * یا کہی اور تجہپر اور
اوسپر سلام ہو نقل کیے یہہ نسائی نی ف جو کوئی کسی کی طرف سی سلام پہنچاوی اوسپر بہی سلام
پہنچا مستحب ہی اور واجب کذا ذکر الفخر وَاِذَا عَطَسَ فَلْیَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ * خ د س * عَلٰی کُلِّ حَالٍ

د ت س مس ق ٭ اور جب چھینکے پس چاہیے کہ کہے سب تعریف ہی خدا کی لیے نقل کیے یہہ بخاری ابو
داؤد نسائی نے بہرحال یعنی اس روایت مین الحمد للہ علی کل حال کہنا آیا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی
حاکم ابن ماجہ نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ مُبَارَکًا عَلَیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا وَیَرْضٰی
د ت س ٭ سب تعریف ہی خدا کی لیے تعریف بہت پاکیزہ بابرکت برکت کی گئی اوسپر جیسی کہ چاہتا ہے
پروردگار ہمارا اور پسند کرتا ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی نی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
ت س حب ٭ سب تعریف ہی خدا کی لیے جو پروردگار ہی سارے جہان کا نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی
نسائی ابن حبان نی ف اسطرح حمد کرنی بعد چھینکنے کی بہتر ہی اور فقط الحمد للہ کہنی ادنی درجہ اوسکا ہے
اور چھینکنے کی بعد حمد کرنی مستحب ہی اور جواب اوسکا یعنی یرحمک اللہ کہنا سننے والون پر واجب کفایہ ہے
یعنی اگر مجلس کی لوگون مین سی ایک بہی جواب دیگا اور ون کی ذمہ سی ادا ہوجاویگا اور نہین تو سب گنہگار
ہونگی کذا ذکر الفخر وَلْیَقُلْ لَہٗ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ ٭ خ د س ت مس ق ٭ اور کہا جاوی واسطے
چھینکنے والی کے رحمت کری تجہکو اللہ نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی حاکم ابن ماجہ نی وَلْیَرُدَّ
عَلَیْہِ یَہْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ٭ خ د س ت مس ق ٭ اور چاہیے کہ جواب دیا جاوی جواب دینی والی کو یعنی
جسنی یرحمک اللہ کہا اوسی چھینکنے والا یون جواب دی ہدایت کری تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا نقل کیے یہہ بخاری ابو داؤد نسائی ترمذی
حاکم ابن ماجہ نی یا یون جواب دی یَغْفِرُ اللّٰہُ لِیْ وَلَکُمْ ٭ د ت س حب ٭ بخشے اللہ مجہکو اور تمکو نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان نی
اور اور روایت مین بدلی لِیْ وَلَکُمْ کی یون آیا ہی لَنَا وَلَکُمْ ٭ س ق مس ٭ بخشے اللہ ہمکو اور تمکو نقل کیے
یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم نی یا جواب یون دی یَرْحَمُنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ وَیَغْفِرُ لَنَا وَلَکُمْ ٭ موطا ٭ رحم
کری ہمپر اللہ اور تمپر اور بخشے ہمکو اور تمکو نقل کیے یہہ موطا نی ف موطا مین یہہ ہی وَاِنْ کَانَ کِتَابِیًّا قِیْلَ لَہٗ یَہْدِیْکُمُ
اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ ٭ ت د س حص ٭ اور جو یہودی چھینکے اور الحمد للہ کہے یعنی یہودی یا نصرانی کہا جاوی
جواب اوسکو ہدایت کری تمکو اللہ اور سنوارے حال تمہارا نقل کیے یہہ ترمذی ابو داؤد نسائی حاکم نی

محمدؐ کی جو بندی تیری ہین اور رسول تیری اور اوپر مومن مردون اور مومن عورتون کی اور اوپر مسلمان
مردون اور مسلمان عورتون کی نقل کی یہہ ابو یعلی نے وَاِذَا رَاٰی اَخَاہُ الْمُسْلِمَ یَضْحَکُ قَالَ
اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ ۞ خ م س ۞ اور جب دیکھی کوئی اپنی بہائی مسلمان کو کہ ہنستا ہی بسبب
خوشی کی تو کہی کہ ہنساوی اللہ دانت تیری اور ہمیشہ خوش رکہی تجہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم
نسائی نے وَاِذَا اَحَبَّ اَخَاہُ فَلْیُعْلِمْہُ ذٰلِکَ ۞ می س د حب ۞ اور جب دوست رکہی
اپنی بہائی مسلمان کو پس جتاوی اوسکو یہہ یعنی محبت اپنی اس لئی کہ وہ بہی محبت کریگا اور رعایت کریگا
دوستی کی دعا وغیرہ مین نقل کیے یہہ ابن سنی نسائی ابو داؤد ابن حبان نے فَاِذَا قَالَ لَہٗ
اِنِّیْ اُحِبُّکَ فِی اللّٰہِ قَالَ اَحَبَّکَ الَّذِیْ اَحْبَبْتَنِیْ لَہٗ ۞ س د حب ی ۞ پس جب کہی
کوئی اوسکو کہ تحقیق مین دوست رکہتا ہون تجکو للہ تو کہی وہ دوست رکہی تجکو وہ شخص کہ دوست
رکہا تو نی مجکو اوسکی لئی یعنی اللہ تعالی نقل کیے یہہ نسائی ابو داؤد ابن حبان ابن سنی نی وَاِذَا
قَالَ لَہٗ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ قَالَ وَلَکَ ۞ سنی ۞ اور جب کہی کوئی اوسکو کہ بخشی تجکو اللہ تو کہی وہ
اور تجکو بہی بخشی نقل کیے یہہ نسائی نے وَاِذَا قِیْلَ لَہٗ کَیْفَ اَصْبَحْتَ قَالَ اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْکَ
ط ۞ اور جب کہا جاوی اوسکو کہ کیونکر صبح کی تو نی یعنی کیا حال ہی تیرا تو کہی تعریف کرتا ہون اللہ کی تیری
پہنچنی تک یعنی اس وقت تلک خیر و عافیت سی ہون نقل کیے یہہ طبرانی نی وَاِذَا نَادَاہُ رَجُلٌ رَدَّ
عَلَیْہِ لَبَّیْکَ ۞ ی ۞ اور جب پکاری اوسکو کوئی آدمی تو جواب دی اوسکو کہ حاضر ہون نقل کی
یہہ ابن سنی نی وَاِذَا صُنِعَ اِلَیْہِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِہٖ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ
فِی الثَّنَاءِ ۞ ت س حب ۞ اور جب کیا جاوی طرف اوسکی احسان یعنی اگر کوئی کسی پر احسان
کری مثلاً علم وغیرہ تعلیم کری پس کہی وہ احسان کرنی والی کو کہ بدلہ دیوی تجکو اللہ بہتر پس تحقیق مبالغہ
کیا تعریف مین اور ادا کیا حق اوسکا نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان نے ف بعضی بزرگون نی کہا ہی

کہ تعریف کرنی مین حد سی نہ بڑہ جاوی یعنی اگر فاسق سی فائدہ ہووی تو دلی اور صالح اوسکو نہ کہنی لگی بلکہ کہنی چاہیے کہ اللہ تعالی
خیر دی اوسکو اور اگر صالح سی تکلیف اوٹہائی تو برا نہ کہنی لگی کہی لہ ولنا یعنی اوسکو اور ہمکو اللہ بخشی یا ہدایت
کری وَاِذَا عَرَضَ عَلَیْهِ اَخُوْهُ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ فِیْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ ح
ت س ی * اور جب سامنی اوسکی لاوی بہائی اوسکا اہل اپنی اور مال اپنا یعنی اس لئی کہ اسقدر کہتا
ہون جو چاہو سو لی لی تو کہی کہ برکت دی اللہ تعالی اہل تیری مین اور مال تیری مین نقل کی یہہ بخاری ترمذی
نسائی ابن سنی نی وَاِذَا اسْتَوْفٰی دَیْنَهٗ قَالَ اَوْفَیْتَنِیْ اَوْفَی اللّٰهُ بِكَ خ م ت س ق
وَفَّی اللّٰهُ بِكَ خ * اَوْفَاكَ اللّٰهُ * مر * اور جب بہر پاوی قرض اپنا تو کہی ادا کیا تو نی قرض میرا تو دیا
تجکو اجر پورا نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی یا کہی دی اللہ تعالی تجکو اجر پورا یعنی بجائی اوفی
کی وفی اللہ بک کہی نقل کی یہہ بخاری نی یا کہی اوفاک اللہ معنی وہی ہین جو گذری نقل کی یہہ مسلم نی وَاِذَا
رَاٰی مَا یُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَاِنْ رَاٰی مَا یَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ
لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ * ق مس سی * اور جب دیکہی اوس چیز کو کہ دوست رکہتا ہی یعنی مثل شفا مرض کی
اور مال ہاتہ لگنی کی اور قبولیت دعا وغیر ذلک کے تو کہی سب تعریف ہی اوس خدا کی لئی کہ ساتہ انعام اوسکی
کی پوری ہوتی ہین عمل اچہی اور اگر دیکہی اوس چیز کو کہ برا جانتا ہی تو کہی تعریف ہی اللہ کی لئی ہر حال نقل کی یہہ
ابن ماجہ حاکم ابن سنی نی مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلٰی عَبْدٍ مِنْ نِعْمَةٍ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدّٰی شُكْرَهَا
نہ دی اللہ تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی الحمد للہ یعنی لکیا مگر حال یہہ کہ تحقیق ادا کیا شکر اوس نعمت
کا ف یعنی عہدہ شکر سی کہ مقابلہ نعمت کی واجب ہوتا برآ آیا ہی اور مستحق لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ کا ہوتا ہی
یعنی اگر تم شکر کروگی تو زیادہ کرونگا تمکو نعمت اپنی فَاِنْ قَالَهَا الثَّانِیَةَ جَدَّدَ اللّٰهُ لَهٗ ثَوَابَهَا * پس
اگر کہا اوسنی الحمد للہ دوسری بار از سر نو دیتا ہی اللہ تعالی اوسکو ثواب اوسکا ف اس لئی کہ ایک
دفعہ کہنی مین شکر ادا کر چکا تہا دوبارہ کہنا زیادہ ہی پس ثواب بہی اوسکا علیحدہ ہوگا فَاِنْ قَالَهَا الثَّالِثَةَ

دعا ادای قرض کی

غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَہٗ ت مس یعنی اگر کہا یہہ کلمہ تیسری بار بخشتا ہی اسد تعالی گناہ اوسکی نقل کی یہہ ... کی
مَا اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلٰی عَبْدٍ نِعْمَۃً فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِلَّا کَانَ قَدْ اَعْطٰی خَیْرًا مِمَّا اَخَذَ
ہی یعنی نہیں دی اسد تعالی نی کسی بندی کو کوئی نعمت پس کہا اوسنی تعریف ہی واسطی اسد پروردگار عالموں کی مگر
کہ ہوتا ہی بندہ کہ تحقیق دیا گیا بہتر اوس چیز سی کہ لی تہی نقل کی یہہ ابن سنی نی ف یعنی نعمت جو لی
تہی اوسسی توفیق اس کلمہ کہنی کی بہتر ہوئی اور بڑی نعمت ملی کیونکہ نعمت فانی ہی اور ثواب اسکا باقی
اور توفیق حمد کی ایسی نعمت ہی کہ کوئی نعمت دنیا کی اوسکو نہیں پہنچتی ہی وَاِذَا ابْتُلِیَ بِالدَّیْنِ قَالَ اللّٰہُمَّ
اَکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ت مس اور جب مبتلا کیا
جاوی کوئی ساتہہ قرض کے تو پڑہی یا اسد کفایت کر مجکو ساتہہ حلال اپنی کی اور بی پروا کر حرام اپنی سی کہ
حرام کی نہ پڑہی اور بی پروا کر مجکو ساتہہ فضل اپنی کی فضل اوسکی کی سوا تیری ہی نقل کی یہہ ترمذی نی
ف روایت ہی کہ ایک غلام مکاتب نی حضرت علی رضی سی آنکر عرض کیا کہ ادای کتابت سی عاجز ہوا
ہین مدد کرو میری فرمایا کہ تجکو کتنی کلمی سکہا دیتا ہون کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مجکو پہنچی ہین اگر
بڑی پہاڑ کے برابر قرض ہو تجپر تو اللہ تعالی ادا کری پہر پڑہی دعا اللّٰہُمَّ اَکْفِنِیْ آخر تک سکہائی کذا فی المشکوۃ
اور ایک روایت مین ادای دین کی لئی آیا ہی کہ جمعہ کی نماز کی بعد ستر بار پڑہی اللّٰہُمَّ اَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ
وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ کذا ذکرہ العلی اَللّٰہُمَّ فَارِجَ الْہَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ
دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَرَحِیْمَہَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِہَا
عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ مس حص یا اسد دور کرنی والی فکر کی کہولنی والی غم کی قبول کرنیوالی دعا
کی یعنی اگرچہ فاجر و کافر ہون بخشش کرنی والی دنیا والون کی اور مہربان دنیا کی یعنی مسلمان دنیا والون
تو ہی مہربانی کرتا ہی مجپر پس رحم کر مجپر ساتہہ اوس رحمت کی کہ بی پروا کری تو مجکو بسبب اوسکی رحمت اوسکی کسی سوا
تیری سی نقل کی یہہ حاکم وابن مردویہ نی ف یعنی حقیقت مین جو کوئی کسی پر مہربانی کر

ہوتی ہے پس جب تو ہی مہربانی کرنے والا ہوا تو بواسطہ اپنی مخلوق کے مجھ پر مہربانی کر کہ محتاج کسی کا نہوں
اور مضطر اوسکو کہتے ہیں کہ سوا اللہ تعالی کے کوئی وسیلہ نہ رکہتا ہو اور ہستی سے بیزار ہو گیا ہو ذکر الفقر

اَللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَاءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تُعْطِیْھِمَا مَنْ تَشَاءُ
وَتَمْنَعُ مِنْھُمَا مَنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ ط صط یا اللہ

مالک ملک کی دیتا ہے تو ملک جسکو چاہے اور چہین لیتا ہے ملک جس سے چاہے اور عزت دیتا ہے جسکو چاہے
اور ذلت دیتا ہے جسکو چاہے بیچ ہاتھ تیرے کے ہے بہلائی تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے اے بخشش کرنے والے
خلق کی دنیا اور آخرت میں دیتا ہے تو دنیا اور آخرت جسکو چاہے اور باز رکہتا ہے اون دونوں سے جسکو
چاہے دے مجکو وہ رحمت کہ بے پروا کرے تو بسبب اوسکی مہربانی اونکی سے کہ سوا تیرے ہیں نقل کی یہہ طبرانی نے صغیر میں

وَتَقَدَّمَ مَا یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰی د اور پہلے گذرے وہ دعا کہ پڑہے جس وقت کہ صبح کرے اور جس وقت
کہ شام کرے یعنی صبح شام کی دعاؤں میں ایک دعا اداے دین کی لئے گذر چکی ہے یعنی اللہم انی اعوذبک من الہم
آخر تک نقل کی وہ ابو داود نے وَاِذَا اَخَذَہٗ اِعْیَاءٌ مِنْ شُغْلٍ اَوْ طَلَبَ زِیَادَۃَ قُوَّۃٍ فَلْیُسَبِّحْ عِنْدَ
نَوْمِہٖ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَلْیَحْمَدْ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَلْیُکَبِّرْ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ مِنْ کُلٍّ ثَلَاثًا
وَّثَلٰثِیْنَ اَوْ مِنْ اَحَدِھِنَّ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ تَمَامَ ۃ مخ م د س ت حب ط اور جب
کسی کو ماندگی ہے سبب کسی کام کی یعنی جو کوئی تہک جاوے بسبب کوئی ایک کام کرنے کے یا چاہے زیادتی قوت
کی پس سبحان اللہ پڑہے نزدیک سونے اپنے کی تینتیس بار اور الحمد للہ پڑہے تینتیس بار اور اللہ اکبر پڑہے
چونتیس بار یا ہر ایک تینتیس تینتیس بار پڑہے یا ایک اون سے یعنی جسکو چاہے بغیر تعین تکبیر کی چونتیس بار پڑہے اور باقی دو کو
تینتیس تینتیس بار نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ترمذی ابن حبان احمد طبرانی نے اَوْ مِنْ کُلِّ دُبُرِ کُلِّ
صَلٰوۃٍ عَشْرًا اَوْ عِنْدَ النَّوْمِ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِیْنَ وَالتَّکْبِیْرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِیْنَ مد ا یا پڑہے ہر ایک سے یعنی تسبیح

تسبیح و تحمید و تکبیر سی پہچی ہر نماز فرض کی دس دس بار اور نزدیک سونی کی تینتیس تینتیس بار یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ
اور اللہ اکبر چونتیس بار نقل کیے یہہ احمد نی **ف** صحیح یہہ ہی کہ تکبیر کو اسجگہہ یعنی سوتی وقت مقدم کری تسبیح
و تحمید پر کہ اولی ہی اور چونتیس بار پڑہی اور حدیث شریف مین آیا ہی خلاصہ اوسکا یہہ ہی کہ حضرت فاطمہؓ نی
اپنی ہاتہون کی گہٹی پڑنی کا سبب پیسنی چکی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کروایا اور خادم مانگا آنحضرت
نی فرمایا کہ بہتر اوس سی بتاتا ہون مین پہر یہہ تسبیحات سکہائین اور فرمایا کہ ای فاطمہؓ مشقت محنت دنیا کی
بہی بہر طریق گذر جاتی ہی تقوی اور بندگی کر خدا کی لئی اور خدمت کر اپنی گہر والون کی پس حضرت فاطمہ اور حضرت
علی کبہی اسکو نچہوڑتی تہی کذا ذکرہ الفخر اور ملا علی قاری رح نی اس عمل کو مجرب لکہا ہی فَمَنِ ابْتُلِیَ بِالْوَسْوَسَۃِ
فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ وَلْیَنْتَہِ خ م د س * اور جو کوئی مبتلا کیا جاوی ساتہہ وسوسہ کی یعنی تشویش
اعتقاد مین ہو یا بدن مین پس چاہئی کہ پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی وسوسہ سی اور باز آوی نقل کیے یہہ بخاری مسلم
ابوداؤد نسائی نی **ف** باز آوی یعنی وسوسہ سی جسطرح ہو سکی کہا میرک شاہ نی اگر اعوذ سی وسوسہ نہ
جاوی تو اوٹہہ کہڑا ہوی اور کسی کام مین مشغول ہو جاوی اور وسوسہ شرع مین کہتی ہین باتون نفس اور شیطان
کیتئین کہ بری فکر مین دلمین آنکر باعث ہووین گناہ کی اور اچہی فکر کو الہام کہتی ہین اور وسوسہ دو قسم پر ہی ضروری
اور اختیاری ضروری وہ ہی کہ ناگہان بی اختیار نفس مین آجاوی اوسکو ہاجس کہتی ہین پس یہہ قسم معاف
ہی اس امت مرحومہ سی اور سب پہلی امتون سی ہی پہر جب ٹہیری اور خلجان ہووی دلمین اوسکو خاطر کہتی
ہین وہ بہی اس امت سی معاف ہی اور اختیاری وہ ہی کہ وسوسہ دلمین پڑی اور باقی رہی اور دوام اور اصرار
ہووی اوسپر اور ہمیشہ دلمین خلجان کری اور خواہش کرنی اوسکی ہووی اور لذت اور محبت اوسکی آون
پیدا ہووی اس قسم کو ہم کہتی ہین یہہ بہی خاص اس امت مرحومہ سی معاف ہی اور مواخذہ نہین اوسپر اور وہ
عمل کیے نامۂ اعمال مین ثبت نہین ہوتا بلکہ بعد قصد کی اگر اپنی کو باز رکہی اوسکی مقابلہ مین نیکی لکہی جاتی ہی
اور ایک قسم اور ہی کہ اوسکا نام عزم ہی وہ ٹہیرائی بات نفس کی ہی اور عزم بالجزم ہی دلکا اوسپر کہ کری

مانع اوس سی نہین ہی مگر نہ میسر ہونا اسباب کا خارج مین اور اوسکی نفس مین کچہہ اوس سی کراہت اور
نفرت نہ ہووی اگر اسباب بالفعل موجود ہووی تو البتہ کری اس قسم پر مواخذہ ہی لیکن مواخذہ فعل سی
کم یعنی جب تلک دلمین ہی کم گنہگار ہی اور جب اوسکو کریگا زیادہ گنہگار ہوگا کذا ذکر العلی والفخر من شرح
المشکوۃ اور یہہ تقسیم اون افعال کی ہی کہ اعضا سی واقع ہوتی مین مثلاً زنا وغیرہ اگر وسوسہ اونکا ہو
تو منقسم ان اقسام پر ہی اور جو متعلق دل کی ہین مثل عقائد فاسدہ اور اعمال قلب کی یعنی حسد وغیرہ
وہ اسمین داخل نہین اوسکی خلجان اور استمرار پر بہی مواخذہ ہوتا ہی کذا فی المرقاۃ او لیقل اٰمنت
باللّٰہِ وَرُسُلِہٖ م ہو یا کہی ایمان لایا مین ساتہہ خدا کی اور رسولون خدا کی نقل کی یہہ مسلم نی یا
پڑہی اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ثُمَّ لْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ
ثَلٰثًا وَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ د س ی و مِنْ فِتْنَتِہٖ س اللہ ایک
ہی اللہ بی نیاز ہی نہ جنا اور جنا گیا اور نہین ہی کوئی ہمسر اوسکا پہر چاہئی کہ تہوکی بائین طرف اپنی تین بار
اور پناہ پکڑی ساتہہ اللہ کی شیطان راندی ہوی سی یعنی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی نقل کی یہہ
ابوداؤد و نسائی ابن سنی نی اور نسائی نی یہہ زیادہ کیا اور پناہ مانگی فتنہ شیطان کی سی ف تہوکنا
تاثیر رکہتا ہی شیطان کی دفع مین کذا ذکر الفخر وَاِنْ کَانَتِ الْوَسْوَسَۃُ فِی الْاَعْمَالِ فَاِنَّ ذٰلِکَ
شَیْطَانٌ یُّقَالُ لَہٗ خِنْزِبٌ فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنْہُ وَلْیَتْفُلْ عَنْ یَسَارِہٖ ثَلٰثًا م ص
اور جو ہووی وسوسہ عملون مین یعنی نماز وضو اور سوا انکی مین پس تحقیق یہہ وسوسہ والنی والا شیطان
ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو خنزب پس چاہئی کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی اور تہوکی بائین طرف اپنی تین بار
نقل کی یہہ مسلم ابن ابی شیبہ نی وَمَنْ غَضِبَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ذَہَبَ
عَنْہُ مَا یَجِدُ خ م د س اور جو کوئی غصہ ہووی پہر کہی پناہ پکڑتا ہون مین ساتہہ اللہ کی شیطان
راندی ہوی سی جاتی رہتی ہی اوس سی وہ چیز کہ پاتا ہی یعنی غصہ نقل کی یہہ بخاری مسلم ابوداؤد نسائی نی

بیان غصہ کا

بیان بدزبانی

ومن كان حد اللسان فاحشة لا تهم لاستغفار الحديث حذيفة شكوت الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ذرب لساني فقال اين انت من الاستغفار اني لاستغفر الله في كل
يوم مائة مرة * س ق مس مص ى * اور جو کوئی ہووی تیز زبان یعنی بدزبان لازم کری
استغفار کو واسطی اس حدیث کی کہ حذیفہ صحابی نقل کرتی ہین کہ شکوہ کیا مینی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی تیز زبانی اپنی کا پس فرمایا کہان ہی تو استغفار سی یعنی استغفار کیون نہین پڑہتا کہ اوس سی
بلیات ظاہر و باطن سب دفع ہوتی ہی تحقیق مین البتہ استغفار کرتا ہون اللہ سی ہر دن مین سو بار نقل کی
نسائی ابن ماجہ حاکم ابن ابی شیبہ ابن سنی نی * ومن انتهى الى المجلس فليسلم فان بدا له

بیان سلام مجلس

ان يجلس فليجلس ثم اذا قام فليسلم * د ت س * اور جو شخص آوی طرف مجلس کے پس چاہیے
کہ السلام علیکم کہی پس اگر دل مین آوی اوسکی یہہ کہ بیٹھی پس بیٹھی پہر جب اوٹہی پس سلام کری نقل کی یہہ ابوداؤد
ترمذی نسائی نی ف اسکو سلام رخصت کا کہتی ہین یہہ دونو سلام سنت ہین اور جواب انکا
واجب کذا ذکرہ الفخر * كفارة المجلس ان يقول قبل ان يقوم سبحانك

کفارۂ مجلس

اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب اليك * د ت س حب
مس ط مص * ثلث مرات * د حب * اور دور کرنی والا گناہون مجلس کا یہہ ہی کہ کہی
پہلی اوٹہنی کی پاکی ہی تجکو یا اللہ اور پاکی کہتا ہون تیری ساتہہ تعریف تیری کی گواہی دیتا ہون مین
یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر تو بخشش چاہتا ہون مین تجہسی اور توبہ کرتا ہون مین طرف تیری نقل کی یہہ ابوداؤد
ترمذی نسائی ابن حبان حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی تین بار پڑہنی نقل کی یہہ ابوداؤد ابن حبان نی
ف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کسی مجلس مین بیٹہا اور لغو کلام اوس سی بہت صادر
ہون پہر اوٹہنی کی پہلی یہہ دعا پڑہی تو بخشی جاتی ہی وہ چیز کہ اس مجلس مین اوس سی واقع ہوئی تہی
اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتی تہی یا کسی مجلس مین بیٹہتی تو پڑہا

کرتی تھی سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ حضرت عائشہ رض نے فائدہ اسکا پوچھا
فرمایا کہ اگر کوئی اچھا کلام کرتا ہی تو ہوتا ہی پڑھنا اسکا مہر اوسپر یعنی اسکی پڑھنے سے ثواب اچھی کلام کا
ثابت رہتا ہی ضائع نہیں ہوتا ہی کسی گناہ سے اور اگر بری کلام کی بعد پڑھتا ہی تو اوس کلام کا گناہ بخشا
جاتا ہی مشکوٰۃ کی باب الدعوات فی الاوقات میں یہہ دونوں روایتیں مذکور ہیں عَمِلْتُ سُوْءً وَ
ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ٭ س ٭ کی یعنی برائی اور ظلم کیا
میں جان اپنی پر پس بخش مجکو تحقیق نہیں بخشتا گناہونکو کوئی مگر تو نقل کی یہہ نسائی حاکم نی مَا جَلَسَ قَوْمٌ
مَجْلِسًا لَمْ یَذْکُرُوا اللّٰہَ فِیْہِ وَلَمْ یُصَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّہِمْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا کَانَ عَلَیْہِمْ تِرَۃً فَاِنْ
شَاءَ عَذَّبَہُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَہُمْ ٭ د ت س حب مس ٭ نہیں بیٹھی کوئی قوم کسی مجلس میں کہ نہ
یاد کی اللہ تعالیٰ کی اوسمیں اور نہ درود بھیجا اوپر نبی اپنی کی رحمت ہووی اللہ کی اوپر اور سلام مگر ہوگی
مجلس اونپر موجب حسرت کی یعنی قیامت میں پس اگر چاہی اللہ عذاب کری اونکو اور اگر چاہی بخشدی انکو نقل کی یہہ
ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَۃٍ وَمَحٰی عَنْہُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَۃٍ وَرَفَعَ لَہٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَۃٍ ٭
ت ق امس ی ٭ وَبَنٰی لَہٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ ٭ ت ی ٭ اور جو کوئی جاوی بازار میں پس کہی
نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں کوئی شریک اوسکا اوسکی لیی سلطنت ہی اور اوسکی لیی تعریف ہی
جلاتا ہی اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکی ہاتھہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہی لکھتا ہی اللہ
اوسکی لیی دس لاکھہ نیکیاں اور دور کرتا ہی اوس سی دس لاکھہ برائیاں اور بلند کرتا ہی اوسکی لیی دس لاکھہ
درجی نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ احمد حاکم ابن سنی نی اور بناتا ہی اوسکی لیی گھر بہشت میں نقل کی یہہ ترمذی
ابن سنی نی ٭ ف ٭ سبب اتنی ثواب کا یہہ ہی کہ بازار جگہہ غفلت اور جگہہ اطاعت شیطانوں کی ہی

باب سیوم بیچ فضیلت ... ذکر ...

جگہ میں اللہ تعالی کو یاد کرنی سی زیادہ ثواب پاتا ہی کذا ذکرہ الفخر وَاِذَا دَخَلَهُ اَوْ خَرَجَ اِلَيْهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ

خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً

اَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً ٭ مس ی ٭ اور جب آدمی بازار مین یا فرمایا نکلی گھر سی طرف اوسکی کہی آیا مین بازار مین

یا نکلا مین گہر سی ساتہ نام اللہ کی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بھلائی اس بازار کی اور بھلائی اوس چیز

کی کہ اسمین ہی یعنی معاملات اور تجارات وغیرہا اور پناہ پکڑتا ہون مین ساتہ تیری برائی اسکی سی اور برائی

اوس چیز کیسی کہ اسمین ہی یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتہ تیری اس سی کہ پہونچون اسمین قسم جہوٹی

یا معاملہ ٹوٹی کو نقل کیے یہہ حاکم ابن سنی نی یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اِذَا رَجَعَ مِنْ سُوْقِهٖ اَنْ

يَقْرَاَ عَشْرَ اٰيَاتٍ فَيَكْتُبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ اٰيَةٍ حَسَنَةً ٭ ط ٭ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ای

گروہ سوداگرون کی کیا عاجز ہوتا ہی ایک تم مین سی جب پہری بازار اپنی سی پڑہنی دس آیتون کیسی یعنی جس سورت مین

سی چاہی پڑہی پس لکہتا ہی اللہ تعالی بدلی ہر آیت کی ایک نیکی نقل کیے یہہ طبرانی نی ف یہہ ثواب سوا اون

نیکیون کی ہی کہ ہر حرف پر دس نیکیان لکہی جاتی ہین یعنی وہ بہی ثواب حاصل ہوگا اور یہہ سوا اوسکی کذا ذکرہ الفخر

وَاِذَا رَاَى بَاكُوْرَةَ ثَمَرٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ

صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا ٭ م ت س ق ٭ اور جب دیکھی نیا پہل تو کہی یا اللہ برکت دی ہماری

لئی بیچ میوی ہمارے کی اور برکت دی ہماری لئی بیچ شہر ہماری کی یعنی بسبب فراخی رزق اور غلبہ اسلام کے

اور برکت دی ہماری لئی بیچ صاع ہماری کی اور برکت دی ہماری لئی بیچ مد ہماری کے نقل کی یہہ مسلم ترمذی

نسائی ابن ماجہ نی ف صاع و مد نام پیمانون کا ہی عرب مین صاع مین چار سیر شرعی اناج آتا ہی اور مد مین سیر بہر

اور مراد انکی برکت سی برکت دنیا کی ہی یعنی رزق فراخ ہووی کذا ذکرہ الفخر فَاِذَا اُتِيَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ دَعَا اَصْغَرَ

وَلِيْدٍ حَاضِرٍ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ ٭ م ت س ق ٭ پس جب آوی کسی کی پاس کچھہ نیا میوہ تو بلاوی

چہوٹی لڑکی کو کہ حاضر ہو پس دی اوسکو وہ میوہ نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ نی

فقال الحمد لله الذي عافاني مما ابتلاك به وفضلني على كثير ممن خلق تفضيلا لم يصبه ذلك
البلاء ت ق طس ۔ اور جو کوئی دیکھے کسی مبتلا کو یعنی گرفتار بلا کو خواہ دنیا کی بلا مین گرفتار ہو یا دین
کی مثلا بیمار کو دیکھے یا گنہگار کو پس کہے تعریف ہے خدا کی لئے جسنے عافیت دی مجکو اوس چیز سے کہ مبتلا کیا تجکو ساتھ
اوسکی اور بزرگی دی مجکو بہتون پر اون لوگون سے کہ پیدا کئے بزرگی دینا تو نہ پہونچیگی اوسکو یہہ بلا
نقل کی یہہ ترمذی ابن ماجہ نی اور طبرانی نی اوسط مین يقول ذلك في نفسه ۔ مو ت کہے یہہ دعا
بیچ دل اپنے کے نقل کی یہہ موقوفا ترمذی نے ف علما رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اگر مبتلا گناہ کو دیکھے تو پکار کر
پڑہے کہ وہ شرمندہ ہو کر شاید باز آوی اور جو مبتلا بیماری مین اوسکو دیکھے یا جانی کہ پکار کر کہنے مین مجہے ضرر ہوگا
تو آہستہ پڑہے کہ وہ رنجیدہ نہووی اور اوسکو ضرر نہ پہونچی کذا ذکرہ الفقہاء واذا ضاع له شيء او ابق اللهم
راد الضالة وهادي الضلالة انت تهدي من الضلالة اردد علي ضالتي بقدرتك
وسلطانك فانها من عطائك وفضلك ۔ ط ۔ اور جب جاتی رہی کسیکی کوئی چیز یا بہاگ جاوے
غلام یا لونڈی یا جانور تو کہے یا اللہ پہیرلانی والی گم ہوئی چیز کی اور راہ دکہانی والی گمراہ کی تو ہی راہ دکہاتا ہے
گمراہی سے پہیرلا مجپر گم ہوئی چیز میری ساتہہ قدرت اپنی کے اور قوت اپنی کے پس تحقیق وہ چیز عطا تیری سے اور فضل تیرے سے
ہی نقل کی یہہ طبرانی نی او يتوضأ ويصلي ركعتين ويتشهد ويقول بسم الله يا هادي الضال
وراد الضالة اردد علي ضالتي بعزتك وسلطانك فانها من عطائك وفضلك ۔ موص ۔ یا
وضو کرے کہونے والا اور پڑہے دو رکعتین اور التحیات پڑہے اور کہے بعد تمام کی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کے
ای راہ بتانی والی گمراہ کی اور پہیرلانے والی گم ہوئی چیز کی پہیرلا مجپر گم ہوئی چیز میری ساتہہ غلبہ اپنی کی اور قوت اپنی کے
پس تحقیق وہ چیز بخشش تیری سے اور فضل تیرے سے ہی نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نی ف ثابت ہوئی ہے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے گم ہوئی چیز کی لئے اور حوائج کی کے لئے کثرت کرنی لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم کی
پس بہتر ہے کثرت کرنا اوسکی کوئی ساتہہ شرائط دعا کی اور یقین قبولیت کی بسبب پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

شتر کہ بھاگا ہو یا گم ہوئی چیز اور چرائی گئی چیز انشاء اللہ تعالیٰ ببرکت حبیب اوسکی ملی اور نقل کیا گیا ہے اگلی علماء سے

پڑھنا سورۂ والعادیات کا اور ثبت ہوا کا اسی لیے کذا فی وظائف النبی ﷺ لَا تَسْتَطِيرُ فَإِنْ فَعَلْتَ فَقُلْ

أَنْ تَقُولَ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ إِلَّا طَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ۔ اط اور فال

بد نہ لے اگر دے یعنی فال بد لیوے اور بتلانا اوسکی دلمین وہم گذری تو بیکھنا اوسکا یہہ ہی کہ کہی یا اللہ

نہین بھلائی مگر بھلائی تیری اور نہین برائی مگر برائی تیری یعنی نیک و بد تیری ہی قدرت و اختیار مین ہی شگون

بد کو کچھ دخل نہین اور نہین کوئی معبود سوا تیری نقل کیے یہہ احمد و طبرانی نے ف فال نیک شرع شریف مین

یعنی جائز ہی بلکہ سنت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیتی تھی مثلاً کوئی شخص سامنی آیا اوسکا نام پوچھا جو اوسنی مفلح

یا نجیح یا مثل اسکے بتایا تو خوش ہوتی اور دلیل فلاح کی لیتی اور فال بد سی منع فرمایا ہی کہ الطیرۃ شرک یعنی

فال بد لینی شرک ہی اور فال بد شگون بد لینا ہی جانورون کی آواز سی یا اوڑنی سی جیسی یہان کتی کی رونی کو

یا بلی کی آگی سی نکل جانی کو یا عورت ننگی سر والی کو آگی سی نکل جانی کو نحس جانتی ہین یا چھینک کو یا انھین ان

چیزون کو یہہ جاننا کہ ان سی ہمکو ضرر پہونچیگا کفر اور شرک ہی بہت ضرور ہی اس سی پرہیز کرنا کذا ذکر الفقہ

إِذَا رَأَيْتُمْ مِنَ الطِّيَرَةِ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ فَقُولُوا یعنی جب دیکھو تم فال بد سی اوس چیز کو کہ برا جانتی ہو اوسکو پس

کہو ف بحکم حصن یعنی جن چیزون سی لوگ شگون بد لیتی ہین یا اگر شاید تمہاری دلمین اوس سی وہم آجاوی تو اوس بات سے

باز نہ رہو اور اللہ پر توکل کرکر وہ کام شروع کردو اور یہہ دعا پڑہو کہ اوسکی شر سی محفوظ رہوگی اَللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ

إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ ۔ ص د یعنی یا اللہ نہین لاتا ہی

نیکیون کو کوئی سوا تیری اور نہین دور کرتا ہی برائیون کو کوئی سوا تیری اور نہین ہی بچنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت کی

مگر ساتھہ مدد تیری کی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ و ابو داؤد نے وَمَنْ أُصِيبَتْ عَيْنَاهُ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ

أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا ثُمَّ قَالَ قُمْ بِإِذْنِ اللهِ ۔ س ق مس ط اور جو

ہووی سامنی نظر کی تو ستر پوشی ساتھہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس ... سامنہ یا

دور کر گرمی نظر کی اور سردی اوسکی اور ریخ اوسکا پہر کہی اوٹہہ ساتہہ حکم خدا کی نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ
طبرانی نی **ف** لکہا ہی علمانی کہ دم باذن اللہ کہنا خاص حضرت ہی کو درست تہا اور کو نہ چاہئی مگر کہنی والا
تو مضائقہ نہیں اور سب علما حق والی متفق ہین اسپر کہ تاثیر نظر کی حق ہی بموجب العین حق کی اور رقیہ کہتی ہین
اوسہ چیز کو کہ پڑہی جاوی یعنی آیتین قرآن کی اور دعائین واسطی طلب شفا کی اور رقیہ مین بہی اللہ تعالی نی تاثیر رکہی
ہی مگر آیتون کلام اللہ کی اور دعائین حدیث کی سی اور اسما و صفات الہی سی رقیہ کرنا جائز اور مشروع
ہی اور سوا اسکی اور کلمات سی بہی اگر معانی اوسکی معلوم ہون اور مخالف دین و شریعت کی نہون تو جائز ہی
والا جائز نہیں کذا ذکر الفجر وَاِنْ کَانَتْ دَابَّةٌ نَفَثَ فِیْ مَنْخَرِہٖ الْاَیْمَنِ اَرْبَعًا وَفِی الْاَیْسَرِ ثَلٰثًا وَقَالَ
لَا بَأْسَ اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا یَکْشِفُ الضُّرَّ اِلَّا اَنْتَ ۔ مو مص ٭
اور اگر ہووی نظر لگا ہوا جانور تو پہونکی داہنی نتہنی اوسکی مین چار بار اور بائین مین تین بار اور کہی نہین کچہہ ڈر
دور کر بیماری کو ای پروردگار آدمیون کی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہین دور کرتا ضرر کو کوئی سوای تیری نقل کی یہہ
موقوفا ابن ابی شیبہ نی **ف** اس عبارت سی یہہ معلوم ہوا کہ پہلی پہونکی پہر پڑہی یہان یہہ مراد نہیں ہی بلکہ مراد یہہ
ہی کہ ارادہ پہونکنی کا کری پہر پڑہی آگی کی دعا اور پہونکی کذا ذکر الفجر وَاِنْ اُصِیْبَ اَحَدٌ بِلَمَمٍ مِّنَ الْجِنِّ
وَضَعَہٗ بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَوَّذَہٗ بِالْفَاتِحَةِ وَالٓمّٓ اِلَی الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ اِلَی الْاٰیَةِ وَاٰیَةِ
الْکُرْسِیِّ وَلِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ اِلٰی اٰخِرِ الْبَقَرَةِ وَشَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ الْاٰیَةَ وَاِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ
الَّذِیْ فِی الْاَعْرَافِ اِلَی الْاٰیَةِ وَفَتَعَالَی اللّٰهُ اِلٰی اٰخِرِ الْمُؤْمِنُوْنَ وَعَشْرٍ مِّنْ اَوَّلِ الصّٰٓفّٰتِ اِلٰی لَازِبٍ
وَثَلٰثِ اٰیَاتٍ مِّنْ اٰخِرِ الْحَشْرِ وَاَنَّهٗ تَعَالٰی اِلَی الْاٰیَةِ مِنَ الْجِنِّ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَیْنِ ۔ مسق
اور جو مبتلا ہووی کوئی ساتہہ آسیب کی جن سی بٹہاوی اوسکو آگی اپنی اور منتر پڑہی اوسپر ساتہہ الحمد کے
اور اول سورہ بقرہ کی مفلحون تلک اور ساتہہ الہکم الہ واحد کی آخر آیت تلک اور ساتہہ آیۃ الکرسی کے اور ساتہہ
للہ ما فی السموت وما فی الارض کے آخر سورہ بقرہ تلک اور ساتہہ شہد اللہ کی آخر آیت تلک اور ساتہہ ان ربکم اللہ

تعویذ آسیب ... و سورۃ البقرۃ

الذی الیہ المصیر سورۂ اعراف کی بہی آخر آیت تک اور ساتہہ فتعالی اللہ کی اخیر سورۂ مومنون تک اور ساتہہ اول سورۂ
اول سورۂ والصافات سے لفظ لازب تک اور ساتہہ تین آیتون کی اخیر سورۂ حشر سے یعنی لو انزلنا ہذا القرآن
سے ہو العزیز الحکیم تک اور ساتہہ وانہ تعالی کی آخر آیت تک سورۂ جن مین سے اور ساتہہ قل ہو اللہ احد اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے نقل کیے ہین حاکم ابن ماجہ احمد نی **ف** حدیث شریف مین
آیا ہی کہ ایک اعرابی نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ میرا بہائی بیمار ہی فرمایا
کیا بیماری ہی عرض کیا کہ اوسکو آسیب ہو گیا ہی حضرت نی اوسکو بلا کر یہی عمل کیا پس اوٹہا وہ گویا کچہہ خلل نہین
رکہتا تہا کبہی کذا ذکرہ العلی اور تاثیر جناتکی حق ہی یہی ہی مذہب اہل حق کا اور غالب رہتا ہی آدمی پی انہیں سبب
ذکر اللہ اور دعا اور اعوذ اور درود پڑہنی کی اور بڑی عمدہ چیز کہ اکثر آزمانی والون نی آزمائی ہی دفع جنات
کی لئی آیت الکرسی ہی اور ابن مسعود سی روایت ہی کہ ایکدفعہ سرور عالم کی ساتہہ راہ مین جاتا تہا مین کہ ایک آسیب
والی کو دیکہہ کر مین اوسکی پاس گیا اور کچہہ اوسکی کان مین مینی پڑہا پس وہ ہوشیار ہوا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی پوچہا کہ کیا پڑہا تہا تونی عرض کیا مینی کہ افحسبتم انما خلقناکم عبثا آخر آیت تلک پڑہا فرمایا قسم اوس خدا کے
کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی اگر کوئی ہوشیار اسکو پہاڑ پر پڑہی تو خوف الہی سے وہ بہی گر پڑی کذا ذکرہ الفخر
اور آیتین کہ حدیث مین مذکور ہوئین سب لکہہ دی گئیں مین تا طالب کو آسانی ہووے اول الحمد سے حاجت اوسکے
لکہنی کی نہین اکثر مسلمانون کو یاد ہوتی ہی اوسکی بعد یہہ ہی الٓمٓ ذٰلِکَ الْکِتَابُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ہُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ
الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ
مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ہُمْ یُوْقِنُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنْ رَّبِّہِمْ وَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَاِلٰہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰہَ
اِلَّا ہُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا
الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْہِمْ وَمَا خَلْفَہُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُہُمَا وَہُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا

يحاسبكم به الله فيغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء والله على كل شيء قدير آمن الرسول بما أنزل إليه من ربه والمؤمنون
كل آمن بالله وملائكته وكتبه ورسله لا نفرق بين أحد من رسله وقالوا سمعنا وأطعنا غفرانك ربنا وإليك
المصير لا يكلف الله نفسا إلا وسعها لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت ربنا لا تؤاخذنا إن نسينا أو أخطأنا
ربنا ولا تحمل علينا إصرا كما حملته على الذين من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقة لنا به واعف عنا واغفر لنا وارحمنا
أنت مولانا فانصرنا على القوم الكافرين شهد الله أنه لا إله إلا هو والملائكة وأولو العلم قائما بالقسط
لا إله إلا هو العزيز الحكيم إن ربكم الله الذي خلق السماوات والأرض في ستة أيام ثم استوى على العرش يغشي
الليل النهار يطلبه حثيثا والشمس والقمر والنجوم مسخرات بأمره ألا له الخلق والأمر تبارك الله رب العالمين
فتعالى الله الملك الحق لا إله إلا هو رب العرش الكريم ومن يدع مع الله إلها آخر لا برهان له به فإنما حسابه
عند ربه إنه لا يفلح الكافرون وقل رب اغفر وارحم وأنت خير الراحمين والصافات صفا فالزاجرات
زجرا فالتاليات ذكرا إن إلهكم لواحد رب السماوات والأرض وما بينهما ورب المشارق إنا زينا السماء الدنيا بزينة
الكواكب وحفظا من كل شيطان مارد لا يسمعون إلى الملإ الأعلى ويقذفون من كل جانب دحورا ولهم
عذاب واصب إلا من خطف الخطفة فأتبعه شهاب ثاقب فاستفتهم أهم أشد خلقا أم من خلقنا إنا خلقناهم
من طين لازب لو أنزلنا هذا القرآن على جبل لرأيته خاشعا متصدعا من خشية الله وتلك الأمثال نضربها
للناس لعلهم يتفكرون هو الله الذي لا إله إلا هو عالم الغيب والشهادة هو الرحمن الرحيم هو الله الذي لا إله
إلا هو الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر سبحان الله عما يشركون هو الله الخالق البارئ
المصور له الأسماء الحسنى يسبح له ما في السماوات والأرض وهو العزيز الحكيم وأنه تعالى جد ربنا ما اتخذ صاحبة
ولا ولدا وأنه كان يقول سفيهنا على الله شططا پھر اس کے بعد قل هو الله پڑھی اور قل أعوذ برب الفلق اور
قل أعوذ برب الناس خصائص الکبری میں بیہقی سے روایت ہے کہ نقل کیا ابو دجانہ سے کہا ابو دجانہ نے کہ شکوہ
کی گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ جس وقت کہ میں لیٹتا ہوں بچھونے میں تو

سنتا ہون گھر اپنے مین آواز مانند آواز چکّی کی اور بھن بھناہٹ مانند بھن بھنانے مکھی شہد کی اور دیکھتا ہون چمک
مانند چمک بجلی کے اوٹھایا مینے سر اپنا گھبرایا ہوئی ڈرتی ہوئی ناگاہ دیکھا مینے ایک سایہ سیاہ لٹکتا ہوا
اور لنبا ہوتا جاتا ہی صحن گھر میرے مین پس قصد کیا مینے طرف اوسکی پس ہاتھ لگایا مینے جلد اوسکی کو پس ناگاہ
اوسکی تھی مانند جلد سیہ کی پس پھینکا موہنہ میرے پر مثل شعلہ آگ کی پس گمان کیا مینے کہ اوسنے جلا دیا مجکو
پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی والا گھر کا یعنی جن برا ہی ای ابو دجانہ پہر فرمایا کہ لاؤ میری
دوات اور کاغذ پس لائی پس دی دوات و کاغذ حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کو اور فرمایا کہ لکھہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہٰذَا کِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اِلٰی مَنْ طَرَقَ الدَّارَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ وَالسَّائِحِیْنَ اِلَّا طَارِقًا
یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْحَقِّ سَعَۃً فَاِنْ تَکُ عَاشِقًا مُوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا اَوْ رَاعِیًا حَقًّا مُبْطِلًا ہٰذَا کِتَابُ اللّٰہِ
یَنْطِقُ عَلَیْنَا وَعَلَیْکُمْ بِالْحَقِّ اِنَّا کُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا یَکْتُبُوْنَ مَا تَمْکُرُوْنَ اُتْرُکُوْا صَاحِبَ کِتَابِیْ ہٰذَا وَانْطَلِقُوْا
اِلٰی عَبَدَۃِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰی مَنْ یَزْعُمُ اَنَّ مَعَ اللّٰہِ اِلٰہًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ہُوَ کُلُّ شَیْءٍ ہَالِکٌ اِلَّا وَجْہَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ
تُقْلَبُوْنَ حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰہِ وَبَلَغَتْ حُجَّۃُ اللّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ فَسَیَکْفِیْکَہُمُ اللّٰہُ وَہُوَ
السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ کہا ابو دجانہ نے پس لے آیا مین اوسکو اپنے گھر اور رکھا مینے اوسکو نیچے سر اپنے کی اور سویا مین اوس
شب پس جگایا مین مگر آواز ایک چلانے والی کیسے کہ کہتا ہی ای ابو دجانہ جلایا ہمکو قسم ہی لات و عزیٰ کی
ان کلمون نے پس ساتھہ حق صاحب اسکی کی جب اوٹھا ئیگا تو ہمسے یہہ کتاب پس پہر نہین آئینگے ہم تیرے
اور نہ تیری ہمسایہ مین پس صبح کی مینے پس نماز صبح کی پڑہی مینے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
مینے حضرت کو ساتھہ اوس چیز کی کہ سنا مینے جنات سے پس فرمایا ای ابو دجانہ اوٹھا لے
کہ بہیجا مجہے ساتھہ حق کی تحقیق وہ پاوینگے رنج عذاب کا دن قیامت تلک

ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ غُدْوَۃً وَعَشِیَّۃً کُلَّمَا خَتَمَہَا جَمَعَ بُزَاقَہٗ ثُمَّ تَفَلَہٗ ٭ دس

الحمد کی تین دن تلک صبح اور شام جب تمام کر الحمد جمع کرے تہوک اپنا پہر تہوکے اوسکو

حکایت عجیب

نسائی فـ علاقہ بن صحار صحابی روایت کرتی ہین کہ ہم ایکدفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی رخصت
ہو کر اپنی وطن کو آتی تہی کہ ایک محلہ عرب پر وارد ہوی اونہون نی کہا کہ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس
سی بہت برکت اور خیر لائی ہو ہم مین ایک دیوانہ ہی اوسکا کچہہ علاج کرو دوا سی یا دعا سی پس اوسکو لائی
کہ بندہا ہوا تہا مینی تین روز تک صبح شام یہی عمل پڑہا پس بالکل وہ اچہا ہوا پہر اوسکی عوض مین کچہہ
مجہی دی مینی حضرت سی اوسکی لینی کا حکم پوچہا فرمایا کہ جہوٹی عمل پر جو عوض لیتا ہی برا کرتا ہی اور تو مت
کہا کہ کہا تا ہی افسون حق پر کذا ذکرالفجر وَیُرْقَی اللّٰہِ یَعَمْ بِالْفَاتِحَۃِ ع سورۂ فاتحہ [illegible]
افسون پڑہی پہونکی کا تی بر سا ہنہ الحمد کی نقل کی ہی صحاح ستہ مین بات بالقرآن ترمذی وَاِنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَقْرَبٌ وَھُوَ یُصَلِّی فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّیًا وَلَا غَیْرَہٗ
ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ وَمِلْحٍ فَجَعَلَ یَمْسَحُ عَلَیْھَا وَیَقْرَأُ قُلْ یَا اَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوْذُ
بِرَبِّ النَّاسِ صَطـ اور ڈنک مارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بچہو نی اوسحال مین کہ وہ نماز پڑہتی تہی پس جب
فارغ ہوی نماز سی فرمایا لعنت کری اللہ بچہو کو اسلئی کہ نہین چہوڑتا ہی نمازیکو اور نہ غیر نمازی کو پہر منگایا پانی
اور لون پس شروع کیا کہ ملتی تہی وہ ڈنک پر اور پڑہتی تہی قل یا اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ
برب الناس نقل کی ہی طبرانی نی صغیر مین عَرَضْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُقْیَۃً مِّنَ
الْحُمَۃِ فَاَذِنَ لَنَا فِیْھَا وَقَالَ اِنَّمَا ھِیَ مِنْ مَّوَاثِیْقِ الْجِنِّ بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرٌ قَفْطَا
طس کہا عبداللہ بن زید نی عرض کیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر منتر کہ واسطی زہر بچہو وغیرہ
تہا یعنی اوسکی معنی معلوم نہ تہی عرض کر کر اجازت چاہی پس اجازت دی ہمکو اوسمین اور فرمایا سوا اسکی نہین کہ یہہ
عہدون جن کیسی ہی یعنی حضرت سلیمان سی جنات نی عہد کیا تہا کہ جسکی پڑہنی والی کو ضرر نہین پہونچا
تا اور وہ منتر یہہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ شَجَّۃٌ قَرْنِیَۃٌ مِلْحَۃٌ بَحْرٌ قَفْطَا نقل کی ہی طبرانی نی اوسط مین [illegible]
الاناوتہی علما کا کہ اس منتر کی معانی معلوم نہین ہین فقط لفظ پڑہی جاتی ہین اور سوا اسکی اور منتر نہین

ہندی ہو یا ترکی یا عربی جب تک معنی اوسکی معلوم نہوں پڑھنا درست نہیں ہی کہ شاید لفظ کفر کی نہوں کذا ذکر العلی اور قہستانی نی لکھا ہی کہ ہمنی اپنی مشائخ سی سنا ہی کہ اسمین سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعَالَمِیْنَ زیادہ بھی کرلیا جاوی کہ سانپ اور بچھو نی حضرت نوح علیہ السلام سی طوفان کی وقت عرض کیا تھا کہ ہمکو کشتی مین بٹھا لیجیٔ عہد کرتی ہین ہم کہ جو تمہارا نام یاد کریگا اور سلام علی نوح فی العالمین کہیگا تو ضرر اوسکو نہ

پہونچاینگی کذا ذکرالقہر وَیَرْقِی الْمَحْرُوْقَ بِقَوْلِہٖ اَذْھِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ ۔ س ا ۔ اور منتر پڑھی جلی ہوی پر ساتھہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دور کر بیماری ای پروردگار لوگون کی شفا دی تو شفا دینی والا ہی نہیں کوئی شفا دینی والا مگر تو نقل کی یہہ نسائی احمد نے

وَاِذَا رَاَی الْحَرِیْقَ فَلْیُطْفِئْہُ بِالتَّکْبِیْرِ ۔ ص ی ۔ مُجَرَّبٌ ۔ اور جب دیکھی کوئی آگ لگی ہوی پس چاہیٔی کہ بجھاوی اوسکو ساتھہ اللہ اکبر کہنی کی نقل کی یہہ ابو یعلی ابن سنی نی کہا مصنف نی یہہ عمل مجرب ہی وَیَرْقِیْ مَنْ جَسَّ بَوْلَہٗ اَوْ اَصَابَتْہُ حَصَاۃٌ بِقَوْلِہٖ رَبُّنَا اللّٰہُ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُکَ اَمْرُکَ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ کَمَا رَحْمَتُکَ فِی السَّمَاءِ فَاجْعَلْ رَحْمَتَکَ فِی الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَایَانَا اَنْتَ رَبُّ الطَّیِّبِیْنَ فَاَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِکَ وَرَحْمَۃً مِّنْ رَحْمَتِکَ عَلٰی ھٰذَا الْوَجَعِ فَیَبْرَاُ ۔ س د مس ۔ اور منتر پڑھا جاوی اوس شخص پر کہ بند کیا جاوی پیشاب اوسکا یا پہونچی اوسکو پتھری ساتھہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پروردگار میرا اللہ ہی جو عبادت کیا جاتا ہی آسمان مین پاک ہی نام تیرا حکم تیرا جاری ہی آسمان و زمین مین جیسی کہ رحمت خاص تیری آسمان مین پس کر رحمت اپنی زمین مین اور بخش ہماری لیٔی گناہ ہماری کہ جان کرکی ہین اور [illegible] پس اوتار شفا شفا دن اپنی سی اور رحمت خاص اپنی سی اوپر اس [illegible] نقل کی یہہ نسائی ابو داؤد حاکم نی ف ظاہر یہہ ہی کہ لفظ فیبرأ کا بھی دعا کا [illegible]

مَنْ بِہٖ قَرْحَۃٌ اَوْ جُرْحٌ بِاَنْ یَّضَعَ اِصْبَعَہُ السَّبَّابَۃَ بِالْاَرْضِ ثُمَّ یَرْفَعَ [illegible]

أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفَى سَقِيمُنَا أَوْ لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا * ھ * یعنی اور علاج کیا جاتا وہ شخص کہ جسکے پہوڑا ہوا یا زخم تلوار وغیرہ کا ہو ساتھہ اس طرح کی کہ رکہی انگلی شہادت اپنی زمین پر پہر اوٹہا وے ہا اوسکو کہتا پرا برکت دیوتا ہوں میں ساتہہ نام خدا کی یہہ ہی مٹی زمین ہماری کی ملی ہوئی ساتہہ تہوک بعضی ہماری کے کیا ہمنی یہہ عمل تا شفا دیا جاوے بیمار ہمارا یا فرمایا تو کہ شفا دیا جاوے بیمار ہمارا ساتہہ حکم پروردگار ہماری کے نقل کیے یہہ مسلم نے **ف** کرمانی نے امام نووی سی نقل کیے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگلی شہادت پر لعاب مبارک لگا کر زمین پر رکہتی تہی کہ خاک انگلی شریف کو لگ جاتی پہر اوسکو اوٹہا کر زخم پر پہیرتی تہی اور کلمات دعا کی اوسوقت پڑہتی جاتی تہی یہاں یہی اکثر شارحین نے مراد لکہی ہے کذا ذکر الفخر

وَإِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ فَلْيَذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْهِ * مو ی * اور جب سو جاوے پانو کسیکا پس چاہیے کہ یاد کرے بہت پیاری کو آدمیوں میں سے اپنی طرف یہہ موقوفا ابن سنی نے **ف** یاد کرنی محبوب کو تاکہ حاصل ہووی خوشی نزدیک اوسکی پس کہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ سب سی زیادہ محبوب ہیں کذا ذکر العلی

وَمَنِ اشْتَكَى أَلَمًا أَوْ شَيْئًا فِي جَسَدِهِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْمَكَانِ الَّذِي يَأْلَمُ وَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ * م عه * اور جو کوئی شکوہ کرے درد کا یا کسی اور چیز کا یعنی ورم وغیرہ کا بدن اپنے میں پس چاہیے کہ رکہے داہنا ہاتھہ اپنا اوس جگہہ پر کہ درد کرتی ہے اور کہے بسم اللہ تین بار اور پڑہے سات بار یہہ دعا پناہ پکڑتا ہوں میں ساتہہ اللہ کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس چیز کیسے کہ پاتا ہوں میں اب اور ڈرتا ہوں آیندہ کو نقل کی اوس کی سبی نقل کیے یہہ مسلم نے اور چاروں نے **ف** عثمان بن ابی العاص صحابی روایت کرتے ہیں کہ میں شکوہ درد کا حضرت کے پاس لیگیا مجہسی یہی عمل کروایا پس اچہا کر دیا مجکو اللہ تعالی نے کذا ذکر الفخر

أَوْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعًا * ط * مرص * یہہ یا پڑہے یعنی بعد بسم اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں میں ساتہہ غلبہ اللہ کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس چیز کیسے کہ پاتا ہوں میں سات بار نقل کی یہہ موطا میں اور ابن ابی شیبہ نے

أَوْ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَضَعُ يَدَهُ تَحْتَ الْمَعِدَةِ * ط * یا پڑہے پناہ پکڑتا ہوں ساتہہ

نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نے

لفظ الیمنی کا فقط ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے

اوسکی ہر چیز پر برائی اوس چیز کیسی کہ پاتا ہون ساتھ بار حال یہہ کہ رکہی ہاتہہ اپنا بیچ جگہہ درد والی کی اور کہی بسم اللہ تین بار

ساتھ پڑہی درد کا نقل کیے مسلم [illegible] اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

هٰذَا [illegible] ساتھ نام خدا کی پناہ پکڑتا ہون

ساتھ غلبہ خدا کی اور قدرت اوسکی کی برائی اوس چیز کیسی کہ پاتا ہون اوس درد اپنی سی پڑہی یہہ طاق یعنی تین بار یا پانچ

یا سات بار یا کئی سات بار پہر اوٹہا وی ہاتہہ اپنا پہر دوبارہ رکہی اوسکو یعنی پہر ہاتہہ رکہہ کر یہہ دعا پڑہی نقل کی یہہ

نی اَوْ كَيَنْفِثُ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ خ م د س ق یا پڑہی درد والا اوپر اپنی قل اعوذ برب الفلق

اور قل اعوذ برب الناس اور دم کری نقل کی یہہ بخاری مسلم ابو داود نسائی ابن ماجہ نی ف دم کری یعنی دونون

ہاتہون پر پہر پہیری ہاتہہ مونہہ پر اور سارے بدن پر مثلیہ کہ تہی بخاری نی حضرت عائشہ روایت کرتی ہین کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم بیماری مین یہی سورتین پڑہ کر اپنے اوپر دم کرتی تہی اور ہاتہہ پہیرتی تہی جب بیماری انتقال کی ہوئی تو مین آنحضرت کی دست

مبارک پر انکو دم کرکر بدن مبارک پر پہیرتی تہی اور جب حضرت کی گہر والون مین سی کوئی بیمار ہوتا تو یہی پڑہ کر پہونکتی تہی کذا فی

المشکوۃ [illegible] اصابہ رمد اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ

وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ مس ی اور جسکو پہونچی درد آنکہونکا تو پڑہی یا اللہ فائدہ مند کر مجھکو ساتھ بینائی

میری کی اور کر اوسکو وارث مجھی یعنی تا دم مرگ باقی رہی کیونکہ وارث وہی ہوتا ہی جو میت کی مرنی تک باقی رہی اور دکہا

مجھکو بیچ دشمن کی کینہ میرا اور مدد دی مجھکو اوسپر کہ ظلم کیا مجھپر نقل کی یہہ حاکم و ابن سنی نی ف کینہ میرا یعنی جو مجھپر ظلم

کری اوس سی بدلہ لون اور کینہ کشی کرون اور سوای ظالم کی کسی سی کینہ نرکہون جیسی کفر کی حالت مین عرب مین رسم

ہوتی تہی اوسکو مار ڈالتی تہی وہ حالت نہو مَنْ حَصَلَتْ لَهٗ حُمّٰى يَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ [illegible]

الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ مس مص اور جسکو [illegible]

ساتھ نام اللہ بزرگ کی پناہ پکڑتی ہین ہم ساتھ اللہ بزرگ کی برائی ہر رگ جوش مارنی والی کی [illegible]

نقل کی یہہ [illegible] ابی شیبہ نی وَاِنْ اَصَابَهٗ ضُرٌّ وَسَئِمَ الْحَيٰوةَ فَلَا يَتَمَنَّى [illegible]

تا بد فلیقل اللهم احيني ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خيرا لي …

… مصیبت یعنی بیماری وغیرہ … آرزو کرے موت کی … جو بہتر ہو چاہے

… والا یعنی موت کی … خوف ضرر دین کا کہنا ہو … یا اللہ زندہ رکھیو مجکو جب تلک

… زندگانی بہتر میری لئے اور مار … بہتر میری لئے نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد

… ف آرزو موت کی سبب ضرر دنیا کی یعنی بیماری محتاجگی وغیرہ کی کرنی مکروہ ہی اور واسطی دیدار اور

شوق خدا تعالی کے اور خلاصی کے اس دنیا فانی سے یا خوف ضرر دین کی جائز ہی جیسی کہ اکثر صحابہ کرام سے واقع ہوئی ہے

اور بخاری اور امام بغوی اور سوا انکی علماء پرہیزگار جب کوئی غیر شرع بات دیکھتے تو موت مانگتے اور حدیث شریف میں

بھی آیا ہی دعا مین کہ یا اللہ جب کسی قوم مین تو فتنہ کا ارادہ کرے … بغیر فتنہ زدہ کہ اذکر الفخر و اذا عاد

مریضا قال لا باس طہور ان شاء اللہ لا باس طہور ان شاء اللہ * خ س * اور جب خبر

پوچھے بیمار کی تو کہے نہیں کچھ ڈر یہہ بیماری پاک کرنی والی ہی گناہوں سی اگر چاہے اللہ کچھ ڈر نہیں یہہ بیماری پاک کرنی

والی ہی اگر چاہی اللہ نقل کیے یہہ بخاری نسائی نے ف آداب عیادت کی یہہ ہین کہ خاص اللہ تعالی کی خوشنودی

اور ثواب کی لیے جاوے اور بیمار کو تسلی دے اور صبر کرنے کو کہے اور امید واحسان کا کرے اور ثواب جو بیماری کے

حدیثوں مین آئے ہین اون سی اوسکو خوش کرے اور وقت جانے کی لا باس طہور ان شاء اللہ کہے اور ہاتھ بیمار پہ رکھے

اور دعائیں حدیث شریف کی پڑہے اور اوسکی لیے دعا کرے اور اوس سے اپنی لیے دعا کرواوے اور کم بیٹھے بیمار کی

پاس اور وضو کر کر جاوے یہہ سب آداب حدیثوں مین آئے ہین اور بیمار کی خبر پوچھنے کا حدیثوں مین بڑا ثواب آیا ہے

اور افضل عبادات کی ہے آیا ہی کہ قیامت کو اللہ تعالی بندے کو فرماویگا کہ ای بندے میرے مین پروردگار تیرا …

… بیمار ہوا اور تو میری خبر کو نہ آیا بندہ عرض کریگا کہ خداوندا تو پروردگار جہان کا ہی بیمار ہی اور خبر لیتی تیری

… فرماویگا کہ فلانا بندہ میرا بیمار ہوا تو نے عیادت اوسکی نہ کی اگر عیادت اوسکی کرتا تو مجکو اوسکی پاس

پاتا اور … اصحاب مین سی کوئی بیمار ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت اوسکی فرماتے اور …

اور حال اوسکا پوچہی کہ کیا حال ہی اپنا جو نزکو دل چاہتا ہی اگر کسی چیز غیر مضر کو اوسنی بیان کیا تو منگا دی کہ فلانا بار

تین بار اوسکی لئی دعا کرتی اور عیادت کی لئی وقت معین نتہا رات دن مین جب چاہتی تشریف لیجاتی اور فرماتی

کہ جو کوئی مسلمان بہائی کی خبر کو جاتا ہی تو بہشت کی باغ مین چلتا ہی جبتک اوسکی پاس جا کر بیٹہی اور جب بیٹہا

تو رحمت اوسپر اوترتی ہی کہ اوسمین غرق ہو جاتا ہی اور جو اول دن مین خبر پوچہنی جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی

اوسکی لئی شام تلک بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور جو رات مین جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتی صبح تلک اوسکی

بخشش کی دعا کرتی رہتی ہین اور ہوتی ہی اوسکی لئی میوہ توڑی ہوی بہشت مین اور حضرت انکہہ کی درد والی کی

خبر کو تشریف لیجاتی تہی اور ایک نوجوان یہودی کی کہ خادم آنحضرت کا تہا اور ابو طالب اپنی چچا کی

کہ مشرک تہی خبر پرسی کی اور اسلام کا طلب کیا وہ خادم مسلمان ہوا اور دوسرا محروم رہا اور آیا ہی کہ جو اچہی

طرح وضو کر کر عیادت کو جاتا ہی دوزخ سی مقدار ساٹہہ برس کی دور ہوتا ہی کذا فی المشکوۃ و شرح الفخر یہ

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا وَرِيقَةُ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا ۞ خ م د س ق ۞ بِاِذْنِ رَبِّنَا ۞ خ

بِاِذْنِ اللّٰهِ ۞ خ ۞ بیمار پر یہہ بہی پڑہی شروع کرتا ہون مین ساتہہ نام اللہ کی یہہ مٹی زمین ہماری کی ہی اور تہوک

بعضی ہماری کا شفا دیا جاوی بیمار ہمارا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نی ساتہہ حکم پروردگار

ہمارے کی نقل کی یہہ بخاری نی ساتہہ اذن اللہ کی نقل کیے یہہ بہی بخاری نی ف پہلی دعا کی ساتہہ بعضی روایت

مین باذن ربنا اور بعضی مین بدلی اوسکی باذن اللہ بہی زیادہ آیا ہی وَيَمْسَحُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى وَيَقُولُ اَللّٰهُمَّ

اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهٖ وَاَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ

سَقَمًا ۞ خ م س ۞ اور پہیری بیمار پر واہنا ہاتہہ اپنا یعنی پیشانی پر یا ہاتہہ پر یا اور عضو پر اور پڑہی یا اللہ

دور کر بیماری ای پروردگار آدمیون کی شفا دی اوسکو حال یہہ کہ توہی شفا دینی والا ہی نہین ہی شفا

دوا وغیرہ بغیر تیری تقدیر کی کسیکو کچہہ کام نہین آتی وہ شفا کہ نہ چہوڑی کسی بیماری کو

شفاءً کا مفعول اشفہ کا ہی یعنی شفا دی وہ شفا کہ بالکل اچہا ہو جاوی

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ * م ت س
ق * ساتہہ نام خدا کی افسون کرتا ہون تجکو یعنی پناہ مین دیتا ہون تجکو ہر چیز سی کہ ایذا دی تجکو اور برائی ہر شخص
کیسی اور برائی انکہہ حسد کرنی والی کیسی اللہ شفا دی تجکو ساتہہ نام خدا کی افسون کرتا ہون تجکو نقل کیا یہہ مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ نی ف حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آنحضرت کی پاس آئی اور پوچہا
کہ یا محمد تم بیمار ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہان بیمار ہون پس یہہ دعا حضرت پر پڑہی کذا
فی المشکوۃ اور ایک روایت مین آگی کی دعا آئی ہی بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ
مِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ * س ق مص * ساتہہ نام اللہ کی منتر
پڑہتا ہون مین تجپر اور اللہ شفا دی تجکو ہر بیماری سی کہ بدن تیری مین ہی برائی عورتون پہونکنی والیون کیسی
گرہون مین یعنی جو جادو پڑہ کر ڈورے مین گرہ دیتی ہین اور برائی حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری نقل کیا یہہ
ابن ابی شیبہ نی ثَلٰثَ مَرَّاتٍ * مص * یہہ دعا تین بار پڑہنی حاکم نی نقل کی بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيكَ مِنْ
كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ * ا * ساتہہ نام اللہ کی افسون
پڑہتا ہون تجپر ہر بیماری سی شفا دے تجکو اللہ برائی ہر حسد کرنی والی کیسی جب حسد کری اور برائی ہر نظر والی کیسی نقل کی
یہہ احمد نی اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ يَنْكَأُ لَكَ عَدُوًّا وَيَمْشِي لَكَ اِلٰى جَنَازَةٍ * د حب مس * یا اللہ شفا دے
بندے اپنی کو تا جہاد کری تیری لئی دشمن پر اور چلی واسطی تیری طرف نماز جنازہ کی نقل کی یہہ ابو داؤد ابن حبان حاکم
اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ * مس ت حب * یا اللہ شفا دی اوسکو یا اللہ عافیت دی اوسکو نقل کی
یہہ حاکم ترمذی ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ اَعْفِهِ يَا فُلَانُ شَفَى اللّٰهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ
وَعَافَاكَ فِي دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰى مُدَّةِ اَجَلِكَ * مس * یا اللہ شفا دی اوسکو یا اللہ عافیت دی اوسکو
نقل کی یہہ نسائی نے ای فلانی یعنی یہان نام لیوی بیمار کا شفا دی اللہ بیماری تیری کو اور بخشی گناہ تیرے اور عافیت
دی تجہکو بیچ دین تیری کی اور بدن تیری کی وقت موت تیری تلک نقل کی یہہ حاکم نی وَ اِنْ عَادَ مَرِيضًا

لم يحضر اجله فقال عنده سبع مرات اسأل الله العظيم رب العرش العظيم ان يشفيك الا عافاه

الله من ذلك المرض ﴿ د ت س حب مستدرك مص ﴾ اور جو کوئی عیادت کرے بیمار کی کہ نہ آئی ہو موت

اوسکی پس کہی نزدیک اوسکی سات بار مانگتا ہون اللہ بزرگ سے جو پروردگار ہے عرش بڑے کا یہہ کہ شفا دے تجہکو مگر کہ عافیت دیگا

اوسکو اللہ تعالی اِس بیماری سے نقل کیے یہہ ابوداود و ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نے ف یعنی

موت نہ آپہونچی ہو اور اوسکی پاس عیادت کرنے والا سات بار یہہ دعا پڑہے تو اللہ تعالی اچہا کر دیتا ہے اوسکو

اور اگر موت ہی آگئی ہے تو مرض لا علاج ہے وجاء رجل الی علي رضه فقال ان فلانا شاك فقال أيسرك

ان يبرأ قال نعم قال قل يا حليم يا كريم اشف فلانا فانه يبرأ ﴿ مو مص ﴾ اور آیا ایک شخص

حضرت علی رض کے پاس پس کہا کہ تحقیق فلانا شخص بیمار ہے فرمایا حضرت علی نے کیا خوش کرتا ہے تجہکو کہ وہ اچہا ہو جائے

کہا اوسنے ہان فرمایا کہہ ای حلیم ای کریم شفا دے فلانی کو پس تحقیق وہ اچہا ہو جائیگا نقل کیے یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ

نی وايما مسلم دعا بقوله لا اله الا انت سبحانك اني كنت من الظالمين اربعين مرة

في مرضه ذلك اعطي اجر شهيد وان برأ برأ وقد غفر له جميع ذنوبه ﴿ مس ﴾ اور

جو مسلمان دعا کرے ساتہہ قول اللہ تعالی کے کہ یہہ ہے نہین کوئی معبود مگر تو پاکی ہے تجہکو تحقیق مین ہون ظلم

کرنے والون مین سے چالیس بار پہر مرجاوے اس بیماری اپنی مین تو دیا جاویگا وہ ثواب شہید کا اور اگر اچہا ہو جائے

تو اچہا ہو جاویگا اوس حالت مین کہ تحقیق بخشے جاوینگے اوسکے لیے سب گناہ اوسکے نقل کی یہہ حاکم نے

ف گناہون سے وہ مراد ہین جو اللہ تعالی کی کئے ہین اور ہوسکتا ہے کہ مطلق مراد ہون اور اللہ تعالی

حق والون کو کچہہ عوض دیکر معاف کروا دے کذا ذکر الشیخ ومن قال في مرضه لا اله الا الله والله

اكبر لا اله الا الله وحده لا اله الا الله لا شريك له لا اله الا الله له الملك وله

الحمد لا اله الا الله ولا حول ولا قوة الا بالله ثم مات لم تطعمه النار ﴿ ت ق حب ﴾

مس ﴾ اور جو کوئی پڑہے بیماری اپنی مین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی

معبود مگر اللہ نہین کوئی شریک اوسکا نہین کوئی معبود مگر اللہ اوسیکی لئی پادشاہت ہی اور اوسیکی لئی
تعریف ہی نہین کوئی معبود مگر اللہ اور نہین ہی پہرنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت پر مگر ساتہ مدد
اللہکی پہر مرجاوی یعنی اوسی بیماری مین کہ جسمین یہہ پڑہا ہی تو نہ جلاویگی اوسکو آگ دوزخ کی نقل کیا
ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی مَنْ سَأَلَ اللّٰہَ الشَّھَادَۃَ بِصِدْقٍ بَلَّغَہُ اللّٰہُ مَنَازِلَ
الشُّھَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰی فِرَاشِہٖ ∴ م ع ∴ جو کوئی مانگی اللہ تعالی سی شہادت ساتہ صدق دل کی
تو پہونچاتا ہی اوسکو اللہ تعالی مراتب شہدا کو اور اگرچہ مری بچہونی اپنی پر نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی مَنْ
طَلَبَ الشَّھَادَۃَ صَادِقًا اُعْطِیَھَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْہُ ∴ م ∴ جو کوئی مانگی شہادت صدق دلسی دیاجاتا ہی
مرتبہ شہادت کا اور اگرچہ نہ پہونچی شہادت اوسکو یعنی حقیقۃً دنیا مین نقل کی یہہ مسلم نی مَنْ قَاتَلَ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَۃٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَمَنْ سَأَلَ اللّٰہَ الْقَتْلَ مِنْ نَفْسِہٖ صَادِقًا ثُمَّ
مَاتَ اَوْ قُتِلَ کَانَ لَہٗ اَجْرُ شَھِیْدٍ ∴ عہ ∴ جو کوئی لڑی اللہ کی راہ مین بقدر ٹہیرجانی کی درمیان دودہ
دوہنی اونٹنی کی پس تحقیق واجب ہوئی ہی اوسکی لئی بہشت اور جو شخص مانگی اللہ تعالی سی مارا جانا اپنا
نہ دل اپنی سی اوس حالت مین کہ سچا ہی یعنی اس مانگنی مین پہر مری یا مارا جاوی تو ہوگا اوسکو ثواب شہید کا
نقل کی یہہ چارون نی ف دودہ دوہنی مین تہوڑی دیر ٹہیرجاتی ہین تا دودہ اوترآوی پہر دوہنا شروع
کرتی ہین اوسکو فواق کہتی ہین یہان مراد تہوڑی دیر ہی یعنی اسقدر بہی کہ مقدار قلیل ہی اگر جہاد کریگا تو یہہ
اجر پاویگا کذا ذکرا القمی اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِکَ ∴ خ ∴ دعا
کی حضرت عمر نی یا اللہ نصیب کر مجکو شہادت اپنی راہ مین اور کر موت میری بیچ شہر رسول اپنی کی یعنی مدینہ منورہ
مین نقل کی یہہ بخاری نی فَاِذَا حَضَرَہُ الْمَوْتُ وُجِّہَ اِلَی الْقِبْلَۃِ ∴ مس ∴ پس جب آدمی کیطرف موت متوجہ کیا
جاوی طرف قبلہ کی نقل کی یہہ حاکم نی ف آدمی موت یعنی علامت مرنی کی معلوم ہو کہ ناک ٹیڑہی ہوجاو
اور پاؤن ڈہیلی پڑجاوین اور بعضی لٹک جائین اور کنپٹیان دہس جائین اور متوجہ قبلہ کریون کہ چت لٹاو

وَيَقُولُ صَاحِبُ الْمُصِيبَةِ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي

وَاَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا ۔ م ۔ اور کہی مصیبت والا یعنی پس ماندہ میت کی تحقیق ہم ملک ہین واسطی

اللہ کی اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنی والی ہین یا اللہ ثواب دی مجکو بیچ مصیبت میری کے اور عوض دی مجکو

بہتر اوس سی نقاسکے ۔ بیہ مسلم نی ۔ وَاِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِي

فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي فَيَقُولُونَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُولُ ابْنُوا لِعَبْدِي بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ ۔ ت حب ی ۔ اور جب مرتا ہی فرزند بندی مسلمان کا تو فرماتا ہی اللہ تعالی فرشتون اپنی

کو کہ قبض کی تمنی روح فرزند بندی میری کی پس عرض کرتی ہین فرشتی ہان پس فرماتا ہی اللہ تعالی کہ کیا کہا بندی میری نی

پس عرض کرتی ہین وہ کہ تعریف کی اوسنی تیری اور انا للہ پڑہی پس فرماتا ہی اللہ تعالی بناؤ تم بندی میری کی لئی گہر بہشت

مین اور نام رکہو اوسکا بیت الحمد یعنی اسلئی کہ بدلی شکر اور تسلیم کی ملا ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان ابن سنی نی

فَاِذَا عَزَّى اَحَدًا يُسَلِّمُ وَيَقُولُ اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا اَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

خ م د س ق ۔ پس جب تعزیت کری کوئی کسیکی سلام علیک کری اور کہی تحقیق اللہ ہی کی لئی ہی جو کچہہ کہ

لیا یعنی اگر امانت اپنی لی لی تو جزع فزع بیجا ہئی اور اللہ کی لئی ہی جو کچہہ دیا اور ہر چیز نزدیک علم اوسکی کی

ساتہہ وقت مقرر کی ہی پس چاہئی کہ صبر کرا اور ثواب طلب کرنقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی

ابن ماجہ نی ف حدیث مین صیغی فلتصبر و لتحتسب کی مؤنث غائب کی ہین اور اس کتاب مین حاضر کے

اور لام اونکی امر کی جیسی کلام اللہ مین آئی ہین فلتفرحوا صیغہ حاضر پہ حضرت زینب صاحبزادی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کی نی حضرت سی عرض کروا بہیجا کہ میرا بیٹا حالت نزع مین ہی پس تشریف لائیے آنحضرت نی

سلام فرما بہیجا اور یہی فرمایا ان للہ ما اخذ آخر تک اور حدیث شریف مین ثواب بیماری اور مصیبت کا

اور ماتم پیٹنی کا بہت آیا ہی اور نوحہ کرنی پر وعید شدید چنانچہ مضمون اون حدیثون کا یہان بیان ہوتا

ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس شخص کو اللہ تعالی بہلائی پہونچانا چاہتا ہی [illegible]

مبتلا کرتا ہی اور فرمایا ہی کہ نہین پہونچتا ہی کسی مسلمان کو رنج اور نہ دکہہ اور نہ فکر اور نہ حزن اور نہ ایذا
اور نہ غم یہان تلک کہ کانٹا بہی لگی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی گناہ اوسکی اور فرمایا ہی کہ نہین
کوئی مسلمان کہ پہونچی اوسکو ایذا بیماری سی یا سوای بیماری سی مگر کہ دور کرتا ہی اللہ تعالی برائیان اوسکی جیسی گرتی ہین
درخت پتی اپنی اور حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ نہین دیکہا مینی کسی کو اشد درد مین رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
سی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مثل مومن کے مانند مثال پتہ تازہ زراعت کی ہی کہ ہوا مراد وہ
لٹا دیتی ہی اوسکو ہوا کبہی ڈال دیتی ہی کبہی برابر کر دیتی ہی یعنی کبہی اچہا رہتا ہی کبہی مبتلا رہا اور مثال منافق کی مانند
مثال درخت صنوبر ثابت قائم کی ہی کہ کچہہ نہ پہونچی اوسکو یہان تلک کہ ہووی اوکہڑنا اوسکا ایکبارگی یعنی
امراض و مصیبت او سی بہت نہین ہوتی ہین کہ کفارہ گناہون کا ہوا اور ام صائب صحابیہ کی پاس
حضرت تشریف لیگئی پوچہا کہ کیون کانپتی ہی اوسنی کہا تپ ہی کہ برکت کری اللہ اوسمین پس فرمایا حضرت نی
نہ برا کہہ تپ کو اسلئی کہ وہ دور کرتی ہی گناہ بنی آدم کی جیسی کہ دور کرتی ہی بہٹی میل لوہی کا اور فرمایا ہی کہ
جب بیمار ہوتا ہی بندہ یا سفر کرتا ہی تو لکہا جاتا ہی واسطی اوسکی ثواب مثل اوس حالت کی کہ تندرست مقیم تہا
اور فرمایا کہ شہید سات ہین سوای شہید فی سبیل اللہ کی وبا زدہ شہید ہی اور ڈوب کر مری شہید ہی اور
ذات الجنب والا شہید ہی اور پیٹ کی بیماری سی مری شہید ہی اور جل کر مری شہید ہی اور مکان دبکر
مری شہید ہی اور عورت حمل سی مری شہید ہی اور فرمایا نہین پہونچتا بندی کو رنج اور زیادہ اوس سی
یا کم مگر سبب گناہ کی اور وہ گناہ کہ عفو کرتا ہی اللہ تعالی اوسسی بہت ہین یہہ فرمایا اور پڑہی یہہ آیت وما
اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر یعنی جو پہونچتی ہی تمکو مصیبت پس سبب اوس چیز کی ہی کہ کمایا
ہی ہاتہون تمہارے نی اور عفو کرتا ہی بہت سی اور پوچہا کسی نی حضرت سی کہ اشد بلا مین کون ہی فرمایا
انبیا پہر اونسی کم ہو اونسی کم بلا مین بہی کم ہوتی ہین مبتلا کیا جاتا ہی آدمی موافق دین اپنی کی اگر دین مین سختی ہوگی
تو بلا بہی سخت ہوگی اوسکی اور اگر دین مین نرمی ہوگی تو بلا بہی کم ہوگی اوسکی پس ہمیشہ بلا مین رہتا ہی یہان تلک کہ

چلتا ہی زمین میں اور نہیں ہوتا ہی اوسکی لیئی گناہ اور فرمایا کہ بڑا ثواب ساتھ بلا بڑی کی ہی اور تحقیق اللہ عزوجل
جب دوست رکھتا ہی ایک قوم کو تو مبتلا کرتا ہی اونکو پس جو کوئی راضی ہوا ساتھ بلا کی پس اوسکی لیئی رضا ہی مولی کی
اور جو خفا ہو پس اوسکی لیئی خفگی مولی کی ہی اور فرمایا کہ جب ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ بندی اپنی کی بھلائی کا جلدی کرتا ہی
واسطی اوسکی عذاب دنیا میں اور جب چاہتا ہی ساتھ بندی کے برائی تو نہیں دیتا ہی عذاب سبب گناہ کی
میں یہان تلک کہ پورا عذاب دیگا اوسکو دن قیامت کی اور فرمایا کہ تحقیق بندہ جب سبقت کرتا ہی اوسکو کوئی درجہ
جنت میں اللہ تعالی کی علم میں اور نہیں پہنچ سکتا ہی اوسکو سبب عمل اپنی کی تو مبتلا کرتا ہی اوسکو بیچ بدن
اوسکی کی یا مال اوسکی کی یا اولاد اوسکی کی پہر صبر دیتا ہی اوسکو اوسپر یہان تلک کہ پہونچاتا ہی اوسکو
اوس مرتبہ کو کہ اللہ تعالی کے علم میں سبقت آیا تہا اوسکی لئی اور فرمایا کہ جس وقت ثواب دئی جاوینگے
بلا والی تو دوست رکہین گی عافیت والی دن قیامت کی کہ کاشکی چہری ہماری دنیا میں مقراضون سی کاٹی
جاتی اور فرمایا کہ مومن کو جب پہونچتی ہی بیماری پہر عافیت دیتا ہی اوسکو اللہ اوس سی تو ہوتا ہی کفارہ اگلی
گناہون کا اور نصیحت آیندہ کو اور تحقیق منافق جب بیمار ہوتا ہی پہر عافیت دیا جاتا ہی تو ہوتا ہی مانند اونٹ
کی کہ زانو باندہا تہا اوسکا اوسکی مالک نی پہر چہوڑ دیا اوسکو پس نہین جانتا ہی کہ کیون باندہا تہا اوسکو اور
کیون چہوڑ دیا اوسکو یعنی مومن کو تنبہ ہوجاتا ہی کہ گناہون کے سبب سی میرا یہ حال ہوا تہا آیندہ کو باز رہون
اور منافق کو یہ واہی نہین ہوتی کہ کیونکر بیمار ہوا تہا اور کیونکر اچہا ہوا تمام ہوا بیان بیماری کا اب بیان ہوتا ہی
تعزیت کرنی کا اور نوحہ کرنی کا تعزیت کرنی ثواب ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی تعزیت کری مصیبت
زدہ کی ہوگا اوسکی ثواب مانند اوسکی پس جا کر مصیبت زدہ کو تسلی دی اور ثواب مصیبت کا بیان کری مانند
جاہلی عورتون کی نہ بیٹہی نہ بیان کر کر رووی کہ بہت گناہ ہی فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی ہم
میں سی وہ شخص کہ رخسارے پیٹی اور گریبان پہاڑی اور بیان کری مانند بیان حالت کفر کی یعنی [illegible]
اور ابو موسی صحابی بیماری میں بیہوش ہوئی آئی بی بی اونکی کہ آواز کرتی تہی ساتھ رونی کی پہر [illegible]

کہا بی بی کو کیا نہیں جانتی تو کہ حضرت نے فرمایا ہے میں بیزار ہوں اوس عورت سے کہ سر مونڈاوے اور چلاوے اور پہاڑے کپڑے
اور فرمایا ہے کہ چار خصلتیں ہیں نہیں چھوڑینگی اوسکو اکثر لوگ فخر کرنا حسب میں اور طعن کرنا نسب میں اور
توقع مینہہ کی کرنی ساتہہ ستاروں کے یعنی فلانی منزل میں فلانا ستارہ آویگا تو برسیگا اور نوحہ کرنا اور فرمایا کہ نوحہ کرنے
والی عورت جب توبہ نکرے پہلی موت اپنی کے تو کہڑی کی جاویگی دن قیامت کے اور اوسپر کرتہ ہوگا قطران کا اور ایک کرتہ
کہجلی کا یعنی مسلط ہوگی اوسپر خارش اور اوسپر لپٹینگے قطران تا زیادہ ہو عذاب شدید منہ ف قطران
ایک دوا ہے سیاہ بدبودار درخت ابہل سے کہ ہندی میں ہوبیر کہتے ہیں نکلتی ہے اور اونٹوں خارشتی پر ملتے ہیں اور آگ
اوسمیں بہت سرایت کرتی ہے اور جلدی بہڑکتی ہے کذا فی البیضاوی والقاموس وغیرہما اور گذرے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ایک عورت پر کہ رو رہی تہی قبر پر پس فرمایا ڈر اللہ سے اور صبر کر کہا اوس عورت نے الگ ہو جیسی تو میری
مصیبت میں گرفتار نہیں ہوا ہے اور پہچانا نہیں تہا اوس عورت نے حضرت کو جب لوگوں نے جتایا کہ یہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم تہے پس آئی وہ حضرت کی دروازے پر پس نپائی وہاں دربان پس عرض کیا کہ نہیں پہچانا تہا میں آپکو
پس فرمایا سوا اسکے نہیں کہ صبر نزدیک پہلی صدمہ کے ہے یعنی صبر اب مفید نہیں تہا اول ہی صبر کرنا تہا آخر کو تو
صبر آہی جاتا ہے اور فرمایا کہ فرماتا ہے اللہ تعالی کہ نہیں واسطے بندے مومن میرے کے جزا جب قبض کرتا ہوں محبوب
اوسکا اہل دنیا سے پہر ثواب طلب کرتا ہے اوس سے یعنی صبر کرتا ہے مگر جنت ہی ہے اور فرمایا ہے کہ جسپر نوحہ کیا
جاتا ہے پس تحقیق وہ میت عذاب دیا جاویگا بسبب نوحہ کے دن قیامت کے اور بیہوش ہوے عبد اللہ بن رواحہ
پس شروع کیا بہن اونکی نے کہ روتی تہی واجبلاہ کر کر یعنی اے میرے پہاڑ اے ایسے اے ایسے تعریف بیان کرتی تہی
جب افاقت ہوئی اوسکو کہا کہ نہیں کہتی تہی تو کچھہ مگر کہ کہا جاتا تہا مجکو کہ تو ایسا ہی ہے جب یہ مرے تو بہن انکی
نہ روئی اور فرمایا کہ نہیں کوئی میت کہ مرے پس کہڑا ہووے رونے والا اوسکا پس کہے واجبلاہ واسیداہ اور مثل اسکی
مگر کہ سونپا ہے اللہ تعالی اوسپر دو فرشتے کہ گلا مارتے ہیں اوسکی سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تہا اور فرمایا
کہ جو کچھہ ہوتا ہے آنکہہ سے یعنی رونا اور دل سے یعنی غم پس اللہ تعالی کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جو کچھہ ہوتا ہے

ہاتھ سی اور زبان سی یعنی پیٹنا یا بیان کرنا پس شیطان کی طرف سی ہی کذا فی المشکوۃ وکتب صلی اللہ
علیہ وسلم الی معاذ یعزیہ فی ابن لہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ الی معاذ
بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد فاعظم اللہ لک الاجر
والہمک الصبر ورزقنا وایاک الشکر فان انفسنا واموالنا واہلینا واولادنا من مواہب
اللہ عز وجل الہنیئۃ وعواریہ المستودعۃ نمتع بہا الی اجل معدود وتقبضہا لوقت
معلوم ثم افترض علینا الشکر اذا اعطی والصبر اذا ابتلی الخ اور لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
طرف معاذ کی حال یہہ کہ تسلی کرتی تہی اوسکی بیچ مرنی بیٹی اوسکی کی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش
کرنی والی مہربان کی یہہ خط ہی جانب محمد رسول اللہ کی سی طرف معاذ بن جبل کی سلام ہی تجہ پر پس تحقیق
تعریف پہنچاتا ہون طرف تیری اوس اللہ کی کہ نہین کوئی معبود مگر وہ ای پیچہی اسکی پس دعا کرتا ہون تیری لیے
کہ بہت دی اللہ تجکو ثواب یعنی اس مصیبت پر اور دل مین ڈالی تیری صبر اور نصیب کری ہمکو اور تجکو شکر
پس تحقیق جانین ہماری اور مال ہماری اور اہل ہماری اور اولاد ہماری اچھی بخششون اللہ غالب اور بزرگ
کی سی ہین اور عاریت ہین رکھوائی ہوئین یعنی جب چاہی لی لی فائدہ مندگی جاتی ہین ہم ساتھ اونکی ایک وقت
معین تلک اور لی لیتا ہی اونکو بیچ وقت مقرر کی پر فرض کیا ہم پر شکر جسوقت کہ دیتا ہی اور فرض کیا صبر
جسوقت کہ مبتلا کرتا ہی ۔ ف ۔ تفسیر بحر العلوم مین حدیث قدسی نقل کی ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نے جو کوئی
صبر نکری میری بلا پر اور شکر نکری میری نعمتون پر اور راضی نہووی میری قضا پر پس چاہیئی کہ طلب کرلی کوئی
سوا میری ۔ قطعہ ۔ نخشبی سر ز حکم حکیم متاب ۔ کار نا بالغان ست شور و خروش ۔ ہیچ دانی کہ صدق چیست
بجز ارادہ بر سر بنہ تو خاموش ۔ اور ایک بزرگ نی کیا خوب بات لکہی ہی کہ تمام احوال اور اوقات
آدمی کی چار چیز سی باہر نہین ہین نعمت ہی یا بلا طاعت ہی یا معصیت پس بندی کو نعمت پر شکر کرنا چاہیے
اور بلا پر صبر اور طاعت پر توفیق اوسکی طرف سی جاننی اور معصیت مین توبہ کرنی کذا ذکرہ فی ...

مَوَاهِبِ اللّٰهِ الْهَنِيَّةِ وَعَوَارِيهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ مَتَّعَكَ بِهِ فِي غِبْطَةٍ وَسُرُورٍ وَقَبَضَهُ مِنْكَ بِأَجْرٍ كَبِيرٍ الصَّلٰوةُ وَالرَّحْمَةُ وَالْهُدٰى یعنی بس تہا بیٹا تیرا اچھی بخششون اللہ کی سی اور امانتون سی اوسکی سی فائدہ مند کیا تہا تجکو ساتہ اوسکی بیچ اچھی حال کی کہ رشک لیجاتی تہی لوگ اوسپر اور خوشی اوٹہا لیا اوسکو بیتری پاس سی بدلی ثواب بڑی کی کہ دعا اور رحمت اور ہدایت ہی ف جیسی کہ اس آیت مین اللہ تعالی نی فرمایا ہی وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ یعنی اور خوشخبری دی صبر کرنی والون کو جب پہنچتی ہی اونکو مصیبت کہتی ہین تحقیق ہم ملک اللہ کی ہین اور تحقیق ہم طرف اوسکی پہرنی والی ہین وہ لوگ اوپر اونکی ہی دعا پروردگار اونکی کی طرف سی اور رحمت اور یہہ لوگ وہ ہین راہ پانی والی إِنِ احْتَسَبْتَ فَاصْبِرْ وَلَا يُحْبِطْ جَزَعُكَ أَجْرَكَ فَتَنْدَمَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْجَزَعَ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلَا يَدْفَعُ حُزْنًا وَمَا هُوَ نَازِلٌ فَكَأَنْ قَدْ وَالسَّلَامُ یعنی مرح اگر ثواب چاہی تو پس صبر کر اور نہ کہو دی بی صبری کرنی تیری ثواب تیرا پس پشیمان ہووی تو یعنی اسلئی کہ کیون نہ صبر کیا مینی مفت ثواب ہاتہہ سی دیا اور جان یہہ کہ تحقیق بی صبری کرنی نہین پہیرتی کسی چیزکو اور نہ دور کرتی ہی غم کو اور وہ چیز کہ اوترنی والی ہی یعنی بلا اور حوادث مقدر سو گویا کہ تحقیق واقع ہوئی یعنی پس جزع فزع بی فائدہ ہی اور سلام ہی تجپر نقل کیے یہہ حاکم اور ابن مردویہ نی ف جتنا جزع فزع زیادہ ہوگا غم بہی زیادہ ہوتا جائیگا فائدہ اسی مین ہی کہ اودہرسی اپنا دہیان ہٹا کر امیدوار ثواب کا رہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خط تعزیت کا لکہنا مستحب ہی اور سلام آخر خط مین بہی لکہنا مستحب ہی جیسی اول مین مثل سلام ملاقات اور رخصت کی کذا ذکرہ العلی وَلَمَّا تُوُفِّيَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوا وَإِيَّاهُ فَارْجُوا فَإِنَّمَا الْمَحْرُومُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ یعنی مس اور جب انتقال ہوا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا تسلی دی صحابہ اور اہل بیت کو

فرشتون نی اسطرح کہ سلام ہووی تمپر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی تحقیق اللہ تعالی کی ہان تسلی ہی ہر
سی یعنی خدا تعالی صبر اور تسلی دینی والا ہی ہر مصیبت سی اور اوسکی ہان عوض ہی ہر فوت ہونی والی چیز کا
ساتہہ اسکی اعتماد کرو اور اوسی سی امید رکہو پس سوا اسکے نہین کہ محروم وہ ہی کہ محروم کیا گیا ثواب سے
اور سلام ہو تمپر اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی نقل کی یہہ حاکم نی **ف** محروم وہ کہ محروم ہو ثواب سے
یعنی مصیبت دنیا کی مصیبت نہین ہی اسلیے کہ ثواب اوسکا آخرت مین موجود
کو صبر نکری اور ثواب سی محروم رہی کذا ذکر الفہری دَخَلَ رَجُلٌ اَشْہَبُ اللِّحْیَۃِ جَسِیْمٌ صَبِیْحٌ فَتَخَطّٰی
رِقَابَہُمْ فَبَکٰی ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَی الصَّحَابَۃِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ فَقَالَ اِنَّ فِی اللّٰہِ عَزَاءً مِّنْ کُلِّ مُصِیْبَۃٍ
وَّعِوَضًا مِّنْ کُلِّ فَائِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ کُلِّ ہَالِکٍ فَاِلَی اللّٰہِ فَاَنِیْبُوْا وَاِلَیْہِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُہٗ اِلَیْکُمْ
فِی الْبَلَاءِ فَانْظُرُوْا فَاِنَّمَا الْمُصَابُ مَنْ لَّمْ یُجْبَرْ وَانْصَرَفَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا
ہٰذَا الْخَضِرُ عَلَیْہِ السَّلَامُ * مس * اور آیا ایک آدمی سفید داڑہی والا فربہ خوبصورت یعنی
پاس دن وفات جان جہان علیہ السلام کی پس پہلانگ گیا صحابہ کی گردنون پر یعنی جب جگہ نپائی
کی تو آگی بڑہ گیا پس رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ رضی اللہ عنہم کی پس کہا تحقیق اللہ کی ہان تسلی ہی ہر
سی اور عوض ہی ہر فوت ہونی والی چیز سی اور بدلا ہی ہر چیز ہلاک ہونی والی سی پس طرف اللہ کی رجوع کرو
اور طرف ثواب اوسکی کی رغبت کرو اور نظر اوسکی طرف تمہاری ہی بیچ مبتلا کرنی کی یعنی وہ جانتا
ساتہہ علم قدیم کی دل کی باتون تمہاری کو ہر حال مین پس فکر کرو اور ہوشیار رہو کہ کسطرح صبر کرتی ہو
اور کیا کہتی ہو پس سوا اسکی نہین کہ مصیبت زدہ وہ ہی کہ بدلا نہ دیا جاوی یعنی مصیبت پر صبر نکری
اور ثواب سی محروم رہی اور چلا گیا وہ شخص پس فرمایا حضرت ابو بکر اور حضرت علی نی راضی ہووی
کہ یہہ حضرت خضر علیہ السلام تہی نقل کیے یہہ حاکم نی وَمَنْ رَّافِعُ الْمَیِّتِ عَلَی السَّرِیْرِ
بِسْمِ اللّٰہِ * فَہُوَ مَعْصُوْمٌ * اور جو شخص کہ رکہی میت کو تخت پر یعنی جنازہ پر یا اوٹہا دی

پس چاہیے کہ کہے بسم اللہ نقل کی یہہ موقوفا ابن ابی شیبہ نے وَ اِذَا صَلَّى عَلَيْهِ كَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ الْفَاتِحَةَ ثُمَّ صَلَّى

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ كَانَ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَيَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَصْبَحَ فَقِيْرًا اِلٰى رَحْمَتِكَ وَ

اَصْبَحْتَ غَنِيًّا عَنْ عَذَابِهٖ تَخَلّٰى مِنَ الدُّنْيَا وَاَهْلِهَا اِنْ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ اللّٰهم

لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ ۔ متن ۔ اور جب نماز پڑہے مردے پر تکبیر کہے پہر پڑہے الحمد پہر درود بہیجے ولا تفتنا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر یعنی بعد دوسری تکبیر کے اور اولیٰ یہہ ہے کہ درود نماز کا پڑہے پہر پڑہے یعنی تیسری تکبیر کے بعد

یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہے اور بیٹا لونڈی تیری کا ہے تہا گواہی دیتا یہہ کہ نہیں کوئی معبود مگر تو تنہا ہے تو نہیں کوئی

شریک تیرا اور تہا گواہی دیتا یہہ کہ تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے تیرے ہیں اور رسول تیرے ہوا یہہ محتاج

طرف رحمت تیری کی یعنی اگرچہ ہمیشہ تیرا محتاج تہا مگر اس بیکسی تنہائی میں زیادہ محتاج ہے اور ہے تو بے پروا

عذاب اسکے سے الگ ہوگیا دنیا سے اور دنیا والوں سے اگر ہووے یہہ پاک گناہوں سے پس زیادہ کر پاکی اسکی

یعنی بسبب ثواب کامل کے اور بلند کرنے درجات کے اور اگر ہو گنہگار پس بخش اسکو یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب

سے کیسی اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچہے اسکے یعنی بسبب بے صبری کی نقل کے یہہ حاکم نے ف نماز جنازے کی فرض

کفایہ ہے اور شرط صحت نماز کی اسلام ہے اور پاکی میت کی اور سامنے ہونا جنازے کا یعنی غائب پر ہمارے

نزدیک درست نہیں اور ارکان نماز کے قیام اور تکبیریں ہیں اور الحمد پڑہنی امام شافعی کے نزدیک واجب

ہے اور امام اعظم اور امام مالک رحمہما اللہ کے نزدیک پڑہنا الحمد کا نہیں ہے اگر بقصد ثنا کے پڑہے تو جائز ہے

امام اعظم رح کے نزدیک پہلی تکبیر کے بعد سبحانک اللہم آخر تک پڑہے کذا ذکر الفقہاء اور بعض روایتوں میں

بجاے پہلی دعا کے بعد تیسری تکبیر کے ان دعاؤں میں سے پڑہنی آئی ہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ

وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا

كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا مِنْ اَهْلِهٖ

وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ مرقات
ق مص یا اللہ بخش اسکو اور رحم کر اسپر اور عافیت دے اسکو اور معاف کر اس سے تقصیرین اسکے اور بزرگی
کر مہمانی اسکی یعنی بہت ثواب اور جنت دے اور فراخ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی اور برف اور اولے
کی یعنی طرح طرح کی بخششین اور رحمتین کر اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑے سفید کو میل سے
اور بدلہ دے اسکو گھر بہتر گھر اسکے سے اور اہل یعنی خادم وغیرہ بہتر اہل اسکے سے اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے
اور داخل کر اسکو بہشت مین اور پناہ دے اسکو عذاب قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے نقل کی ہے مسلم ترمذی نسائی
ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا
وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ
اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ د ت س حب مس یا اللہ بخش زندون ہمارے
اور مردون ہمارے کو اور چھوٹون ہمارے کو اور بڑون ہمارے کو اور مردون ہمارے کو اور عورتون ہمارے
اور حاضرون ہمارے کو اور غائبون ہمارے کو یا اللہ جسکو زندہ رکھے تو ہم مین سے پس زندہ رکھ اسکو اسلام پر اور
جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار اسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکے سے اور نہ گمراہ کر ہمکو پیچھے اسکے
نقل کیے ہے ابو داود ترمذی نسائی احمد ابن حبان حاکم نے اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا
لِلْإِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا
أَوْ لَهُ د س یا اللہ تو ہی پروردگار اسکا ہے اور تو ہی نے پیدا کیا اسکو اور تو ہی نے راہ دکھائی اسکو
طرف اسلام کی اور تو ہی نے قبض کی روح اسکی اور تو ہی دانا تر ہے ساتھ باطن اسکے کی اور ظاہر اسکے کی
حاضر ہوے ہین ہم شفاعت کرنے والے پس بخش نقل کیے ہے ابو داود نسائی نے اس میت کو نقل کیے ہے نسائی نے
اس شخص کو نقل کیے ہے ابو داود نے یعنی نسائی نے بعد لفظ فاغفر کے لفظ لہا کا روایت کیا ہے اور ابو داود نے
لفظ لہ کا اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ

وَاَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اَللّٰهُمَّ فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۔ د ق ۔ یا اللہ تحقیق فلانا
بیٹا فلانی کا بیچ عہد تیرے کی اور امان ہمسائگی تیری کی ہی یعنی پناہ و حفاظت تیری مین ہی بسبب ایمان لانی کے
پس بچا اسکو فتنہ قبر کیسی اور عذاب دوزخ کیسی اور تو ہی ہی لائق وفا کی یعنی وعدہ اپنا پورا کرتا ہی اور لائق حمد
ہی یا اللہ پس بخش اسکو اور رحمت کر اسپر تحقیق تو ہی بخشنے والا مہربان نقل کیے ہیہ ابو داؤد و ابن ماجہ نی
اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ احْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهٖ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ
فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔ مس ۔ یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور بیٹا لونڈی تیری کا ہی
محتاج ہوا ہی طرف رحمت تیری کی اور تو بی پروا ہی عذاب اسکی سی اگر تہا یہہ نیک کار پس زیادتی کر بیچ نیکی اسکی کے
اور اگر تہا گنہگار پس درگذر کر اس سی نقل کیے یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ كَانَ يَشْهَدُ
اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ
وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْ لَهٗ وَلَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔ حب ۔ یا اللہ یہہ بندہ تیرا ہی اور
بیٹا بندی تیری کا ہی تہا گواہی دیتا یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی تیری
ہین اور رسول تیری ہین اور تو بہت جاننے والا ہی حال اسکا مجہسی اگر تہا یہہ نیک کار پس زیادہ کر بیچ نیکی اسکی کی
اگر تہا یہہ گنہگار پس بخش اسکو اور نہ محروم کر ہمکو ثواب اسکی سی اور نہ فتنہ مین ڈال ہمکو پیچہی اسکی نقل کیے
یہہ ابن حبان نی وَاِذَا وَضَعَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ۔ د ت س حب ۔ اور جب رکہی مردی کو قبر اوسکی مین کہی رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کے
اور اوپر طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی و نسائی و ابن حبان نی یا یون کہی بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ مستق ۔ رکہتا ہون مین اسکو ساتہہ نام اللہ تعالی کی اور ساتہہ
حکم اللہ تعالی کی اوپر دین رسول خدا کی نقل کیے یہہ حاکم نی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ
وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔ مس

پیدا کیا ہمنی تمکو یعنی تمہاری اصل کو کہ حضرت آدم علیہ السلام ہین اور اوسمین پہر لیجاوینگی ہم تمکو یعنی بعد مرنی کی
اور اوسمی ہی نکالین گے ہم تمکو دوبارہ یعنی قیامت کو کہتا ہون مین اوسکو ساتہہ نام اللہ کی اور بیچ راہ اللہ
کی اور اوپر دین رسول خدا کی نقل کیے یہہ حاکم نی ف فتاوی عالمگیری مین لکہا ہی کہ مستحب ہی کہ تین
مٹی ڈالنی کیے تین لپ مٹی سی بہر کر سرہانی کی طرف سی قبر مین ڈالی اول لپ مین منہا خلقناکم کہی اور دوسری
مین وفیہا نعیدکم اور تیسری مین ومنہا نخرجکم تارۃ اخری پس یہہ ہی آیا ہو مگر یہان مراد یہہ ہی کہ دفن کی
کی وقت پڑہی فَاِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِہٖ وَقَفَ عَلَی الْقَبْرِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُوا اللّٰہَ لِاَخِیْکُمْ وَسَلُوْا لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ
فَاِنَّہُ الْاٰنَ یُسْأَلُ ۔ د ۔ مش ۔ رستی ۔ پس جب فراغت پاوی دفن میت کیسی تو کہڑا ہووی اوپر قبر کی
پس کہی حاضرون کو بخشش چاہو واسطی بہائی اپنی کے اور دعا کرو اوسکی لیے ساتہہ ثابت رہنی
کی یعنی جواب منکر نکیر مین پس تحقیق وہ اب پوچہا جاتا ہی نقل کیے یہہ ابوداؤد و حاکم و بزار و بیہقی نی ف
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعا زندون کی مردونکی لیے مفید ہوتی ہی اور مذہب اہل سنت وجماعت کا
بہی یہی ہی کہ زندون کی دعا کرنی مین اور صدقہ دینی مین ساتہہ نیت ثواب کی نفع عظیم ہی مردونکو
اور اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین کذا ذکرہ الفخر وَیَقْرَأُ عَلَی الْقَبْرِ بَعْدَ الدَّفْنِ اَوَّلَ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ
وَخَاتِمَتَہَا ۔ سنی ۔ اور پڑہی سرہانی قبر کی پیچہی دفن کے ابتدا سورۂ بقرہ کا یعنی مفلحون تک اور اخیر اوسکا
یعنی آمن الرسول نقل کیے یہہ بیہقی نی ف اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ الم مفلحون تک سرہانی
پڑہی اور آمن الرسول پائنتی کذا فی المشکوۃ وَاِذَا زَارَ الْقُبُوْرَ فَلْیَقُلِ السَّلَامُ عَلٰی اَہْلِ
الدِّیَارِ اَوِ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَہْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ نَسْأَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ ۔ مس ۔ ق ۔ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَکُمْ
تبع ۔ مس ۔ اور جب زیارت کری کوئی قبرونکی پس چاہیی کہ کہی سلام ہی اوپر صاحب
صاحب ان قبرون کی یا کہی سلام ہی تیرای گہر والون مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی

ہین انشاء اللہ ساتھ تمہارے البتہ ملین گے مانگتی ہین ہم اللہ تعالی سی اپنی لیی اور تمہارے لیی عافیت نقل
کیا یہہ مسلم نسائی ابن ماجہ نی اور نسائی کی ایک روایت مین یہہ جملہ بھی زیادہ آیا ہی کہ تم واسطی ہمارے
اور واسطی تمہارے پیچھی آنی والی ہین اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ
وَیَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ * ترجمہ
سلام ہی اوپر صاحب گہرون کی مومنون مین سی اور مسلمانون مین سی اور رحم کری اللہ اگلون پر ہم مین سے
اور پچہلون پر مردون زندون سے اور تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتھ تمہارے البتہ ملین گی نقل کیے یہہ مسلم نسائی
ابن ماجہ نی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِیْنَ وَاَتَاکُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ
اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ * ترجمہ سلام ہی تمہاری گھر والون قوم مومنین کی اور آئی تمہارے پاس وہ چیز
کہ تھی تم وعدہ دئی جاتی یعنی ثواب عذاب کل کو یعنی قیامت کو ڈھیل دئی گئی تم یعنی مدت عمر تک اور
تحقیق ہم اگر چاہی اللہ ساتھ تمہارے ملین گے نقل کیے یہہ مسلم نسائی نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ
مُؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ * ترجمہ سلام ہی تمہاری گھر والون قوم مومنین کے اور تحقیق
ہم اگر چاہی اللہ ساتھ تمہارے ملین گے نقل کیے یہہ ابو داؤد نی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ
لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ * ف * سلام ہی تمہاری صاحب قبرون کے بخشی ہمکو اور تمکو تم
ہمسی پہلی پہونچی ہو اور ہم پیچھی تمہارے پہونچتی ہین نقل کیے یہہ ترمذی نے * ف * آداب زیارت
یہہ ہین کہ پشت جانب قبلہ کی کری اور موہنہ قبر کی طرف کر کر کھڑا ہووی اور سلام جو مذکور ہوا کہی
اور ہاتھ قبر کو نہ لگاوی اور نہ بوسہ دی اور نہ جہکی آگی قبر کی جیسی یہان رسم سلام کرنی کے
جہک کر اور ناک گھسنی اور سجدہ نکری اور نہ گرد قبر کی پہری کہ یہہ عادت نصاری کی ہی جیسا کہ
شیخ عبد الحق رحمہ اللہ نی بہی یہی لکہا ہی اور فتوی اسپر ہی کہ قرآن پڑہنا قبر پہ مکروہ نہین اور
آیات باقی سوا اللہ پڑہی اور بعض روایت مین آیا ہی کہ گیارہ قل ہو اللہ کھڑی ہو کر پڑہی پہر بیٹھی اور زیارت

جمعہ کی دن کرنی افضل ہی خصوصاً اول وقت مین اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ جو کوئی زیارت کی وقت
سورہ یٰس پڑہی تو مقبرہ کی مردون کو تخفیف عذاب مین ہوتی ہی اور اوسدن اوتنی مردی مقبری مین
وتنی نیکیان پڑہنی والی کی لئی لکہی جاتی ہین اور ایکبار سورہ فاتحہ اور تین بار قل ہو اللہ بہی بعضون نے لکہی ہی
کذا ذکر الفخر رحمہ اللہ اور سورہ الہکم التکاثر پڑہی پہر پڑہی السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین انتم لنا فرط وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون
رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِوَالِدِيْنَا وَلِمَشَايِخِنَا وَلِاُسْتَاذِيْنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَلِاَحْفَادِنَا وَلِاِخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِاَعْمَامِنَا وَلِعَمَّاتِنَا وَلِاَخْوَالِنَا وَلِخَالَاتِنَا
وَلِسَائِرِ اَقَارِبِنَا وَاَصْحَابِنَا وَاَحْبَابِنَا وَلِمَنْ لَهُ حَقٌّ عَلَيْنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعَوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ الْبَقِيْعِ الْمُعَلّٰى بعد اسکی پڑہی اللّٰهم صلِّ على
رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰى تُرْبَةِ مُحَمَّدٍ فِي التُّرَابِ
وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ رَبَّنَا
مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ اٰمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۔
کہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً مین وقت زیارت کی پڑہتی ہین کذا ذکر العلی الذِّكْرُ الَّذِيْ
غَيْرُ مَخْصُوْصٍ بِوَقْتٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا مَكَانٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ هِيَ اَفْضَلُ الذِّكْرِ ۔
اوس ذکر کا کہ آتی ہی فضیلت اوسکی حدیثون مین حال یہہ کہ نہین خاص کیا گیا ہی ساتہہ کسی وقت
اور نہ کسی سبب کی یعنی مثل طعام وغیرہ کی اور نہ ساتہہ کسی مکان کے یعنی مثل اوکاحج کی فرمایا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ یعنی ساتہہ محمد رسول اللہ کی بہترین ذکر کا ہی نقل
نی وَهِيَ اَفْضَلُ الْحَسَنَاتِ ۔ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ اَوْ نَفْسِهٖ ۔ خ ۔ اور کلمہ توحید بہترین نیکیون کا ہی نقل کی بیہ حدیث
آدمیون کا ساتہہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ ہوگا کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو خالص دل سے

جان اپنی سی نقل کے یہہ بخاری نے یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهٖ وَزْنُ شَعِيْرَةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيْمَانٍ

وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا وَفِي قَلْبِهٖ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ مِنْ اِيْمَانٍ وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَهَا

فِي قَلْبِهٖ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ مِنْ اِيْمَانٍ ÷ خ م ت ÷ نکلیگا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمہ

کو اوس حالت مین کہ اوسکی دل مین مقدار جو کی نیکی سی یعنی ایمان سی ہی یا فرمایا ایمان سے اور نکلیگا دوزخ

سی وہ شخص کہ کہا ہوگا اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین مقدار گیہون کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی ہی اور نکلیگا دوزخ سی وہ شخص کہ کہا ہوگا

اس کلمہ کو اور اوسکی دل مین برابر ذرہ کی نیکی سی ہی یا فرمایا ایمان سی نقل کی یہہ بخاری مسلم ترمذی نی ف مراد یہہ ہی کہ جسکی دل مین

تہوڑا سا بہی ایمان ہوگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سی دوزخ سی نکلیگا کذا ذکرہ الفخر مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَهَا ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ

اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ ÷ ق ÷ نہین کوئی بندہ کہ کہی یہہ کلمہ پہر مرے

اسی اعتقاد پر مگر کہ داخل ہوگا بہشت مین اور اگرچہ زنا کیا ہوا اور اگرچہ چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور

چوری کی ہو اور اگرچہ زنا کیا ہو اور چوری کی ہو نقل کی یہہ مسلم نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مومن

ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اگرچہ بی توبہ مری سزا اپنی کردار کی پا کر آخر کو بہشت مین داخل ہوگا اور کافر

ہمیشہ دوزخ مین رہیگا اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ گناہ سی اصل ایمان نہین جاتا رہتا اگرچہ کمال ایمان مین نقصان

آجاوی یہی مذہب ہی اہل سنت و جماعت کا کذا ذکرہ الفخر جَدِّدُوْا اِيْمَانَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ نُجَدِّدُ

اِيْمَانَنَا قَالَ اَكْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ÷ ا ط ÷ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نیا کرو ایمان اپنی کو

عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیونکر نیا کرین ہم ایمان اپنا فرمایا کثرت کرو کہنی لا الہ الا اللہ کی یعنی اس سی ایمان

قوت آتی ہی نقل کی یہہ احمد طبرانی نی لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ ÷ ت ÷ نہین ہی

واسطی اس کلمہ کی نزدیک اللہ کی پردہ یہان تک کہ وہ پہونچتا ہی طرف اوسکی یعنی کوئی چیز اسکی پہونچنی کو

مانع نہین یعنی جلدی قبول ہوتا ہی نقل کی یہہ ترمذی نی قَوْلُهَا لَا يَتْرُكُ ذَنْبًا وَلَا يُشْبِهُهَا

عَمَلٌ ÷ مس ÷ کہنا کلمہ طیبہ کا نہین چہوڑتا ہی کوئی گناہ اور نہین مشابہ ہوتا ہی اوسکی کوئی عمل نقل کی یہہ حاکم نی

لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ فِيْ كِفَّةٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فِيْ كِفَّةٍ مَالَتْ بِهِمْ

حب س ہرا اگر تحقیق ساتوں آسمان والی اور ساتوں زمین والی ایک پلڑے میں ہوں [illegible] اور ثواب لا الہ

الا اللہ کا ایک پلڑی میں ہو تو یہہ بھاری ہوگا پلڑا اسکا اون سبھی نقل کیے یہہ ابن حبان نسائی بزار نے مَا قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

عَبْدٌ قَطُّ مُخْلِصًا اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ السَّمَآءِ حَتّٰى تُفْضِيَ اِلَى الْعَرْشِ مَا اجْتُنِبَتِ الْكَبَائِرُ

ت س مس نہیں کہتا کلمہ طیب کوئی بندہ کبھی خالص سے مگر کھول جاتی ہیں اوسکی لیے دروازے آسمان کے

یعنی اوسکی قبولیت اور چڑھنے کے لیے یہاں تک کہ پہنچتا ہے عرش تک جب تک کہ بچے بڑے گناہوں سے

نقل کیے یہہ ترمذی نسائی حاکم نے ف بچے بڑے گناہوں سے یا توبہ کر لی ہو اونسے یعنی یہہ قبولیت اور ثواب

بہت حاصل ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہوں سے بچے جیسے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یعنی نہیں

قبول کرتا اللہ تعالی عمل مگر پرہیزگاروں سے لکہ ذکر العلی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَنْ قَالَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ

مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ خ م ت س ا وَمَرَّةً كَعِتْقِ نَسَمَةٍ ا مص نہیں کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہیں

کوئی شریک اوسکا اوسیکی لیے پادشاہت ہے اور اوسیکی لیے تعریف ہے وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ

ہر چیز پر قادر ہے جو کوئی کہے یہہ کلمہ دس بار ہوتا ہے مانند اوس شخص کے کہ آزاد کیے چار بردے اولاد حضرت اسمعیل سے

نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی نسائی احمد نے اور جو کوئی کہے یہہ کلمہ ایکبار ہووے گا ثواب مانند آزاد کرنے ایک

کے نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نے وَمِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ

حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ بِاَفْضَلَ مِمَّا

جَاءَ بِهِ اِلَّا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ خ م اور جو کوئی پڑھے یہہ کلمہ سو بار ہوتا ہے یہہ کلمہ یعنی ثواب اسکا

واسطے اوسکی مانند ثواب آزاد کرنے دس بردوں کی اور لکھی جاتی ہیں اوسکی لیے سو نیکیاں اور مٹائی

جاتی ہیں سو گناہ اور رہتا ہے یہہ کلمہ اوسکی لیے پناہ شیطان سے اور نہیں لایگا کوئی بہتر اوس سے الا وہ

اوسکو یعنی قیامت کو کوئی اسکی برابر بہتر عمل نہین لیکر آویگا مگر جسنی عمل کیا زیادہ اس سی یعنی وہ افضل ہوگا
نقل کی یہہ بزار نی هِيَ الَّتِي عَلَّمَهَا نُوحٌ ابْنَهُ فَإِنَّ السَّمٰوَاتِ لَوْ كَانَتْ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَتْ
بِهَا وَلَوْ كَانَتْ حَلْقَةً لَقَصَمَتْهَا مص + یہہ کلمہ وہ ہی کہ سکہایا اوسکو حضرت نوح علیہ السلام نی بیٹی
اپنی کو پس تحقیق آسمان اگر ہوین ایک پلڑی مین اور یہہ کلمہ ایک پلڑی مین تو البتہ بہاری ہوگا پلڑہ اس کلمہ کا
اور ہر دو پر اگر ہوین آسمان حلقہ تو البتہ ملا دیوی یہہ اوسکو نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی ف
یعنی فرضا اگر سب آسمان بطور کرہ کی ہوین اور ثواب اسکا اوسپر رکہا جاوی تو بسبب بوجہہ کی کرہ
بچک کے ملجاوی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی ہر روز سو بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ
الْحَقُّ الْمُبِينُ تو ہوتا ہی اوسکی لئی امان فقر سی اور انس وحشت قبر مین اور کہولی جاتی ہین اوسکی لئی دروازی
جنت کی کذا فی شرح الصدور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ كَلِمَتَانِ أَحَدُهُمَا لَيْسَ لَهَا نِهَايَةٌ
دُونَ الْعَرْشِ وَالْأُخْرٰى تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ط لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دو کلمی
ہین ایک دونون مین کا یعنی لا الہ الا اللہ نہین ہی اوسکی لئی نہایت سوی عرش کی یعنی وہان پہنچتا ہی اور قبول
ہوتا ہی اور دوسرا یعنی اللہ اکبر بہر دیتا ہی یعنی ثواب سی اور نور سی اوس چیز کو کہ درمیان آسمان اور زمین
کی ہی نقل کی یہہ طبرانی نی وغیرہما نے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا عَلَى الْأَرْضِ
أَحَدٌ يَقُولُهَا إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ ت مس، ہ اور یہی
کلمی ساتہہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کی یہہ فضیلت رکہتی ہین کہ نہین زمین پر کوئی کہ کہی ان تینون کو
مگر دور کئی جاتی ہین اوسی سی گناہ اوسکی اور اگرچہ ہوین وہ مانند جہاگ دریا کی یعنی بہت نقل کی یہہ ترمذی نی ی
مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ إِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ
فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أُخْبِرُ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا
مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا خ م نہین کوئی کہ گواہی دی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ

علیہ وسلم رسول اللہ کی ہین مگر حرام کرتا ہی اوسکو اللہ آگ پر یہہ ہی جو حدیث مذکور ہوئی معاذ نی آنحضرت سی سنی

تہی اور یہہ سنی کی معاذ نی عرض کیا ای رسول اللہ کی کیا پس نہ خبر دون مین لوگون کو اسکی پس خوش ہونگی

وہ فرمایا ابہی جو خبر دیگا اعتماد کرین کی لوگ یعنی نری شہادت پر اور عمل چہوڑ دینگی پس ابہی مصلحت نہین

عمل کرنی دی اور خبر دی ساتہہ اس بشارت کی معاذ نی نزدیک مرنی اپنی کی گناہ سی بچنی کی لئی نقل کی

یہہ بخاری مسلم نی **ف** یعنی جب دیکہا کہ لوگ عمل کرنی پر مستعد ہین اور علم کا چہپانا گناہ ہی کہ

چہپانی والا لگام آگ کی دیا جاویگا اور حضرت نی ابتداء اسلام مین منع فرمایا تہا اب منع ہوا یہہ

مجتہد تہی یہہ اجتہاد کرکر خبر دی کذا ذکرہ الفخر رح اور ملا علی قاری رح نی لکہا ہی کہ ظاہر حدیث پر یہہ شبہہ

آتا ہی کہ اکثر حدیثون سی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ گنہگار موحد کلمہ گو بہی دوزخ مین داخل ہونگی مگر آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کی شفاعت سی نجات پاوینگی اور اس سی یہہ معلوم ہوا کہ بالکل جانی ہی کی نہین اسکی کئی جواب

ہین اختصار کی لئی ایک پر اکتفا ہوتا ہی مراد کلمہ کہنی سی یہان یہہ ہی کہ یہہ کلمہ بہی کہا اور اوسکی حق بہی

ادا کئی یعنی ممنوع باتون سی بچا اور جو حکم کیا ہی بجا لایا اور اسی لئی کہ معنی اسکی ظاہر نہ تہی معاذ نی پہلی

خبر نہ دی تہی مَنْ شَهِدَ بِهَا كَذٰلِكَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ * **مت** * جو کوئی گواہی دیگا ساتہہ

اس کلمہ کی خلوص سی حرام کریگا اوسکو اللہ تعالی آگ پر نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی و حدیث

اَلْبِطَاقَةِ الَّتِي تَثْقُلُ بِالتِّسْعَةِ وَالتِّسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مَدَّ الْبَصَرِ أَشْهَدُ أَنْ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ * **ق حب مس** * اور حدیث پرچہ

کاغذ کی وہ جو بہاری ہوگا ننانوین کتابون پر یعنی اعمال نامون پر کہ اوسمین برائیان لکہی ہونگی

کہ ہر کتاب ہوگی بقدر دراز کی بینائی کے یعنی جہان تک نظر کام کرتی ہی یعنی زمین سی آسمان تک سو لکہا

ہوگا اوس پرچہ مین اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ نقل کی

ابن ماجہ ابن حبان حاکم نی **ف** حدیث البطاقۃ مبتدا ہی اور خبر اوسکی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روز قیامت کی اللہ تعالی ایک شخص کو روبرو خلائق کی بنکالیگا اور پہیلاویگا اوسکی آگی ایک کم سو کتابین کہ ہرایک بقدر درازی نظر کی ہوگی پہر فرماویگا کیا انکار کرتا ہی تو اس سے کچہہ کیا ظلم کیا تجہہ پر اعمال نامہ لکہنی والون میری نے عرض کریگا بندہ کہ نہ ای رب میری یعنی نہ انکار کرتا ہون اور نہ ظلم کیا ہی کاتبون تیری نی پہر فرماویگا کیا کچہہ عذر ہی تیری پاس عرض کریگا نہ ای رب میری پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے ظلم تجہہ پر نہیں ہوگا آج پس ایک پرچہ کاغذ کا نکالا جاویگا کہ اوسمین لکہا ہوگا اَشۡهَدُ اَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ پس فرماویگا اللہ تعالی کہ حاضر ہو وزن اعمال اپنی پر یعنی اور اس پرچہ کو اونکی برابر رکہہ عرض کریگا بندہ ای رب کیا حقیقت ہی اس پرچہ کی مقابلہ مین اون کتابون کی یعنی جو گناہون سی بہری ہوئی ہین پس فرماویگا ظلم نہین کیا جاویگا تو آج یعنی یہہ پرچہ بہت بزرگ ہی تول اسکو پس رکہی جاوینگی کتابین ایک پلی مین اور یہہ پرچہ ایک پلی مین پس ہلکی ہونگی وہ نامی اور بہاری ہوگا یہہ پرچہ پس نہین بوجہل ہوتی کوئی چیز ساتہہ نام اللہ تعالی کی کذا فی المشکوۃ

مَنۡ قَالَ اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ وَاَنَّ عِيۡسٰى عَبۡدُ اللهِ وَابۡنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلۡقٰهَا اِلٰى مَرۡيَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ وَاَنَّ الۡجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدۡخَلَهُ اللهُ مِنۡ اَيِّ اَبۡوَابِ الۡجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ شَاءَ ٭ متفق علیہ ٭ جو کوئی کہی کہ گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر خدا تنہا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسی بندی اللہ کے ہین اور بیٹی لونڈی اوسکی کی اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکی طرف سے اور تحقیق بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی جس آٹہہ دروازون بہشت مین سے چاہیگا وہ نقل کیے یہہ مسلم بخاری نسائی نے ٭ خواہ بغیر عذاب کی اپنی فضل و کرم سی داخل کریگا یا بعد عذاب دینی کے گناہون پر کذا ذکرہ الفخر ٭ مَنۡ شَهِدَ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَرَسُوۡلُهٗ وَاَنَّ عِيۡسٰى عَبۡدُ اللهِ وَرَسُوۡلُهٗ وَابۡنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلۡقٰهَا اِلٰى مَرۡيَمَ وَرُوۡحٌ مِّنۡهُ وَاَنَّ الۡجَنَّةَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ اَدۡخَلَهُ اللهُ الۡجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنۡ عَمَلٍ اَوۡ مِنۡ اَبۡوَابِ الۡجَنَّةِ

عبادہ بن صامت

الثمانية ايها شاء ۱۲ خ م س ۱۲ جو کوئی گواہی دوی اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین شریک کوئی
اوسکا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی اور تحقیق عیسی بندی اللہ کے
ہین اور رسول اوسکے اور بیٹی لونڈی اوسکیکی اور کلمہ اوسکا کہ ڈالا اوسکو طرف مریم کی اور روح ہین اوسکے
طرف سی اور تحقیق بہشت حق ہی اور دوزخ حق ہی تو داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین اوپر کسی عمل کی
یعنی نیک ہو یا بد ہو یا دروازون بہشت کیسی آٹھہ مین جسمین سی چاہیگا نقل کے یہہ بخاری مسلم نی
ف بعضی روایت مین یہہ جملہ علی ما کان من عمل پر زیادہ آیا ہی اسلئی مصنف نی لفظ او کر اختلاف روایت کا
بیان کیا یعنی داخل کریگا اللہ تعالی بہشت مین کسی عمل پر ہو آٹھون دروازون مین سی جسمین سے
چاہیگا اور حضرت عیسی کو کلمۃ اللہ اسلئی کہا کہ کن کی کہنی سے پیدا ہوی ہین بغیر باپ کی کذا ذکر الفخر

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ اَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ ۱۲ خ م س ۱۲ تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتی تھی کبھی کبھی لا الہ الا اللہ آخر تک
کہ معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ تنہا ہی وہ غالب کیا لشکر اپنی کو اور مدد کی بندی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور غالب ہوا گروہ کافرون پر تنہا یعنی بغیر لڑنی آدمیون کی دن خندق کی پس نہین باقی ہی کوئی چیز

پیچھی اوسکی نقل کے یہہ بخاری مسلم نسائی نی حَدِيثُ الْاَعْرَابِيِّ عَلِّمْنِي كَلَامًا اَقُولُهُ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ۱۲ م
یہہ حدیث حال اعرابی کے ہی یعنی یہہ مصنف بطور یہی حدیث کی لکھتا ہی کہ کہا اوسنی حضرت سی سکھاؤ مجکو کوئی
کلام کہ کہون مین اوسکو اور مداومت کرون اوسپر فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ لا الہ الا اللہ آخر تک
معنی یہہ ہین نہین کوئی معبود مگر اللہ تنہا نہین کوئی شریک اوسکا اللہ بہت بڑا ہی بڑا اور تعریف
ہی بہت اور پاک ہی اللہ جو پروردگار ہی عالمون کا نہین ہی بچنا گناہون سی اور نہ قوت عبادت کی مگر

غالب حکمت والی کی یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجہپر اور راہ دکہا مجکو اور رزق دی مجکو نقل کیے یہہ مسلم نی وقت
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اللہم کی اوپر کی کلمات تعلیم فرمائی تو اعرابی نی عرض کیا کہ یہہ ذکر ہے میری رب کا
ہی میری لئی کیا ہی فرمایا یہہ پڑہ اللہم اغفرلی آخر تک کذا فی المشکوٰۃ مَن قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ مَرَّۃً کُتِبَتْ
لَہٗ عَشْرًا وَمَنْ قَالَہَا عَشْرًا کُتِبَتْ لَہٗ مِائَۃٌ وَمَنْ قَالَہَا مِائَۃً کُتِبَتْ لَہٗ اَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَہُ اللّٰہُ
ت حب ہس جو کوئی کہی پاک ہی اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی کی ایکبار لکہی جاتی ہین
لئی دس نیکیان اور جو کوئی کہی دس بار لکہی جاتی ہین اوسکی لئی سو نیکیان اور جو کوئی کہی اسکو سو بار لکہی
جاتی ہین اوسکی لئی ہزار نیکیان اور جو کوئی زیادہ کری زیادہ دیتا ہی اوسکو اللہ ثواب یعنی جسیقدر کہی گا اوسیقدر
ثواب بڑہاتا جاتا ہی نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نے مَنْ قَالَہَا مِائَۃَ مَرَّۃٍ حُطَّتْ خَطَایَاہُ وَاِنْ کَانَ
مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ عو جو کوئی کہی سبحان اللہ وبحمدہ سو بار دور کیی جاتی ہین گناہ اوسکی اور اگرچہ ہون مانند
جہاگ دریا کی نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی ھِیَ اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ ت س مص یہہ کلمہ یعنی
تسبیح بہت پیارا ہی کلام مین سی طرف اللہ کی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی وَھِیَ اَفْضَلُ
الْکَلَامِ الَّذِی اصْطَفَی اللّٰہُ لِمَلَائِکَتِہٖ م عو اور یہہ کلمہ بہتر کلام کا ہی جسکو چن لیا اللہ تعالی نی ہمیشہ
کی لئی نقل کیے یہہ مسلم ابو عوانہ نی وَھِیَ الَّتِیْ اَمَرَ نُوْحٌ بِہَا ابْنَہٗ فَاِنَّہَا صَلٰوۃُ الْخَلْقِ وَتَسْبِیْحُ الْخَلْقِ
وَبِہَا یُرْزَقُ الْخَلْقُ مص اور یہہ کلمہ وہ ہی کہ حکم کیا حضرت نوح علیہ السلام نی ساتہہ اوسکی
کی بیٹی اپنی کو یعنی سام کو پس تحقیق یہہ کلمہ عبادت سب مخلوقات کی ہی اور تسبیح مخلوقات کی اور سبب برکت اسکی
رزق دی جاتی ہی خلق نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَہَا غُرِسَتْ لَہٗ شَجَرَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ بز جو کوئی
کہی اس کلمہ کو بویا جاتا ہی اوسکی لئی درخت بہشت مین نقل کیے یہہ بزار نی مَنْ ھَالَہُ اللَّیْلُ اَنْ یُکَابِدَہٗ اَوْ
بَخِلَ بِالْمَالِ اَنْ یُنْفِقَہٗ اَوْ جَبُنَ عَنِ الْعَدُوِّ اَنْ یُقَاتِلَہٗ فَلْیُکْثِرْ مِنْہَا فَاِنَّہَا اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ
جَبَلِ ذَہَبٍ یُنْفِقُہٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ط جسکو ڈراوی رات اس سی کہ رنج مین ڈالی گی اوسکو یعنی اگر

اور محنت شب کیسی سبب بیماری وغیرہ کی خوف رکہتا ہو یا جو کوئی بخل کری مال اپنی کی خرچ کرنی سے
سی یا بزدل ہووی دشمن سے لڑنی او سکیسی بس چاہئی کہ بہت پڑہی یہہ کلمہ یعنی یہہ سب چیزین اُسکی
دفع ہوتی ہین پس تحقیق یہہ کلمہ بہت پیارا ہی طرف اسکی سونی کی پہاڑ سی کہ خرچ کری تو اسکو راہ خدا مین
نقل کیے یہہ طبرانی نی اَحَبُّ الْکَلَامِ اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ ۞ عو ۞ بہت پیاری کلامون مین سے
طرف اسکی یہہ تسبیح ہی کہ پاک ہی پروردگار میرا اور پاکی سی یاد کرتا ہون ساتہہ تعریف اسکی کی نقل
کی یہہ ابو عوانہ نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ نَبَتَ لَہٗ غَرْسٌ فِی الْجَنَّۃِ ۞ ا ۞ جو کوئی کہی سبحان اللہ
العظیم اوگتا ہی اوسکی لئی درخت بہشت مین نقل کیے یہہ احمد نی مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ
غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ ۞ ت س حب مس مص ۞ جو کوئی کہی سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا
جاتا ہی اوسکی لئی درخت کہجور کا بہشت مین نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی فَاِنَّہَا
عِبَادَۃُ الْخَلْقِ وَبِہَا تُقْطَعُ اَرْزَاقُہُمْ ۞ مر ۞ پس تحقیق یہہ کلمہ یعنی سبحان اللہ وبحمدہ عبادت خلق کی ہی
سب زبان حال یا قال سی اوسکی تسبیح وتحمید مین مشغول ہین اور سبب برکت اسکی کی معین کئی جاتی ہین رزق انکی
نقل کیے یہہ بزار نی کَلِمَتَانِ خَفِیْفَتَانِ عَلَی اللِّسَانِ ثَقِیْلَتَانِ فِی الْمِیْزَانِ حَبِیْبَتَانِ اِلَی الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰہِ
وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ ۞ خ م ت مص ۞ دو کلمی ہین ہلکی زبان پر بہاری ترازو مین پیاری طرف
رحمن کے یعنی رحمت والا انکا پیارا ہی اللہ کا وہ کلمی یہہ ہین پاک ہی اللہ اور پاکی یاد کرتا ہون ساتہہ تعریف اوسکی
کی پاک ہی اللہ بڑا نقل کیے یہہ بخاری مسلم ترمذی ابن ابی شیبہ نی مَنْ قَالَہَا مَعَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کُتِبَتْ کَمَا قَالَہَا ثُمَّ عُلِّقَتْ بِالْعَرْشِ لَا یَمْحُوْہَا ذَنْبٌ عَمِلَہٗ صَاحِبُہَا حَتّٰی یَلْقَی
اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَخْتُوْمَۃً کَمَا قَالَہَا ۞ مر ۞ جو کوئی کہی ان کلمون کو یعنی سبحان اللہ وبحمدہ
ساتہہ اس استغفار کی کہ بخشش مانگتا ہون مین اللہ بزرگ سی اور توبہ کرتا ہون طرف اوسکی تو لکہی جاتی
جسطرح کہا اونکو یعنی بی زیادتی ونقصان کے پہر لٹکائی جاتی ہین عرش مین یعنی بزرگی اور حفاظت کی

لفظ العظیم کا لفظ ابن ابی شیبہ کی روایت مین نہین ہی ۱۲ منہ

مٹاتا ہی انکو یعنی گناہ کہ کری اوسکو پڑہنی والا اسکا یہان تلک کہ ملیگا وہ اللہ تعالی سی دن قیامت کے اور حال مین
کہ وہ سب مہر ہونگی جیسے کہ تہی یعنی محفوظ ہونگی تغیر تبدیل سی نقل کیے یہہ بزار نی ف اسمین اشارہ ہے
اسپر کہ پڑہنی والا اسکا محفوظ رہتا ہی کفر سی سلب کی سوای کفر کے کوئی عمل اگرچہ کبیرہ ہو عمل کو نہین حبط
کرتا کذا ذکرہ علی وَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُوَيْرِيَةَ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِيْنَ
صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا تُسَبِّحُ ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ
الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ
وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى نَفْسِهِ
وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ رواہ مسلم ع ق اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرت جویریہ رضی اللہ تعالی عنہا کو کہ بی بی حضرت کے
ہین اور حال یہہ کہ تحقیق نکلی تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اونکی پاس سی صبح کو سویرے کہ نماز پڑہی صبح کی یعنی سنت صبح کی اونکی گہر مین اور حضرت جویریہ
مصلی اپنی پر تسبیح کرتی تہین پہر پہری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد ہونی وقت چاشت کی اور حال یہہ کہ وہ بیٹہی تہین پس اسی وقت
مین حضرت نی فرمایا ہمیشہ رہی تو اوسی حالت پر کہ چہوڑا تہا مینی تجکو اوسپر یعنی صبح سی اب تلک بیٹہی ہوئی ذکر مین
مشغول ہی کہا جویریہ نی ہان فرمایا تحقیق کہی مینی پیچہی جدا ہونی تیری کی چار کلمی تین بار اگر تولی جاوین وہ ساتہ اوس
چیز کی کہ پڑہی تو نی ابتدا اس دن کی سی تو البتہ بہاری ہووین اوسپر یہہ کلمی وہ کلمی یہہ ہین سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ
خَلْقِهِ آخر تلک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو اور تعریف ہی اوسکو بقدر گنتی خلق اوسکی کی اور موافق مرضی ذات اوسکی
کی اور موافق بوجہ عرش اوسکی کی اور موافق مقدار کلمون اوسکی کی نقل کیے یہہ مسلم نی اور چارون نی اور ابو عوانہ نی
ف علما رحمہم اللہ نی لکہا ہی کہ اس طرح کی ذکر مین ثواب بہت ہوتا ہی اگرچہ مقدار مین کم ہو چنانچہ وارد ہوا ہی
بندہ سی لا اِلٰہ الا اللہ عدد خلقہ کہتا ہی تو اللہ تعالی ملائکہ کو فرماتا ہی کہ اس بندی کی لیے لا الہ الا اللہ بقدر گنتی مخلوقات
کی لکہو اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو ثواب اور فضیلت کہ بندہ اوسکی آرزو رکہتا ہی اللہ تعالی سی اوسکو اعمال سے اپنی
مین بعض عمل کیا پاتا ہین سبب اوسکا یہی کہ حکم ہوگا کہ یہہ عمل ہی کہ آرزو اوسکی لگیا تہا تو کذا ذکرہ الشیخ عن الطیبی اور بعضی روایت مین چار کلمی یہہ ہین

سبحان اللہ عدد خلقہ سبحان اللہ رضی نفسہ سبحان اللہ زنۃ عرشہ سبحان اللہ مداد کلماتہ ۔ ترجمہ: پاکی
ہی اللہ کو بعدد گنتی خلق اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق مرضی ذات اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق بوجھ عرش
اوسکی پاکی ہی اللہ کو موافق مقدار کلموں اوسکی نقل کیا ہے مسلم نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی والحمد للہ
کذلک ۔ ترجمہ: اور الحمد للہ بھی اسیطرح نقل کیے ہیں نسائی نی ف یعنی الحمد للہ بھی مثل سبحان اللہ کے یعنی الحمد للہ عدد
خلقہ الحمد للہ رضی نفسہ الحمد للہ زنۃ عرشہ الحمد للہ مداد کلماتہ کذا ذکرہ الفخر اور ایک روایت میں چار کلمے یوں آئے ہیں
سبحان اللہ وبحمدہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر عدد خلقہ ورضی نفسہ وزنۃ عرشہ و
مداد کلماتہ ۔ ترجمہ: پاکی ہی اللہ کو اور ساتھ تعریف اوسکی کی پاکی بیان کرتا ہوں اور نہیں کوئی معبود مگر اللہ
اور اللہ بہت بڑا ہی موافق گنتی خلق اوسکی اور موافق مرضی ذات اوسکی اور موافق وزن عرش اوسکی اور
موافق مقدار کلموں اوسکی نقل کی یہ نسائی نی وقال صلی اللہ علیہ وسلم لامرأۃ دخل علیہا وبین
یدیہا نوی او حصی تسبح بہ الا اخبرک بما ہو ایسر علیک من ہذا او افضل فقال سبحان اللہ
عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین ذلک وسبحان اللہ عدد ما ہو خالق واللہ
اکبر مثل ذلک ۔ ترجمہ: اور فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو یعنی اپنی کسی بی بی کو کہ آئے تھے اوسکے پاس
اور آگے اوسکی گٹھلیاں کھجور کی تھیں یا کنکریاں کہ تسبیح گنتی تھی ساتھ اونکی کیا خبر دوں میں تجکو ساتھ
اوس چیز کی کہ وہ بہت آسان ہو تجپر اس سی یا فرمایا کہ بہت بہتر ہو پس فرمایا وہ تسبیح آسان یہ ہی سبحان اللہ
عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہ ہیں پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی آسمان میں اور پاکی ہی اللہ کو
موافق گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی زمین میں اور پاکی ہی اللہ کو موافق گنتی اوس چیز کی کہ درمیان انکی ہی اور پاکی ہی اللہ کو
موافق گنتی اوس چیز کی کہ وہ پیدا کرنے والا ہی اور پڑھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر مانند اسکے
ف یعنی اللہ اکبر عدد ما خلق آخر تک پڑھا بطور سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کی کسی راوی نے اختصار کے
لیئے اسطرح کہدیا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تفصیل ہی سی فرمایا ہوگا اور الحمد للہ وغیرہ کو بھی اسی پر قیاس کر

وکبر والحمد للہ مثل ذلک ولا الہ الا اللہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک ت د

ت س حب مس ۔ اور پڑھا الحمد للہ کو مانند اسیکی اور لا الہ الا اللہ مانند اسیکی اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ

مانند اسیکی نقل کیے یہہ ابو داؤد ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ۔ ودخل علی صفیۃ وبین یدیہا اربعۃ

آلاف نواۃ تسبح بہن فقال قد سبحت منذ وقفت علی راسک اکثر من ہذا قالت علمنی

قال قولی سبحان اللہ عدد ما خلق ت د مس ۔ اور آئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت صفیہ کی پاس

کہ بی بی حضرت کی تہین اور آگی اونکی چار ہزار گٹھلیاں کھجور کی تہین کہ تسبیح پڑہتی تہین ساتھہ اونکی پس فرمایا حضرت نی

تحقیق تسبیح پڑہی ہی جبسی کہڑا ہوا مین تیری سر پر بہت اس سی یعنی ایسی تسبیح پڑہی مین اس تہوڑی دیر مین کہ تیری تسبیحات

سی ثواب مین زیادہ ہی کہا صفیہ نی سکہاؤ مجکو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی کہہ یعنی وہ تسبیح یہہ ہی سبحان اللہ

عدد ما خلق کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی نقل کیے یہہ ابو داؤد حاکم نی وقال لابی امامۃ الا

اعلمک شیئا ہو افضل من ذکر اللہ اللیل مع النہار والنہار مع اللیل سبحان اللہ عدد

ما خلق وسبحان اللہ ملء ما خلق وسبحان اللہ عدد کل شیء وسبحان اللہ ملء کل شیء و

سبحان اللہ عدد ما احصی کتابہ وسبحان اللہ ملء ما احصی کتابہ والحمد للہ عدد ما خلق و

الحمد للہ ملء ما خلق والحمد للہ عدد کل شیء والحمد للہ ملء کل شیء والحمد للہ عدد ما

احصی کتابہ والحمد للہ ملء ما احصی کتابہ ۔ مص ط ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

ابو درداء صحابی کو سکہاؤں مین تجکو کچہہ یعنی ذکر جامع کہ وہ بہتر ہو یاد کرنی اللہ تعالی کی سی رات دن مین اور دن رات

مین وہ یہہ ہی سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تلک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور

پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی بقدر بہرنی ہر چیز کی

اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی یعنی لوح محفوظ نی کہ سب کچہہ اوسمین لکہا

تہا اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی لیے بقدر

گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی اور تعریف ہی اسکی لئی برابر
گنتی ہر چیز کی اور تعریف ہی اللہ کی لئی ہر چیز بہر اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب
اوسکی نی اور تعریف ہی اللہ کی لئی بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی نقل کیے یہہ طبرانی
نی وَقَالَ لِاَبِیْ اُمَامَةَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِاَکْثَرَ وَاَفْضَلَ مِنْ ذِکْرِکَ اللَّیْلَ مَعَ النَّهَارِ وَالنَّهَارَ مَعَ اللَّیْلِ
اَنْ تَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا خَلَقَ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ
وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ
مَا اَحْصٰی کِتَابُهٗ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ مِلْأَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِثْلَ ذٰلِکَ
ن حب مس ۱۲ اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ابو امامہ کو کیا نہ خبر دون مین تجکو ساتہہ ایک ذکر کی
کہ بہت ہی اور افضل ہی یعنی ثواب مین اور کیفیت مین ذکر کرنی تیری سی رات دن مین اور دن رات مین
وہ یہہ ہی کہ کہی تو سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کہ معنی یہہ ہین پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی
ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ پیدا کی پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ زمین مین اور آسمان مین ہی اور پاکی
ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ زمین اور آسمان مین ہی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر گنتی اوس چیز کی کہ جمع کیا
کتاب اوسکی نی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر بہرنی اوس چیز کی کہ جمع کیا کتاب اوسکی نی اور پاکی ہی اللہ کو بقدر
گنتی ہر چیز کی اور پاکی ہی اللہ کو ہر چیز بہر اور الحمد للہ پڑہنا مانند اسی کی یعنی الحمد للہ عدد ما خلق آخر تک مثل
سبحان اللہ عدد ما خلق آخر تک کی پڑہنا نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی وَکَذَا رَوَاهُ ط ۱۲ اِلَّا اَنَّهٗ
قَالَ مَوْضِعَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ثُمَّ قَالَ وَتُسَبِّحُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَتُکَبِّرُ مِثْلَ ذٰلِکَ وَکَذَا رَوَاهُ اَ
سِوَی التَّکْبِیْرِ ۱۲ اور اسیطرح روایت کیا اسکو طبرانی نی مگر تحقیق اوسنی کہا کہ [illegible]
اور سبحان اللہ پڑہی تو مانند اسکی اور اللہ اکبر پڑہی تو مانند اسکی اور اسیطرح روایت کیا اسکو احمد نی سوای تکبیر کی
عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِیْ بِکَلِمَاتٍ وَلَا تُکْثِرْ عَلَیَّ فَقَالَ قُوْلِیْ عَشْرَ مَرَّاتٍ

يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَشْرَ مَرَّاتٍ يَقُوْلُ اللّٰهُ هٰذَا لِيْ وَقُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ قَدْ فَعَلْتُ فَتَقُوْلِيْنَ عَشْرَ مِرَارٍ وَيَقُوْلُ قَدْ فَعَلْتُ ۔ ط ۔ اور عرض کیا سلمی نے جو ماں ہیں اولاد ابو رافع کی کہ ای رسول خدا خبر دو مجکو ساتھ کتنی کلموں کی اور بہت نہ بتاؤ مجکو یعنی تھوڑی ہوں کہ یاد ہوسکیں پس فرمایا حضرت نے کہہ دس بار اللہ اکبر فرماویگا اللہ تعالی یہہ میری ہی لئی ہی اور کہہ سبحان اللہ دس بار فرماویگا اللہ یہہ میری لئی ہی یعنی بڑائی اور پاکی خاص مجھی کو ہی نہ غیر میری کو اور کہہ اللہم اغفرلی یعنی یا اللہ بخش مجکو فرماویگا اللہ تعالی تحقیق بخشا میں تجکو پس کہی گی تو اسکو دس بار اور فرماویگا اللہ تعالی تحقیق بخشا میں نقل کیا یہہ طبرانی نے

ف ابو رافع غلام آزاد تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سلمی بی بی انکی وہ ان سے جنی اولاد حضرت کی اور حضرت ابراہیم رض کی کذا ذکرہ العینی اَفْضَلُ الْكَلَامِ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيْ وَبِحَمْدِهٖ بہترین کلام کا سبحان ربی وبحمدہ سبحان ربی وبحمدہ ہی نقل کیا یہہ ترمذی نی وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ ۔ م ت ۔ اور کہنا سبحان اللہ والحمد للہ کا بہر دیتا ہی یعنی ثواب اس چیز کو کہ زمین و آسمان میں ہی اور کہنا تیری الحمد للہ کا بہر دیتا ہی ترازو عملوں کی کو نقل کیا یہہ مسلم ترمذی نی

ف معنی سبحان اللہ کی یہہ ہیں پاک ہی اللہ تعالی سب عیبوں سی اور الحمد للہ کی یہہ کہ سب تعریف ہی اللہ تعالی کو لا الہ الا اللہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اللہ اکبر اللہ بہت بڑا ہی لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہیں ہو سکتا پہرنا گناہ سے مگر ساتھ محافظت اللہ تعالی کی اور نہیں ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی چنانچہ معنی اس کی سکھلائی گئی نہیں مذکور ہوا اَحَبُّ الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ اَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِاَيِّهِنَّ بَدَاْتَ ۔ م ت ۔ بہت پیاری کلام آدمی کی طرف اللہ کی چار ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر نہیں ضرر کرتا ہی تجکو ساتھ جسکی انمیں سی شروع کری تو یعنی تقدیم تاخیر ایک کی دوسری پر مضر نہیں مگر اولی یہی ہی کہ موافق ترتیب حدیث کی پڑہی نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نی هِيَ اَفْضَلُ الْكَلَامِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۔ ا ۔ یہہ کلمی چار کلمی بہترین کلام کی ہیں پیچھی قرآن کی اور یہہ کلمی قرآن سی ہیں یعنی اگرچہ سب الگ الگ

ایکجا ہی قرآن مین نہین ہین لیکن علٰحدہ علٰحدہ مذکور ہین نقل کی ہیہ احمد نی مسند قا لہا کتب لہ بکل حرف عشر حسنات ہط مد جو کوئی لکھی انکو لکھی جاتی ہین اوسکی لئی بدلی ہر حرف کی دس نیکیان نقل کی ہیہ طبرانی نی اوسط مین

لان اقول لہا احب الی مما طلعت علیہ الشمس م مرت س مص عو فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ کہنا میرا انکو بہت پیارا ہی نزدیک میری اوس چیز سی کہ نکلا ہی اوسپر آفتاب یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین نقل کی ہیہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ ابو عوانہ نی ان الجنۃ طیبۃ التربۃ عذبۃ الماء وانہا قیعان وان غراسہا ہذہ ت بتحقیق بہشت کی اچھی مٹی ہی اور میٹھا پانی ہی اور بتحقیق وہ میدان ہموار ہی اور بتحقیق درخت اوسکی ہیہ کلمی ہین نقل کی ہیہ ترمذی نی ف یعنی جو کوئی ایک کلمہ انمین سی پڑہی ایک درخت جنت مین بویا جاتا ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شب معراج کو حضرت ابراہیم علیہ السلام سی ملاقات کی مینی کہا ای محمد اپنی امت کو میری طرف سی سلام کہنا اور ہیہ کہنا ان الجنۃ طیبۃ التربۃ آخر تلک کذا ذکرالفقیر رحمہ اللہ اور ایک روایت مین اسقدر زیادہ آیا ہی یغرس لک بکل واحدۃ شجرۃ فی الجنۃ ق مس طس بویا جاتا ہی تیری لئی بدلی ہر ایک کلمہ کی ان چارون مین سی درخت بہشت مین نقل کی ہیہ ابن ماجہ حاکم نی اور طبرانی نی اوسط مین خذوا جنتکم من النار قولوا یعنی ہذہ بکڑو تم سپر اپنی آگسی کہو مراد رکہتی تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ہیہ چار کلمی ف یعنی وہ سپر ہیہ ہی کہ کہو تم ان چار کلمون کو چنانچہ راوی نی مراد آنحضرت کی لفظ یعنی کرکی فانہن یأتین یوم القیامۃ مجنبات ومعقبات بس تحقیق ہیہ کلمی آوینگی دن قیامت کی داہنی بائین طرف اور پیچہی ف پڑہنی والی اپنی کی یعنی بطور فوج لشکر کی محافظت اوسکی کرکر بہشت کو لیجاوینگی وہن الباقیات الصالحات س مس صط طس اور ہیہ کلمی تفسیر الباقیات الصالحات مین نقل کی ہیہ نسائی حاکم نی اور طبرانی نی صغیر و اوسط مین ف یعنی قرآن مجید مین جو آیا ہی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا مراد اوس سی ہیہ کلمی ہین معنی آیت کی ہیہ ہین اور باقی رہنی والی نیکیان بہتر ہین نزدیک پروردگار تیری کی ثواب مین اور بہتر ہین آرزو رکہنی مین و کل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ

صلوٰۃ التسبیح

وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ ۔ مر د ق ۔ اور ہر ایک تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے
اور ہر تحمید یعنی الحمد للہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تہلیل یعنی لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہی اور ہر تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنا صدقہ ہی یعنی
کہنے والے کو ثواب صدقہ کا سا ملتا ہی نقل کیے ہیں مسلم ابو داؤد ابن ماجہ نی وَهُنَّ اللَّاتِي يُقَلْنَ فِي صَلٰوةِ
التَّسْبِيحِ فَلِذٰلِكَ يُرْوَى أَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمِّهِ الْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّاهُ أَلَا أُعْطِيكَ أَلَا
أَمْنَحُكَ أَلَا أَحْبُوكَ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ عَشْرَ خِصَالٍ ۔ اور یہہ کلمے وہ ہین کہ پڑھے جاتے ہین صلوٰۃ التسبیح مین
اور بیان اوسکا یہہ ہی کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چچا اپنے کو کہ عباس ہین اے عباس اے چچا میرے
کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ دون مین تجکو کیا نہ کرون مین تجکو صاحب دس خصلتون کا
ف مراد دس خصلتون سے یہی دس دس بار التسبیح کہنی ہین سوا قیام کی اور طیبی نے دس خصلتون سے مراد اول
چار رکعت پڑھنی لکھی ہے اور دوسری فاتحہ پڑھنی اور تیسری ضم سورت چوتھی پندرہ بار تسبیح کہنی قیام مین پانچوین
دس بار کہنا اوسکا رکوع مین چھٹی دس بار کہنا اوسکا قومہ مین ساتوین دس بار کہنا اوسکا پہلی سجدے مین
آٹھوین دس بار کہنا اوسکا جلسہ مین نوین دس بار کہنا اوسکا دوسری سجدہ مین دسوین دس بار کہنا
جلسہ استراحت مین پس یہہ بہت مناسب ہی بنظر سیاق حدیث کی اور بعضون نے مراد دس خصلتون سے
دس طرح کی گناہ کہی ہین جیسی کہ حدیث مین ذکر ہین پس مراد یہہ ہی کہ ایسی چیز بتاتا ہون کہ دس طرح کی گناہ بخشی
جاوین لیکن اس توجیہ مین تکلف ہی کذا ذکرہ المخرج إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ
وَآخِرَهُ قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ عَشْرَ خِصَالٍ
أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً ۔ جس وقت کرے تو یہہ
بخشی اللہ تعالی تیری لیے گناہ تیری پہلی اور پچھلی پرانی اور نئی چوک کر اور جان کر چھوٹی اور بڑی پوشیدہ
اور ظاہر دس خصلتین یہہ ہین کہ پڑھ چار رکعتین پڑھ ہر رکعت مین الحمد اور کوئی سورت ف ابن عباس سے
منقول ہی کہ الہٰکم التکاثر اور والعصر اور قل یا اور قل ہو اللہ پڑھی اور بعضی روایت مین اذا زلزلت اور والعادیات فرمایا

اور اذا جاء اور سورۂ اخلاص آئی ہین کذا ذکر الفرج فاذا فرغت من القراءة فی اول رکعة وانت قائم
قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر خمس عشرة مرة ثم ترکع فتقولها
وانت راکع عشرا ثم ترفع رأسک من الرکوع فتقولها عشرا ثم تهوی ساجدا فتقولها
عشرا ثم ترفع رأسک من السجود فتقولها عشرا ثم تسجد فتقولها عشرا ثم ترفع رأسک من السجود
فتقولها عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس وسبعون مرة فی کل رکعة تفعل ذلک فی اربع رکعات

پہر جب فراغت پاوے تو قرأت سے پہلی رکعت مین اور تو کہڑا ہو کہے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پندرہ بار
پہر رکوع کرے پس کہے ان کلمون کو رکوع مین دس بار یعنی بعد پڑہنے سبحان ربی العظیم کی پہر اوٹہاوے سر اپنا رکوع سے پس کہے
ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سمع اللہ لمن حمدہ کی پہر جہکے تو سجدے مین پس کہے ان کلمون کو دس بار یعنی بعد سبحان
ربی الاعلی کی پہر اوٹہا سر اپنا سجدے سے پس کہے ان کلمون کو دس بار پہر سجدہ کر پہر کہے ان کلمون کو دس بار
پہر اوٹہا سر اپنا سجدے سے پس کہے ان کلمون کو دس بار پہلے اسکی کہ کہڑا ہووے تو یہ ہین پچہتر تسبیحات ہر رکعت مین
کرے یہ چار رکعت مین ان استطعت ان تصلیها فی کل یوم مرة فافعل فان لم تفعل ففی کل جمعة مرة فان لم تفعل ففی
کل شهر مرة فان لم تفعل ففی کل سنة مرة فان لم تفعل ففی عمرک مرة د ق [illegible]

اگر طاقت رکہے تو پڑہے اس نماز کی ہر دن مین ایکبار پس پڑہ پس اگر نہ پڑہ سکے تو ہر روز پس ہر ہفتہ مین ایکبار
پس اگر نہ پڑہ سکے تو ہر ہفتہ مین پس ہر مہینے مین ایکبار پس اگر نہ پڑہ سکے تو ہر مہینے مین پس ہر برس مین ایکبار
نہ پڑہ سکے تو ہر برس مین پس تمام عمر مین ایکبار نقل کیے یہ ابوداود وابن ماجہ حاکم ابن حبان نے ف
سنا مینے اپنے استاد یگانۂ آفاق مولانا اسحاق صاحب زاد ہم شرفا سے کہ قعدون مین التحیات کی پہلے تسبیحات
پڑہے بخلاف اور ارکان کی اور جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے لکہا ہی کہ اخیر التحیات [illegible] بعد [illegible]
دعا پڑہے اللهم انی اسئلک توفیق اهل الهدی واعمال اهل الیقین ومناصحة اهل التوبة وعزم اهل الصبر وجد
وطلب اهل الرغبة وتعبد اهل الورع وعرفان اهل العلم حتی اخافک اللهم انی اسئلک مخافة تحجزنی

وحتی اعمل بطاعتک عملا استحق به رضاک وحتی اناصحک بالتوبة خوفا منک وحتی اخلص لک النصيحة حياء
منک وحتی اتوکل عليک في الامور کلها وحسن الظن بک سبحان خالق النور ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک
على کل شيء قدير برحمتک يا ارحم الراحمين معنی یہہ ہین یا اللہ مین مانگتا ہون تجہسی توفیق ہدایت والون کی
اعمال یقین والون کی اور خیرخواہی توبہ والون کی اور قصد صبر والون کا اور کوشش ڈرنی والون کی
اور مانگنا رغبت والون کا اور بندگی کرنی پرہیزگارون کی اور معرفت عالمون کی یہان تلک کہ ڈرون مین تجہسی یا اللہ
تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ڈر کہ باز رکہی مجہکو گناہون تیری سی اور یہان تلک کہ کرون مین ساتہہ بندگی تیری
عمل کہ لائق ہون مین بسبب اوسکی خوشنودی تیری کا اور یہان تلک کہ خیرخواہی کرون تیری ساتہہ توبہ کی ڈرنی
تجہسی اور یہان تلک کہ خالص کرون مین تیری لئی خیرخواہی حیا کرنی کر تجہسی اور یہان تلک کہ بہروسا کرون مین
تجہپر بیچ سب امور کی ساتہہ نیک رکہنی گمان کے ساتہہ تیری پاک ہی پیدا کرنی والا نور کا ای رب ہمارے تمام کر
ہمارے لئی نور ہمارا اور بخش ہمکو تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہی ساتہہ رحمت اپنی کی ای بہت رحم کرنی والی سب رحم
کرنی والون سی یہہ دعا طبرانی نی بیچ اوسط مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی … النور تک سلام سی پہلی
پڑہنی روایت کی ہی اور عبد العزیز بن داؤد رح نی لکہا ہی کہ جو کوئی ارادہ کری جنت کا لازم کری اپنی اوپر یہہ صلوٰۃ تسبیح
اور ابو عثمان زاہدی نی کہا ہی کہ نہ دیکہی مین نی کوئی چیز دفع سختی اور غم کی لئی مثل صلوٰۃ تسبیح کی اور اکثر ائمہ اور بزرگون
کا اسپر عمل رہا ہی اور مستحب ہی پڑہنا اسکا جمعہ کو دوپہر ڈہلی اور اگر اسمین احتیاج ہووی سجدہ سہو کی پڑی تو ان
سجدون مین تسبیحات نہ پڑہی کہ تین سو سی زیادہ ہو جاوین گی کذا ذکر الفخر والعلی وهي مع ولا حول ولا
قوة الا بالله فان هن الباقيات الصالحات وهن يحططن الخطايا كما تحط الشجرة ورقها
وهن من كنوز الجنة مط اور یہہ کلمی یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ساتہہ لا حول ولا قوۃ
الا باللہ کی جسکی تحقیق تفسیر آیت الباقیات الصالحات کی ہین یعنی اوس سی مراد یہہ تسبیحات ہین اور یہہ پانچون کلمی جہاڑتی ہین
گناہون کو جیسا کہ جہاڑتا ہی درخت پتی اپنی اور یہہ کلمی خزانون جنت کی سی ہین نقل کیے یہہ طبرانی نی

ف یعنی اسباب حاصل ہونی گنج بہشت کیسی ہین یا اسکی پڑھنی والی کو ثواب مثل گنج دنیا کی ملیگا اور کیا

مقابلہ مین یہان کی گنج کی کیا حقیقت ہی کذا ذکر الفخر * ما یجزئ من القرآن من لا یستطیعہ * مص

قائم مقام ہوتی ہین یہہ کلمی قرآن کی اوس کسی کو کہ نہ پڑھ سکی قرآن نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی و کذلک

مع اللّٰہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی یجزئ من القرآن لمن لا یستطیعہ * ابو داود * فقد

ملائکۃ من الخیر * دس * یعنی اور اسیطرح یہہ کلمی ساتھ اللہم ارحمنی وارزقنی وعافنی واہدنی کی قائم مقام

ہوتی ہین قرآن کی واسطی اوس کسیکی کہ نہ پڑھ سکی قرآن جسمین یاد کچھ یہہ کلمی پس خصوص یہا یا نہ اپنا پہلا ہی

نقل کیے یہہ ابو داود اور نسائی نی * ومن ایضاً ... اللہ علیہ ... وتبارک اللہ قبض علیہن ملک

فضمہن تحت جناحہ وصعد بہن لا یمر بہن علی جمع من الملائکۃ الا استغفروا لقائلہن

حتی یحیی بہن وجہ الرحمٰن * مو * یعنی اور یہہ کلمی بغیر دعا کی یعنی سوا اللہم ارحمنی آخر تک کی ساتھ

وتبارک اللہ کی یہہ فضیلت رکھتی ہین کہ متعین ہوتا ہی ان پر فرشتہ پس جمع کرتا ہی انکو نیچے دونا نپی کی یعنی کمال

احتیاط رکھتا ہی اور لی چڑھتا ہی انکو آسمان پر نہین گذرتا ہی ساتھ انکی کسی جماعت فرشتون پر مگر کہ بخشش

چاہتی ہین واسطی کہنی والی انکی کی یہان تلک کہ تعریف کی جاتی ہی ساتھ انکی ذات اللہ تعالی کے یعنی انکو

درگاہ باریتعالی مین عرض کرتی ہین تا رحمت و خوشنودی اوسکی پڑھنی والی پر متوجہ ہو نقل کیے یہہ موفق حاکم نی

ان اللہ اصطفی من الکلام اربعا سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر فمن قال

سبحان اللہ کتب لہ عشرون حسنۃ وحطت عنہ عشرون سیئۃ ومن قال اللہ اکبر فمثل ذلک ومن قال اللہ اکبر فمثل ذلک

ومن قال لا الہ الا اللہ فمثل ذلک ومن قال الحمد للہ رب العالمین من قبل نفسہ کتبت لہ

ثلاثون حسنۃ وحطت عنہ ثلاثون سیئۃ * س آمس * یعنی تحقیق اللہ تعالی نی چن لی کلام ادمی سی

چار کلمی سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر پس جو شخص کہی سبحان اللہ لکھی جاتی ہین واسطی اوسکی بیس

نیکیان اور دور کی جاتی ہین اوس سی بیس گناہ اور جو شخص کہی الحمد للہ پس ثواب اوسکا مانند اسیکی ہی اور

کہے اسکو اس ثواب اوسکا مانند اسی کے ہی اور جو کوئی کہے لا الٰہ الا اللہ پس ثواب مانند اسکی ہی اور جو شخص کہے
الحمد للہ رب العالمین اپنے خوشی یعنی دل سے بدون ریا اور جبر کرنے کسی کی لکہی جاتی ہین اوسکی لیئے تیس نیکیان
اور دور کیئے جاتی ہین تیس گناہ اوس سی نقل کیے ہیہ نسائی احمد حاکم بزار نی اَمَا يَسْتَطِيعُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّعْمَلَ
كُلَّ يَوْمٍ مِثْلَ اُحُدٍ عَمَلًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنْ يَّسْتَطِيعُ ذٰلِكَ قَالَ كُلُّكُمْ يَسْتَطِيعُهٗ قَالُوْا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَالْحَمْدُ
لِلّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَعْظَمُ مِنْ اُحُدٍ ٭ ر ط ٭ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی صحابہ کو کہ نہین
طاقت رکہتا ایک تم مین سی یہہ کہ کری ہر دن مانند پہاڑ احد کی عمل یعنی ثواب اوسکا اتنا ہو عرض کیا صحابہ نی
ای رسول اللہ کی کون کرسکتا ہی یہہ فرمایا ہر ایک تم مین سی کرسکتا ہی یہہ عرض کیا اونہون نی ای رسول
خدا کی کیا ہی وہ فرمایا ثواب سبحان اللہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب لا الٰہ الا اللہ کا بہت بڑا ہی احد سے
اور ثواب الحمد للہ کا بہت بڑا ہی احد سی اور ثواب اللہ اکبر کا بہت بڑا ہی احد سی نقل کیا ہیہ بزار طبرانی نی سُبْحَانَ اللّٰهِ
مِائَةَ تَعْدِلُ مِائَةَ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مِائَةَ تَعْدِلُ مِائَةَ فَرَسٍ مُسْرَجَةٍ
مُلْجَمَةٍ يُحْمَلُ عَلَيْهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِائَةَ تَعْدِلُ مِائَةَ بَدَنَةٍ مُقَلَّدَةٍ مُتَقَبَّلَةٍ
س ق مس ط مص ٭ بمکۃ ٭ ط ٭ ثواب سو بار سبحان اللہ کہنے کا برابر ہوتا ہی ساتہہ ثواب
سو بردی آزاد کرنی کے کہ وہ اولاد اسمعیل کیسی ہون اور ثواب سو بار الحمد للہ کہنے کا برابر ہوتا ہی ساتہہ
ثواب سو گہوڑون زین والون لگام والون کے کہ سوار کیا جاوی اونپر غازیون کو اللہ کی راہ مین یعنی جہاد
لئے اور ثواب سو بار اللہ اکبر کہنے کا برابر ہوتا ہی ساتہہ ثواب قربانی کرنی سو اونٹون کی جو قلادہ والی مقبول
ہون نقل کیے ہیہ نسائی ابن ماجہ حاکم طبرانی ابن ابی شیبہ نی اور طبرانی کی ایک روایت مین یہہ بھی ہے
کہ ذبح کیئی جاوین وہ مکہ مین یعنی یہہ بہت فضیلت رکہتا ہی ایسا ثواب پاویگا **ف** قلادہ کہتے ہین اوسکو کہ
وہان کے قربانی کی علامت کی لیئے کچہہ گلے مین جانور کی باندہ دیتی ہین وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ

وَالْاَرْضِ * س ق مس ا ط * اور ثواب لا الہ الا اللہ کا بہر دیتا ہی آسمان و زمین کی چیز کو کہ درمیان آسمانوں و زمین کی ہی نقل کیے یہہ نسائی ابن ماجہ حاکم احمد طبرانی نی بَخٍ بَخٍ خَمْسٌ مَا اَثْقَلَهُنَّ فِي الْمِيْزَانِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالْوَلَدُ الصَّالِحُ يُتَوَفّٰى لِلْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فَيَحْتَسِبُهُ * س حب مس ر ا ط * خوشوقتی ہی خوشوقتی ہی ساتہہ پانچ چیزونکی کیا بہاری ہین وہ ترازو مین کہ وہ یہہ مین کہنا لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور اللہ اکبر کا اور بیٹا نیکبخت یعنی مسلمان کہ مری مرد مسلمان کا اس کو ثواب چاہی اوسپر یعنی ساتہہ صبر اور شکر اور رضا کی نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم بزار احمد طبرانی نی اِنَّ مِمَّا تَذْكُرُوْنَ مِنْ جَلَالِ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَنْعَطِفْنَ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوِيٌّ كَدَوِيِّ النَّحْلِ تُذَكِّرُ بِصَاحِبِهَا اَمَا يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَوْ لَا يَزَالَ مَنْ يُذَكِّرُ بِهِ * ق مس * تحقیق قسم اون چیزونسے کہ ذکر کرتی ہو تم بزرگی اللہ کیسی یہہ کلمے ہین سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ اور الحمد للہ پہرتی ہین یہہ گرد عرش کے انکی لیئی آواز سی ہی مانند آواز شہد کی مکہی کے یاد دلاتی ہین اللہ تعالی کو حال کہنی والی اپنی کا کیا نہین چاہتا ایک تم مین سی یہہ کہ ہووی یا ہمیشہ ہووی وہ چیز کہ یاد دلاتی رہی اوسکی نقل کیے یہہ ابن ماجہ حاکم نے اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ الْبَاقِيَاتِ الصَّالِحَاتِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ * س حب * بہت کہو تم باقی رہنی والی نیکیان کہ وہ یہہ ہین اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا حول و لا قوۃ الا باللہ نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان نے قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ * ع ا ر ط * بہت کہہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ پس تحقیق یہہ کلمہ خزانہ ہی خزانون بہشت کیسی نقل کیے یہہ صحاح ستہ مین اور احمد بزار طبرانی نی بَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ * ا ط س * یہہ کلمہ دروازہ ہی دروازون بہشت کیسی نقل کیے یہہ احمد طبرانی نسائی نے غِرَاسُ الْجَنَّةِ * حب ا ط * یہہ کلمہ درخت ہی بہشت کا یعنی اسکی پڑہنی سی درخت وہان لگتا ہی نقل کیے یہہ ابن حبان احمد طبرانی نی تَقَدَّمَ اَلتَّهَادُوْا مِنْ نِعْمَةٍ وَتِسْعِيْنَ دَاءً اَيْسَرُهَا الْهَمُّ * مس ط * اور پہلی گذری کہ تکبیر

نقل کیا ہے ابو یعلی نے اور نسائی نے اونکا غم ہی نقل کیا ہے حاکم طبرانی نی کُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَهَا رسول اللہ
فَقَالَ اَتَدْرِيْ مَا تَفْسِيْرُهَا قُلْتُ اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ لَا حَوْلَ عَنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعِصْمَةِ اللّٰهِ
وَلَا قُوَّةَ عَلٰى طَاعَةِ اللّٰهِ اِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ * ص * کہا ابن مسعود نے تہا مین پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
پس پڑہا مینے یہہ کلمہ یعنی لاحول ولا قوۃ الا باللہ پس فرمایا حضرت نے جانتا ہی تو کیا ہین معنی اسکے عرض کیا
مینے اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتے ہین فرمایا یہہ معنی ہین نہین ہو سکتا پہرنا گناہ اسکیسے مگر ساتہہ محافظت
اللہ کی اور نہین ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتہہ مدد اللہ کی نقل کیے یہہ بزار نے وَهِيَ مَعْقِلٌ لَا مَنْجَا مِنَ اللّٰهِ
اِلَّا اِلَيْهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ * ص * مر ہوا اور یہی لاحول ساتہہ لا منجا من اللہ الا الیہ کے خزانہ ہی خزانون
بہشت کیسے نقل کیے یہہ نسائی نے بزار نے ف معنی اسکے یہہ ہین نہین جگہہ نجات کی عذاب اللہ کیسے مگر
طرف اوسکی مَنْ قَالَ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَرَسُوْلًا
وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ * س * مد حص * جو کوئی کہے رضیت باللہ لفظ رسولاً تک واجب ہوتی ہی اوسکی لئی بہشت
معنی اسکے یہہ ہین راضی ہوا مین ساتہہ اللہ کی ازروی پروردگار ہونیکی اور ساتہہ اسلام کی ازروی دین ہونے
کی اور ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ازروی نبی اور رسول ہونیکے
نقل کیے یہہ نسائی مسلم ابو داود ابن ابی شیبہ نے مَنْ قَالَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اَنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ فَاِنَّكَ اِنْ تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ
مِنَ الْخَيْرِ وَاِنِّيْ اِنْ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوَفِّيْنِيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اِلَّا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِمَلٰٓئِكَتِهٖ اِنَّ عَبْدِيْ عَهِدَ عِنْدِيْ
عَهْدًا فَاَوْفُوْهُ اِيَّاهُ فَيُدْخِلُهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْجَنَّةَ * جو کوئی پڑہے دعا اللہم رب السموات والارض کو

لاتخلف المیعاد تک فرما دیگا اللہ عزوجل دن قیامت کی اپنی فرشتون کو کہ تحقیق بندہ میری نی باندہا تہا مجہسی عہد
پس پورا کرو اوسکو واسطی اوسکی پس داخل کریگا اوسکو اللہ عزوجل بہشت مین معنی دعا مذکور کی یہہ ہین یا اللہ پروردگار آسمانون
اور زمین کی جاننی والی پوشیدہ اور ظاہر کی تحقیق مین عہد کرتا ہون طرف تیری اس زندگانی دنیا مین ساتہہ اسکی کہ
تحقیق مین گواہی دیتا ہون ساتہہ اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر تو ایک ہی تو نہین کوئی شریک تیرا اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بندی تیری ہین اور رسول تیری پس تحقیق تو اگر سونپیگا مجکو طرف نفس میری کی اور توفیق و عنایت تیری شامل نہوگی
نزدیک کریگا مجکو برائی سی یعنی اس لئی کہ وہ ہوا و حرص سی بہری ہوی ہی کریگا اور دور کریگا مجکو بہلائی سی اور تحقیق مین نہین اعتماد کرتا
ہون مگر ساتہہ رحمت تیری کی پس ثابت کر میری لئی نزدیک اپنی ایک عہد یعنی ساتہہ قبول کرنی طاعات کی اور بخشش کی اور داخل کر
بہشت کی پورا کر تو اوسکو دن قیامت کی تحقیق تو نہین خلاف کرتا ہی وعدہ کو ف لفظ الا کا الا قال مین ہی
ترجمہ موافق اسکی کیا گیا یا نفی سمجہی جاتی ہی پہلی عبارت سی اور ستی استثناسی گویا یون کہا کہ نہین
کہتا ہی اسکو بندہ مگر کہی گا اللہ تعالی یون اوسکی لئی کذا ذکرہ الفخر والعلی قال سهيل فاخبرت القاسم
بن عبد الرحمن ان عونا اخبرني بكذا وكذا فقال ما في اهلنا جارية الا وهي تقول هذا
في خدرها ** کہا سہیل نی یعنی راوی اس حدیث کی نی کہ تبع تابعین مین سی ہین پس خبر دی مین نی قاسم
بن عبد الرحمن کو کہ بزرگ تابعین سی ہین کہ تحقیق عوف نی کہ وہ بہی تابعین سی ہین خبر دی مجکو ساتہہ
اس اس طرح کی پس کہا قاسم نی نہین ہی گہر والون ہماری مین کوئی لڑکی مگر کہ وہ پڑہتی ہی یہہ دعا
پردی اپنی مین یعنی یہہ حدیث صحیح ہی اور حرز و بزرگاری مین مشہور ہی نقل کی ہی احمد نی ولما جلس الرجل
وقال الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه كما يحب ربنا ويرضى فقال صلى الله عليه
وسلم والذي نفسي بيده لقد ابتدرها عشرة املاك كلهم حريص على ان يكتبوها
فما دروا كيف يكتبونها حتى رفعوها الى ذي العزة فقال اكتبوها كما قال عبدي ** حسن
حصن ** اور سبب کہ بیٹہا ایک آدمی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا الحمد للہ یعنی تک کہ معنی اسکی یہہ ہین

سبحان ... اوسکی لیۓ تعریف بہت پاک بابرکت جیسی کہ دوست رکھتا ہی پروردگار ہمارا اور راضی ہوتا ہے
پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہی البتہ تحقیق دوڑی طرف
ان لفظون کی دس فرشتی کہ سب آرزومند تھی انکی ثواب لکھنی پر پس نجانا اونہون نی کہ کیونکر لکھین ثواب انکا
یہان تلک کہ اوٹھالی گئی اونکو طرف اللہ تعالی کی پس فرمایا لکھو انکو جیسی کہ کہا بندی میری نی صدق واخلاص سی
نقل کیا ہی یہان حاکم نی ف مراد یہہ کہ الفاظ اسکی لکھہ رکھو اور دری لکھنی ثواب کی نہ ہو کہ ثواب
اوسکا میری فضل و کرم پر موقوف ہی جتنا چاہونگا دونگا کذا ذکرہ الفخر اور روایت کی ابو یعلی اور قاضی یوسف نی
سنن اپنی مین اور ابو الحسن قطان نی مطولات مین اور ابن سنی نی کتاب عمل الیوم واللیلۃ مین اور ابن منذر
اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نی حضرت عثمان بن عفان سی کہ کہا اونہون نی پوچھی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سی مراد اس قول اللہ تعالی کی لَهُ مَقَالِيدُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ یعنی اوسکی لیۓ کنجیان آسمانون اور زمین کی
ہین پس فرمایا مجکو ای عثمان البتہ پوچھا تونی مجہسی کچھ پوچھا کہ نہین پوچھا مجہسی اوسکو کسی نی پہلی تیری مقالید
السموات والارض یہہ ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ
وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی جیسی کنجی سی خزانہ کہلتا ہے
اور تصرف مین آتا ہی ویسی اسکی کہنی سی برکتین آسمان و زمین کے اسکی پڑھنی والی کو حاصل ہوتی ہین اور معنے
اسکی یہہ ہین کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور اللہ بہت بڑا ہی اور پاک ہی اللہ اور سب تعریف ہی اللہ کی لیۓ
اور بخشش مانگتا ہون مین اللہ سی وہ جو نہین کوئی معبود مگر وہ اول ہی اور آخر ہی اور ظاہر ہی اور باطن ہی جلاتا ہے
اور مارتا ہی اور وہ زندہ ہی کہ نہ مریگا اوسکی ہاتھہ مین بہلائی ہی اور وہ ہر چیز پر قادر ہی ای عثمان جو کوئی
پڑھی اسکو ہر دن مین سو بار تو دیا جاتا ہی سبب اسکی دس چیزین اول تو یہہ کہ بخشی جاتی ہین گناہ اوسکے
جو پہلی کئی ہین اور دوسری لکہی جاتی ہی اوسکی لیۓ نجات آگ سی اور تیسری متعین ہوتی ہین ساتھہ اوسکے
دو فرشتی کہ محافظت کرتی ہین اوسکی رات دن مین آفتون اور بلاؤن سی اور چوتھی دیا جاتا ہی قنطار یعنی

بہت ثواب اور پانچوین اوسکی لیی ہوتا ہی ثواب اوس شخص کا سا کہ آزاد کری دس گردنین آزاد اولاد ... سی
کیسی اور ساتوین بنایا جاتا ہی اوسکی لیی گہر بہشت مین اور آٹھوین حورعین سی بیاہ کیا جاویگا اور نوین رکہا جاویگا
اوسکی سر پر تاج وقار کا اور دسوین شفاعت قبول کی جاویگی اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کی اہلبیت اوسکی کا
ای عثمان اگر اوسکی توہی ناغہ ہوہیہ کوئی دن زمانی سی مراد پاویگا توسبب اسکی ساتہہ مراد پانی والون کے
اور سبقت لیجاویگا توسبب اسکی اولین و آخرین پر اور ابن مردویہ نی ابن عباس سے روایت کی ہی کہ حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوی اور عرض کی کہ مقالید السموات والارض سی مجہی خبر دیجی
پس فرمایا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ
وَالْبَاطِنُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ جو کوئی پڑہی اسکو صبح کو دس بار اور شام کو دس بار
ای عثمان دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی چہہ چیزین اول یہہ کہ محفوظ رہتا ہی ابلیس سے اور لشکر اوسکی سی اور دوسری دیا
جاتا ہی قنطار یعنی تودہ ثواب بہشت مین اور تیسری نکاح کیا جاویگا حور بڑی آنکہون والی سی اور چوتہی بخشی
جاتی ہین گناہ اوسکی اور پانچوین ہوگا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی ساتہہ بیچ قبہ اونکی کی اور چہٹی حاضر ہوتے
ہین بارہ فرشتی نزدیک مرنی اوسکی کی خوشخبری دیتی ہین اسکو ساتہہ جنت کی اور بناؤ کر لیجاوینگی اوسکو قبر اوسکی کی
طرف موقف کی پس اگر پہونچی گی اوسکو کوئی خبر ہولون قیامت کیسی تو کہینگے فرشتی نہ ڈر تو امن والون مین سے
ہی پہر حساب کریگا اللہ تعالی اوس سے حساب آسان پہر حکم کیا جاویگا اوسکو طرف جنت کی کہ بناؤ کر لیجاوینگی اوسکو
طرف جنت کی موقف اوسکی سی جیسی کہ لیجاتی ہین دولہن کو یہان تلک کہ داخل کرینگی اوسکو بہشت مین ساتہہ حکم
اللہ تعالی کے اوس حال مین کہ لوگ شدت حساب مین ہونگی کذا فی تفسیر در المنثور و نقل مسئلۃ الاستغفار
خ مس ــہ اور پہلی گذرا بیان سید الاستغفار کا یعنی صبح کی دعاؤن مین ساتہہ روایت بخاری نسائی کی
اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ص ہ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً ہ ص طس ... علیہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ سی نقل کے یہہ ابو یعلی نی اور توبہ کرتا ہون ...

[Margin notes: ... پانچ ... / بیان ... استغفار ...]

ستر بار نقل کیے ابو یعلی نے اور طبرانی نے اوسط مین ف یعنی ابو یعلی کی یہہ حدیث مین دو روایتین
لکہتی ہی ایک مین فقط استغفر ہی اور دوسری مین واتوب الیہ ہی اور آخر حدیث کا دونون روایتون مین
یہی ہی فی الیوم سبعین مرۃ کذا ذکرہ الفقیر اکثر من سبعین مرۃ * خ س ق طس * توبہ اور استغفار
کرتا ہون زیادہ ستر بار سے نقل کیے یہہ بخاری نسائی ابن ماجہ نے اور طبرانی نے اوسط مین مائۃ مرۃ * طس
مص * ہر دن توبہ اور استغفار کرتا ہون سو بار نقل کیے یہہ طبرانی نے اوسط مین اور ابن ابی شیبہ نے توبوا
الی ربکم فانی اتوب الیہ فی الیوم مائۃ مرۃ * عو * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توبہ کرو طرف
پروردگار اپنے کے واسطے کہ مین توبہ کرتا ہون طرف اوسکی دن مین سو بار نقل کیا اسکو ابو عوانہ نے ما اصر من
استغفر وان عاد فی الیوم سبعین مرۃ * د * نہ دوام کیا گناہ پر اوس شخص نے کہ استغفار کی اور اگرچہ
بار بار وہی گناہ کرے دن مین ستر بار نقل کیے یہہ ابو داود نے ف اصرار کرنا گناہ پر یہہ ہی کہ اصرار صغیرہ کا کبیرہ
ہوتا ہی اور اصرار کبیرہ پر قریب کفر کے پہونچاتا ہی پس فرمایا جو کوئی استغفار کرتا ہی اور شرمندہ ہوتا ہی گناہ صغیرہ
یا کبیرہ خارج ہوتا ہی حد اصرار سے کہ مصر وہی ہی کہ استغفار نکرے اور نادم نہووے کذا ذکرہ الفقیر انہ لیغان
علی قلبی وانی لاستغفر اللہ فی الیوم مائۃ مرۃ * م د س * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق البتہ پردہ کیا جاتا ہی دل میرے پر اور تحقیق مین البتہ بخشش چاہتا ہون اللہ تعالی سے دن مین سو بار نقل کیے
یہہ مسلم ابو داود نسائی نے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتے تھے کہ دل مبارک ہر وقت جناب
باری مین حاضر رہے اور غافل نہو پس بسبب مشغول ہونے کے چیزون مباح مین مثل کہانے کے اور پینے سے
خلط کرنے کے اور سوا انکے او دہری فی الجملہ غفلت جو ہوتی تہی اوسکو نسبت اپنی پردہ اور گناہ جانکر استغفار
کرتے تہے حضرت کی اور بہی کتنی معنی لکہے ہین اور اکثرون نے لکہا ہی کہ یہہ متشابہات سے ہی علم اسکا اللہ اور
رسول کو ہی کذا ذکرہ الفقیر والذی نفسی بیدہ لو اخطأتم حتی تملأ خطایاکم ما بین السماء والارض
ثم استغفرتم اللہ لغفر لکم والذی نفس محمد بیدہ لو لم تخطئوا لجاء اللہ بقوم یخطئون ثم

يَسْتَغْفِرُوْنَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ احص * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے
ہاتھہ مین ہی اگر گناہ کرو تم یہان تلک کہ پہونچین گناہ تمہارے اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کے
ہی پہر استغفار کرو تم اللہ تعالی سے تو البتہ بخش دے گناہ تمہارے اور قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی
اوسکی ہاتھہ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لاوے اللہ ایک قوم کو کہ گناہ کرین پہر وہ بخشش چاہین
اللہ سے پس بخشے اللہ اونکو نقل کیے یہہ احمد ابویعلی نے ف مراد بیان مغفرت اور
رحمت اللہ تعالی کا ہے کہ وہ ایسا بخشنے والا ہے واسطے ظاہر کرنے معنی اسم غفور کی تا لوگ توبہ کرنے
مین رغبت کرین اور مقصود گناہ پر رغبت دلانی نہین ہی اس لیے کہ اوس سے منع کیا ہی اور رسول مقبول
کو اسی لیے بہیجا ہی کذا ذکرہ النصر وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللّٰهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُوْنَ
فَيَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ * م * فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی
ہاتھہ مین ہی اگر نہ گناہ کرو تم تو البتہ لیجاوے اللہ تمکو اور لاوے ایک قوم کو کہ گناہ کرین وہ پس بخشش چاہین اللہ سے
پس بخشے اللہ اونکو نقل کی یہہ مسلم نے مَنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ * ت س * جو کوئی بخشش چاہے اللہ سے بخشے
اللہ اوسکو نقل کیے یہہ ترمذی نسائی نے مَنْ اَحَبَّ اَنْ تَسُرَّهُ صَحِيْفَتُهُ فَلْيُكْثِرْ فِيْهَا مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ
طس * جو کوئی چاہے یہہ کہ خوش کرے اوسکو اعمالنامہ اوسکا پس چاہیے کہ بہت درج کرے اوسمین استغفار
نقل کیے یہہ طبرانی نے اوسط مین مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعْمَلُ ذَنْبًا اِلَّا وَقَفَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِاِحْصَاءِ ذُنُوْبِهِ ثَلٰثَ
سَاعَاتٍ فَاِنِ اسْتَغْفَرَ اللّٰهَ مِنْ ذَنْبِهِ ذٰلِكَ فِيْ شَيْءٍ مِنْ تِلْكَ السَّاعَاتِ لَمْ يُوْقِفْهُ عَلَيْهِ وَلَمْ يُعَذَّبْ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ * مس * نہین کوئی مسلمان کہ کرتا ہی ایک گناہ مگر کہ ٹہیرا رہتا ہی فرشتہ جو متعین ہی ساتھہ
لکہنے گناہون اوسکی کی تین ساعت تلک یعنی تہوڑی دیر ڈہیل کرتا ہی کہ اعمالنامہ مین نہین لکہتا پس اگر
بخشش چاہی گنہگار نے اللہ تعالی سے اس گناہ سے کسی ساعت مین ان تین ساعتون سے نہ آگاہ کریگا فرشتہ
اوسکو اوسپر یعنی آخرت مین جب کہ ہر کسی کو گناہ اوسکی دکہاوینگے اور نہ عذاب دیا جاویگا دن قیامت کے

نقل کی حاکم نی اِنَّ اِبْلِیْسَ قَالَ لِرَبِّهٖ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِكَ وَجَلَالِكَ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ بَنِیْ اٰدَمَ مَادَامَتِ الْاَرْوَاحُ فِیْهِمْ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ فَبِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ لَا اَبْرَحُ اَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ

اص ٭ تحقیق شیطان نی عرض کیا اپنی پروردگار عز وجل سی قسم ہی عزت تیری کی اور بزرگی تیری کی ہمیشہ گمراہ کرونگا مین بنی آدم کو جب تلک کہ جان بیچ اونکی ہی پس فرمایا اوسکو پروردگار اوسکی نی پس قسم ہی عزت اور بزرگی اپنی کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جب تلک کہ بخشش چاہینگی وہ یہی نقل کیا

احمد و ابو یعلی نی وَتَقَدَّمَ حَدِیْثُ الرَّجُلِ الَّذِیْ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاذُنُوْبَاهُ

مس ٭ اور پہلی گذری یعنی صلوٰۃ التوبہ مین حدیث اوس شخص کی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس عرض کیا اوسنی افسوس گناہ میری پر یعنی اوسکو بہی استغفار کی لیی فرمایا نقل کی وہ حاکم نی مَا مِنْ حَافِظَیْنِ یَرْفَعَانِ اِلَی اللّٰهِ فِیْ یَوْمٍ صَحِیْفَةً فَیَرٰی فِیْ اَوَّلِ الصَّحِیْفَةِ وَفِیْ اٰخِرِهَا اِسْتِغْفَارًا اِلَّا قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِیْ مَا بَیْنَ طَرَفَیِ الصَّحِیْفَةِ ٭ مس ٭ نہین کراماً کاتبین کہ لیجاتی ہین اللہ کی پاس دن مین اعمالنامہ کسیکا پس دیکہتا ہی اللہ تعالیٰ اول اعمالنامہ مین اور آخر اوسکی مین استغفار مگر کہ فرماتا ہی اللہ برکت والا اور برتر کہ تحقیق بخشی مینی بندی اپنی کی لیی وہ چیز کہ درمیان دونون سرون اعمالنامہ کی ہی یعنی سب گناہ آجکی استغفار کی سبب سی بخش دیی مینی نقل کیے یہہ بزار نی ف ٭ ایک فرشتہ داہنی طرف ہی کہ نیکیان لکہتا ہی اور ایک بائین طرف داہنی ہاتہہ والا سردار ہی بائین ہاتہہ والی پر جب بندہ نیکی کرتا ہی داہنی ہاتہہ والا وہ جیسی لکہتا ہی اور جب برائی کرتا ہی بائین ہاتہہ والا اجازت چاہتا ہی داہنی ہاتہہ والی سی پس وہ کہتا ہی ذرہ ٹہیر جا شاید استغفار کری پس جب تین بار کہتا ہی اور اجازت چاہتا ہی اور بندہ استغفار بہی نہین کرتا ہی تو داہنی ہاتہہ والا اجازت دیتا ہی کہ اب لکہہ کذا ذکرہ الفخر رح مَنِ اسْتَغْفَرَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِکُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ حَسَنَةً ٭ ط ٭ جو کوئی بخشش چاہی مومن مردون اور مومن عورتون کی لیی لکہتا ہی اللہ تعالیٰ اوسکی لیی بدلی ہر مومن مرد کی اور مومن عورت کی ایک ایک نیکی نقل کی یہہ طبرانی نی وَتَقَدَّمَ مَنْ

لزم الاستغفار و من اکثر منه جعل الله له من کل ضیق مخرجا الحدیث د س ق حب اور بعضی
دعاؤں میں یہہ حدیث کہ جو کوئی ہمیشگی کرے استغفار پڑہنے کی اور جو کوئی بہت پڑہے اوسکو کرتا ہی اللہ اوسکے لیی
ہر تنگی سی راہ نکلنی کے سارے حدیث نقل کیے وہ ابوداود و نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی وتقدم من استغفر
للمؤمنین والمؤمنات کل یوم الحدیث ط اور پہلی گذری یعنی سونی کی وقت کی دعاؤں میں یہہ حدیث
کہ جو شخص بخشش چاہی مومن مردون اور مومن عورتون کی لیی ہر دن سارے حدیث نقل کی وہ طبرانی نی وتقدم
حدیث الرجل الذی جاء النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله احدنا یذنب قال یکتب علیه
قال ثم یستغفر منه قال یغفر له ط س ط اور پہلی گذری نماز توبہ کی بیان میں حدیث اوس شخص کے
کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس عرض کیا یا رسول اللہ ایک ہم میں کا گناہ کرتا ہی فرمایا لکہا جاتا ہی اوپر
کہا اوس نی پہر بخشش چاہتا ہی وہ اوس سی فرمایا حضرت نی کہ بخشا جاتا ہی گناہ اوسکا نقل کیے وہ طبرانی نی
اوسط و کبیر میں یقول الله تعالی یا ابن آدم انک ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لک علی ما کان
منک ولا ابالی یا ابن آدم لو بلغت ذنوبک عنان السماء ثم استغفرتنی غفرت لک یا ابن آدم
لو اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابها مغفرة ت
فرماتا ہی اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی تحقیق تو جب تلک کی دعا کریگا مجہسی اور امید رکہیگا مجہسی بخشونگا مین تجہکو اوپر
کسی حالت کی ہو تو اور نہیں پروا رکہتا میں ای بیٹی آدم کی اگر پہونچیں گناہ تیری بلندی آسمان تلک پہر بخشش
چاہی تو مجہسی بخشونگا میں تیری لیی ای بیٹی آدم کی اگر لاوی تو میری پاس زمین بہر گناہ پہر ملی مجہسی کہ نہ شریک
کرتا ہو ساتہہ میری کسیکو البتہ لاؤن میں تیری لیی زمین بہر کر بخشش نقل کیے یہہ ترمذی نی ان عبدا اصاب
ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا فاغفره لی فقال ربه اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویأخذ به غفرت
لعبدی ثم مکث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب اذنبت ذنبا آخر فاغفر لی فقال اعلم عبدی
ان له ربا یغفر الذنب ویأخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا فقال رب

اذنب ذنبا اخر فاغفره لي فقال اعلم عبدي ان له ربا يغفر الذنب ويأخذ به غفرت لعبدي ثلثا
فليعمل ما شاء ﴿خ م س﴾ تحقیق ایک بندہ بندگان خدا سے پہونچا گناہ کو پس کہا اے پروردگار میرے کیا میں نے گناہ
پس بخش اوسکو میرے لئے پس کہا رب اوسکے نے فرشتوں سے کیا جانا بندہ میرے نے کہ تحقیق اوسکے لئے رب ہے کہ
بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے سبب اسکے بخشا میں نے بندے اپنے کو پھر ٹھہرا وہ بندہ گناہ سے اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ
تعالی نے پھر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا اے رب میرے کیا میں نے گناہ اور پس بخش اوسکو میرے لئے پس فرمایا اللہ تعالی
نے کیا جانا بندہ میرے نے کہ تحقیق اوسکے لئے رب ہے کہ بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے سبب اوسکے بخشا میں نے بندے اپنے
کو پھر ٹھہرا گناہ سے بندہ اوس مدت تلک کہ چاہا اللہ تعالی نے پھر پہونچا ایک گناہ کو پس کہا اے رب میرے
کیا میں نے گناہ اور پس بخش اوسکو میرے لئے پس فرمایا اللہ تعالی نے کیا جانا بندہ میرے نے کہ تحقیق اوسکے
لئے رب ہے بخشتا ہے گناہ اور پکڑتا ہے سبب اوسکے بخشا میں نے بندے اپنے کو تین بار پس چاہیے کہ کرے جو چاہے نقل کی
یہہ بخاری مسلم نسائی نے ﴿ف﴾ لفظ ثلثا کرر اوی نے بیان تکرار کا کیا یعنی سوال جواب بندے اور رب کا
حدیث میں تین بار ہے اور فلیعمل قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے فرمایا کرے جو چاہے جب تلک استغفار
کرتا ہے اور ندامت کرتا ہے اوسکے کرنے پر یہہ بیان فضیلت استغفار کا ہے اور بیان تاثیر اوسکی کا بخشش
گناہوں میں اور ظاہر کرنا کمال عنایت اللہ تعالی کا ہے نہ امر کرنا گناہوں پر کذا ذکرہ الفخر والعلی طیبی طوبى لمن وجد
في صحيفته استغفارا كثيرا ﴿ق﴾ خوشحالی ہے واسطے اوسکے کہ پاوے اپنے اعمالنامہ میں استغفار بہت نقل کی
یہہ ابن ماجہ نے ﴿ق﴾ وتقدم حديث الذي شكى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ذرب لسانه
فقال اين انت من الاستغفار ﴿مص تی﴾ اور پہلے گذری حدیث اوس شخص کے کہ شکوہ کیا اوس نے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے تیزی زبان اپنی کا پس فرمایا کہاں ہے تو استغفار سے نقل کی وہ ابن ابی شیبہ اور ابن
السنی في كيفية الاستغفار اور یہہ بیان ہے طریق استغفار کا استغفر الله استغفر الله ﴿مو﴾
بخشش مانگتا ہوں میں اللہ تعالی سے بخشش مانگتا ہوں میں اللہ تعالی سے نقل کی یہہ موطا مسلم نے ﴿ف﴾

کسی سے نہیں ہے عہد یعنی بہت سی بخشش اوس سے چاہتا ہون کذا ذکر الفخر من قال استغفر اللہ الذی

لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ غفر لہ وان کان قد فر من الزحف د ت ثلث مرات

ت حب مو یعلم جو کوئی کہی استغفر اللہ الذی لفظ الیہ تک کہ معنی یہہ ہین بخشش چاہتا ہون مین اوس اللہ سے کہ نہین

کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم رہنی والا اور توبہ کرتا ہون مین طرف اوسکی تو بخشش کی جاتی ہی اوسکی لئی اور اگرچہ تحقیق بہاگا ہو

لڑائی کافرون کیسی کہ وہ کبیرہ ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد و ترمذی سے پڑہی یہہ تین بار نقل کیے یہہ ترمذی اور ابن حبان نی

مرفوعاً اور طبرانی نی موقوفاً خمس مرات غفر لہ وان کان علیہ مثل زبد البحر مص جو کوئی پڑہی اس

استغفار کو پانچ بار بخشش کیے جاتی ہی اوسکی اور اگرچہ ہوون گناہ اوسپر مانند جھاگ دریا کی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نی

حتی کنا لنعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المجلس الواحد رب اغفر لی وتب علی

انک انت التواب الرحیم مائۃ مرۃ عہ حب اور تحقیق تہی ہم یعنی اصحاب البتہ گنتی واسطی رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس مین اس دعا کو ای پروردگار میری بخشش مجہکو اور توبہ قبول کر میری تحقیق تو ہی ہی توبہ

قبول کرنی والا مہربان فرماتی سو بار یعنی اکثر زبان مبارک پر یہہ جاری ہوتی نقل کیے یہہ چارون نی اور ابن

حبان نی وما احسن قول الربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ لا یقل احدکم استغفر اللہ واتوب الیہ

فیکون ذنبا وکذبا بل یقول اللہم اغفر لی وتب علی اور کیا اچھی ہی بات ربیع بن خثیم تابعی کی

راضی ہووی اللہ اونسی کہ نہ کہی ایک تم مین کا غفلت دلسی بخشش چاہتا ہون مین اللہ سے اور رجوع کرتا ہون

طرف اوسکی پس ہوتا ہی یہہ کہنا گناہ اور جہوٹہہ بلکہ کہی یا اللہ بخشش مجہکو اور رجوع کر مجہپر ساتہہ رحمت اور

توفیق طاعت کی ف اسلئی کہ غفلت مقام توبہ اور استغفار مین کہ وقت ندامت اور حضور کا ہی

حقیقت مین استہزا اور بی ادبی ہی اور یعنی اسکی خبر دینی ہوتی ہی طلب مغفرت اور توبہ سے پس حقیقت

مین جب غلطیہ نہ ہوئی تو جہوٹہہ ہوا لیکن گناہ سے گناہ شرعی مراد نہین ہی بلکہ تقصیر طریقت کی ...

او ... ہی مراد ہی کیونکہ اہل طریقت کی نزدیک غفلت معصیت ہی ... مقام ...

استغفار بیچ وقت خشوع اور خضوع کا ہی کذا ذکرہ الفرح اور ملا علی قاری بیچ بھی لکھا ہی کہ یہہ گناہ شرعی نہیں ہی بلکہ
بہ نسبت مقربین کی مراد ہی مانند اس قول کے حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْنَ یعنی نیکیاں اچھونکی برائیاں مقربون کے
ہوتی ہین سبکی رحمہ اللہ سے منقول ہی کہ استغفار مین ہر حال نفع ہی لیکن ساتھہ حضور قلب کی نورٌ علی نور ہوتا ہی پس لیکن آگے
چھوڑنے مین گناہ نہیں لازم آتا ہی اسلئے اجماع ہی علماء رحمہ اللہ کا اسپر کہ جو کوئی یاد کرتا ہی اللہ تعالی کو یا استغفار
کرتا ہی زبان سے بغیر حضور قلب کی نہیں ہوتا ہی گنہگار بلکہ عابد ہی ہوتا ہی باعتبار بعض اعضا اپنی کی تمام ہوئی تقریر ملا علی قاری کی
اب سنیے کہ لفظ تب ہی تلک کلام ربیع کا تمام ہوا بعد اوسکی جو نووی نے کتاب الاذکار مین بعد اس قول نقل کرنے کے
شبہ کیا ہی کہ کراہت استغفر اللہ کی اور جو شبہہ ہوئی اسکی پر مطلع نہیں ہوا ہین اوسکا جواب مصنف نے ولیس فہم
کر دیا ہی کذا ذکرہ الفرح وَلَيْسَ كَمَا فَهِمَ بَعْضُ اَئِمَّتِنَا اَنَّ الْاِسْتِغْفَارَ عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ يَكُوْنُ كَذِبًا بَلْ هُوَ
ذَنْبٌ فَاِنَّهُ اِذَا اسْتَغْفَرَ عَنْ قَلْبٍ لَاهٍ لَا يَسْتَحْضِرُ طَلَبَ الْمَغْفِرَةِ وَلَا يَلْجَأُ اِلَى اللّٰهِ بِقَلْبِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ
ذَنْبٌ عِقَابُهُ الْحِرْمَانُ وَهٰذَا كَقَوْلِ رَابِعَةَ اِسْتِغْفَارُنَا يَحْتَاجُ اِلَى اسْتِغْفَارٍ كَثِيْرٍ وَاَمَّا اِذَا قَالَ اَتُوْبُ
اِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَتُبْ فَلَا شَكَّ اَنَّهُ كَذِبٌ اور نہین ہین معنی قول ربیع کی جیسی کہ سمجھی ہین بعضی پیشوا ہمارے نووی نے یعنی
سے کہ تحقیق استغفار اسطرح پر یعنی ساتھہ لفظ استغفر اللہ کی ہوتا ہی جھوٹھہ یعنی یہہ معنی نہیں ہین تا اعتراض اوسکا وارد ہو
بلکہ کہتا ہون مین کہ وہ گناہ ہی اسلئے کہ تحقیق کہنے والے بخشش چاہنے دل غافل سے کہ نہ حاضر کرے مانگنے بخشش کو اپنے دل سے
یعنی توجہ دل سے نہ مانگی اور نہ التجا لاوے طرف اللہ تعالی کے ساتھہ دل اپنی کے پس تحقیق یہہ گناہ ہی کہ سزا اوس
کی نصیب ہوتا ہی یعنی قبولیت استغفار ہی اور یہہ بات یعنی استغفار بغیر حضور دل کے گناہ ہونا مانند بات حضرت
رابعہ بصری کے کی ہی کہ استغفار ہمارے کہ غفلت دل سے ہوتی ہی محتاج ہی طرف بہت سی استغفار کی اور اگر کہے جسوقت
کہا زبان سے یعنی رجوع کرتا ہون مین طرف اللہ کی اور نہ رجوع کی دل سے پس نہیں شک کہ تحقیق یہہ جھوٹھہ ہوا ہی
ماحصل مراد مصنف کا یہہ ہی کہ ربیع کی قول کو یعنی ذنب و کذب کو محمول لف و نشر پر کیا ہی یعنی غفلت سے استغفار
کہنے مین گناہ لازم آتا ہی اور غفلت سے اتوب کی کہنے مین جھوٹھہ لازم آتا ہی اسلئے کہ مومن ہمیشہ طالب مغفرت کا

ہوتا ہی اگرچہ بعضی وقت بسبب غفلت کی آگاہی نہ رکہتا ہو پس غافل کہ مغفرت مانگتا ہی صادق ہی اسلئی کہ واقع مین
وہ طلب اپنی ساتہہ رکہتا ہی اگرچہ اسوقت حاضر نہو پس معلوم ہوا کہ استغفر اللہ کہنی مین کذب نہین لازم آتی کا مگر
گناہ بسبب غفلت کی لیکن لفظ اتوب الیہ مین کاذب ہوگا جو دل سی نہ کہی گا اسلئی کہ یہہ بیان اپنی رجوع کا ہی اور وہ کبھی ہوتا
ہی اور کبھی نہین پس نووی نی جو مطلق کذب لازم آنا سمجہہ کر اعتراض کیا تہا دفع ہوا واللہ اعلم کذا ذکر الفیح وَاَمَّا الدُّعَاءُ
بِالْمَغْفِرَةِ وَالتَّوْبَةِ فَاِنَّهُ وَاِنْ كَانَ غَافِلًا فَقَدْ يُصَادِفُ وَقْتًا فَتُقْبَلُ فَمَنْ اَكْثَرَ طَرْقَ الْبَابِ يُوْشِكُ اَنْ يَّلِجَ
وَيُوَضِّحُ ذٰلِكَ اِكْثَارُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِنْهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَقَطْعُهُ لِمَنْ قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ
وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ بِالْمَغْفِرَةِ وَاِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ مَرَّةً اَوْ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ مد اور ای پر دعا کرنی سانہہ
بخشش اور توبہ کی یعنی اللّٰہم اغفر لی وتب علی کہ دعا کرنی پس تحقیق دعا کرنی والا اگرچہ ہووی غافل پس تحقیق پا لیتا ہے
ایک وقت کو یعنی وقتون قبولیت سی پس قبول کیجاتی ہی دعا اسلئی کہ جو شخص بہت کہٹ کہٹاتا ہی دروازہ قریب ہے
یہہ کہ داخل ہوگا اور واضح کرتا ہی اسکو یعنی کہنا اللّٰہم اغفر لی وتب علی کا بہتر ہی بہت کہنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک
مجلس مین اسی کو سو بار اور قطعی حکم کرنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا اوس شخص کے لئی کہ کہی استغفر اللہ واتوب الیہ ساتہہ
بخشش کے یعنی بشرط حضور قلب کی اور اگرچہ ہو کہ تحقیق بہاگا ہو جہاد سی ایکبار کہی یا تین بار ف بالمغفرة
متعلق وقطعہ کا ہی یعنی وقطعًا اور جزمًا حکم بخشش کا کرنا اسکی کہنی والی کو بہی اسپر دلالت کرتا ہی فَهَا قَدْ كُشِفَ
لَكَ الْغِطَاءُ فَاخْتَرْ لِنَفْسِكَ مَا يَحْلُوْ وَفِيْ كِتَابِ الزُّهْدِ عَنْ لُقْمَانَ عَوِّدْ لِسَانَكَ بِاَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ
فَاِنَّ لِلّٰهِ سَاعَاتٍ لَا يَرُدُّ فِيْهِنَّ سَائِلًا ۔ پس ہوشیار رہ کہ کہولا گیا تیری لئی پردہ یعنی اس تحقیق یا ہے
حقیقت حال کے واضح ہوگئی پس اختیار کر نفس اپنی کی لئی وہ چیز کہ خوش کری تجہکو اور کتاب الزہد مین روایت
حضرت لقمان رضی کہ عادت ڈال زبان اپنی کو اوپر کہنی سیری ساتہہ اللّٰہم اغفر لی کی اسلئی کہ تحقیق خدا تعالی کی لئی ساعتین
ہین کہ نہین محروم کرتا اونمین سائل کو

فَضْلُ الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَسُوَرِهٖ وَاٰيَاتِهٖ

قرآن بزرگ کی فضیلت کا اور سورتون اوسکی کا اور آیتون اوسکی کا اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ فَاِنَّهُ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا

ھ: فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہو قرآن شریف پس تحقیق وہ آویگا دن قیامت کی شفاعت کرنی والا واسطے
پڑہنی والون اپنی کے نقل کی یہہ مسلم نی یقول اللہ سبحانہ وتعالی من شغلہ القرآن عن ذکری ومسئلتی
اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ تعالی علی خلقہ
ت: فرماتا ہی اللہ پاک اور برتر جسکو باز رکہی قرآن یاد میری سی اور مانگنی میری سی دیتا ہون مین اوسکو بہتر
اوس چیز سی کہ دیتا ہون مین مانگنی والون کو اور بزرگی اللہ تعالی کی کلام کی سب کلامون پر مانند بزرگی اللہ تعالی کی ہی
اوپر سب خلق اوسکی کی نقل کی یہہ ترمذی دارمی نی ف حدیث کی سری کی یہہ معنی ہین کہ جو کوئی قرآن شریف
پڑہنی مین مشغول رہا اور کچہہ ذکر اور دعا جیسی نہ کی تو اوسکو دعا کرنی والون سی زیادہ دیتا ہون من کان للہ کان اللہ لہ
یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی اللہ کارساز ہوتا ہی اوسکا کذا ذکر الفخر تعلموا القرآن واقرؤہ فان مثل القرآن لمن
تعلمہ فقرأہ وقام بہ کمثل جراب مملوء مسکا یفوح ریحہ فی کل مکان ومثل من تعلمہ فیرقد
وھو فی جوفہ کمثل جراب اوکی علی مسک ت س ق حب: سیکہو قرآن اور پڑہو اوسکو یعنی
مداومت کرو تلاوت پر اور عمل کرو اوسپر کہ مقصود اصلی تلاوت سی عمل ہی پس تحقیق مثال قرآن سے کہ واسطے
اوس شخص کے کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر پڑہتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر یا رات کو قیام کرتا ہی ساتہہ اوسکی مانند مثال تہیلی کی
ہی کہ بہری ہو مشک سی پہونچتی ہو خوشبو اوسکی تمام مکان مین اور مثال اوس شخص کے کہ سیکہتا ہی اوسکو پہر سو رہتا ہی
یا غافل ہوتا ہی عمل کرنی سی اور قرآن اوسکی دل مین ہی مانند مثال تہیلی کی ہی کہ بند کی گئی مشک پر یعنی تا خوشبو
نہ پہیلی نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ ابن حبان نی ف سینہ قاری کا مانند تہیلی مشک کی ہی اور قرآن شریف
مانند مشک کی پس اگر قرآن پڑہا برکت اوسکی پڑہنی والی کو اور سننی والون کو پہونچی اور ثواب حاصل ہوا جسنی
اور جو سیکہا اور نہ پڑہا نہ پہونچی برکت اوسکی نہ اوسکو اور نہ اور کسیکو کذا ذکر الفخر من قرأ حرفا من کتاب اللہ
فلہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالہا لا اقول الم حرف الف حرف ولام حرف ومیم حرف
ت: جو کوئی پڑہی ایک حرف کلام اللہ کا پس اوسکی لئی نیکی ہی اور نیکی برابر دس نیکی کی نہین کہتا ہین کہ سارا الم ایک حرف ہے

بلکہ الف ایک حرف ہی اور لام ایک حرف ہی اور میم ایک حرف یعنی الم کہنی مین تیس نیکیان للہی گئین نقل کی یہہ ترمذی نے

لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاہُ اللہُ الْقُرْاٰنَ فَھُوَ یَقُوْمُ بِہٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ وَرَجُلٌ

اٰتَاہُ اللہُ مَالًا فَھُوَ یُنْفِقُہٗ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّھَارِ متفق علیہ نہین ہی رشک مگر بیچ دو شخصون کے

یعنی رشک کرنا کہین بہی لیا ہی ہو جاوی کسی پر نہ چاہیی مگر دو پر ایک وہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی قرآن یعنی حافظ

ہی پس وہ قیام کرتا ہی ساتھہ اوسکی وقتون رات کی مین اور وقتون دن کی مین اور دوسرا وہ شخص کہ دیا اوسکو اللہ

نی مال پس وہ خرچ کرتا ہی اوسکو وقتون رات کیمین اور وقتون دن کی مین نقل کی یہہ بخاری مسلم نی ف اور روایت

مین آیا ہی کہ خرچ کرتا ہی اوسکو راہ حق مین اور خوشنودی اوسکی مین پس اگر بطور اسراف کی کوئی خرچ کرتا ہو تو رشک کرنا

نہوگا حاصل حدیث کا یہہ ہی کہ کسی نعمت والی کو دیکھہ کر رشک نہ کرنا چاہیی مگر اوس نعمت والی پر کہ نعمت اوسکی اللہ

سی نزدیک کرتی اور ایسی حکم مین داخل مین شہید اور مجاہد اور سوا انکی اون درجون کی بہی آرزو جائز ہی کہا

ذکر المصرح یُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْاٰنِ اقْرَاْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزِلَکَ عِنْدَ

اٰخِرِ اٰیَۃٍ تَقْرَاُھَا دت کہا جاویگا قرآن پڑہنی والی کو پڑہ اور چڑہ یعنی بہشت کی درجون پر اور ٹہیر ٹہیر کر پڑہ جیسے

ٹہیر ٹہیر کر پڑہتا تہا تو یعنی بی تکلف تجوید سی دنیا مین پس تحقیق مرتبہ تیرا نزدیک آخر آیت کی ہی کہ پڑہیگا تو نقل کی یہہ ابوداود

ترمذی نی ف صاحب قرآن وہ ہی کہ پڑہا کرتا ہی اور عمل کرتا ہی اوسپر اور بعضون نی کہا ہی جو معانی قرآن کی

جانتا ہی اور حافظ اور منقول ہی کہ درجات بہشت کی بقدر شمار آیتون قرآن کی ہین پس جو کوئی تمام قرآن ترتیل سی

پڑہی اوپر کی درجہ بہشت پر کہ لائق اوسکی حال کی ہوگا چڑہیگا اور جسنی تہوڑا ترتیل سی پڑہا اور تہوڑا بغیر ترتیل کی

اوسیقدر چڑہیگا کہ جتنا ترتیل سی پڑہا تہا مصنف نی لکھا ہی کہ اس حدیث مین دلیل ہی کہ جو حافظ

سی پڑہتی ہین اونکی لئی اعلی درجہ بہشت مین ہی پس حاصل یہہ ہی کہ تجوید اور [illegible] قرآن مین تامل کرنا

رتبہ رکہتا ہی کذا ذکر العلی والمصرح اَلَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَھُوَ مَاھِرٌ بِہٖ [illegible]

اَلَّذِیْ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْہِ وَھُوَ عَلَیْہِ شَاقٌّ لَہٗ اَجْرَانِ متفق [illegible]

ہیں ماہر ہی ساتھ اوسکی ساتھ فرشتون لکھنے والون بزرگ نیکونکی ہوگا اور جو شخص کہ پڑھتا ہی قرآن اور اٹکتا ہی بیچ
اوسکے اور وہ اوسپر مشکل ہوتا ہی اوسکے لئے دوہرا ثواب ہوتا ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی ف ماہر یعنی اوستاد
کامل حفظ اور تجوید اور تلاوت مین اور گران ہو اوسپر قراءت بسبب یاد کی پس یہہ آخرت مین اون منازل مین ہوگا
کہ جہان ملائکہ اور انبیا ہونگے اور دوہرا ثواب ایک ثواب قرات کا اور دوسرا مشقت کا اور شک نہین ہی کہ
اجر ماہر کا زیادہ اس سی ہوگا کہ انبیا اور ملائکہ کی ساتھ ہوگا لیکن باعتبار مشقت وتعب کی غیر ماہر کو بھی
ہوگا پس مقصود تسلی طالب کی ہی مشقت اور ریاضت پر کذا ذکر القرطبی اَلْفَاتِحَةُ اَعْظَمُ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ
هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَالْقُرْاٰنُ الْعَظِيْمُ ہ خ د س ق ہ یعنی بہت بڑی سورت قرآن سی ہی وہ سات آیتون کی
ہی کہ مکرر پڑھی جاتی ہی اور قرآن ہی بڑا نقل کیے یہہ بخاری ابوداود نسائی ابن ماجہ نی ف سورہ فاتحہ کا نام
کلام اللہ مین سبع مثانی اور قرآن عظیم بھی آیا ہی سبع اسلیے کہ سات آیتون کی ہی اور مثانی اسلیے کہ نماز مین
باربار پڑھی جاتی ہی اور قرآن عظیم مبالغۃً واقع ہوا کہ اسرار اور معانی سارے قرآن کے بطور اجمال کی اسمین
ہین کذا ذکر القرطبی اُعْطِيْتُ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ہ مس ہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیا گیا مین سورہ الحمد نیچی عرش کیسی یعنی وہان نکلتی تھی کنایہ ہی بزرگی اوسکیسی نقل کیے یہہ حاکم نی بَيْنَا
جِبْرَئِيْلُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ هٰذَا
مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ وَقَالَ اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا
نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ ہ
م ف اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام بیٹھی تھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سنی جبرئیل نی ایک آواز
اوپر کی طرف سی پس اوٹھایا سر اپنا پس کہا یہہ آواز والا فرشتہ ہی کہ اوترا زمین کی طرف نہین اوترا تھا
کبھی مگر آج پس سلام کیا فرشتہ نی آنحضرت پر اور کہا خوشوقت ہو ساتھ دو نورونکی یعنی ایسی چیزین والی
کہ قیامت کو روشنی ہونگی اور آفات سی بچاینگی کہ دیے گئی تم وہ دونون نہین دیا گیا کسی نبی کو پہلی تم

ایک اونمین سے سورہ فاتحہ ہی اور دوسرا خاتمہ سورۂ بقرہ کا نہین پڑہیگا تو کوئی حرف اونمین سے مگر دیا جاویگا ثواب اوسکا نقل کی یہہ مسلم نسائی نے ف دیا جاویگا ثواب اوسکا یا قبول کیا جاویگا دعا تیری یعنی جو دعا کہ سورۂ فاتحہ اور آخر بقرہ مین ہی مثل اہدنا الصراط المستقیم اور ربنا لا تواخذنا اور سوا انکی کی قبول ہوویگی

اتقہ پہر مراد حرف سی کلمات ہین کہ ان آیتونمین واقع ہوئی ہین یہہ معنی انسب و اولی ہین اولطف سورۂ بقرہ کا بعضون نی آمن الرسول سی کہا ہی اور کعب احبار نے او مصنف نے لله ما فی السموات سی آخر تک کہا ہے

اخرج البقرة * یہہ بیان ہی فضیلت سورۂ بقرہ کا إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَأُ فِيهِ الْبَقَرَةُ * م ت ن تحقیق شیطان بہاگتا ہی اوس گہر سی کہ پڑہی جاتی ہی اوسمین سورۂ بقرہ نقل کی یہہ مسلم ترمذی نسائی نی اِقْرَأُوهَا فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ * م پڑہو سورۂ بقرہ کیونکہ پڑہنا اوسکا اور عمل کرنا اوسپر برکت ہی اور چہوڑنا اوسکا سبب حسرت کا ہوگا یعنی قیامت کی دن جب پڑہنی والون کو ثواب ملیگا اور نہین طاقت رکہتی اسکی ساحر نقل کی یہہ مسلم نی ف بطلہ ساحر اور کاہل یعنی کسلمند اور ساحر او باطل والی توفیق اسکی پڑہنی اور سیکہنی کے نہین رکہتی کذا ذکر الفهر الکلشی عن سنادہ

وَسَنَامُ الْقُرْآنِ الْبَقَرَةُ * ت مس حب * ہر چیز کی لئی بلندی ہی اور بلندی قرآن کی سورۂ بقرہ ہی یعنی سب سی بڑی ہی نقل کی یہہ ترمذی حاکم ابن حبان نی مَنْ قَرَأَهَا لَيْلًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَمَنْ قَرَأَهَا نَهَارًا لَمْ يَدْخُلِ الشَّيْطَانُ بَيْتَهُ ثَلَاثَ أَيَّامٍ * حب * جو کوئی پڑہی سورۂ بقرہ رات کو نہین داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین رات تلک اور جو کوئی پڑہی اسکو دن کو نہین داخل ہوتا ہی شیطان اوسکی گہر مین تین دن تلک یعنی حقیقۃ نہین داخل ہوتا یا تسلط نہین پاتا ہی نقل کی ابن حبان نے

أُعْطِيتُ الْبَقَرَةَ مِنَ الذِّكْرِ الْأَوَّلِ * مس * فرمایا حضرت نی دیا گیا ہون مین سورۂ بقرہ لوح سی نقل کی یہہ حاکم نی ف یاد کرسی کتابین اللہ تعالی کی مراد مین مثل توریت انجیل کی کذا

الْبَقَرَةُ وَآلُ عِمْرَانَ * یہہ بیان ہی فضیلت سورۂ بقرہ و آل عمران کا اِقْرَأُوا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ

عمران فانهما تأتيان يوم القيامة كأنهما غمامتان او كأنهما غيايتان او كأنهما فرقان
من طير صواف تحاجان عن اصحابهما ه م ت ؛ پڑھو دو سورتین چمکتی ہوئین کہ سورہ بقرہ اور آل عمران ہین پس
تحقیق یہہ دونون آوینگی دن قیامت کی گویا کہ وہ دونون ٹکڑی ہین ابر کی یا گویا کہ وہ دونون سایبان ہین یا گویا کہ
وہ دونون ٹکڑیان ہین پرندونکی صف باندھی ہوئی جھگڑینگی پڑھنی والون اپنی کے طرف سی نقل کی یہہ مسلم نے
آية الكرسي یہہ بیان ہی فضیلت آیة الکرسی کا هي اعظم آية في كتاب الله هـ د ؛ یہہ بزرگتر آیتون
کی ہی یعنی ثواب مین بیچ کتاب اللہ تعالی کی نقل کیا یہہ مسلم ابو داؤد نی هي سيدة آي القرآن ت حب
مس ؛ یہہ افضل آیتون قرآن کی ہی نقل کی یہہ ترمذی ابن حبان حاکم نی لا تقرؤها على مال ولا ولد فيقربه
شيطان حب ؛ جو کوئی پڑھی آیة الکرسی کسی مال پر اور اولاد پر یعنی دم کری یا لکھہ کر لٹکاوی تو نزدیک نہین ہوگا
تیری شیطان یعنی تیری مال و اولاد کے پاس نہین آنیکا اور تصرف نہین کریگا نقل کی یہہ ابن حبان نی الآيتان آمن
الرسول آخر البقرة لا تقرآن في دار ثلاث ليال فيقربها شيطان ت س حب مس ؛ فضیلت
دو آیتون آمن الرسول کے کہ آخیر سورہ بقرہ کا ہی یہہ ہی کہ پڑھی جاتی ہین یہہ دونون آیتین جس گھر مین تین رات پس نہین نزدیک
آتا اوسکی شیطان نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نی ان الله ختم البقرة بآيتين اعطانيهما
من كنزه الذي تحت عرشه فتعلموهن وعلموهن نساءكم وابناءكم فانهما صلوة وقرآن
ودعاء مس ؛ تحقیق اللہ تعالی نی ختم کیا سورہ بقرہ کو ساتھہ دو آیتون کی کہ دی ہین مجکو وہ خزانہ اپنی سی جو
نیچی عرش کی ہی یعنی خزانہ رحمت اپنی سی پس سیکھو اونکو اور سکھاؤ اونکو اپنی عورتون کو اور اپنی بیٹون کو یعنی
گھر والون کو سکھاؤ پس تحقیق وہ آیتین رحمت ہین اور قرآن ہین یعنی ایک ٹکڑا ہین اوسکا اور دعا ہین نقل کی یہہ
حاکم نی الانعام ؛ یہہ بیان ہی فضیلت سورہ انعام کا لما نزلت سبح رسول الله صلى الله عليه
وسلم ثم قال لقد شيع هذه السورة من الملائكة ما سد الافق مس ؛ جب اوتری
سورہ انعام سبحان اللہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بسبب خوشی کی پھر فرمایا البتہ تحقیق ہمراہ آئی ہین اس سورہ کی

فرشتی اسقدر کہ ڈہانک لیا ہی کنارہ آسمان کو نقل کیے یہہ حاکم نی الکہف میہ بیان ہی فضیلت سورہ کہف کی

من قرأها يوم الجمعة اضاء له من النور ما بين الجمعتين ٭ مس ٭ جو کوئی پڑہی سورہ کہف دن

جمعہ کی روشن رہتا ہی اوسکی لئی دو جمعہ کا اوسکا نور ہی یعنی نور اس سورت کی سی یا نور ثواب اوسکی کی دو جمعہ

دو جمعون کی یعنی جمعہ آیندہ تلک نقل کیے یہہ حاکم من قرأها ليلة الجمعة اضاء له من النور فيما بينه

وبين البيت العتيق ٭ موقی ٭ جو کوئی پڑہی اسکو شب جمعہ مین روشن کرتا ہی اوسکی لئی نور سی اوسقدر

کہ فرق ہی درمیان پڑہنی والی اسکیکی اور درمیان خانہ کعبہ کی یعنی بہت نور حاصل ہوگا نقل کی یہہ موقوفا

بی من قرأها كما انزلت كانت له نورا من مقامه الى مكة ومن قرأ بعشر آيات من

آخرها فخرج الدجال لم يسلط عليه ٭ سن مس ٭ جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسی کہ اوتاری گئی

یعنی ترتیل وتجوید سی بی کم وزیادہ ہوگی اوسکی لئی روشنی جگہہ اوسکی سی یعنی جہان اوسکو پڑہا ہی مکہ تلک

جو شخص پڑہی دس آیتین آخر سورہ کہف سی یعنی وعرضنا جہنم سی آخر تلک پس نکلی دجال تو نہ مسلط کیا جاوے

اوسپر نقل کیے یہہ نسائی حاکم نی من قرأ سورة الكهف كانت له نورا يوم القيامة من

مقامه الى مكة ومن قرأ بعشر آيات من آخرها ثم خرج الدجال لم يضره ٭ طس ٭ جو

پڑہی سورہ کہف ہوگی اوسکی لئی روشنی دن قیامت کی جگہہ اوسکی سی مکہ تلک یعنی جتنی مسافت اسکی مکان

اور مکہ مین دنیا مین تہی اوسقدر وہان نور ہوگا اور جو کوئی پڑہی دس آیتین آخر کہف سی پہر نکلی دجال تو

ضرر کری گا اوسکو نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین من حفظ عشر آيات من اولها عصم من فتنة

الدجال ٭ م د ت س ٭ جو کوئی یاد کری دس آیتین اول سورہ کہف سی یعنی من امرنا رشدا تک بچایا

جاویگا فتنہ دجال کیسی نقل کیے یہہ مسلم ابو داود ترمذی نسائی نی من حفظ عشر آيات ٭ مد ٭

قرأ العشر الاواخر من الكهف عصم من فتنة الدجال ٭ م د س ٭ ا جو کوئی

دس آیتین نقل کیے یہہ مسلم ابو داود نی یعنی اس روایت مین بجا حدیث کا یہہ آیا ہی اور یاد

اونکو جو کوئی پڑہی دس آیتین آخر سورۂ کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسی نقل کیے یہہ مسلم ابو داؤد نسائی نی
مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ اٰيَاتٍ مِنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۔ ت ۔ جو کوئی پڑہی تین آیتین
اول کہف کی بچایا جاویگا فتنۂ دجال کیسی نقل کیے یہہ ترمذی نے مَنْ اَدْرَكَ الدَّجَّالَ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ
فَوَاتِحَهَا الْحَدِيْثَ ۔ مر عه ۔ جو کوئی پاوی دجال کو پس چاہیی کہ پڑہی اوسپر اول آیتین سورۂ کہف کی یعنی
تین یا پانچ فرمائی ساری حدیث نقل کی یہہ مسلم نی اور چارون نی فَاِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ ۔ د ۔ اس لیی
کہ وہ آیتین نگہبان ہین تمہاری فتنۂ دجال کیسی نقل کیے یہہ ابو داود نی وَاُعْطِيْتُ طٰهٰ وَالطَّوَاسِيْنَ وَالْحَوَامِيْمَ
مِنْ اَلْوَاحِ مُوْسٰى ۔ مستدرک ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیا گیا ہون مین سورۂ طٰہٰ وطواسین یعنی سورۂ
نمل اور شعراء اور قصص اور حمیمین تختیون موسی کیسی نقل کیے یہہ حاکم نی ف یعنی توریت کی تختیون زبرجد کی
لکہی اوتری تہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حمیمین سات ہین اور دروازی دوزخ کی بہی سات ہین ہر حم
سی آکہڑی ہوویگی ہر دروازی پر اور عرض کریگی یا اللہ نہ داخل کر اس دروازی مین اوسکو کہ ایمان لایا مجہپر اور پڑہا
مجکو اور فرمایا کہ ہر درخت کا ایک پہل ہوتا ہی اور پہل قرآن کی حمیمین ہین وہ باغ ہین ارزانی والی سبزہ والی
جو شخص چاہی کہ میوہ خوری کری باغون جنت مین تو پڑہی حمیمون کو اور جو پڑہی سورۂ دخان شب جمعہ مین صبح کریگا
بخشش کیا گیا اور جو پڑہی الم تنزیل السجدہ اور تبارک رات دن مین گویا کہ موافق ہوا لیلۃ القدر کی یعنی اوسکا
ثواب ملا کذا فی در المنثور اور جو کوئی پڑہی حم الدخان شب جمعہ مین مغفرت کیجاتی ہی اوسکی اور جنت مین
بنایا جاتا ہی اوسکی لیی ایک گہر کذا فی وظائف النبی قَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ لَا يَقْرَؤُهَا رَجُلٌ يُرِيْدُ اللّٰهَ وَ
الدَّارَ الْاٰخِرَةَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ اِقْرَؤُهَا عَلٰى مَوْتَاكُمْ ۔ س ق حب ۔ دل قرآن کا یس ہی نہین پڑہتا
ہی اسکو کوئی شخص کہ چاہتا ہی اللہ کو اور آخرت کی گہر کو یعنی محض اللہ تعالی کی خوشی اور جنت کی ملنی کی لیی پڑہتا ہی
مگر بخشش کیجاتی ہی اوسکی پڑہو اسکو مردون اپنی پر نقل کیے یہہ نسائی ابو داؤد ابن ماجہ ابن حبان نی ف
دل قرآن کا یعنی خلاصہ اوسکا کیونکہ ذکر قیامت کا تفصیل اسمین مذکور ہی اور بیان توحید وغیرہ کا بہی ہی اور

سکو ہو آپہنچا اونکو ثواب پہونچے یا مراد ہو دل کی تہجیب الفرکہین تاکہ ذکر قیامت وغیرہ کا سنین اور معانی سمجھے
سمجھین یا احتمال ہی کہ خاصیت رکھی ہی ہو کہ اوس وقت مفید ہو جیسا کہ کہا ہی بعض علما نی کہ جس مطلب کی لیئی پڑہا
جاتی ہی جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی کہ جو اسکو پڑہی خوف کی حالت مین یا امن ہووی بھوکا پیٹ
بہر دیوی ننگا پہنی کپڑا پہنایا جاوی پیاسا پیوی پانی پلایا جاوی اور فرمایا ہی کہ جو کوئی لیس پڑہتا ہی وسکا ام
[illegible] اسکا لکھا جاتا ہی کذا ذکرہ العلی اور وارد ہوا ہی وعدہ مغفرت اور رحمت کا بیچ پڑہنی اسکی کی [illegible]
اقرأ الم و[illegible] النبي [illegible] یہہ بیان ہی فضیلت الم [illegible] کا احب الی مما طلعت علیہ الشمس
مس ت * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی وہ بہت پیاری ہی نزدیک میری اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب
یعنی دنیا اور دنیا کی چیزون سی نقل کیے یہہ بخاری نسائی ترمذی نی تبارك الملك * یہہ بیان سورہ ملک کا
ثلاثون آية شفعت لرجل حتى غفر له * حب عه مس * تیس آیتین ہین یعنی تبارک شفاعت کی
اونہون نی واسطی ایک آدمی کے یہان تلک کہ بخشا گیا وہ نقل کیے یہہ ابن حبان نی اور چارون نی
تستغفر لصاحبها حتى يغفر له * حب * بخشش چاہتی ہی یہہ پڑہنی والی اپنی کے لیئی یہان تلک
بخشا جاتا ہی وہ نقل کیے یہہ ابن حبان نی وَدِدْتُ اَنَّهَا فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ * مس * فرمایا حضرت
دوست رکہتا ہون مین کہ تحقیق تبارک ہر مومن کی دل مین ہو یعنی یاد کری اور پڑہتا رہی اسکو نقل کیے حاکم
يُؤْتَى الرَّجُلُ فِي قَبْرِهِ فَتُؤْتَى رِجْلَاهُ فَتَقُولُ لَيْسَ لَكُمْ سَبِيلٌ كَانَ يَقْرَأُ بِي سُورَةَ الْمُلْك
يُؤْتَى مِنْ صَدْرِهِ اَوْ مِنْ بَطْنِهِ ثُمَّ يُؤْتَى مِنْ رَأْسِهِ كُلٌّ يَقُولُ ذٰلِكَ فَهِيَ تَمْنَعُ مِنْ عَذَاب
وَهِيَ فِي التَّوْرَاةِ مَنْ قَرَأَهَا فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ اَكْثَرَ وَاَطْيَبَ * مو مس * آتی ہین فرشتی عذاب
آدمی کی پاس قبر اوسکی مین یعنی بعد دفن کی سوال کے لیئی پس آتی ہین اوسکی پانو کی طرف سی یعنی
جانب سی سوال شروع کرتی ہین پس کہتی ہین پانو نہین ہی تمکو کوئی راہ ساتھ [illegible] میری کی [illegible]
میری یعنی بسبب قرأت میری کی نماز مین سورہ ملک پڑہتا آتی ہین فرشتی سینہ کی طرف سی [illegible]

اور قبر میں عذاب ہونا ہی یہی بات بیر تبارک منع کرتی ہی فرشتون کو عذاب قبر کیسی اور تبارک کا مذکور ہی توریت میں یا مہدا س
کہ جو شخص پڑہی اسکو کسی رات مین پس تحقیق بہت نیکیان کین اور اچہا کام کیا نقل کیے یہہ موقوفا حاکم نی اِذَا زُلْزِلَتْ
رُبُعَ الْقُرْآنِ ٭ ت ٭ سورۂ اذا زلزلت چوتہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی ف اس لیے کہ قرآن مین
بیان توحید او نبوت اور بیان معاش اور احوال آخرت کا ہی پس اس سورت مین آخرت کا بیان خوب ہی اس باعتبار
چوتہائی قرآن برابر ہوئی اور بعضون نے یہہ معنی کہی ہین کہ ثواب اسکا برابر ہوتا ہی اصل ثواب چوتہائی قرآن کے
یعنی بغیر مضاعف کی جو ثواب مقرر ہی کذا ذکر المخرج تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ ٭ ت مس ٭ برابر ہی
آدہی قرآن کی نقل کیے یہہ ترمذی حاکم نی ف اسلیے کہ قرآن مین ذکر دنیا اور آخرت کا ہی اسمین آخرت کا
خوب مذکور ہی اس باعتبار آدہی قرآن برابر ہی یا ثواب اسکا اصل ثواب آدہی قرآن کی برابر ہی کذا ذکر المخرج یا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَقْرِئْنِیْ سُوْرَۃً جَامِعَۃً فَاَقْرَأَہٗ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ حَتّٰی فَرَغَ مِنْہَا فَقَالَ وَ
الَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَا اَزِیْدُ عَلَیْہَا اَبَدًا ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَفْلَحَ الرُّوَیْجِلُ مَرَّتَیْنِ ٭ د س مس حب ٭ ایک شخص نے عرض کی اے رسول خدا پڑہاؤ مجکو ایک سورت
جامع یعنی اوسمین سب مطالب دین و دنیا کی ہون پس پڑہائی حضرت نی اوسکو اذا زلزلت الارض یہانتک
کہ فارغ ہوئی اوس سی پس کہا اوسنی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا تمکو ساتہہ حق کی نہ زیادہ کرونگا مین اسپر کبہی یعنی
بس کافی ہی یہہ مجہی پہر پیٹہ پہیری اوس شخص نے پس فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی مطلب یاب ہوا یہہ شخص
بات دو بار فرمائی نقل کیے یہہ ابو داؤد و نسائی حاکم ابن حبان نے ف جامعیت فمن یعمل مثقال ذرۃ آخر
تک مین ہی کہ سب کچہہ کرنا نہ کرنا اسمین مذکور ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو کوئی پڑہی بعد مغرب
کی جمعہ کی شب مین دو رکعت اور پڑہی ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور سورۂ اذا زلزلت پندرہ بار فواسطی
کرتا ہی اسپر اللہ تعالی جانکنی اور پناہ دیتا ہی اوسی عذاب قبر سی اور آسان کریگا اوسکو گذرنا پل صراط پر سی قیامت
کذا فی شرح الصدور اَلْکَافِرُوْنَ رُبُعُ الْقُرْآنِ ٭ ت ٭ سورۂ قل یا چوتہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی یہہ ترمذی

تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ * ت مس * برابر ہی وہ چوتھائی قرآن کی نقل کیے ہیہ ترمذی حاکم نی ف قرآن مین
ذکر توحید اور نبوت کا اور احکام اور قصون کا ہی پس اس سورت مین توحید خوب مذکور ہی اس باعتبار چوتھائی ہوئی
یا ثواب اسکا مثل اصل ثواب چوتھائی قرآن کے ہی کذا ذکرہ الفخر نِعْمَ السُّوْرَتَانِ هُمَا تُقْرَآنِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ
قَبْلَ الْفَجْرِ الْكَافِرُوْنَ وَالْإِخْلَاصُ * حب * اچھی ہین دو سورتین کہ وہ پڑہی جاتی ہین دو سنتون فجر کی مین
یعنی قل یا اور قل ہو اللہ نقل کیے ہیہ ابن حبان نی اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ رُبُعُ الْقُرْآنِ * ت * سورۂ اذا جاء چوتھا
قرآن کے برابر ہی نقل کیے ہیہ ترمذی نی ف قرآن مین اگلی لوگون کا اور پچھلون کا قصہ مذکور ہی اور امر و نہی ہی اس
سورہ مین بیان ہی قصہ آیندہ کا اس سبب سی چوتھائی ہوئی یا ثواب اسکا برابر اصل ثواب چوتھائی قرآن کی ہے
کذا ذکرہ الفخر قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْآنِ * خ م د ت ق * قل ہو اللہ تہائی قرآن کی برابر ہی نقل کی بخاری
مسلم ترمذی ابن ماجہ نی تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ * خ د ت مس * برابر ہی وہ تہائی قرآن کی نقل کی
بخاری ابو داؤد ترمذی حاکم نی ف قرآن مین قصے ہین اور احکام اور توحید اسمین توحید خوب مذکور ہی پس تہائی ہوئی
یا ثواب اسکا اصل ثواب تہائی کی برابر ہی کذا ذکرہ الفخر وَقَالَ عَنْ رَجُلٍ كَانَ يَقْرَأُ بِهَا لِأَصْحَابِهِ فِي الصَّلَاةِ
أَخْبِرُوْهُ أَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ * خ م س * اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی جب مذکور ہوا ایک شخص کا کہ پڑہتا تہا قل
ہو اللہ جب امامت کرتا یارون اپنی کی نماز مین خبر دو اوسکو کہ تحقیق اللہ تعالی دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی بخاری
مسلم نسائی نی ف ایک صحابی ہر نماز مین الحمد کی بعد قل ہو اللہ پڑہا کرتی تہی لوگون نی حضرت سی عرض کی فرمایا
پوچہو اوس سی سبب اسکا جب اوسنی پوچہا تو کہا اونہون نی کہ یہہ صفت رحمان کی ہی مین دوست رکہتا ہون اسکو
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خبر دو اوسکو کہ اللہ تعالی بہی تجکو دوست رکہتا ہی کذا ذکرہ الفخر وَقَالَ لِرَجُلٍ كَانَ
يَلْزَمُ قِرَاءَتَهَا مَعَ غَيْرِهَا فِي الصَّلَاةِ حُبُّكَ إِيَّاهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ * خ ت * اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم نی واسطی ایک شخص کی کہ ہمیشہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ ساتہ غیر اوسکی کی نماز مین دوست رکہنا تیرا اوسکو داخل
کریگا تجکو بہشت مین نقل کیے ہیہ بخاری ترمذی نے ف ایک صحابی ہر نماز مین جب امامت کرتا تہا قل ہو اللہ

اور [illegible] کی بعد او سورۃ پڑہتی لوگون نی کہا کیا ہی تملوکہ اسپر کفایت نہین کرتی تہی پڑہو یا اور ہی پڑہو جب حضرت
اونکی محلہ مین تشریف لیگئی یہہ بات [illegible] پوچہی سبب اسکا پوچہا اونہون نی کہا بہت رکہتا ہون مین اسکو تب فرمایا
حبک ایاہ آخر تلک کذا ذکر الفخر ح وسمع رجلا یقرأ قل ہو اللہ احد فقال وجبت الجنة ای له ۞ مرت
ط ابس مس ۞ اور سنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شخص کو کہ پڑہتا تہا قل ہو اللہ سو فرمایا کہ واجب ہوئی بہشت
تمہارا اوسنی یعنی اوسکی لئی نقل کی یہہ مسلم ترمذی نی اور موطا مین اور نسائی حاکم نی والذی نفسی بیدہ
انہا لتعدل ثلث القرآن ۞ خ د س ۞ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی
جان میری اوسکی ہات مین ہی تحقیق قل ہو اللہ البتہ برابر ہی تہائی قرآن کی نقل کی یہہ بخاری ابوداؤد نسائی نی
من اراد ان ینام علی فراشه فنام علی یمینه ثم قرأ مائة مرة قل هو الله احد اذا کان
یوم القیامة یقول الرب یا عبدی ادخل علی یمینک الجنة ۞ ت ۞ جو کوئی چاہی یہہ کہ سووی
اپنی بچہونی پر پس سووی داہنی کروٹ اپنی پہر پڑہی سو بار قل ہو اللہ جب ہوگا دن قیامت کا تو فرماویگا اوسکو
پروردگار ای بندی میری داخل ہو اوپر داہنی طرف اپنی کی بہشت مین نقل کی یہہ ترمذی نی ف
داہنی طرف محل اور باغ وغیرہ فضل مین بائین طرف سی کذا ذکر الفخر اور جو کوئی دس بار قل ہو اللہ پڑہتا ہی ایک محل
بنتا ہی بہشت مین اوسکی لئی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل اچہی صورت مین ہنستی
ہوئی روشن چہرہ پس کہا ای محمد اللہ تعالی تمہی سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ ہر چیز کی نسب ہی اور نسب میرا
قل ہو اللہ احد ہی پس جو کوئی آویگا میری پاس امت تیری سی کہ پڑہتی ہوگی اوسنی قل ہو اللہ احد ہزار بار اپنی عمر مین لازم
کرونگا اوسکو نیزہ اپنا یعنی نشان نجات کا دونگا اور آگی اوسکی عرش میرا ہوگا اور شفاعت قبول کرونگا
اوسکی بیچ حق ستر آدمیون کی اونمین سی کہ واجب کیا ہوگا اونکو عذاب اور فرمایا کہ جو کوئی ارادہ سفر کا کری
[illegible] گہر اپنی کی پس پڑہی گیارہ بار قل ہو اللہ احد تو ہوتا ہی اللہ تعالی نگہبان اوسکا
تلک کہ [illegible] اور انس سی روایت ہی کہ تہی ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ تبوک مین پس طلوع ہوا آفتاب ایک دن

تھا آیت روشن کہ ویسا کبھی دیکھا ہے اون تھا پہلی اسکے سی پس حضرت نے تعجب کیا اور جبرئیل علیہ السلام سے
کی پوچھا کہ کیا ہی سبب اس روشنی کا کہا اونہوں نے کہ یہہ حسن ... آپکی صحابیوں میں سے ایک سورہ پڑہتی ہیں آج میں
مرتبی ہیں پس بہیجا ہے اللہ تعالی نے طرف اوسکی ستر ہزار فرشتوں کو کہ نماز پڑہیں اوپر پوچھا حضرت نے کیا سبب
اسکا کہا اونہوں نے کہ یہہ بہت پڑہتا تہا قل ہو اللہ احد کہڑی اور بیٹہی اور چلتی اور اوقات رات دن میں
پڑہو اسکو پس تحقیق ہیبت رب تمہاری کی اور جو کوئی پڑہے اسکو پچاس بار بلند کرتا ہے اللہ تعالی پچاس ہزار درجے
اور دور کرتا ہے اوس سے پچاس ہزار برائیاں اور لکھتا ہے واسطے اوسکے پچاس ہزار نیکیاں اور جو کوئی زیادہ پڑہے
زیادہ دیگا اوسکو اللہ ثواب کذا فی در المنثور اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے قل ہو اللہ احد
مرض الموت میں تو نہ فتنے میں ڈالا جاویگا قبر اپنی میں اور امن میں رہیگا بہنچنے قبر کیسی اور دن قیامت کے اٹہا
اپنی ہتیلیوں میں اوسکو اوٹہاوینگے یہاں تلک کہ گذارینگے اوسکو پل صراط سے طرف جنت کی کذا فی ...

○ الصمد و الفلق و الناس میں یہہ بیان ہے فضیلت قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا

خَیْرَ سُوْرَتَیْنِ قُرِئَتَا د س * فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ صحابی کو کیا نہ سکہاؤں میں تجکو
اچہی دو سورتیں کہ پڑہی جاتی ہیں نقل کی یہہ ابو داؤد نسائی نے ف اچہی یعنی بیچ مقدمہ تعوذ کی یعنی
پکڑنی پناہ کی وہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہین اِقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا
س ح ب * پڑہ یہہ دونوں سورتیں اور ہرگز نہ پڑہیگا تو کچھ مانند ان دونوں کی یعنی تعوذ کی حق میں نقل کیا
کی یہہ نسائی ابن حبان نے۔ وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْإِنْسَانِ حَتَّى
الْمُعَوِّذَتَانِ أَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا ت س ق * اور تہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ پناہ
پکڑتی تہی جن سے اور نظر آدمی کی سے یعنی ساتھ اور دعاؤں کی یہاں تلک کہ اوتریں قل اعوذ برب الفلق
قل اعوذ برب الناس جب یہہ اتریں تو پکڑا اونکو یعنی ساتھ انکی پناہ پکڑنی اور چہوڑا اوسے ...
نقل کی یہہ ترمذی نسائی ابن ماجہ نے۔ ... وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا

ہونا تھا کہ مانگنی والی نی اور نہ پناہ پکڑی کسی پناہ پکڑنی والی نی ساتھ مانند ان دونون کی نقل کی ہے نسائی نے آپ نے
اقرأ بهما كلما قمت ونمت * ترجمہ * پڑھ ان دونون کو جب سوئے تو اور جب اوٹھے تو نقل
کی ہے ابن ابی شیبہ نی اقرأ يا عقبة قل اعوذ برب الفلق فانك لن تقرأ بسورة احب الى الله وابلغ
عنده منها فان استطعت ان لا تفوتك فافعل * ترجمہ * پڑھ قل اعوذ برب الفلق پس تحقیق تو نہ
پڑھیگا کوئی سورت کہ وہ اس سی بہت پیاری ہو طرف اللہ کی اور بہت پہونچنی والی اور خوب پوری ہو نزدیک
اوسکی یعنی حق تعوذ مین پس جو سکی تو یہ کہ ناغہ ہووی تجہسی یعنی پڑھنا اسکا مطلوب ہر نوبت کی نماز وغیرہ
پس کر نقل کی ہے حاکم نی لن تقرأ شيئا ابلغ عند الله من قل اعوذ برب الفلق * ترجمہ * ہرگز نہ
پڑھیگا تو کوئی چیز کہ خوب پوری ہو نزدیک خدا کی قل اعوذ برب الفلق سی نقل کی ہے ابن سنی نی الم تر آیات
نزلت الليلة لم ير مثلهن قط الفلق والناس * ترجمہ * عجب آیتین ہین اوتریں آج کی
رات نہین دیکھین نہ کی مانند اونکی کبھی وہ سورہ فلق اور سورہ ناس ہین نقل کی ہے مسلم ترمذی نسائی نی
ف جو شخص قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھتا ہی نہین باقی رہتی کوئی چیز مگر کہ کہتی ہی اپنی
بچا اسکو میری شر سی اور جو الحمد پڑھتا ہی گویا چوتہائی کلام اللہ پڑھا اور جو الہٰکم التکاثر پڑھتا ہی گویا ہزار آیتین
پڑھین کذا فی در المنثور فی فضائل حوامیم اور پڑھی بعد سلام پھیرنی نماز جمعہ کی بنیت نماز پر سورہ فاتحہ اور اخلاص
اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار تو بخشتا ہی اللہ تعالی اگلی پچھلی گناہ اوسکی اور
دیتا ہی ثواب بقدر گنتی ہر مومن کی اور ایک روایت مین بعد اسکی یہ دعا سات بار پڑھنی زیادہ آئی ہی اللهم یا غنی
يا حميد يا مبدئ يا معيد يا رحيم يا ودود اكفني بحلالك عن حرامك وبطاعتك عن معصيتك واغنني بفضلك
عمن سواك پس جو کوئی مواظبت کرتا ہی اسپر غنی کرتا ہی اوسکو اللہ تعالی خلق اپنی سی اور رزق دیتا ہی اوسکو ایسی
جا سی کہ گمان نہین رکھتا ہی وہ اسکا اور روایت کی ہی ابن سنی نی حضرت عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ جو کوئی پڑھی بعد نماز جمعہ کی قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات بار

تو پناہ دیتا ہی اوسکو اللہ تعالی اوس سبب سے اوس ہر بلا سی جمعہ دوسری تلک کذا فی وظائف النبی اور بعضی فضائل
کلام اللہ کی اور بعضی سورتون کی کہ مصنف رحمہ اللہ نی بیان نہین کئی ہین مشکوۃ وغیرہ سی چن کر لکہتا ہون تا منفعت
ہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دل زنگ آلودہ ہوجاتی ہین جیسی کہ لوہا پانی پہونچنی سی
زنگ آلودہ ہوتا ہی عرض کیا صحابہ نی جلا اوسکی کیا ہی فرمایا بہت یاد کرنا موت کا اور تلاوت قرآن کی
اور فرمایا کہ جو کوئی پڑہی قرآن اور عمل کری اوسپر پہنائی جاوینگی ماں باپ اوسکی تاج دن قیامت کی روشنی
اوسکی بہت اچہی ہوگی روشنی آفتاب کیسی دنیا کی گہرون مین اگر ہو روشنی آفتاب کی اندر گہرون تمہاری کی
پس کیا گمان ہی تمہارا ایسا تہا اوس شخص کی کہ عمل کیا اوسپر یعنی اوسکا کیا کچہہ درجہ ہوگا جب اوسکی ماں باپ کا
یہہ درجہ ہوا اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور یاد کیا اوسکو اور حلال جانا حلال اوسکی کو اور حرام جانا حرام
اوسکی کو یعنی عمل کیا اوسپر داخل کریگا اوسکو اللہ تعالی بہشت مین اور قبول کریگا اوسکی شفاعت بیچ
دس شخصون کی اہل بیت اوسکی سی کہ سب ایسی ہی ہونگی کہ واجب ہوگی اونکی لئی آگ اور فرمایا کہ نہین کوئی شخص کہ
پڑہی قرآن کو پہر بہول جاوے اوسکو مگر کہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی کٹا ہوا ہاتہہ اور فرمایا کہ نہین ایمان
لایا قرآن پر وہ شخص کہ حلال جانا حرام اوسکی کو اور فرمایا ای اہل قرآن تکیہ نکرو قرآن سی یعنی غافل ہوکر فکر
کرو بیچ معنون اوسکی سی اور کہولنی اسرار اوسکی سی اور فرمایا پڑہو قرآن حق پڑہنی اوسکا اوقات رات کی
مین اور دن کی بیچ مین یعنی پڑہنی اوسکی مین چار باتین چاہیین ایک تو یہہ کہ لفظون کو درست پڑہنا اور دوسری
معنون کو سمجہنا اور تیسری معنون کا مقصد سمجہنا اور چوتہی اوسکی موافق عمل کرنا جب اسطرح پڑہی حق
پڑہنی کا ادا ہوتا ہی اور فرمایا ظاہر کرو قرآن کو یعنی ظاہر تین طرحسی ہوتا ہی پڑہنا اور عمل کرنا اور تعظیم کرنی
اور فرمایا آواز خوش مین پڑہو قرآن کو اور فکر کرو اوس چیز کہ اوسمین ہی یعنی جو آیتین [illegible]
اور ہول کی ہین اوسمین بہت [illegible] کرو تو کہ تم [illegible] ہوا اور فرمایا نہ جلدی کرو ثواب [illegible]
دنیا مین [illegible] اوسکی ثواب [illegible] اور فرمایا کہ سورۂ فاتحہ [illegible]

اور جو کوئی پڑھی سورہ آل عمران جمعہ کی دن پڑھی رحمت بھیجتی ہین اوسپر فرشتی رات تلک اور فرمایا پڑھو سورہ ہود دن
الجمعہ کی اور فرمایا جو کوئی سورہ یٰسین اوّل دن مین پڑھتا ہی روا کی جاتی ہین حاجتین اوسکی اور جو کوئی اسکو پڑھتا
ہی اللہ تعالی کی خوشنودی کی لئی بخشی جاتی ہین گناہ اوسکی اور فرمایا ہر چیز کی لئی زینت ہی اور زینت قرآن
کی سورہ الرحمن ہی جو کوئی پڑھی سورہ واقعہ ہر رات مین نہ پہنچی اوسکو فاقہ کبھی اور ابن مسعود اپنی بیٹون کو حکم کیا کرتی تھی
پڑھنی کا اسکو ہر شب دوست رکھتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سورہ سبح اسم ربک الاعلی کو اور فرمایا جو کوئی پڑھی
شب کو سورہ حم دخان پڑھی صبح کرتا ہی کہ بخشش مانگتی ہین اوسکی لئی ستر ہزار فرشتی اور جو کوئی پڑھی ہر دن قل ہو اللہ
دو سو بار دور کئی جاتی ہین اوس سی گناہ پچاس برس کی مگر یہہ کہ ہو اوس پر دین یعنی بندون کا حق نہین
بخشا جاتا اور فرمایا کہ جسکی دل مین کچھہ قرآن مین سی نہین وہ مانند گھر ویرانکی ہی اور جامع صغیر مین روایت ہی
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جب دوست رکھی کوئی تم مین کہ کلام کری رب اپنی سی پس پڑھی قرآن اور
تلاوت قرآن کی افضل عبادات کی ہی اور جیسی اسکی پڑھنی سی نزدیکی اللہ تعالی کی حاصل ہوتی ہی اور چیز سی ویسی نہین
ہوتی تمام ہوئی حدیث کلام اللہ پڑھنا جب شروع کری تعوذ پہلی پڑہی اور یہہ جانی کہ اپنی رب سی مین مناجات
کرتا ہون اور رووی اگرچہ بتکلف ہو اور جب آیت رحمت پر پہونچی خوش ہووی اور دعا کری اور اگر آیت عذاب پر
پہونچی ڈری اور پناہ مانگی اور باقی آداب کہ اول کتاب مین گذری ہین یعنی آداب الذاکرین بجا لاوی اور اخیر سورہ فاتحہ
کی اور اخیر سورہ بقرہ کی آمین کہی اور فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ کی جواب مین کہی وَلَا بِشَیْءٍ مِّنْ نِعَمِکَ رَبَّنَا نُکَذِّبُ
فَلَکَ الْحَمْدُ اور اخیر سورہ قیامت کی بلی اور آخر مرسلات کی آمَنْتُ بِاللّٰہِ اور اول سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی کی سُبْحَانَ
رَبِّیَ الْاَعْلٰی اور آخر سورہ والتین کی بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاہِدِیْنَ کہی اور مسنون ہی تکبیر کہنی اخیر والضحی سی
آخر قرآن تلک پس کہی وقت ختم سورت کی لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اور جب ختم کری قرآن الحمد اور سر اسورہ بقرہ کا
مفلحون تلک پڑھی یہہ خلاصہ ہی وظائف النبی مین سی مفصل اوسمین لکھی اور کتاب قرات مین اس مقام کو
لکھی ۔ الادعیۃ التی ھی غیر مخصوصۃ بوقت ولا سبب ۔ اور یہہ بیان اون دعاؤن کا ہی کہ وہ مخصوص نہین

کی گئین ساتھ کسی وقت اور سبب کی ف بلکہ شامل ہین تمام وقتون اور حالون اور مطالب و [illegible]

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ

فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ

الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

ع یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی اور قرض سی اور گناہ

یا اللہ تحقیق مین پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری عذاب آگ کیسی اور فتنہ آگ کیسی یعنی امتحان سی کہ موجب

دخول دوزخ کا ہو یا [illegible] کیسی اور فتنہ قبر کیسی یعنی حیرانی جواب منکر نکیر کیسی اور عذاب

قبر کیسی اور برائی فتنہ تونگری کیسی یعنی فسق و فجور اور اسراف اور حرام مال کمانیسی اور برائی فتنہ محتاجی

کیسی یعنی بی صبری اور حسد کرنا مال اغنیا پر اور طمع اور برائی فتنہ کانی دجال کیسی یا اللہ پاک کر گناہ میری ساتھ

پانی برف کی اور اولی کی اور پاک کر دل میرا گناہون سی جیسی کہ پاک کیا جاتا ہی کپڑا سفید میل سی اور دور کر

درمیان میری اور درمیان گناہون میری کے جیسی کہ دوری کی تونی درمیان مشرق و مغرب کی نقل کی

سب صحاح ستہ مین اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ خ م د ت حب مس ط یا اللہ تحقیق مین

پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری عاجزیسی اور کاہلی سی اور نامردی اور بڑہاپی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری

عذاب قبر سی اور پناہ پکڑتا ہون ساتھ تیری فتنہ زندگانی اور موت کیسی نقل کی بخاری مسلم ابوداؤد ترمذی

ابن حبان حاکم نی اور طبرانی فی صغیر مین وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْ[illegible]

الْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ [illegible] وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ [illegible] سَیِّئِ الْاَسْقَامِ حب

اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیری شکلی سی اور غفلت سی یعنی ادا طاعت مین اور فقر و فاقہ سی اور ذلت سی اور محتاجگی سی اور
پناہ لیتا ہون ساتھہ تیری محتاجگی سی کی ساتھہ دوسری کے ہو اور کفر سی اور نافرمانی سی اور مخالفت حق اور اہل دین کی سی اور دکھلانے
اور ریا سی یعنی عبادت لوگون کے سنانی دکھانی کو کرنی سی اور پناہ لیتا ہون ساتھہ تیری بہری پن سی اور
گونگی پن سی اور سودی سی اور جذام سی اور تمام بری بیماریون سی نقل کے یہہ ابن حبان حاکم نی اور طبرانی نی
صغیر ہہ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ
وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ ؛ خ د ت س ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فکر اور غم سی اور عاجزی
اور کاہلی اور بخیلی اور نامردی سی اور بوجھہ قرض کیسی اور غلبہ آدمیون کیسی نقل کے یہہ بخاری ابو داؤد ترمذی نسائی
نی اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ
بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ؛ خ ت س ؛ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا
ہون ساتھہ تیری بخیلی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری نامردی سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اس
کہ پھیرا جاؤن طرف خوار تر عمر کی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری فتنہ دنیا کیسی یعنی سب بلاؤن دنیا کی سی
کہ بیماری گناہ وغیرہ ہین اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عذاب قبر کیسی نقل کے یہہ بخاری ترمذی نسائی نے
اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي
تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ
وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا ؛ م ت س مص ؛ یا اللہ تحقیق
مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری عاجزی اور کاہلی سی اور نامردی اور بخل اور بہت بڑہاپی سی اور عذاب قبر
یا اللہ دی نفس میری کو پرہیزگاری اوسکی اور پاک کر اوسکو تو بہتر ہین اون شخصونکا ہی کہ پاک کرتی ہین نفس کو
بیکار سا تہی اوسکا اور مددگار ہی اوسکا یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری علم سی کہ نفع دی یعنی
علم دین کا نہو یا علم بی عمل اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اللہ سی اور اون نفس سے کہ نہ سیر ہو اور دعا نہ قبول اللہ کی یعنی

اور حارص ہو دنیا پر اور اوس وعلم سی کہ نہ قبول کیجاوی اور خلاف مرضی حق کے ہو نقل کیے یہہ مسلم ترمذی نسائی ابن ابی شیبہ نی ف دوسری معنی لایخشع کی یہہ ہین کہ نہ اطمینان وتسکین پاوی دل ساتہہ ذکر اسکی اور نہ ڈرے ساتہہ اوس چیز کی کہ مقدر کی اسد نی اور حکم فرمایا اوس نی منع فرمایا کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ د س ق حب یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیرے نامردی سی اور بخیلی سی اور برائی عمر کیسی یعنی زندگانی مین اعمال صالح نہوں یا معیشت مین ہوا اور فتنہ سینہ کی سی یعنی عقائد فاسدہ وغیرہ اور عذاب قبر کیسی نقل کیے یہہ ابو داود ابن ماجہ ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِي اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ م خ س یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ غلبہ تیری کہ نہین کوئی معبود مگر تو اس سے کہ گمراہ کری تو مجہکو تو ہی زندہ جو نہ مریگا اور جن اور آدمی سب مرینگی نقل کیے یہہ مسلم بخاری نسائی نے اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ خ یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری مشقت بلا کیسی اور پالینی بدبختی کیسی اور بری تقدیر سی اور خوش ہونی دشمنون کیسی یعنی بسبب مصیبت میری کے نقل کیے یہہ بخاری نی ف حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی منقول ہی کہ مشقت بلا کی قلت مال کیے اور کثرت اولاد کی ہی اور مراد بری تقدیر سی بری چیز ہی کہ تقدیر سی حاصل ہو کذا ذکر الفحر اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ م د س ق یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی کہ کی مینی یعنی گناہ اور برائی اوس چیز کیسی کہ نہین کی مینی یعنی آیندہ کوئی کام خلاف مرضی تیری کی نہ ہو نقل کیے یہہ مسلم ابوداود نسائی ابن ماجہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْلَمْ س مص یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی اوس چیز کی سی کہ جانتا ہون مین یعنی امور دین اور دنیا کی اور برائی اوس چیز کیسی کہ نہین جانتا ہون مین نقل کیے یہہ نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّي

أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ ٭ م د س ٭ یا اللہ
تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری جاتی رہنی نعمت تیری کیسی اور بدلنی عافیت تیری کیسی اور ناگہاں
عذاب تیرے سے اور سب غصوں تیرے سے نقل کیے مسلم ابو داؤد نسائی نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ
مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي ٭ ت د س
مستدرک ٭ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری برائی سماعت اپنی کیسی یعنی بری بات ہی باتیں
نہ سنوں اور برائی بینائی اپنی کیسی یعنی گناہ کی چیز نہ دیکھوں اور برائی زبان اپنی کیسی یعنی کلام لایعنی اور
فحش نہ بکوں اور برائی دل اپنی کیسی یعنی عقائد باطل اور حسد وغیرہ نہ ہوں اور برائی منی اپنی کیسی یعنی
زنا میں نہ خرچ ہو نقل کیے ترمذی ابو داؤد نسائی حاکم نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ
وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ ٭ د س ق مس ٭ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں
ساتھ تیری فقر و فاقہ سے اور خواری سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیری اس سے کہ ظلم کروں میں یا ظلم
کیا جاؤں میں نقل کیے ابو داؤد نسائی ابن ماجہ حاکم نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوذُ
بِكَ مِنَ التَّرَدِّي وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ
عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ فِي سَبِيلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوتَ لَدِيغًا
د س مس ٭ یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری مکان کے گرنے سے یعنی مکان وغیرہ میں دب
جاؤں اور پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری گر پڑنے بلندی کیسی اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری ڈوبنے اور جلنے
سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ حیران کرے مجھکو شیطان نزدیک مرنے کے
یعنی وسوسے ڈالے اور گمراہ کرے اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ مروں میں تیری راہ میں پیٹھ پھیر کر یعنی
جہاد سے بھاگ کر اور پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ مروں میں سانپ بچھو کے کاٹنے سے نقل کی یہ ابو داؤد
نسائی حاکم نے ف غرق وغیرہ سے مرنا اگرچہ حکم شہادت کا رکھتا ہے لیکن اس سے پناہ اسلئے مانگی کہ وہ وقت نازک

ہوتا ہی ساتھ اوسکی صبری کری اور شیطان قابو پاکر گمراہ کر دی کذا ذکرہ الفجر ح اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ مُنْکَرَاتِ

الْاَخْلَاقِ وَالْاَعْمَالِ وَالْاَھْوَاءِ ت حب مس وَالْاَدْوَاءِ ت یا اللہ تحقیق میں پناہ

مانگتا ہوں ساتھ تیری بری اخلاق سی اور بری عملوں سی اور بری خواہشوں سی نقل کیے یہہ ترمذی ابن

حبان حاکم نی اور ترمذی کے روایت میں یہہ بہی ہی اور بری بیماریوں سی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا

سَاَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْہُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ

عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ت یا اللہ تحقیق ہم

مانگتا ہوں تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجہسی وہ نبی تیری نی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور پناہ پکڑتی ہیں

ہم ساتھ تیری برائی سی اوس چیز کیسی کہ پناہ مانگی اوس سی تیری نبی نے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور

تجہسی مدد مانگی گئی ہی اور تجہپر ہی کفایت یعنی تو ہی سبہوں کو کافی ہی اور نہیں ہی پہرنا گناہوں سی اور نہ قوت

عبادت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ابو امامہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم نی بہت سی دعا کی مجہی یاد نہ رہی تب عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپنی بہت سی دعا کی کہ مجہی یاد نہ رہی فرمایا کہ بتاتا

ہوں تمکو ایسی دعا کہ سب دعائیں اوسمیں آجاویں یہہ اللھم انا نسالک سارے دعا تعلیم فرمائی کہ جامع ہی کذا ذکرہ

الفجر ح اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَۃِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیَۃِ یَتَحَوَّلُ مس حب

مس ت یا اللہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری ہمسایہ بُری سی بیچ گہر سکونت کی کیونکہ تحقیق ہمسایہ جنگل کا

یعنی سفر کا بدل جاتا ہی یعنی وہاں سی اور جاہی چلا جاتا ہی برائی اوسکی سہل ہی نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُفْرِ وَالدَّیْنِ مس حب مس ت پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کی کفر سی اور قرض سی یہہ

نقل کیے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَۃِ الدَّیْنِ وَغَلَبَۃِ [illegible]

[illegible] الْاَعْدَاءِ مس حب [illegible] ساتھ تیری [illegible]

[illegible]

لَا یَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ۔ مس مص ۔ وَمِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِیْعُ ۔ مس

مص ۔ وَمِنَ الْخِیَانَةِ فَبِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَمِنَ الْهَرَمِ وَمِنْ اَنْ

اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ

عَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَمُنْجِیَاتِ اَمْرِکَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ

وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ۔ مس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس جی سی کہ نہ ڈرے

اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو نقل کیے ہیہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا

ہون بہوک سی کیونکہ وہ بری ہمخواب ہی یعنی سبب اوسکی حضور او خاطر جمعی مین فتور آتا ہی او بسبب ضعف کی عبادت سی

باز رہتا ہی نقل کیے ہیہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اور پناہ مانگتا ہون خیانت سی پس بری خصلت پوشیدہ ہی

اور کاہلی سی او بخیلی سی او نامردی سی او بہت بڑہاپی سی اور اس سی کہ پہیرا جاون طرف خوارتر عمر کی اور

فتنہ دجال کی سی اور عذاب قبر کی سی اور فتنہ زندگانی او موت کی سی یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہین تجہسی عملکہ لازم

کرین بخشش تیری کو اور مانگتی ہین عمل کہ نجات دین حکم تیری سی یعنی عمدہ حکم تیری سی خلاصی دین او محفوظ

رہنا ہر گناہ سی او غنیمت ہر نیکی سی اور مراد کو پہونچنا ساتہہ بہشت کی او نجات آگ سی نقل کیے ہیہ حاکم نی

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ ۔ حب ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی

علم نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کیے ہیہ ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ

اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَعَمَلٍ لَا یُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَا یُسْمَعُ ۔ حب مس مص

یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی اور اوس عمل سی کہ نہ چڑہایا جاوی آسمان پر

یعنی مقبول ہو بسبب باطل ہونی کی یا نہ ہونی اخلاص کے اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو

نقل کیے ہیہ ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ اَنْ نَرْجِعَ عَلٰی اَعْقَابِنَا اَوْ نُفْتَنَ عَنْ

دِیْنِنَا ۔ م ۔ یا اللہ تحقیق ہم پناہ مانگتی ہین ساتہہ تیری اس سی کہ پہرین ہم اوپر ایڑیون اپنی پر یعنی مرتد ہو جاوین

بعد ایمان کی یا فتنہ مین ڈالی جاوین دین اپنی سے یعنی دین مین قصور آجاوے نقل کیے یہہ مسلم نے تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ۔ ع ۔ پناہ مانگتی ہین ہم ساتھہ اللہ کی عذاب آگ کیسی پناہ مانگتی ہم ساتھہ اللہ کی فتنون سی جو ظاہر ہوتی ہین اونمین سی اور جو پوشیدہ ہین یعنی آیندہ کو ظاہر ہونگی پناہ مانگتی ہین ہم ساتھہ اللہ کی فتنہ دجال کی نقل کیے یہہ ابو عوانہ نی اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ ۔ مص طس ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دیوی اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سے کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری ان چارون سی نقل کیے یہہ ابن ابی شیبہ نے اور طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ وَعَمَدِيْ ۔ طس ۔ یا اللہ بخش میری سب گناہ میری جو بہ چوک کری ہین اور جو جان کرکی ہین نقل کیے یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ۔ ط ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو نقل کیے یہہ طبرانی نے اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ ۔ ط ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کاہلی سی اور بہت بڑہاپی سی اور فتنہ سینہ کی سی یعنی بری عقائد اور کینہ اور حسد وغیرہ سی اور عذاب قبر کیسی نقل کیے یہہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَوْمِ السُّوْءِ وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ ۔ ط ۔ یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بری دن سی یعنی جسمین برائی دین و دنیا کی واقع ہووے اور بری رات سے اور بری ساعت سے یعنی جسمین [illegible] یاد سی غافل ہوؤن اور یار بری سی یعنی جو نیک صلاح نہ دیوی اور بری ہمسائی سی بیچ گہر سکونت کی نقل کیے یہہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ

الاسقام * د س مص * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری کوڑہ سی اور سودے سی اور جذام سی اور

بری بیماریون سی نقل کیے یہہ ابو داؤد نسائی ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَ

النِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ * د * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری مخالفت سی اور نفاق سے

اور بری خلقون سی نقل کیے یہہ ابو داؤد نی اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ * د * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری بھوک سی تحقیق کہ

وہ بری ہمخواب ہی اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری خیانت سی پس تحقیق وہ بری مصاحب ہی نقل کیے یہہ ابو داؤد نے

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ * د * یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری چار چیزسی اوس علم سی کہ نفع نہ دے

اور اوس دل سی کہ نہ ڈری اور اوس نفس سی کہ نہ سیر ہو اور اوس دعا سی کہ نہ مقبول ہو نقل کیے یہہ ابو داؤد نی

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ * خ م د س *

یا اللہ پروردگار ہمارے دے ہمکو دنیا مین بھلائی یعنی عافیت وغیرہ اور آخرت مین بھلائی یعنی بخشش اور جنت اور بچا

ہمکو عذاب آگ کیسی نقل کیے یہہ بخاری مسلم ابو داؤد نسائی نے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ

فِيْ اَمْرِيْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ * خ م مص یا اللہ بخش واسطی میری گناہ کہ چوک کر کی ہین اور انجان

سی کئی ہین اور زیادتی میری بیچ کام میری کی اور وہ گناہ کہ تو بہت جاننا ہی اوسکو مجھسی نقل کی یہہ بخاری

مسلم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ * خ

م * یا اللہ بخش میری لئی گناہ کہ قصداً کئی ہین اور ہنسی سی کئی ہین اور چوک کر کئی ہین اور جان کر کئی ہین اور یہہ سب

میری پاس موجود ہین یعنی یہہ عاجزی اور اقرار اپنی گناہون کا ہی نقل کیے یہہ بخاری مسلم نی اور ایک روایت مین

یہہ جملہ بھی زیادہ آیا ہی اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ * خ م * تو ہی آگی

کرنی والا یعنی ساتھہ رحمت اور بخشش اپنی کی اور تو ہی پیچھی رکھنی والا رحمت سی اور تو ہر چیز پر قادر ہی نقل کی یہہ بخاری مسلم نے

وں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَائِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ ۔ مص ۔ یا اللہ بخش میرے
گناہ جو قصداً کئے ہیں اور ہنسی سے کئے ہیں اور چوک کر کئے ہیں اور جانکر کئے ہیں اور یہہ سب میرے پاس موجود ہیں نقل کی یہہ
ابی شیبہ نے اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ
مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ۔ خ م ۔ یا اللہ دہو گناہ
میرے ساتھہ پانی برف اور اولے کے اور پاک کر دل میرا گناہوں سے جیسے کہ پاک کیا تو نے کپڑے سفید کو میل سے اور دور
ڈال درمیان میرے اور درمیان گناہوں میرے کے جیسے کہ دوری کی تو نے درمیان مشرق و مغرب کے نقل کی یہہ بخاری مسلم نے
اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ۔ م س ۔ یا اللہ پھیرنے والے دلوں کے پھیر دل ہمارے
طاعت اپنی پر نقل کی یہہ مسلم نسائی نے اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ ۔ م ۔ یا اللہ راہ دکھا مجکو اور استقامت دے مجکو
راہ مستقیم پر نقل کی یہہ مسلم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ ۔ م ۔ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے
ہدایت اور استقامت نقل کی یہہ مسلم نے اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى
م ت ق ۔ یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے ہدایت اور پرہیزگاری اور پارسائی اور بے پروائی خلق سے اور توانگری دل کی
نقل کی یہہ مسلم ترمذی ابن ماجہ نے اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ
فِيْهَا مَعَاشِيْ وَاَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ فِيْهَا مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْحَيٰوةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ
رَاحَةً لِّيْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ۔ م ۔ یا اللہ سنوار میرے لئے دین میرا وہ جو بچاؤ ہے کام میرے کا اور سنوار میرے لئے دنیا میری کہ
جسمیں زندگانی میری ہے اور سنوار میرے لئے آخرت میری کہ جسمیں بازگشت میری ہے اور کر زندگانی کو سبب
زیادتی کا واسطے میرے ہر نیکی میں یعنی اوسکے سبب سے نیکی بہت کروں اور کر موت کو راحت میرے لئے ہر برائی
سے نقل کی یہہ مسلم نے ف ۔ دین بچاؤ کام کا اسلئے ہے کہ درستی تمام امور کی درستی دین سے ہوتی ہے اور بچاؤ
اور مال میں اس سے حاصل ہوتا ہے اور باعث بچنے کا گناہوں سے اور عذاب آخرت کی ہے [illegible]
دنیا کا وجہ معیشت کی حاصل ہونے سے ہے اور توفیق عبادت کی اور رضا [illegible] باعث [illegible] آخرت [illegible]

راحت ہر بلا سی کر یعنی اگر فتنہ ظاہر ہو کہ باعث گناہ کرنی اور ایمان سی نکل جانی کا ہو مجھی اوس سی پہلی بار کہ راحت پاؤن کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي + ه + وَاهْدِنِي + ه + یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور عافیت دی مجکو اور روزی دی مجکو نقل کیے ہیہ مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین پہلی و عافنی ہی آیا ہی اور سیدہی راہ دکہا مجکو رَبِّ اَعِنِّي وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِي وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِي وَانْصُرْنِي عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ ذَكَّارًا لَكَ شَكَّارًا لَكَ رَهَّابًا لَكَ مِطْوَاعًا لَكَ مُخْبِتًا اِلَيْكَ اَوَّاهًا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاَجِبْ دَعْوَتِي وَثَبِّتْ حُجَّتِي وَسَدِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِي + ع ہ حب مس مص +

ای رب میری مدد کر میری یعنی توفیق دی اپنی ذکر کی اور شکر کی اور اچھی عبادت کی اور نہ مدد کر دشمنون کی میری یعنی نہ غالب کر مجپر اوسکو کہ منع کری تیری طاعت سی یعنی شیاطین انس و جن کو اور مدد دی مجکو دفع میری نفس اور شیطان اور سب دشمنون پر اور نہ مدد دی اونکو مجپر او سکر کر میری لیئ او نپر اور نہ مکر اونکی لیئ میری ضرر پر اور سیدہی راہ دکہا مجکو و آسان کر راہ سیدہی چلنی میری لیئ اور مدد دی مجکو اوس شخص پر کہ ظلم کیا مجپر ای پروردگار میری کر مجکو کہ ہون تجکو بہت یاد کرنی والا تیرا بہت شکر کرنی والا تجسی بہت ڈرنی والا تیری بہت اطاعت کرنی والا واسطی تیری فروتنی کرنی والا طرف تیری بہت آہ و نالہ کرنی والا توبہ کرنی والا ای رب میری قبول کر توبہ میری اور دہو گناہ میری اور قبول کر دعا میری اور ثابت رکہہ دلیل میری یعنی ایمان کو یا جواب منکر نکیر کا اور سیدہی کر زبان میری یعنی سوای حق اور سچ بات کی زبان پر نہ آوی اور راہ دکہا دل میری کو اور نکال کینہ میری سینہ کا نقل کیے ہیہ چارون نی اور ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی ف مکر کہتی ہین فریب کو اور اللہ تعالی کی مکر سی مراد ہی بہیجنا بلاؤن کا دشمنان دین پر ایسی جگہہ سی کہ گمان نہ رکہین کذا ذکر الفخر اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَاَصْلِحْ لَنَا شَاْنَنَا كُلَّهٗ مع ق ه یا اللہ بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر اور راضی ہو ہمسی یعنی توفیق دی اپنی طاعت کی کہ باعث تیری رضا کے

اور قبول کر نیکی اعمال ہماری اور داخل کر ہمکو بہشت مین اور نجات دی ہمکو آگ سی اور سنوار ہماری لئی سب کام ہمارا

نقل کی ہی ابن ماجہ ابو داؤد نی اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ

وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِیْ اَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا

وَقُلُوْبِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّیَّاتِنَا وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِیْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِیْنَ

بِهَا قَابِلِیْهَا وَاَتِمَّهَا عَلَیْنَا **د حب مس ط** یا اللہ الفت ڈال درمیان دلون ہماری کی یعنی باہم دوستی

رکہین اور اصلاح کر درمیان ہماری اور دکہا ہمکو راہین سلامتی کے اور نجات دی ہمکو کفر کے اندہیرون سی طرف

ایمان کے روشنی کے اور بچا ہمکو گناہون سی جو کچھ ظاہر ہوئی اونمین سی یعنی جو ہو چکی ہین اونہین بخشدی اور

کچھ چہپی ہین یعنی جو ابھی نہین ہوئی اونسی بچا اور برکت دی ہمارے لئی سماعتون ہماری مین اور بینائیون ہماری مین اور دلون

ہماری مین اور بیبیون ہماری مین اور اولاد ہماری مین اور قبول کر توبہ ہماری کیونکہ تحقیق توہی ہی توبہ قبول کرنی

والا مہربان اور کر ہمکو شکر کرنی والا نعمت اپنی کا تعریف کرنی والا اوسکا قبول کرنی والا اوسکا اور تمام کر اوسکو

ہمپر نقل کی ہی ابو داؤد ابن حبان حاکم طبرانی نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِی الْاَمْرِ وَاَسْئَلُكَ عَزِیْمَةَ

الرُّشْدِ وَاَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِیْمًا وَاَعُوْذُ

بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا تَعْلَمُ وَاَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ

ت حب مس مص یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی ثابت رہنا امر دین مین اور مانگتا ہون تجہسی

قصد کرنا ہدایت کا اور مانگتا ہون تجہسی شکر نعمت تیری کا اور اچھی کرنی عبادت تیری اور مانگتا ہون تجہسی زبان

سچی اور دل سلامت یعنی پاک بری عقائد اور بری اخلاق سی اور پناہ مانگتا ہون ساتھ تیری برائی اوس چیز کی جسکو جانتا

ہی تو برائی اوسکی اور مانگتا ہون تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ جانتا ہی تو بہلائی اوسکی اور بخشش مانگتا ہون تجہسی

اوس گناہ سی کہ جانتا ہی تو یعنی اور مین نہین جانتا تحقیق توہی ہی جاننی والا پوشیدہ چیزون کا نقل کی ہی ترمذی

ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ

وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ ٭ مس آ ٭ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ٭ آ ٭ یا اللہ بخش میری لئی وہ گناہ کہ پہلی آگی ہین اور پیچہی کئے ہین اور جو پوشیدہ کئی ہین اور ظاہر کئی ہین اور وہ جو تو بہت جانتا ہی اونکو مجہسی نقل کیے ہیہ حاکم احمد نے اور ایک روایت احمد کی مین ہیہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا

وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا مَصَائِبَ

الدُّنْيَا ٭ یا اللہ نصیب کر ہماری لئی ڈر اپنی سی وہ چیز کہ حائل ہووی تو بسبب اوسکی درمیان ہماری اور درمیان گناہون اپنی کے یعنی اوس ڈر کی سبب سی بہری گناہون سی بچین اور نصیب کر ہمکو طاعت اپنی سی وہ چیز کہ پہونچاوی تو بسبب اوسکی بہشت اپنی مین اور نصیب کر یقین سی وہ چیز کہ آسان کری تو بسبب اوسکی مصیبتین دنیا کی **ف** یعنی یقین ذات اور صفات اپنی پر اور فرمائی ہوئی رسول مقبول پر ایسا دی کہ سختیان دنیا کے آسان ہون مثلاً جسکو اللہ کی رزاق کا یقین ہوگا ہرگز فکر نہین کرنی کا اور بہروسا کریگا اور صبر با توکل یقین کریگا کہ مصیبتین آخرت کی اشد ہین یہانکی مصیبتین ناپایدار ہین اوسکو یہان کی مصیبتین آسان ہو جاینگی

پس ایسا یقین عطا فرما آمین رب العالمین وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا اَحْيَيْتَنَا

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا ٭ اور فائدہ مند کر ہمکو ساتھ شنوائیون ہماری کے اور بینائیون ہماری اور قوت ہماری کی جب تلک کہ زندہ رکہی تو ہمکو اور کر فائدہ مند یکو وارث ہمارا **ف** یعنی باقی رکہہ اوسکو اون لوگون مین کہ بعد میری ہونگی یا باقی رکہہ اوسکو اخیر عمر میری تلک وَاجْعَلْ ثَارَنَا

عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا

اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا ٭ ت س ٭

مس ٭ اور کر کینہ کشی ہماری اوس شخص پر کہ ظلم کیا ہی ہمپر یعنی ظالم ہی سی بدلا لین اور کسی پر زیادتی نکرین اور مدد کر ہمکو اوس شخص پر کہ دشمنی کے ہمسی اور نکر مصیبت ہماری دین ہماری مین یعنی ایسی چیز مین نہ مبتلا کر باعث نقصان دین کی ہو اور نکر دنیا کو بہت بڑا غم ہمارا اور نہ نہایت علم ہماری کے اور نہ نہایت

رغبت ہماری کی اور نہ مسلط کر ہمپر اسکو کہ نہ رحم کرے ہمپر نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نی ف دنیا کو بڑا
غم ہمارا نکر یعنی تمام و کمال دنیا کی فکر اور تدبیر میں نہ رہیں بلکہ دین کی تمام غم و فکر نحوہ آخرت کی کہ نہ ذکر الفقر زاد
فی مشکوۃ میں کہ کم ہوتی یہہ بات کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھیں مجلس سے یہاں تلک کہ پڑہیں یہہ دعا
کہ اصحاب کے واسطی یارہ دن اپنی کے یعنی اکثر اوقات مجلس میں یہہ پڑہتی تہی اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا
وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ت س مس
یا اللہ زیادہ دے ہمکو علم اور عمل اور نعمتیں اپنی اور نہ کم کر نعمتیں ہمسی اور بزرگ قدر رکھ ہمکو اور نہ خفیف کر ہمکو اور دے
ہمکو خیر و برکت دنیا اور آخرت کی اور نہ محروم کر ہمکو اور پسند کر ہمکو اور غالب کر دشمنان دین پر اور نہ پسند کر
کسیکو ہمپر اور راضی کر ہمکو اپنی تقدیر پر اور راضی ہو ہمسی ساتھ عبادت کی اگرچہ کم ہو نقل کی یہہ ترمذی نسائی حاکم نی
اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي ت یا اللہ دل میں ڈال میری ہدایت میری اور بچا مجھکو
برائی نفس میری کیسی نقل کی یہہ ترمذی نی اَللّٰهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي وَاعْزِمْ لِي عَلَى أَرْشَدِ أَمْرِي اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي
مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُ وَمَا جَهِلْتُ وَمَا عَلِمْتُ مس حب یا اللہ
بچا مجھکو برائی نفس میری کیسی اور حکم کر میری سیئے اور بہلائی کام میری کی یا اللہ بخش میری
لئی وہ گناہ کہ پوشیدہ کئی میں اور جو ظاہر کئی میں نے اور جو چوک کر کئی میں نے اور جو جانکر کئی
میں اور جو نادانی سی کئی میں نے نقل کی یہہ حاکم نسائی ابن حبان نے أَسْأَلُ اللّٰهَ
الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ت مانگتا ہوں میں اللہ تعالی سی عافیت دنیا
اور آخرت میں نقل کی یہہ ترمذی نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ
وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتَ
بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ
وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُ إِلَى حُبِّكَ ت مس یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں

مجھے توفیق بھلائیوں کی کرنی کی اور چھوڑنی برائیوں کے اور دوستی محتاجوں کے یعنی مین اونکو دوست رکھون
یا وہ مجھی دوست رکھین اور یہہ کہ بخشی تو مجکو اور رحم کری مجپر اور جب چاہی تو ساتھہ کسی قوم کی فتنہ ۔ لیس مار مجکو
غیر فتنہ زدہ اور مانگتا ہون تجسی محبت تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھتا ہی تجکو اور مانگتا ہون محبت
اوس عمل کے کہ نزدیک کری طرف محبت تیری کے نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی **ف** روایت ہی مشکوۃ
کی باب المساجد مین حاصل و مختصر اوسکا یہہ ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اللہ تعالی نی مجکو فرمایا
تین بار کہ ای محمد کس چیز کی ثواب لیجاتی ہین فرشتی آپسمین جھگڑتی ہین یعنی وہ کہتی ہین لیجاون اور وہ کہتا ہی
مین لیجاؤن پھر مجھی علم اوسکا دیا کہا مینی کفارات کی لئی جھگڑتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی کیا ہین وہ کہا
مینی قدم رکھنی طرف جماعات کی اور بیٹھنا مسجدون مین بعد نماز کی یعنی دوسری نماز کی منتظر اور پورا کرنا
وضو کا وقتون سخت مین یعنی مثل سردی وغیرہ کی فرمایا پھر کس چیز کی لئی جھگڑتی تین عرض کیا مینی درجے
لئی فرمایا وہ کیا ہین کہا مینی کہانا کہلانا اور نرم کلام کرنا اور نماز تہجد کی اوس حالمین کہ لوگ سوتی ہین پھر
اللہ تعالی نی فرمایا مانگ تو یہی دعا مانگی مینی اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ ای محمد نماز
کی بعد یہہ دعا پڑہا کر مگر اوس روایت مین کچھہ الفاظ بہ نسبت اسکی کم ہین اور بعض لفظون مین فرق ہی
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ
اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَهْلِیْ وَمِنَ الْمَاۗءِ الْبَارِدِ **ت** **مس** یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی محبت
تیری اور محبت اوسکی کہ دوست رکھی تجکو اور محبت اوس عمل کے کہ پہونچا دی مجکو محبت تیری تک یا اللہ کر
محبت اپنی بہت پیاری طرف میری محبت جان میری کیلئی اور اہل میری کیلئی اور ٹھنڈہی پانی کیلئی نقل کی یہہ ترمذی حاکم نی
ف محبت ٹھنڈہی پانی کے دلسی ہوتی ہی ایسی ہی تیری محبت دلسی کہون فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
یہہ دعا تھی داود علیہ السلام کیسی ہی کذا فی المشکوۃ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ
حُبُّهٗ عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَمَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ یا اللہ نصیب کر مجکو محبت اپنی اور محبت

اوس شخص کے کہ نفع دی مجکو محبت اوس کے تیرے پاس یا اسد یعنی جیسی کہ نصیب کے تو نی مجکو وہ چیز کہ دوست رکہتا ہون
پس کر اوسکو سبب قوت میری کا اوس چیز مین کہ دوست رکہتا ہی تو ف یعنی مال اور عافیت وغیرہ کہ عطا کیا
ہی ابہی اوسکو سبب شکر اور طاعت کا کر کہ خرچ کرون اوسکو تیری راہ مین اور خوشنودی تیری مین اللّٰهُمَّ
مَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ ۔ ت ۔ یا اسد اور وہ چیز کہ باز رکہی تو نی مجسے
نہ دی او سچیز سی کہ دوست رکہتا ہون مین پس کر اوسکو سبب فراغت میری کا بیچ اوس چیز کی کہ دوست
رکہتا ہی تو نقل کے یہہ ترمذی نی ف یعنی مال وغیرہ جو نہین دیا ہی اوسکو باعث مشغولی عبادت اپنی کا کر
کہ بغیر مانع کی تیری عبادت ہی مین مشغول رہون اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِسَمْعِي وَبَصَرِي وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ
مِنِّي وَانْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِي ۔ ت مس تر ۔ یا اللہ فائدہ مند کر مجکو ساتھ
سماعت میری کی اور بینائی میری کی اور کر اونکو وارث مجسے یعنی باقی آخر عمر تلک اور مدد دی مجکو اور اوس
شخص کے کہ ظلم کری مجپر اور لی اوس سے کینہ اور بدلہ میرا نقل کے یہہ ترمذی حاکم بزار نی یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ
قَلْبِي عَلَى دِينِكَ ۔ ت س مس أ ص ۔ ای پہیرنے والی دلون کی ثابت رکہہ دل میرا دین اپنی پر نقل
کی یہہ ترمذی نسائی حاکم احمد ابو یعلی نے اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ إِيمَانًا لَا يَرْتَدُّ وَنَعِيمًا لَا يَنْفَدُ
وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَعْلَى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ ۔ س حب
مس ۔ یا اسد تحقیق مین مانگتا ہون تجسے وہ ایمان کہ متغیر نہو یعنی ثابت رہی اور وہ نعمت کہ نہ فانی ہو نعمت
بہشت کی کہ ہمیشہ باقی رہیگی اور رفاقت نبی اپنی کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین بیچ بلند تر درجہ
بہشت کی کہ نام اوسکا جنۃ الخلد ہی نقل کے یہہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یہہ معنی نہین مین کہ اونکا
درجہ ملی بلکہ یہہ چاہتا ہون کہ توفیق اچہی عملون کی ہو تا رفاقت اور خدمتگاری اونکی نصیب ہووی آمین
رب العالمین کذا ذکر المصنف اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِي إِيمَانٍ وَإِيمَانًا فِي حُسْنِ خُلُقٍ
وَنَجَاحًا تَتْبَعُهُ فَلَاحًا وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا ۔ طس مس

تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی صحت ایمان مین اور ایمان بیچ نیک خلق کے اور مراد یہ ہی کہ پیچہی لاوی تو اوسکی جہنکارا
اور رحمت تجہسی یعنی توفیق طاعت کی اور عافیت اور بخشش تجہسی اور خوشنودی نقل کیے یہہ نسائی حاکم
نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَارْزُقْنِي عِلْمًا تَنْفَعُنِي بِهٖ مس حب یا اللہ فائدہ دی مجکو ساتہہ اوس چیز
کے سکہائی تو نی یعنی علم پر عمل نصیب کر اور سکہا مجکو وہ چیز کہ فائدہ دی مجکو یعنی اوسی قدر سیکہون کہ فائدہ مند ہو اور نصیب کر مجکو وہ
علم کہ نفع دیوی مجکو ساتہہ اوسکی نقل کی یہہ حاکم نسائی نے اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ ت ق مص یا اللہ نفع دی مجکو ساتہہ اوس چیز کی کہ سکہائی تو نی مجکو اور سکہا
مجکو وہ چیز کہ نفع دی مجکو اور زیادہ کر مجکو علم شکر ہی اللہ تعالی کا ہر حال اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ اللہ تعالی کی حال دوزخ والون
کیسی نقل کیے یہہ ترمذی ابن ماجہ ابن ابی شیبہ نی ف اسمین اشارہ ہی او پر شکر کرنی کی نعمت ایمان پر کہ فرض کیجی اگر دنیا مین
کوئی تمام بلاؤن مین گرفتار ہو تو نجات پانا دوزخ سی کفایت کرتا ہی نعمت ہونی مین او واجب کرتا ہی شکر کو کذا ذکرا الفرح
اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ اَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّي وَتَوَفَّنِي اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّي
وَاَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الرِّضٰى وَالْغَضَبِ وَاَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَا
يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَاَسْئَلُكَ الرِّضٰى بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ
اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا
بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ س مس آ ط یا اللہ بحق جاننی اپنی کے علم غیب کو اور
بحق قدرت اپنی کے خلق پر زندہ رکہہ مجکو جب تلک کہ جانی تو زندگانی بہتر میری لئی اور مار مجکو جب جانی تو
مرنی کو بہتر میری لئی اور مانگتا ہون تجہسی ڈر تیرا باطن و ظاہر مین اور مانگتا ہون کہنا کلمہ حق کا خوشی اور غضب مین
اور مانگتا ہون تجہسی وہ نعمت کہ فنا ہو اور ٹہنڈک آنکہہ کی کہ نہ منقطع ہو اور مانگتا ہون تجہسی راضی ہونا ساتہہ تقدیر کے
اور خنکی زندگانی کی پیچہی مرنیکی یعنی راحت ہمیشگی برزخ اور قیامت مین اور لذت دیکہنی کی طرف منہہ تیری کی یعنی آخرت مین اور شوق طرف ملنی تیری
کے اور پناہ مانگتا ہون تجہسی سختی ضرر کرنی والی سی یعنی بیماری یا فقر سی کہ جسمین صبر نہو اور فتنہ گمراہ کرنی والی سی یعنی زیادتی مال و جاہ کے کہ گمراہ کری یا اللہ آراستہ کر

ہم کو ساتھہ زینت ایمان کے اور کر ہمکو راہ دکہانی والی راہ پائی والی نقل کے یہہ نسائی حاکم احمد طبرانی نے وفات

ہو نی کہنا حق کا یعنی حق ہی کہون خواہ خلق مجہسی راضی ہون یا ناراض یا اپنی خوشی خفگی مین حق بات کہنا

مثل عوام کی نہوون کہ خفگی مین برا کہتی ہین اور خوشی مین خوشامد کرتی ہین اور ٹہنڈک آنکہون کی یعنی

لذت اون کی یا باقی رہنا اولاد کا بعد اوسکی یا مراد ہی ہمیشگی نماز کی اور اولی یہہ ہی کہ مراد

دونون جہان کے مراد لین اور راہ پانی والی یعنی جیسی اور ون کو اچہی راہ بتاوین آپ بہی اوسپر عمل

کرین ایسی نہون خود رافضیحت و دیگری را نصیحت کذا ذکر المظہر رح ایکبار حضرت عمار صحابی نے نماز پڑہائی

لیکن نماز مین اختصار کیا کسی نے کہا کہ تمنی تخفیف کی نماز مین انہون نی کہا کہ مجہی کچہہ ضرر نہین ہی کہ مینی اوس

دعا پڑہی ہی کہ سنی مینی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہہ ہی دعا پڑہی اللہم بعلمک الغیب آخر تک

کذا فی النسائی اور شیخ عبد الحق رح نی لکہا ہی کہ ظاہر یہہ ہی کہ التحیات کی بعد پڑہتی ہونگی اللہم انی

مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ و

آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَاَعُوذُ

بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَعَاذَ مِنْهُ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا

مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ

قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا رواہ ابن ماجہ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی تمام بہلائیان اس جہان مین

جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اوسکو اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون مین اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ تیری تمام برائیون سی

اس جہان مین اور اوس جہان مین جو کچہہ کہ جانتا ہون مین اونکو اور جو کچہہ کہ نہین جانتا ہون یا اللہ تحقیق مین

تجہسی بہلائی اوس چیز کی کہ مانگی تجہسی بندی تیری نی اور نبی تیری نی اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری برائی

اوس چیز کیسی کہ پناہ مانگی اوس سی بندی تیری نی اور نبی تیری نی یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی بہشت اور

چیز کہ نزدیک کری طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور پناہ مانگتا ہون ساتہہ تیری دوزخ سی اور اوس چیز کی کہ نزدیک

عاذ منہ عبدک
اعاذ منہ
بک عبدک

ـتی طرف اوسکی کلام ہو یا کام اور مانگتا ہوں تجسی یہہ کہ کرے تو ہر تقدیر میری لئی بہتر نقل کی یہہ ابن
حبان حاکم نی وَأَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ لِي مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا + مس + اور مانگتا ہوں میں
تجسی یہہ کہ جو کچھہ حکم کیا تونی میری لئی کسی امر سی کری تو انجام اوسکا اچھا نقل کی یہہ حاکم نی اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا
فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ + حب مس + یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا
کاموں میں اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کیسی نقل کی یہہ ابن حبان حاکم نی اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ
قَائِمًا وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِي بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِي عَدُوًّا وَلَا
حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ + مس حب + یا اللہ نگاہ رکھہ مجھکو
ساتھہ اسلام کی کھڑی ہوئی اور نگاہ رکھہ مجھکو ساتھہ اسلام کی بیٹھی ہوئی اور نگاہ رکھہ مجھکو ساتھہ اسلام کی سوتی
اور نہ خوش کر بسبب مصیبت میری کے دشمن کو اور نہ حاسد کو یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجسی ہر بھلائی کہ خزانے
اوسکی بیچ ہاتھہ تیری کی ہیں نقل کی یہہ حاکم ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ
بِنَاصِيَتِهِ وَأَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ + حب + یا اللہ تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھہ
برائی اوس چیز کیسی کہ تو پکڑنی والا ہی بال پیشانی اوسکی کی یعنی تیری قبضہ قدرت میں ہی اور مانگتا ہوں تجسی تمام
بھلائیاں جو کہ تیری ہاتھہ میں ہیں نقل کی یہہ ابن حبان نے اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ
وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ + مس طا +
یا اللہ تحقیق ہم مانگتی ہیں تجسی اعمال کہ واجب کریں رحمت تیری کو اور لازم کریں بخشش تیری کو اور سلامتی
ہر گناہ سی اور غنیمت ہر نیکی سی اور مراد پانی ساتھہ بہشت کی اور نجات آگ سی نقل کی یہہ حاکم طبرانی نے
اَللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً
مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ + ط طب + یا اللہ نہ چھوڑ ہمارے لئے
کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اوسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کہ دور کرے تو اوسکو اور نہ کوئی قرض مگر کہ ادا کرے تو اوسکو

اور نہ ہو ہی حاجت حاجتوں دنیا اور آخرت کیسی مگر کہ روا کری تو اوسکو ای بہت رحم کرنی والی سب رحم
کرنی والوں سی نقل کے یہہ طبرانی نی کبیر مین اور کتاب الدعا مین اللهم اعنا على ذكرك وشكرك وحسن
عبادتك ۔ مس آ ۔ یا اللہ مدد کر ہماری اپنی ذکر کرنی پر اور اپنی شکر کرنی پر اور اپنی اچھی عبادت کرنی پر یعنے
اسطرح عبادت کرین گویا تجکو دیکھتی ہین نقل کے یہہ حاکم احمد نی اللهم اعنى على ذكرك وشكرك و
حسن عبادتك ۔ د ت ۔ یا اللہ مدد کر میری ذکر کرنی اپنی پر اور شکر کرنی اپنی پر اور اچھی کرنی عبادت اپنی پر
نقل کے یہہ بزار نی اللهم قنعني بما رزقتني وبارك لي فيه واخلف على كل غائبة لي بخير
مس ۔ یا اللہ قناعت دی مجکو ساتہہ اوسچیز کی کہ نصیب کی تو نی مجکو یعنی تہوڑی ہو یا بہت اور برکت
دی مجہی اوسمین اور خلیفہ ہو ہر چیز میری پر کہ غائب ہی یعنی مال و اہل میری حفاظت اپنی مین رکہہ نقل کی
یہہ حاکم نی اللهم اني اسئلك عيشة نقية وميتة سوية ومردا غير مخز ولا فاضح
مس ۔ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہسی زندگانی پاکیزہ اور مرنا اچھا یعنی با ایمان اور پہرنا کہ خوار ہو یعنی دن
حشر کی اور نہ فضیحت کرنی والا نقل کے یہہ حاکم نی اللهم اني ضعيف فقو في رضاك ضعفي وخذ
الى الخير بناصيتي واجعل الاسلام منتهى رضائي اللهم اني ضعيف فقوني واني ذليل
فاعزني واني فقير فارزقني ۔ مس مص ۔ یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوت دی بیچ حاصل
کرنی خوشی اپنی کے ناتوانی میری کو اور کہینچ طرف بہلائی کے بال پیشانی میری کی اور کر اسلام کو نہایت
رضا اور حاصل مقصود میرا نہ امور دنیا کو یا اللہ تحقیق مین ضعیف ہون پس قوی کر مجکو اور تحقیق مین ذلیل
ہون عزت دی مجکو اور تحقیق مین محتاج ہون پس رزق دی مجکو نقل کے یہہ حاکم ابن ابی شیبہ نی اللهم انت
الاول فلا شيء قبلك وانت الآخر فلا شيء بعدك اعوذ بك من كل دابة ناصيتها
بيدك واعوذ بك من الاثم والكسل وعذاب القبر وفتنة القبر واعوذ بك من المأثم
والمغرم اللهم نقني من خطاياي كما نقيت الثوب الابيض من الدنس اللهم باعد بيني و

خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب هذا ما سأل محمد ربه ٭ طٰطس ٭ یا اللہ توہی
پہلی تہا پس نہیں تہی کوئی چیز پہلی تیری اور توہی آخر ہی پس نہیں کوئی چیز پیچہی تیری اور پناہ پکڑتا ہون ساتہہ
تیری ہر زمین کے چلنے والی سی کہ بال پیشانی اوسکی کی تیری ہاتہہ مین ہین یعنی تیری اختیار مین ہی اور پناہ
مانگتا ہون مین ساتہہ تیری گناہ سی اور کاہلی سی اور عذاب قبر اور فتنہ قبر کے سی اور پناہ مانگتا ہون
ساتہہ تیری گناہ کے جگہہ حاضر ہونی سی اور قرض ٭ ... پاک کر مجھکو گناہ ... تیری سی جیسی کہ
پاک کیا تونی کپڑا سفید میل سی یا اللہ دور کر ... میری اور ... مجہہ سی جیسی کہ
دوری کی تونی درمیان مشرق اور مغرب کی یہہ وہ دعا ہی کہ مانگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنے رب
سی یعنی یہہ بہی حضرت نی دعا ہی مین کہا نقل کے یہہ طبرانی نی کبیر و اوسط مین اللهم انی اسألک خیر
المسئلة وخیر الدعاء وخیر النجاح وخیر العمل وخیر الثواب وخیر الحیٰوة وخیر الممات
وثبتنی وثقل موازینی وحقق ایمانی وارفع درجتی وتقبل صلوتی واغفر خطیئتی
واسألک الدرجات العلی من الجنة آمین اللهم انی اسألک فواتح الخیر وخواتمه
وجوامعه واوله وآخره وظاهره وباطنه والدرجات العلی من الجنة آمین اللهم
انی اسألک خیر ما اٰتی وخیر ما افعل وخیر ما اعمل وخیر ما بطن وخیر ما ظهر والدرجات
العلی من الجنة آمین اللهم انی اسألک ان ترفع ذکری وتضع وزری وتصلح امری
وتطهر قلبی وتحصن فرجی وتنور قلبی وتغفر لی ذنبی واسألک الدرجات العلی
من الجنة آمین اللهم انی اسألک ان تبارک لی فی سمعی وفی بصری وفی روحی وفی
خلقی وفی خلقی وفی اهلی وفی محیای وفی مماتی وفی عملی وتقبل حسناتی واسألک الدرجات
العلی من الجنة آمین ٭ متفق ٭ طس ٭ یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بہتر سوال
یعنی بہترین سوال کے گنین اور اچھی دعا اور اچھی مراد پانی اور اچھی عمل اور اچھا ثواب اور اچھی زندگانی اور اچھا

سنوار او ثابت رکھ مجکو یعنی اسلام پر اور بہاری کر بوجھ اعمال میرے کی یعنی میزان اعمال میں اور ثابت
رکھ ایمان میرا اور بلند کر درجہ میرا اور قبول کر نماز میری اور بخشش گناہ میرے اور مانگتا ہوں تجھسے درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بہلائی کے اور انتہائیں اوسکی اور بہلائیاں
جامع یعنی جو کہ دین و دنیا میں نفع دین اور اول اوسکا اور آخر اوسکا اور ظاہر اوسکا اور باطن اوسکا اور درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے بہلائی اوس چیز کی کہ لاتا ہوں میں یعنی عبادتیں اور
بہلائی اوس چیز کی […] ہوں میں اعضا سے […] بہلائی اوس چیز کی کہ کرتا ہوں میں دل سے اور بہلائی اوس چیز کی
کہ پوشیدہ ہے […] اوسکا آخر تئیں اور بہلائی اوس چیز کی کہ ظاہر ہے یعنی واقع ہوئی دنیا میں اور درجے
بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے یہہ کہ بلند کرے تو ذکر میرا اور دور کرے تو بوجھ گناہ میرے
[…] اور پاک کرے تو دل میرا اور محفوظ رکھے تو ستر میرا یعنی بدکاری سے اور روشن کرے تو
دل میرا اور بخشے تو میرے لیے گناہ میرے اور مانگتا ہوں تجھسے درجے بلند بہشت کی قبول کر یا اللہ تحقیق میں مانگتا ہوں
تجھسے یہہ کہ برکت دے تو […] لیے سماعت میری میں اور بینائی میری میں اور روح میری میں اور ظاہر میرے میں
اور باطن میرے میں اور اہل و عیال میرے میں اور زندگانی میری میں اور مرنے میرے میں اور عمل میرے میں اور قبول کر
نیکیاں میری اور مانگتا ہوں تجھسے درجے بلند بہشت کی قبول کر نقل کی یہہ حاکم نے اور طبرانی نے کبیر و اوسط
میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ * مس طس * یا اللہ کر بہت
فراخ روزی اپنی مجھپر نزدیک بڑھاپے میرے کی اور تمام ہونے عمر میری کے نقل کی یہہ حاکم نے اور طبرانی نے
اوسط میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَايَايَ وَعَمْدِيْ * حب * یا اللہ بخش میرے لیے گناہ میرے
اور چوک میری اور دانستہ گناہ میرے نقل کی یہہ ابن حبان نے يَا مَنْ لَا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا
وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ وَلَا يَخْشَى الدَّوَائِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ
الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَعَدَدَ وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ

فِيهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِي مِنْهُ سَمَاءٌ سَمَاءً وَلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَلَا بَحْرٌ مَا فِي قَعْرِهِ وَلَا جَبَلٌ مَا فِي وَعْرِهِ اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ وَخَيْرَ عَمَلِي خَوَاتِمَهُ وَخَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيهِ ط س

اے وہ شخص کہ نہین دیکھ سکتین [illegible] اونکو آنکھین اور نہین پہونچتی ہین کنہ ذات اور صفات اوسکی کو گمان اور نہین تعریف کرسکتی [illegible] کرنی والی اور نہین متغیر کرتی ہین اوسکو حادثی اور نہین ڈرتا ہی وہ گردشون زمانی کی سی جانتا ہی وزن پہاڑونکی اور پیمانی دریاؤن کی اور گنتی بوندیون مینہہ کی اور گنتی پتی درختون کی اور گنتی اوس چیز کی کہ اندہیرا کیا [illegible] رات نی اور روشن کیا [illegible] دن یعنی سب چیزین دنیا کی اور نہین چہپا سکتا اوس [illegible] دوسرا آسمان کو یعنی آسمان علم مین بہر حال سامنی موجود ہی اور نہ چہپاتی ہی ایک زمین دوسری زمین کو اور نہ دریا اوسکو [illegible] ہی اور نہ پہاڑ اوس چیز کو کہ اندر اوسکی ہی یعنی کانین اور چشمی کرا چہی عمر میری آخر عمر کو [illegible] عمل کو اور بہتر دنون میری کا اوس دن کو کہ ملاقات کرون مین تجہی اوس مین نقل [illegible]

يَا وَلِيَّ الْإِسْلَامِ وَأَهْلِهِ ثَبِّتْنِي بِهِ حَتَّى أَلْقَاكَ ط

اے مددگار اسلام [illegible] مسلمانون کے ثابت رکہہ مجکو اسلام پر یہان تک کہ ملون مین تجہی نقل کی یہہ طبرانی نی

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلَى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ ط طس

یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجہی راضی ہونا اتہہ تقدیر کے اور ٹہنڈک زندگانی کے بعد مرنی کی اور لذت نظر کے منہہ تیری کے اور شوق طرف ملنی تیری کے بیچ غیر حالت سخت ضرر دینی والی کے فتنہ گمراہی مین ڈالنی والی کے نقل کی یہہ طبرانی نی کبیر و اوسط مین

اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ ط

یا اللہ اچھا کر انجام ہمارا سب کاموں میں اور بچا ہمکو رسوائی دنیا اور عذاب آخرت کیسی نقل کے یہہ

نی کہ جس کا ن ذٰلِکَ دُعَاءَہٗ مَاتَ قَبْلَ اَنْ یُصِیْبَهُ الْبَلَاءُ ط یعنی جسکی ہو وی یہہ دعا یعنی اللہ

احسن عاقبتنا تو مرتا ہی پہلی اسکی کہ پہنچی اسکو بلا نقل کے یہہ طبرانی نی ف یعنی جو اسن و عا پر مداومت

کی دم زیست محفوظ رہتا ہی اوس بلاؤن سی کہ سبب رسوائی دارین کی ہو اور کہا مصنف نی کہ حدیث

بزرگ قدر ہی اور یہہ کہ مداومت کیجاوی اوسپر پس تحقیق یہہ مجرب ہی کذا ذکر العلی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَاتِیْ ط یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون تجسی بے پروائی اپنی خلق سی اور بی پروائی

دوستون اور یاورون اور مددگارون اپنی کی نقل کے یہہ احمد طبرانی نے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

عِیْشَةً نَقِیَّةً وَمِیْتَةً سَوِیَّةً وَمَرَدًّا غَیْرَ مُخْزِیٍّ وَلَا فَاضِحٍ ط یا اللہ تحقیق مین مانگتا ہون

تجسی جینا پاکیزہ اور مرنا اچھا اور پہرنا کہ خوار نہو اور نہ فضیحت کرنی والا نقل کی یہہ طبرانی نی اَللّٰهُمَّ

اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَدْخِلْنِیَ الْجَنَّةَ ط یا اللہ بخش مجکو اور رحم کر مجپر اور داخل کر مجکو بہشت

مین نقل کے [illegible] بزار نی اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَفِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ اِلَیْهَا

مَصِیْرِیْ وَفِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا بَلَاغِیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ

رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ ط یا اللہ برکت دی میری لئی دین میری مین وہ جو ہی بچاؤ کام میری کا اور آخرت

میری مین کہ جسکی طرف پہرنا میرا ہی اور دنیا میری مین کہ جسمین وسیلہ میرا ہی یعنی اعمال کہ وسیلہ نجات آخرت کے

مین اور کر زندگانی کو سبب زیادتی کا میری لئی ہر نیکی مین اور کر موت کو سبب آرام کا میری لئی ہر بدی

سی نقل کے یہہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا

وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ كَبِیْرًا ط یا اللہ مجکو بہت صبر کرنی والا اور کر مجکو بہت شکر کرنی والا اور کر

مجکو بیچ آنکھون میری کی چہوٹا یعنی نا مغرور نہ آدمی اور بیچ آنکھون آدمیون کی بڑا یعنی نا ذلیل نقل کے

یہہ بزار نی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الطَّیِّبَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَاَنْ تَتُوْبَ

وَاِنْ اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً اَنْ تَقْبِضَنِي اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ ؀ ت یا اللہ تحقیق مین مانگتا
ہون تجھسی پاکیزہ چیزین یعنی رزق حلال یا اچھی عمل اور چھوڑنا بُری باتون کا اور دوستی محتاجون کی
اور یہہ کہ توفیق توبہ کی دی تو مجھکو اور اگر چاہی تو ساتھہ بندون اپنی کی فتنہ یعنی بلا اوتارنی چاہی
اوسپر تو مانگتا ہون یہہ کہ اوٹھا لی تو مجھکو طرف اپنی غیر فتنہ زدہ یعنی پہلی اوترنی بلا سے ویہ نقل کی یہہ ترمذی نی

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ ؀ ط طس ؀ یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجھسی علم نفع دینی والا اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیری اوس علم سی کہ نہ نفع دی نقل کی
یہہ طبرانی نی کبیر و اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا ؀ طس ؀ یا اللہ تحقیق
مین مانگتا ہون تجھسی علم فائدہ مند اور عمل مقبول نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي
اَرْضِنَا بَرَكَتَهَا وَزِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ؀ طس ؀ یا اللہ کہ زمین ہماری مین برکت ... اور زینت
اوسکی یعنی جو چیز سبب زینت کی ہی یعنی تر و تازہ کر اور رکھہ سبب خاطر جمعی ہونی یا کون اوسکی کا یعنی
پہنچ اونکی یا نفس اونکی آرام مکرین نقل کی یہہ طبرانی نی اوسط مین اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ الْاَوَّلُ
فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ وَالْاٰخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ وَالْبَاطِنُ فَلَا
شَيْءَ دُوْنَكَ اَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ ؀ مص ؀ یا اللہ تحقیق
مانگتا ہون تجھسی بوسیلہ اسکی کہ تحقیق تو اول ہی پس نہین تھی کوئی چیز پہلی تیری اور تو آخر ہی پس نہین کوئی چیز
پیچھی تیری اور تو ظاہر ہی پس نہین کوئی چیز اوپر تیری اور تو پوشیدہ ہی پس نہین کوئی چیز نیچی تیری
ادا کری تو ہمسی قرض اور یہہ کہ بی پروا کری تو ہمکو محتاجگی سی نقل کی یہہ ابن ابی شیبہ نی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَهْدِيْكَ
لِاَرْشَدِ اَمْرِي وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي ؀ حب ؀ یا اللہ تحقیق مین راہنمائی چاہتا ہون تجھسی اپنی
کامون کی کہ مناسب و بہتر ہون میری لئی اور پناہ مکڑتا ہون ساتھہ تیری برائی نفس اپنی کی سی نقل کی یہہ
ابن حبان نی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَاَسْتَهْدِيْكَ لِاَرْشَدِ اَمْرِي وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَتُبْ

عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِي إِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِي صَدْرِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي

وَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّي ۔ مص ۔ یا اللہ تحقیق مین بخشش مانگتا ہون تجھسی گناہون اپنی کی لیئی اور رجوع کرتا

ہون تجھسی واسطی مقاصد حال اپنی کی یعنی سب امور اپنی مین میانہ روی چاہتا ہون کہ کمی زیادتی نہ ہو اور توبہ کرتا ہون

طرف تیری پس قبول کر میری کیونکہ تحقیق تو ہی ہی رب میرا یا اللہ پس کر رغبت میری طرف اپنی یعنی سوای تیری اور کی

خواہش نہ رکہون اور کر بی پروائی میری سینہ میری مین اور برکت دی میری لیئی اوس چیز مین کہ نصیب کی تو نی مجکو اور قبول

کر مجسی استغفار وطاعت کیونکہ تحقیق تو ہی ہی پروردگار میرا نقل کی یہ ابن ابی شیبہ نی یَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيلَ وَسَتَرَ

الْقَبِيحَ يَا مَنْ لَا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيمَ الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ

يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى يَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى يَا كَرِيمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيمَ الْمَنِّ يَا

مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْأَلُكَ يَا اللهُ أَنْ لَا تَشْوِيَ

خَلْقِي بِالنَّارِ ۔ مس ۔ اى وہ شخص کہ ظاہر کی خوبی اور نیکی بندون کی اور وہانکی برائی اى وہ شخص کہ نہین پکڑتا

بسبب گناہون کی یعنی بمجرد صادر ہونی اونکی کی مواخذہ نہین کرتا بلکہ بامید توبہ توقف فرماتا ہی بلکہ اکثر درگذر کرتا

اور نہین پردہ دری کرتا کسی کی اى بہت عفو کرنی والی اى اچہی درگذر کرنی والی اى عام کرنی والی بخشش کی اى

کہولنی والی ہاتہون قدرت کی ساتہہ رحمت کی یعنی بہت دیتا ہی اى صاحب ہر راز کی یعنی ہر رازدار کا راز اور مناجات

جانتا ہی اى جاى پہونچنی ہر شکوہ کی اى اچہی درگذر کرنی والی گناہون سی اى بہت دینی والی اى ابتدا کرنی والی

نعمتون کی پہلی مستحق ہونی اونکی کی یعنی پہلی طاعت وعبادت کرنی سی دیتا ہی اى پروردگار ہماری اور اى صاحب

ہماری اور اى مالک ہماری اور اى نہایت رغبت ہماری کے یعنی تیری برابر کوئی چیز پیاری نہین مانگتا ہون

تجہسی اى اللہ یہہ کہ جلاوی تو صورت میری ساتہہ آگ کی نقل کی یہہ حاکم نی ۔ ف ۔ مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى

اسپر کہ سوای اوسکی کسی پر دروازہ شکایت کا نہ کہولی جیسی حضرت یعقوب علیہ السلام نی فرمایا إِنَّمَا أَشْكُو

بَثِّي وَحُزْنِي إِلَى اللهِ یعنی مین تو کہولتا ہون اپنا احوال اور غم اللہ ہی پاس کذا ذکرہ الفخر ۔ تمت [illegible]

في الحمد عظم حلمك فعفوت فلك الحمد بسطت يدك فاعطيت فلك الحمد ربنا وجهك

اكرم الوجوه وجاهك اعظم الجاه وعطيتك افضل العطية واهناها تطاع ربنا فتشكر

وتعصى ربنا فتغفر وتجيب المضطر وتكشف الضر وتشفي السقيم وتغفر الذنب وتقبل

التوبة ولا يجزي بالائك احد ولا يبلغ مدحتك قول قائل * ص مو مص * روایت

ہدایت تیری کا پس سیدھی راہ دکھائی تو نے پس تیری ہی لیے تعریف ہے بڑی ہوئی بردباری تیری پس بخشا تو نے

سدون کو پس تیری ہی لیے تعریف ہے فراخ ہوا دست قدرت تیرا ساتھ انعام کے پس دیا تو نے ہر کسی کو پس تیری

لیے تعریف ہے اے رب ہمارے ذات مقدس تیری بہت بزرگ ہے ذاتوں کی اور مرتبہ تیرا بہت بڑا ہے مرتبوں کا

اور بخشش تیری افضل بخششوں کی ہے اور بہت گوارا اونکی اطاعت کیا جاتا ہے تو اے رب ہمارے پس قدر کیا جاتا ہے

اور نافرمانی کیا جاتا ہے تو اے رب ہمارے پس بخشتا ہے اور قبول کرتا ہے تو دعاء عاجز کی اور دور کرتا ہے

اور شفا دیتا ہے بیمار کو اور بخشتا ہے گناہ کو اور قبول کرتا ہے توبہ اور نہیں بدلہ دیتا ہے نعمتوں تیری کا کوئی

اور نہیں پہنچ سکتا تعریف تیری کو کلام کسی کلام کرنیوالے کا نقل کیے ہیں ابو یعلی نے اور موقوفاً ابن ابی

شیبہ نے اللهم اني اسئلك من فضلك ورحمتك فانه لا يملكها الا انت * ط * یا اللہ

تحقیق میں مانگتا ہوں تجھسے فضل تیرا اور رحمت تیری پس تحقیق نہیں مالک ہے رحمت کا کوئی مگر تو نقل کی ہے طبرانی نے

اللهم اغفر لي ما اخطأت وما تعمدت وما اسررت وما اعلنت وما جهلت وما علمت

اماط * یا اللہ بخش میری لیے گناہ کہ چوک کر کیے میں نے اور وہ کہ قصداً کیے میں نے اور وہ کہ پوشیدہ کیے میں نے اور وہ

کہ ظاہر کیے میں نے اور وہ کہ نادانستہ کیے میں نے اور وہ کہ دانستہ کیے میں نے نقل کیے ہیں احمد بزار طبرانی نے اللهم اغفر

لنا ذنوبنا وظلمنا وهزلنا وجدنا وخطانا وعمدنا وكل ذلك عندنا * ط * یا اللہ بخش ہمارے

لیے گناہ ہمارے اور ظلم ہمارے اور بیہودہ گیان ہمارے اور قصداً گناہ ہمارے اور چوک ہمارے اور دانستہ گناہ

ہمارے اور یہ سب گناہ موجود ہیں نزدیک ہمارے نقل کیا ہے احمد طبرانی نے اللهم اغفر لي خطاي وعمدي

هَزْلِي وَجِدِّي وَلَا تَحْرِمْنِي بَرَكَةَ مَا أَعْطَيْتَنِي وَلَا تَفْتِنِّي فِيمَا أَحْرَمْتَنِي ؛ طس ؛ يا الله بخش مجهكو
ٹهٹهـ ميري اور دانسته گناه ميري او ربيهودگيان ميري اور قصداً گناه ميري اور محروم نكر مجهكو بركت اوس چيزكي
كه دي تو ني مجهكو اور نه فتنه مين ڈال مجهكو بيچ اوس چيزكي كه محروم كيا تو ني مجهكو يعني نه ديني كو سبب فتنه كا نه
كر يعني بي صبري وغيره كرون نقل كي يهه طبراني ني اوسط مين اَللّٰهُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي ؛ حم ؛ يا
الله اچهي كي تو ني صورت ميري پس اچهي كر سيرت ميري نقل كي يهه احمد ابو يعلي ني رَبِّ اغْفِرْ
وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ ؛ الحص ؛ اي رب ميري بخش اور رحم كر اور دكها مجهكو راسته سيدها
يعني دين كي نقل كي يهه احمد ابو يعلي ني سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ
خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ ؛ ت س ق حب مس ؛ فرمايا آنحضرت صلي الله عليه وسلم ني مانگو الله تعالي سي
بخشش اور عافيت كيونكه تحقيق كوئي شخص نهين ديا گيا هي پيچهي ايمان كي كوئي چيز بهتر عافيت سي يعني بعد دولت
ايمان كي درجه عافيت هي كا هي نقل كي يهه ترمذي نسائي ابن ماجه ابن حبان حاكم ني يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي
شَيْئًا أَدْعُو اللّٰهَ بِهِ فَقَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
عَلِّمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ يَا عَمِّ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
؛ ط ؛ حضرت عباس روايت كرتي هين كه عرض كيا مينني اي رسول الله سكها مجهكو كچهه تا دعا كرون مين الله
سي ساتهه اوسكي پس فرمايا مانگ پروردگار اپني سي عافيت پس ٹهيرا مين چند روز پهر حاضر هوا مين
كهي ميني يا رسول الله سكها مجهكو كچهه تا مانگون مين اوسكو اپني پروردگار عز وجل سي پس فرمايا اي چچا ميري
الله سي عافيت دنيا اور آخرت مين نقل كي يهه طبراني ني يَا عَمِّ أَكْثِرِ الدُّعَاءَ بِالْعَافِيَةِ ؛ ط ؛
اي چچا ميري بهت دعا كر ساتهه عافيت كي نقل كي يهه طبراني ني مَا سَأَلَ اللّٰهَ الْعِبَادُ شَيْئًا
أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَغْفِرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ ؛ مر ؛ نه مانگي الله تعالي سي بندون ني كوئي چيز بهتر اس مانگني سي
كه بخشي الله اونكو اور عافيت دي اونكو نقل كي يهه بزار ني يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تُعَلِّمُنِي دَعْوَةً أَدْعُو بِهَا

يُفْتِنِّيْ قَالَ بَلٰى قُوْلِيْ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ
مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا اَحْيَيْتَنَا ۞ ا ۞ عرض کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نی یا رسول اللہ سکہا نہین تم
مجکو ایک دعا کہ دعا کرون مین ساتہہ اوسکی اپنی لیئ فرمایا ہان سکہاتاہون کہہ ای اللہ پروردگار نبی کی کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم ہین بخش میری لیئ گناہ میری اور دور کر غصہ دل میری کا یعنی وہ چیزین کہ غصہ دلاتی ہین
مثل حسد وغیرہ کی دور کر اور بچا مجکو گمراہ کرنی والی فتنون سی جب تلک زندہ رکہی تو ہمکو نقل کی یہہ احمد نی
لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّتِيْ فَاِنَّ الْكَافِرَ يُلَقَّنُ حُجَّتَهٗ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ
حُجَّةَ الْاِيْمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ ۞ ط ۞ نہ کہی ایک تم مین کا یا اللہ سکہا مجکو دلیل میری اسلئی کہ تحقیق کافر
بہی سکہایا جاتاہی دلیل اپنی یعنی دلیل باطل پس نہ چاہت نہ مانگی ولیکن کہی یا اللہ سکہا مجکو دلیل ایمان کی
یعنی کلمہ طیب وغیرہ نزدیک مرنیکی نقل کی یہہ طبرانی نی

فَضْلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ

عَلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالسَّلَامِ ۞ یہہ بیان ہی فضیلت درود وسلام بہیجنی کا اوپر نبی کی
اوپر بہتر درود وسلام ہووی مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ
اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاِنْ دَخَلُوا الْجَنَّةَ لِلثَّوَابِ ۞ حب آ دت س تر ۞
نہ بیٹہی کوئی قوم کسی مجلس مین کہ نہ یاد کیا اللہ کو اوسمین اور نہ درود بہیجا نبی اپنی پر مگر کہ ہوگی یہہ مجلس اونپر
سبب حسرت کی دن قیامت کی اور اگرچہ داخل ہووین بہشت مین واسطی ثواب کی نقل کی یہہ ابن حبان احمد
ابو داؤد ترمذی نسائی حاکم نی ف للثواب متعلق حسرت کی ہی یعنی قیامت کو جب ثواب ذکر اور
درود کا دیکہینگی پشیمان ہوئینگی کہ کاشکی تمام عمر اپنی اسمین صرف کرتی حنفی رح نی لکہاہی کہ ظاہر
حدیث سی یہہ سمجہا جاتاہی کہ ہر شخص اہل مجلس مین سی یہہ دونون کام کری اگر ایک سی بہی فوت ہوگا
تو باعث حسرت کا اسکو ہوگا کرنا ایک کا اورون کو کفایت نہین کرتا اور ملا علی قاری رح نی لکہا
ہی کہ جو شخص نہ کریگا اوسکو حسرت ہوگی اسکو نہین ہونیکی اَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّ صَلٰوتَ

مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ * د س ق حب * فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت بھیجو مجھ پر درود دن
جمعہ کے پس تحقیق درود تمہارا عرض کیا جاتا ہے مجھ پر نقل کیے یہہ ابوداؤد نسائی ابن ماجہ ابن حبان نے
ف معنی حدیث کے یہہ ہین کہ درود بہت بھیجا کرو خصوصاً دن جمعہ کے کہ درود تمہارا جب پڑھتے
ہو مجھ پر عرض ہوتا ہے اور جمعہ کو بطریق اولی بسبب اسکی فضیلت کے اور مناسبت سے اسکو حضرت سے کہ
یہہ سید الایام ہے اور حضرت سید الاولین والآخرین ہین اور ادنی درجہ کثرت کا تین سو بار
ہے کذا ذکر الشیخ اسحق رح لَيْسَ يُصَلِّيْ عَلَيَّ اَحَدٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ * درمس *
نہین درود بھیجتا ہے مجھ پر کوئی دن جمعہ کے مگر کہ عرض کیا جاتا ہے مجھ پر درود اوسکا یعنی جلدی سے ف اور دنون
کہ شاید کچھہ توقف بہی ہوتا ہو نقل کیے یہہ حاکم نے مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ
حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ * د * نہین کوئی سلام بھیجتا ہے مجھ پر مگر کہ پہیرتا ہے اللہ مجھ پر روح میری
یہانتک کہ جواب دیتا ہون اوسکو سلام کا نقل کیے یہہ ابوداؤد نے ف اسپر یہہ شبہہ آتا ہے کہ عقیدہ
اہل سنت کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ مین زندہ ہین اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندہ
نہین ہین وقت سلام کے روح آجاتی ہے جواب اسکا یہہ ہے کہ روح پہیر آنے سے مراد یہہ ہے کہ حضور جناب باریتعالے
مین جو حضرت کی روح مبارک مستغرق ہوتی ہے اوس سے افاقت دیکر ادہر متوجہ کرتی ہین تا جواب سلام کا
دے پس یہہ مراد نہین ہے کہ بدن سے روح مبارک جدی ہے اوسوقت آجاتی ہے کذا ذکر الفخر اَوْلَى النَّاسِ
بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً * ت حب * قریب تر آدمیون کا ساتھہ میرے دن قیامت کے
یعنی رتبہ مین بہت بھیجنے والا اونکا ہے مجھ پر درود کو دنیا مین نقل کیے یہہ ترمذی ابن حبان نے اَلْبَخِيْلُ مَنْ
ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ * ت س حب مس * بخیل وہ ہے کہ ذکر کیا جاؤن
پاس اوسکے یعنی نام لیا جاوے میرا پس نہ درود بھیجے مجھ پر نقل کیے یہہ ترمذی نسائی ابن حبان حاکم نے
اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ فَاِنَّهَا زَكٰوةٌ لَكُمْ [illegible]

ہماری لئی یعنی سبب زیادتی اجر اور بڑہنی مال اور پاکی گناہوں کا ہی نقل کیے ہیہ ابو یعلی نے رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُکِرْتُ
عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیَّ ۔ ت حب ر ط ۔ خاک مین بہری ناک اوس شخص کے یعنی خوار اور ہلاک ہووے
وہ کہ ذکر کیا جاؤن مین اوسکی پاس پس نہ درود بہیجی مجہپر نقل کیے ہیہ ترمذی ابن حبان نے طبرانی نی ف
ظاہر اس حدیث سی ہیہ معلوم ہوتا ہی کہ جب نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجلس مین لیا جاوی ہر بار درود
بہیجی مگر علماء رح نی لکہا ہی کہ ایک بار واجب ہی اور ہر بار مستحب اور افضل ہے کذا ذکر الفخری مَنْ ذُکِرْتُ
عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ ۔ س ط س ص ی ۔ جسکی پاس ذکر کیا جاؤن مین پس چاہیی کہ درود بہیجی مجہپر
نقل کیے ہیہ نسائی نے اور طبرانی نی اوسط مین اور ابو یعلی ابن سنی نی فَاِنَّہٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ۔ ی ۔ پس تحقیق جو کوئی درود بہیجی مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ یعنی رحمت بہیجتا ہے
اوسپر دس بار نقل کی ہیہ ابن سنی نی مَنْ ذَکَرَنِیْ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ ۔ ص ۔ جو کوئی یاد کری مجکو اور نام لیوے میرا
پس چاہیی کہ درود بہیجی مجہپر نقل کیے ہیہ ابو یعلی نے اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِیَ السَّلَامَ
مِنْ حب مس ۔ تحقیق اللہ تعالی کی لئی کتنی فرشتی ہین زمین پر پہرنی والی کہ پہونچاتی ہین مجکو میری امت کی
طرف سی سلام نقل کیے ہیہ نسائی ابن حبان حاکم نی ف یعنی دور ہونی کا خیال نکرین اور توجہ اور حضور
دل سے غافل نہ ہون کیونکہ جہان سی مجہپر درود وسلام بہیجتی ہین مجہی پہنچتا ہی کذا ذکر الفخری لَقِیْتُ
جِبْرِیْلَ فَبَشَّرَنِیْ وَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُوْلُ مَنْ صَلّٰی عَلَیْکَ صَلَّیْتُ عَلَیْہِ وَمَنْ سَلَّمَ عَلَیْکَ
سَلَّمْتُ عَلَیْہِ فَسَجَدْتُّ لِلّٰہِ شُکْرًا ۔ مس آ ۔ تحقیق مین ملا جبرئیل سی پس خوشخبری دی مجکو اور
کہا تحقیق پروردگار تیرا فرماتا ہی جو کوئی درود بہیجی تجہپر درود بہیجتا ہون مین اوسپر اور جو کوئی سلام بہیجی تجہپر
سلام بہیجتا ہون مین اوسپر پس سجدہ شکر کا کیا مینی اللہ کی لئی نقل کیے ہیہ حاکم احمد نی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اِنِّیْ جَعَلْتُ لَکَ صَلٰوتِیْ کُلَّہَا قَالَ اِذًا یُکْفٰی ہَمُّکَ وَیُغْفَرُ ذَنْبُکَ الْحَدِیْثَ ۔ ت مس آ ۔ عرض
کیا ابی بن کعب نی یا رسول اللہ تحقیق مینی کیا واسطی درود تمہاری کی تمام وقت دعا و درود اپنی کا فرمایا پیغمبر صلی اللہ

وسلم نے اب کفایت کی جاینگی ساری مہمات دینی اور دنیائی تیری اور بر آوینگی حاجتیں تیری اور بخشے جاینگے گناہ تیری نقل کے ساری حدیث ساتھہ روایت ترمذی حاکم احمد کے **ف** ساری حدیث یون ہی کہ ابی بن کعب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین چاہتا ہون کہ آپ پر درود بہت بہیجون پس کسقدر مقرر کرون واسطی درود آپکی کی اوسوقت مین سی کہ اپنی دعا کی لئی معین کیا ہی میں فرمایا جسقدر چاہ درود مین صرف کر ابی بن کعب نے عرض کیا کہ چوتہائی حصہ وقت ورد اپنی مین سی آپکی درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر اس زیادہ کری بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا آدہا وقت درود مین صرف کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن زیادہ کرنا بہتر ہی تیری لئی پہر عرض کیا کہ دو تہائی کرون فرمایا جسقدر چاہ لیکن اگر دو تہائی سی زیادہ کری بہتر ہوگا تیری لئے جب اونہون نی عرض کیا اَجعَلُ لَکَ صَلٰوتِی کُلَّہَا یعنی تمام وقت اپنی ورد کا آپکی درود مین خرچ کرونگا پس فرمایا جیسی کہ مذکور ہی یہان سبب یہہ ہی کہ جب بندہ اپنی طلب و رغبت کو اللہ تعالی کی پسندیدہ چیز مین خرچ کرتا اور اللہ تعالی کی رضا کو مقدم رکہتا ہی اپنی مطالب پر تو وہ کفایت کرتا ہی اسکی سب مہمات کو مَن کَانَ لِلّٰہِ کَانَ اللّٰہُ لَہٗ یعنی جو اللہ کا ہو رہتا ہی وہ کفایت کرتا ہی کذا فی المشکوۃ شرح الفخر مَن صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ عَشرًا ۔ ہ د ت ن

ط ۔ جو کوئی درود بہیجی مجہپر ایکبار درود بہیجتا ہی اللہ اوسپر دس بار نقل کی یہہ مسلم ابو داؤد ترمذی نسائی طبرانی نی جَآءَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَومٍ وَالبِشرُ فِی وَجہِہٖ فَقَالَ اِنَّہٗ جَآءَنِی جِبرَئِیلُ فَقَالَ اِنَّ رَبَّکَ یَقُولُ اَمَا یُرضِیکَ یَا مُحَمَّدُ اَنَّہٗ لَا یُصَلِّی عَلَیکَ اَحَدٌ مِن اُمَّتِکَ اِلَّا صَلَّیتُ عَلَیہِ عَشرًا وَلَا یُسَلِّمُ عَلَیکَ اَحَدٌ مِن اُمَّتِکَ اِلَّا سَلَّمتُ عَلَیہِ عَشرًا ۔ س حب مس مص می ۔ تشریف لائی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن یعنی صبح اور خوشی معلوم ہوتی تہی چہرہ مبارک اونکی پر پس فرمایا تحقیق آئی میری پاس جبرئیل پس کہا تحقیق رب تیرا فرماتا کیا نہین خوش کرتی تجکو ای محمد یہہ بات کہ تحقیق نہ درود بہیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ درود بہیجون میں اوسپر دس بار اور نہ سلام بہیجی تجپر کوئی امت تیری مین سی مگر کہ سلام بہیجون مین اوسپر دس بار نقل کی یہہ نسائی ابن حبان حاکم ابن ابی شیبہ دارمی نی مَن صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ عَشرَ صَلَوَاتٍ

عنہ عشر خطیئات ورفعت له عشر درجات ٭ س حب مس ر ط ٭ جو کوئی درود
بھیجے ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر دس درود اور دور کیجاتی ہین اوس سے دس گناہ اور بلند کیجاتی ہین واسطے اوسکے
دس درجے بہشت مین نقل کیے ہیہ نسائی ابن حبان حاکم بزار طبرانی نی اور ایک روایت نسائی و طبرانی
مین یہہ بھی آیا ہی وکتب له بها عشر حسنات ٭ س ط ٭ اور لکھیجاتی ہین واسطے اوسکے سبب او
دس نیکیان من صلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واحدۃ صلی اللہ علیہ وملائکته
سبعین صلوۃ ٭ ا ٭ جو کوئی درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار بھیجتا ہی اللہ اوسپر اور فرشتے اوسکے
ستر درود یعنی رحمت بھیجتے ہین نقل کیے ہیہ احمد نی وکیفیة الصلوۃ والسلام علیه صلی اللہ علیہ
وسلم تقدم ٭ اور کیفیت یعنی طرح درود اور سلام کی اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلی گذری یعنی بعد
ذکر التحیات کی قال علی رضی اللہ عنہ کل دعاء محجوب حتی یصلی علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
وآل محمد ٭ حص ٭ فرمایا حضرت علی نی راضی ہو اللہ اونسے کہ ہر دعا منع کی گئی ہی قبولیت سے یعنی قبول نہین ہوتی یہان
تلک کہ درود بھیجا جاوی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آل حضرت محمد پر نقل کیے یہہ طبرانی نے
اوسط مین وعن عمر رضی اللہ عنہ ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منه شیء
حتی تصلی علی نبیك ٭ ت ٭ اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق دعا ٹھیر رہتی ہی
درمیان آسمان و زمین کے نہین چڑہتا اوس سے کچھ یہان تلک کہ درود بھیجے تو اپنے نبی پر نقل کی یہہ ترمذی نے
ف یعنی قبولیت دعا کی موقوف ہی درود بھیجنے پر اور درود مقبول ہی تو سبب اوسکی دعا بھی قبول ہوتی ہے
کذا ذکر الفخر وقال الشیخ ابو سلیمان الدارانی رحمة اللہ علیہ اذا سألت اللہ حاجة فابدأ
بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ادع بما شئت ثم اختم بالصلوۃ علیه صلی اللہ
علیہ وسلم فان اللہ سبحانه بکرمه یقبل الصلوتین وهو اکرم من ان یدع ما بینهما ٭ اور کہا
شیخ ابو سلیمان دارانی رحمة اللہ علیہ نی جب مانگی تو اللہ تعالی سے کوئی حاجت پس شروع کر اوسکو ساتھ درود

بہیجی پہلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے جو کچھ چاہی تو پہر تمام کرے دعا کو ساتھ درود ہی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیونکہ تحقیق اللہ کی
ذات ساتھ کرم اپنی کی قبول کرتا ہی دونوں درودونکو یعنی اول آخر کی اور وہ بزرگتر ہی اس سے کہ چہوڑ دے اوس چیز کو کہ درمیان اون دونو
کی ہی **ف** یعنی بطفیل درود کی دعا بہی قبول ہوتی ہی اور شیخ ابو سلیمان کا نام شیخ عبد الرحمن ہی بڑی اولیا اور فضلائی شام سے ہین سنہ
سیندرا مین انتقال انکا ہوا کذا ذکر الفخر اور فضیلتین درود شریف کی سوای اسکی اور بہت آئی ہین کہ قید قلم مین آنا
اونکا مشکل ہی مگر واسطی حصول سعادت کی چند روایات بیان ہوتی ہین اللہ تعالی ہم سبکو ان پر عمل نصیب کری فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بہیجتا ہی مجہپر کتاب مین یعنی لکہتا ہی کتاب مین ہمیشہ فرشتی بخشش مانگتی
رہتی ہین اوسکی لئی جب تلک کہ نام میرا اوس کتاب مین رہتا ہی اور فرمایا کہ جسنی پڑہا قرآن اور حمد کی رب اپنی
کی اور درود بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور استغفار کی رب اپنی سے پس تحقیق طلب کی اوسنی خیر جگہ اوسکی سے
اور درود شریف کی پڑہنی سی محتاجگی دور ہوتی ہی آدمی سی اور یہہ بی پروا ہوتا ہی لوگون سی جابر بن سمرہ
اپنی باپ سی روایت کرتی ہین کہ کہا اونہون نی کہ تہی ہم نزدیک رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ناگاہ آیا حضرت پاس
ایک آدمی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل بہت نزدیک ہی طرف اللہ تعالی کی فرمایا سچی بات اور ادا
امانت عرض کیا اوسنی کچہہ اور بہی فرمائی فرمایا نماز رات کی اور صوم ہواجر یعنی روزہ گرمی کا عرض کیا یا رسول اللہ
کچہہ اور زیادہ فرمائی فرمایا کثرت ذکر کی اور درود بہیجنا مجہپر کہ وہ دور کرتا ہی فقر کو روایت ہی ابو ہریرہ سی
کہ اللہ کی فرشتی ہین سیر کرنی والی جب گذرتی ہین وہ ذکر کی حلقہ پر آپسمین ایک دوسری کو کہتا ہی بیٹہہ جاؤ پس جب
لوگ دعا کرتی ہین وہ فرشتی آمین کہتی ہین پس جب یہہ درود بہیجتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بہی درود بہیجتی ہین
انکی ساتہہ یہانتک کہ فراغت پاتی ہین پہر کہتا ہی بعضا اونکا بعضی کو خوشوقتی ہووی انکو کہ پہرتی ہین یہا اور
حال یہ ہی کہ بخشی گئی ہین ان ... فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب بہول جاؤ تم کچہہ پس درود بہیجو مجہپر یاد
آجاوی گی وہ چیز اور صحیح ... ہی روایت کی ... اسمعیل نے کتاب ترغیب مین ساتہہ سند جید صحیح کی کہ پہنچتی
ہی عبد اللہ بن عمرو بن العاص تلک کہا اونہون نی جسکو ہووی حاجت طرف اللہ تعالی کی پس چاہیئی کہ روزہ رکہی ...

اور جمعرات اور جمعہ کو اور طہارت کرے یعنی غسل یا وضو کرے اور اول وقت جمعہ کی نماز کی لیے جاوے پس تصدق کرے کچھ بھی اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت پس جب جمعہ پڑھ چکے پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَاَسْئَلُکَ بِاسْمِکَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ الَّذِیْ مَلَأَتْ عَظَمَتُهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ الَّذِیْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْاَصْوَاتُ وَوَجِلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِهٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَنِیْ حَاجَتِیْ وَهِیَ کَذَا وَکَذَا یعنی لفظ کذا کی جگہہ حاجت اپنی بیان کرے پس تحقیق قبول کیجاویگی دعا اوسکی انشاء الله تعالی اور کہتے ہیں عبد الله کہ یہہ دعا نادانوں کو نہ سکہانا اسلیے کہ دعا کرینگے ساتھہ اسکی گناہ پر اور قطع رحم پر اور سفیان ثوری جب اوٹھنے کا ارادہ کرتے مجلس سے کہتے صَلَّی اللّٰهُ وَمَلٰٓئِکَتُهٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَنْبِیَآئِهٖ اور لکہا ہے بعضی علما نے حدیثوں سے استنباط کرکر کہ درود سبب زیادتی نور کا ہے بندے کے لیے پل صراط پر اور درود سبب ہے واسطے باقی رہنے کی بندی کی لیے تعریف اچہی کو درمیان آسمان و زمین والوں کی کیونکہ درود بہیجنے والا طالب ہے اسکا کہ اپنی رسول پر تعریف کرے اور اکرام کرے اوسکا پس جزا ہے جنس عمل سے ہوتی ہے یعنی جیسا عمل ویسی ہی جزا ملیگی کہ اسکی تعریف باقی رہیگی اور اسیطرح درود ہوتا ہے سبب برکت ذات مصلی کا اور عمل اور عمر اوسکی کا اور درود سبب ہے پہنچنے رحمت خدا کا اور وہ سبب ہے دوام محبت کا ساتھہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہے محبت رسول خدا کا ساتھہ پڑھنے والی درود کی اور وہ سبب ہے بندی کی ہدایت کا اور حیات ہے دل اوسکی کی اور وہ سبب ہے واسطے عرض ہونے نام اسکی کی روبرو رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کی اور وہ سبب ہے قدم جمنے کا پل صراط پر اور سبب گذرنے کا اوس سے اور صلوٰۃ پیغمبر صلی الله علیہ وسلم پر بندیکی طرف سے دعا ہے اور دعا و سوال بندیکی رب اپنی سے دو طرح کی ہے ایک یہہ کہ حاجات اور مہمات اپنی الله تعالی سے مانگے اور دوسری یہہ کہ ثنا کرے اوسکی دوست پر تو نہیں شک ہے کہ الله تعالی دوست رکہیگا اسکو اور رسول اوسکا بہی دوست رکہیگا اسلیے کہ اپنی حبیب

نہ مانگی اور اوسکو اللہ تعالی اور رسول کی محبوب چیز مین صرف کیا اور مقدم رکہا اپنی حوائج پر پس اگرچہ فائدہ درود کا نہ ہوتا مگر یہی یعنی محبت اللہ اور رسول کی تو البتہ کافی تہا کہتا ہی مصنف حصن حصین کا کہ فوائد درود بہیجنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بیشمار ہین اور ثمرات اوسکی ان گنت ہین دنیا اور آخرت مین خصوصا تنگیون اور بہاری اور فکرون اور قضاء حاجات مین اور ہمنی بارہا تجربہ کیا ہی اسکا پس اکثر خوف اور بلا کتون کی جگہہ مین پرا ہین پس نہ نجات دی مجکو مگر درود بہیجنی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کذا فی المفتاح منہیة المولف اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی بہیجی مجہپر دس بار پس گویا کہ آزاد کرتا ہی ایک بردہ اور فرمایا کہ وارد ہونگی مجہپر قومین کہ نہین پہچانونگا مین اونکو مگر بسبب کثرت درود اونکی کے مجہپر اور فرمایا کہ بڑا نجات پانی والا تم مین کا دن قیامت کی ہولون اور اوسکی سی اور مواضع اوسکی سی بہت بہیجنی والا تمہارا ہوویگا مجہپر درود کو اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سی بہت روایت ہی کہ درود بہیجنا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ نابود کرتا ہی گناہون کو پانی ٹہنڈے سی بہی آگ کو یعنی ٹہنڈا پانی جیسی آگ کو بجہاتا ہی اوس سی زیادہ درود گناہون کو نابود کرتا ہی کذا فی الشفاء اور درود بہیجنا واجب ہی جب کہ ذکر کیا جاوی اور سنا جاوی نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتی تہی کہ جو کوئی چاہی یہہ کہ پیوی ساتہہ پیالی پوری کے حوض مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کیسی تو پڑہی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَہْلِ بَیْتِہٖ وَاَصْھَارِہٖ وَاَنْصَارِہٖ وَاَشْیَاعِہٖ وَمُحِبِّیْہِ وَاُمَّتِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ اَجْمَعِیْنَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ اور ایک بزرگ سی منقول ہی کہ اونہون نی امام شافعی سی بعد مرنیکی خواب مین حال اونکا پوچہا پس کہا اونہون نی کہ بخش دیا محبوب میری نی اور رحم کیا بسبب ذکر کرنی میری کی اس درود کو ایک رسالہ کی اول مین کتابون اپنی سی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ وَذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہٖ وَذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ اور ایک بزرگ سی منقول ہی کہ لوگ کشتی مین سوار ہوئی پس چلی ہوا تیز اور گہیر لیا اونکو ہر طرف سی اور موج ماری دریا اور طوفان آیا پس بیقرار ہوئی اور یقین کیا غرق کا اور موت کا پس اسی حالت مین تہی کہ ایک شخص نی

کہ گھبرایا تہا اور کچھہ جاگ گیا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ سکہاتی ہین اوسکو یہہ درود واسطی دفع غصہ
اور حصول نجات کی اور فرماتی ہین کہ سکہا یارون اپنی کو پس پڑہین اسکو ہزار بار وہ شخص کہتا ہی کہ جب بیدار
ہوا مین تو سکہایا مینی لوگون کو اور وہ پڑہنی لگی پس ارادہ کیا ہزار بار پڑہنی کا پس تین سو بار پڑہا تہا کہ
نجات پائی اور موجین ٹھیر گئین وہ یہہ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا
مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا
بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور ایک بزرگ سی منقول ہی کہ جو کوئی کثرت کری اس درود کی بسبب برکت اسکی کہا ہی وہ ہی
جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین مشرف ہوتا ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰی جَسَدِهٖ
فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰی قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ كَذَا فِيْ وَظَائِفِ النَّبِيِّ تمام ہوئی فضیلت درود شریف کی اب بعد ذکر کرنی کلام
والی کی کہتا ہی مصنف رح اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر محمد کی اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسیکہ رحمت بہیجی تونی ابراہیم
پر اور تابعدارون ابراہیم کی پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی یا اللہ برکت اوتار اوپر حضرت محمد کی
اور اوپر تابعدارون محمد کی جیسی کہ برکت اوتاری تونی اوپر ابراہیم کی اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے
تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ
كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر نبی کی جبکہ یاد
کرین اونکو یاد کرنی والی یا اللہ رحمت خاص بہیج اوپر نبی کے جب کہ غفلت کرین ذکر اونکی سی غفلت کرنی والی
یعنی ہمیشہ رحمت بہیج اسطرح کہ کوئی زمانہ ذاکرون اور غافلون سی خالی نہین اور سلام بہیج سلام بہیجنا بہت اللھم

بِحَقِّهٖ عِنْدَكَ اَنْ تَدْفَعَ عَنِ الْخَلْقِ مَا تَرَكَ بِهِمْ وَاَنْ لَّا تُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ مَنْ لَّا يَرْحَمُهُمْ فَقَدْ حَلَّ بِهِمْ مَا لَا
يَرْفَعُهٗ غَيْرُكَ وَلَا يَدْفَعُهٗ سِوَاكَ اَللّٰهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا يَا كَرِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۔ یا اللہ بوسیلہ حق محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ ثابت ہے نزدیک تیری دور کر خلق سے جو کچھ کہ اوترا ہے اونپر اور نہ مسلط کر اونپر اوس شخص کو کہ نہ رحم
کرے اونپر پس تحقیق اوتری ہے اونپر وہ چیز کہ نہیں دور کر سکتا اوسکو کوئی سوا تیری اور نہیں دفع کر سکتا اوسکو کوئی
سوا تیری یا اللہ دور کر ہمسے اے بزرگ اے نہایت رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے قَالَ مُؤَلِّفُهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

خاتمہ

تصنیف

مُحَمَّدِ بْنِ الْجَزَرِيِّ لَطَفَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ فِيْ غُرْبَتِهٖ وَاَخَذَ بِيَدِهٖ فِيْ شِدَّتِهٖ فَرَغْتُ مِنْ تَصْنِيْفِ
هٰذَا الْحِصْنِ الْحَصِيْنِ مِنْ كَلَامِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاَحَدِ بَعْدَ الظُّهْرِ الثَّانِيْ
وَالْعِشْرِيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ الْحَرَامِ سَنَةَ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَسَبْعِ مِائَةٍ بِمَدْرَسَتِيَ الَّتِيْ اَنْشَاْتُهَا
بِرَاْسِ عَقَبَةِ الْكَتَّانِ دَاخِلَ دِمَشْقَ الْمَحْرُوْسَةِ حَمَاهَا اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْاٰفَاتِ وَسَائِرِ بِلَادِ الْمُسْلِمِيْنَ
کہتا ہے مصنف اس کتاب کا محمد بن محمد بن محمد بن الجزری مہربانی کرے اللہ تعالیٰ اوسپر غربت اوسکی مین اور پکڑے اللہ اوسکا ہاتھ
بیچ سختی اوسکی کے فراغت پائی مینے ترتیب اس حصن حصین کیسے کہ ترتیب دی گئی ہے کلام سردار رسولوں صلی اللہ علیہ
وسلم کیسے دن اتوار کی بعد ظہر کی تاریخ بائیسوین تھی ذی الحجہ باحرمت کی سنہ سات سو اکیانوین ہجری مقدس مین
بیچ اوس مدرسے اپنی کی کہ بنایا تھا مینے اوسکو سر راہ عقبہ کتان کی کہ نام ایک موضع کا ہے اندر دمشق کی کہ محفوظ
ہے آفات و بلیات سے بچاوے اوسکو اللہ تعالیٰ آفتون سے اور تمام مسلمانوں کے شہرون کو هٰذَا وَجَمِيْعُ اَبْوَابِ
دِمَشْقَ مُغْلَقَةٌ بَلْ مُسَدَّدَةٌ بِالْاَحْجَارِ وَالْخَلَائِقُ يَسْتَغِيْثُوْنَ عَلَى الْاَسْوَارِ وَالنَّاسُ فِيْ
جُهْدٍ عَظِيْمٍ مِنَ الْحِصَارِ وَالْمِيَاهُ مَقْطُوْعَةٌ وَالْاَيْدِيْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بِالتَّضَرُّعِ مَرْفُوْعَةٌ وَقَدْ
اُحْرِقَ ظَوَاهِرُ الْبَلَدِ وَنُهِبَ اَكْثَرُهٗ وَكُلُّ اَحَدٍ خَائِفٌ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَجِلٌ مِنْ ذُنُوْبِهٖ
وَسُوْءِ اَعْمَالِهٖ وَقَدْ تَحَصَّنْتُ بِمَا يُقَابِلُهٗ عَلَيْهِ فَجَعَلْتُ هٰذَا حِصْنِيْ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَهُوَ
حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۔ یہ تصنیف اوس حال مین تمام ہوئی کہ سب دروازے دمشق کی بند کئے گئے تھے بلکہ

ساتھ پتھرون کی اور خلائق فریاد کرتی تھی یعنی جناب باریتعالی مین اور پر دیوارون قلعہ کی اور لوگ بیچ بڑی مشقت کے
تھی بسبب محاصرہ کرنی ظالمون کی اور پانی روکا گیا تھا یعنی قلعہ کی اندر آنی سی اور رہا تھہ طرف اللہ تعالی
کی ساتھہ عاجزی کے اوٹھی ہوئی تھی اور تحقیق جلایا گیا تھا گرد نواح شہر کا اور لوٹا گیا تھا اکثر اوسکا اور
ہر ایک ڈر رکھتا تھا اوپر نفس اپنے کی اور گھر والون اپنی کی اور مال اپنی کی ڈرنی والا تھا گناہون اپنی سی اور
بری کامون اپنی سی اور تحقیق پناہ پکڑی تھی ہر ایکنی بقدر طاقت اپنی کی اسلئے املا این کتاب کو پناہ اپنا اور
بیچ کام اپنا اللہ تعالی پر اور وہ کفایت ہی ہمکو اور اچھا ہی کارساز وقد اجزت اولادی ابا الفتح

محمدًا وابا بکر احمد وابا القاسم علیًا وابا الخیر محمدًا وفاطمة وعائشة وسلمى وخديجة
روايته عني مع جميع ما يجوز لي روايته وكذلك اجزت اهل عصري والحمد لله وحده
اولا واخرا وظاهرا وباطنا وصلواته على سيد الخلق محمد واله وصحبه وسلامه اور تحقیق
اجازت دی مینی اولاد اپنی کو یعنی ابو الفتح محمد کو اور ابو بکر احمد کو اور ابو القاسم علی کو اور ابو الخیر محمد کو
اور فاطمہ اور عائشہ اور سلمیٰ اور خدیجہ کو روایت کرنی اسکیکی مجھسی ساتھہ تمام اوسچیز کی کہ جائز ہی واسطی میرے
روایت اوسکی اور اسیطرح اجازت دی مینی اپنی وقت کی لوگون کو اور سب تعریف اللہ ہی کی لئی ہی ایک ہی وہ اول
اور آخر اور ظاہر اور باطن اور رحمتین اوسکی نازل ہوون اوپر سردار خلق کی کہ حضرت محمد ہین اور اولاد اونکی پر اور
اصحاب اونکی پر اور سلام اوسکا ہووی ان سب پر اللهم اغفر لمؤلفه ولكاتبه ولمن قرء فيه ولمن
دعا لهم بالخير ولسائر المسلمين والحمد لله وحده وصلى الله على سيدنا محمد وعلى آل محمد وسلم
حسبنا الله ونعم الوكيل نعم المولى ونعم النصير یا الٰہی بخش اس کتاب کی مصنف کو اور لکھنی والے
کو اور اوسکو کہ پڑھی بیچ اسکی اور اسکو کہ دعا کری اونکی لئی ساتھ خیر کی اور سب مسلمانون کو اور سب تعریف خدا ہی یگانہ کی لئی ہی
اور رحمت بھیجی اللہ اوپر سردار ہمارے کی کہ حضرت محمد ہین اور اوپر آل اولاد حضرت محمد کی اور سلام بھیجی اوپر انکی
بس ہی ہمکو اللہ اور اچھا کارساز ہی اچھا مالک ہی اور اچھا مددگار ہی الحمد للہ تمام ہوا بیان

حصن حصین کا اب شروع ہوتا ہی خاتمہ الکتاب کہ مشتمل ہی حدیثوں خوش ... پر
لازم ہی ہر کسیکو کہ مطالعہ انکا ہمیں جس قدر ہوسکی اپنی پر لازم کری تا نفس پاک ہووی نجاست
گناہوں سی اور تاثیر عبادت کی بوجہ احسن حاصل ہو اب جاننا چاہیئی کہ جہاں سی حدیث شروع
ہوتی ہی تو سر خط کہینچ دیئی تا معلوم ہو کہ حدیث اور چلی اور اصل کتاب میں ہر حدیث پر ... قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مثل پہلی حدیث کی یعنی یہہ حدیث فرمائی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی پس اسطرح ... کی اوسکو ذکر نہیں کیا ہی اور فقط متن حدیث پر کفایت
کیا یہہ کتاب ہی رقاق کا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی

نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ * اَلدُّنْيَا
دو نعمتیں کہ ٹوٹی میں ہیں اونمیں بہت لوگ صحت اور فراغت ہی دنیا

سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ * حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ
قیدخانہ مومن کا ہی اور باغ کافر کا ڈہانکی گئی آگ ساتہہ خواہشوں نفسانی کی اور ڈہانکی گئی

بِالْمَكَارِهِ * تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَعَبْدُ الدِّرْهَمِ وَعَبْدُ الْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ
ساتہہ مشقتوں کے ہلاک ہووی بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ لباس کا اگر دیا جاوی

وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ تَعِسَ وَانْتَكَسَ وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبَى
اور اگر نہ دیا جاوی نا خوش ہووی ہلاک ہووی اور سرنگون ہووی اور جب کانٹا چبہی پس نہ نکالا جاوی خوشی

لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةٍ
واسطی اوس بندی کی کہ پکڑنی والا باگ گہوڑی اپنی کی اللہ کی راہ میں پراگندہ ہیں بال سر اوسکی غبار آلودہ

إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي
اگر ہو وا حکم اوسکی فوج میں ... رہتا ہی اگلی فوج میں اور اگر ہوا حکم پیچہی کی فوج میں ... رہتا

اِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ فَوَ اللّٰهِ لَا الْفَقْرَ اَخْشٰى

اگر وہ اجازت مانگے کسی کے ہان آنے کی نہیں اذن دیا جاتا اور اگر سفارش کرے کسی کی نہیں قبول کی جاتی پس قسم ہی اللہ کی نہیں محتاجگی کا ڈر رکھتا ہوں

عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ

تم پر ولیکن ڈرتا ہوں میں تم پر یہ کہ فراخ کیجاوی تم پر دنیا جیسی کہ فراخ کی گئی اوپر کہ تھی

قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوْهَا كَمَا تَنَافَسُوْهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

پہلی تمہاری پس رغبت کرو تم اوس میں جیسے کہ رغبت کی انہوں نے اوسکی اور ہلاک کرے وہ تمکو جیسے ہلاک کیا انکو تحقیق رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا قَدْ اَفْلَحَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ کر رزق آل محمد کا قوت والی تحقیق نجات پائی

مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ

اوس نے کہ اسلام لایا اور رزق دیا گیا بقدر کفا اور قناعت دی اوسکو اللہ نے ساتھ اوس چیز کی کہ دی اوسکو کہتا ہی بندہ مال میرا

مَالِيْ اِنَّ مَا لَهٗ مِنْ مَالِهٖ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى

مال میرا تحقیق وہ چیز کہ واسطے اوسکی ہی مال اوسکے سی تین چیزیں ہیں جو کچھ کھایا پس فنا کر دیا یا پہنا پس پرانا کیا

اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهٗ لِلنَّاسِ

یا دیا پس ذخیرہ کیا آخرت کیلئی اور جو سوائی اسکی ہی پس وہ جانے والا ہی اسکی سی اور چھوڑیگا اوسکو لوگوں کیلئی

يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ

ساتھ جاتی ہیں مردیکی تین چیزیں پس پھر آتی ہیں دو اور باقی رہتی ہی ساتھ اوسکی ایک ساتھ جاتی ہیں اوسکی

اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ

اہل اور مال اوسکی اور عمل اوسکی پس پھر آتی ہیں اہل اوسکی اور مال اوسکا اور باقی رہتا ہی عمل اوسکا

اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا

کون تم میں کا ہی کہ مال وارث اوسکیکا بہت پیارا ہی طرف اوسکی مال اپنی سی عرض کی صحابہ نی ای رسول خدا نہیں ہم میں

أَحَدٌ اِلَّا مَالُهُ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ

کوئی مگر کہ مال اپنا محبوب تر ہی طرف اوسکی مال وارث اپنی کی سی کہا پس تحقیق مال اوسکا وہ ہی

مَا قَدَّمَ وَمَالَ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ ❊ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ

جو آگی بھیجا اور مال وارث اوسکی کا وہی جو پیچھے چھوڑا نہیں ہی تونگری کثرت اسباب سے

وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ ❊ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

و لیکن تونگری تونگری نفس کی ہی فا روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ

صلی اللہ علیہ وسلم نی کون لیتا ہی مجھسی یہ باتیں پس عمل کری اونپر

اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ

اور سکھاوی اوسکو کہ عمل کرے اونپر عرض کی میں نی میں ہوں ای رسول اللہ کے پس پکڑا حضرت نی ہاتھ میرا

فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ

پس گنین پانچ باتین پس فرمایا بچ حرام چیزوں سے ہوئیگا تو بہت عابد لوگون کا اور راضی ہو

بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ

ساتھ اوس چیز کی کہ قسمت میں کی ہی اللہ نے تیری ہوئیگا بہت تونگر لوگون کا اور احسان کر طرف ہمسایہ اپنی کی ہوئیگا

مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ

مومن اور دوست رکھ واسطی لوگون کے وہ چیز کہ دوست رکھی تو نفس اپنی کے لئی ہوئیگا مسلمان اور نہ بہت

الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ ❊ اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ

ہنس پس تحقیق بہت ہنسنا مارتا ہے دل کو تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے

ابْنَ اٰدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ اَمْلَاْ صَدْرَكَ غِنًى وَاَسُدَّ فَقْرَكَ

ای بیٹی آدم کی فارغ ہو میری عبادت کی لئی بھر دونگا سینہ تیرا بی پرواہی سی اور سد کردونگا محتاجی تیری

فا یعنی ترمذی نے ابو ہریرہ سے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

وَاِنْ لَا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ اَسُدَّ فَقْرَكَ + ذُكِرَ رَجُلٌ

اور اگر نہ کریگا تو یعنی نہ فارغ ہوئیگا بھر دونگا ہاتھ تیرا شغل سے اور نہ بند کرونگا محتاجگی تیری ذکر کیا گیا ایک شخص

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ اٰخَرُ

نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عبادت کی اور مشقت کی اور ذکر کیا گیا دوسرا

بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ

ساتھ ورع کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برابر کرو عبادت کو ساتھ ورع کے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خَمْسًا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اس حال میں کہ وہ نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت گن پانچ

قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ

پہلی پانچ کی جوانی اپنی کو پہلی بڑھاپے اپنے کے اور صحت اپنی کو پہلی بیماری اپنی کی اور تونگری اپنی کو

قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ + مَا

پہلی محتاجگی اپنی کی اور فراغت اپنی کو پہلی شغل اپنے کے اور زندگے اپنی کو پہلی موت اپنی کے نہیں

يَنْتَظِرُ اَحَدُكُمْ اِلَّا غِنًى مُطْغِيًا اَوْ فَقْرًا مُنْسِيًا اَوْ مَرَضًا مُفْسِدًا اَوْ

انتظار کرتا ایک تم میں کا مگر تونگری گمراہ کرنیوالی کا یا محتاجگی بھلانیوالی کا یا بیماری فساد کرنیوالی کا یا

هَرَمًا مُفَنِّدًا اَوْ مَوْتًا مُجْهِزًا اَوِ الدَّجَّالَ فَالدَّجَّالُ شَرُّ غَائِبٍ يُنْتَظَرُ

بڑھاپی سخت کا یا موت ناگہان آنیوالی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا

اَوِ السَّاعَةَ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَاَمَرُّ + اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ

یا انتظار کرتا ہی قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہی اور تلخ و سالا آگاہ ہو تحقیق دنیا لعنت کی گئی ہی

مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا اِلَّا ذِكْرَ اللّٰهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا

لعنت کی گئی ہے وہ چیز کہ اوسمیں ہے مگر ذکر اللہ کا اور وہ چیز کہ نزدیک کرے ذکر اللہ کو اور عالم یا طالب علم

الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً

دنیا نزدیک اللہ کی برابر پر پشہ کے نہ پلاتا کافر کو اوس سے ایک گھونٹ

مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى

جو کوئی دوست رکھی دنیا اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی آخرت اپنی کو اور جو کوئی دوست رکھی آخرت اپنی کو ضرر پہونچاتا ہی دنیا اپنی کو پس اختیار کرو

عَلٰى مَا يَفْنٰى لُعِنَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَلُعِنَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ

اوپر فانی کی یعنی دنیا کی لعنت کیا گیا بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا بندہ درہم کا نہیں ہیں دو بھیڑیے بھوکے

فِيْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهٖ لَا تَتَّخِذُوا

ریوڑ میں تباہی کرنی والی زیادہ حرص آدمی سے اوپر مال اور شرف کی واسطے دین اوسکی کی مت پکڑو

الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا مَا اَنْفَقَ مُؤْمِنٌ مِنْ نَفَقَةٍ اِلَّا اُجِرَ فِيْهَا

باغ اور کھیتی پس رغبت کروگی دنیا میں نہ خرچ کیا مومن نے کچھ خرچ کرنا مگر ثواب پایا

اِلَّا نَفَقَتَهٗ فِيْ هٰذَا التُّرَابِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مگر خرچ کرنا اوسکا بیچ اس مٹی کی یعنی مکانکی بنانی میں تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

خَرَجَ يَوْمًا وَنَحْنُ مَعَهٗ فَرَاٰى قُبَّةً مُشْرِفَةً فَقَالَ مَا هٰذِهٖ قَالَ

نکلی ایک دن ہم ساتھ اونکی تھی پس دیکھا ایک گنبد بلند پس فرمایا کیا ہی یہ یعنی کسکی بنا عرض کیا

اَصْحَابُهٗ هٰذِهٖ لِفُلَانٍ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَسَكَتَ وَحَمَلَهَا فِيْ

اصحاب اونکی نی کہ یہ واسطے فلانی شخص کی ہی انصار میں سی پس چپ رہے حضرت اور رکھا اس قصہ کو

نَفْسِهٖ حَتّٰى لَمَّا جَاءَ صَاحِبُهَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فِي النَّاسِ فَاَعْرَضَ عَنْهُ

اپنی دل میں یہاں تلک کہ جب آیا بانی والا اوسکا پس سلام کیا حضرت پر بیچ لوگوں کے پس منہ پھیر لیا حضرت نے اوس سے

صَنَعَ ذٰلِكَ مِرَارًا حَتّٰى عَرَفَ الرَّجُلُ الْغَضَبَ فِيْهِ وَالْاِعْرَاضَ عَنْهُ

کیا اوسنی یہہ کئی بار یہانتک کہ پہچانا اوس شخص نی غصہ بیچ حضرت کی اور اعراض اون

فَشَكَى ذٰلِكَ اِلَى اَصْحَابِهٖ وَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّىْ لَاُنْكِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

پس شکوہ کیا اسکا طرف یارون مقرب اپنی کی کہا قسم ہی اسد کی تحقیق مین البتہ غصی دیکھتا ہون رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ قَالُوْا خَرَجَ فَرَاٰى قُبَّتَكَ فَرَجَعَ الرَّجُلُ اِلٰى قُبَّتِهٖ فَهَدَمَهَا حَتّٰى

وسلم کو کہا یارون نی نکلی حضرت پس دیکھا گنبد تیرا پس پہرا وہ شخص طرف گنبد اپنی کی پس ڈہایا اوسکو یہان تک

سَوَّاهَا بِالْاَرْضِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ

کہ برابر کردیا اوسکو ساتھہ زمین کے پس نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ایک دن

فَلَمْ يَرَهَا قَالَ مَا فَعَلَتِ الْقُبَّةُ قَالُوْا شَكٰى اِلَيْنَا صَاحِبُهَا اِعْرَاضَكَ

پس نہ دیکھا اوسکو فرمایا کیا ہوا وہ گنبد عرض کیا صحابہ نے کہ شکوہ کیا طرف ہمارے بنانے والی اوسکی نی مونہہ پہیرنا تمہارا

فَاَخْبَرْنَاهُ فَهَدَمَهَا فَقَالَ اَمَا اِنَّ كُلَّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ

پس خبر دی ہمنی اوسکو پس ڈہایا اوسکو پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق ہر بنا وبال ہے اوپر بنانی والی اوسکی

اِلَّا مَا لَا اِلَّا مَا لَا يَعْنِيْ اِلَّا مَا لَا بُدَّ مِنْهُ ۔ لَيْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِيْ

مگر جو ضروری مراد رکھتی ہی مگر جو ضرور ہے اوس سے نہیں ہی واسطے ابن آدم کے حق بیچ

سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهٗ وَ

سوا ای ان چیزون سے کے گہر کہ رہی اوسمین اور کپڑا کہ چہپاتا ہی ساتھ اوسکی ستر اپنا اور

جِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ ۔ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِيْ

خشک روٹی یعنی بغیر سالن کے اور پانی آیا ایک شخص پس عرض کیا ای رسول خدا بتاؤ مجکو

عَلٰى عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُهٗ اَحَبَّنِيَ اللّٰهُ وَاَحَبَّنِي النَّاسُ قَالَ اِزْهَدْ

ایک عمل کہ جب کرون مین اوسکو دوست رکھی مجکو اللہ اور دوست رکہین مجکو لوگ فرمایا بی رغبتی کر

فِي الدُّنْيَا يُحِبَّكَ اللّٰهُ وَازْهَدْ فِيْمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ

دنیا سی دوست رکہی تجکو اللہ اور بی رغبتی کر بیچ اوس چیز کی کہ نزدیک لوگون کی ہی یعنی مال دوست رکہین گے تجکو لوگ

نَامَ عَلَى الْحَصِيرِ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِي جَسَدِهٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

سوئے آنحضرت بوریے پر پس اوٹھے حال یہہ کہ تحقیق نشان پڑ گئے تھے بیچ بدن کے کہا ابن مسعود نے یا رسول اللہ

لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَا لِيْ وَلِلدُّنْيَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْيَا

کاش کے تم حکم کرتے ہمکو یہہ کہ بچھاتے ہم واسطے تمہارے اور کرتے کچھ فرمایا کیا ہے مجکو ساتھ دنیا کی اور نہیں ہوں میں ساتھ دنیا

اِلَّا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا ﴿ قَالَ اَغْبَطُ

مگر مانند سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے درخت کی پھر چلا گیا اور چھوڑ گیا اوسکو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

اَوْلِيَائِيْ عِنْدِيْ لَمُؤْمِنٌ خَفِيْفُ الْحَاذِ ذُوْ حَظٍّ مِنَ الصَّلٰوةِ

دوستوں میری سے نزدیک میرے البتہ مومن سبکبار والا صاحب بڑے حصے کا نماز سے

اَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَاَطَاعَهٗ فِي السِّرِّ وَكَانَ غَامِضًا

اچھی کے عبادت رب اپنے کی اور فرمانبرداری کی اوسکی بیچ پوشیدگی میں اور تھا غیر مشہور

فِي النَّاسِ لَا يُشَارُ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ وَكَانَ رِزْقُهٗ كَفَافًا

لوگوں میں نہیں اشارہ کیا جاتا طرف اوسکی ساتھ انگلیوں کے اور تھا رزق اوسکا بقدر احتیاج کے

فَصَبَرَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ نَفَضَ بِيَدِهٖ فَقَالَ عُجِّلَتْ مَنِيَّتُهٗ

پس صبر کیا اوسنے اوپر اوسکے پھر [illegible] کیا حضرت نے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا جلدی کی گئی موت اوسکی

قَلَّتْ بَوَاكِيْهِ قَلَّ تُرَاثُهٗ ﴿ عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ

کم ہوئیں رونے والیاں اوسکی کم رہی میراث اوسکی ظاہر کیا مجھپر رب میرے نے کہ کر دے میرے لئے

بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا يَا رَبِّ وَلٰكِنْ اَشْبَعُ يَوْمًا

میدان مکہ کا سونا پس عرض کیا میں نے کہ اے رب میرے ولیکن سیر ہوں ایک دن

وَاَجُوْعُ يَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ

اور بھوکا ہوں ایک دن پس جس دن بھوکا ہوں میں گڑگڑاؤں طرف تیری اور یاد کروں تجھکو

وَاِذَا شَبِعْتَ حَمِدْتُكَ وَشَكَرْتُكَ * مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًا

اور جب سیر ہوں میں حمد کروں تیری [illegible] دن تیرا جو کوئی صبح کری تم میں سے با امن جان اپنی میں با عافیت

فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا *

بدن اپنی میں نزدیک اوسکی قوت ایکدن کا ہو پس گویا کہ جمع کی گئی اوسکی لئی دنیا تمام

مَا مَلَأَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ

نہ بھرا آدمی نے کوئی برتن برا پیٹ سی کفایت ہیں ابن آدم کو کتنی لقمے کہ سیدہا رکہیں پیٹھ اوسکی

فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَثُلُثٌ شَرَابٌ وَثُلُثٌ لِنَفْسِهٖ *

پس اگر ہے ضرور پیٹ بھرنا پس تہائی رکہی کہانی کی لئی اور تہائی پینی کی لئی اور تہائی دم آنے کی لئی

سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا

سنا آنحضرت نی ایک شخص کو ڈکار لیتی ہوئی پس فرمایا کہ کم کر ڈکار اپنی واسطی پس تحقیق بہت لوگوں کا بہوکے میں

يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا * اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً

دن قیامت کی بہت پیٹ بھرنے والا اونکا ہوگا دنیا میں تحقیق واسطی ہر امت کے فتنہ ہی

وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ * يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ

اور فتنہ امت میری کا مال ہی لایا جاویگا ابن آدم دن قیامت کی گویا کہ وہ بکری کا بچہ ہے

فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ

پس کھڑا کیا جاویگا آگی اللہ تعالی کی پس فرماویگا اوسکو دیا تہا مینی تجکو مال اور مالک کیا تہا مینی تجکو اور انعام کیا

عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ

مینی تجپر پس کیا کیا تو نی پس کہیگا ای رب میرے جمع کیا مینی اوسکو اور بڑہایا مینی اوسکو اور چہوڑا مینی اوسکو بہت

مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ

اوس سی کہ تہا پس پہیر مجکو لاؤں میں تیری پاس تمام وہ پس فرماویگا اوسکو دکہا مجکو جو آگی بہیجا تو نے پس کہیگا

وَاعِيًا ۔ اِذَا رَاَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلٰى مَعَاصِيْهِ

نگہبان یعنی امور شروع جب دیکھے تو اللہ عزوجل کو کہ دیتا ہے بندے کو دنیا سے اوسکے گناہوں پر

مَا يُحِبُّ فَاِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو کچھ کہ دوست رکہتا ہے پس سوا اسکے نہیں کہ وہ ڈھیل دینی ہے پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت

فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى اِذَا فَرِحُوْا

پس جب بہول گئے کافر جو نصیحت دئے گئے تھے ساتھ اوسکے کہولے ہمنے اونپر دروازے ہر چیز کے یہان تک کہ جب خوش ہوئے

بِمَا اُوْتُوْا اَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُبْلِسُوْنَ ۔ اِنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ

ساتھ اوس چیز کی کہ دئے گئے پکڑا ہمنے اونکو یکایک پس اوسوقت وہ متحیر نا امید ہوئے تحقیق ایک شخص اہل

الصُّفَّةِ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ دِيْنَارًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

صفہ میں سے مرا اور چہوڑ گیا ایک اشرفی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ كَيَّةٌ قَالَ ثُمَّ تُوُفِّيَ اٰخَرُ فَتَرَكَ دِيْنَارَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

وسلم نے یہ ایک داغ ہے کہا راوی نے پہر مرا اور پس چہوڑین دوسنے دو اشرفیان پس فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيَّتَانِ ۔ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِيْ

صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ دو داغ ہین ۔ اور روایت ہے حضرت معاویہ سے کہ تحقیق وہ داخل ہوئے اپنے ماموں ابو

هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ

ہاشم بن عتبہ کے پاس خبر پوچہتے تہے اونکی پس روئے ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رولایا

يَا خَالِ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَ

اے ماموں میرے کیا درد ہے کہ بیقرار کرتا ہے تجکو یا حرص ہے دنیا پر کہا ہرگز نہین و

لٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ

ولیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تہی طرف ہماری یعنی صحابہ کی

أَخُذُ بِهِ قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ

عمل کیا مینی اوسپر کہا معاویہ نی اور کیا ہی وہ کہا سُنا مینی حضرت کو کہ فرماتی تہی سوا اسکی نہین کفایہ کرتا ہی تجھکو جمع کرنی مال سی خادم

وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَإِنِّي أَرَانِي قَدْ جَمَعْتُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ

اور سواری بیچ راہ اللہ کی یعنی جہاد کی لیئی اور تحقیق مین گمان کرتا ہون اپنی کو کہ تحقیق جمع کیا مینی یعنی بہت مال روایت ہی ام

قَالَتْ قُلْتُ لِأَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ

کہا اونہی کہ کہا مینی ابی درداسی کیا ہی تجھکو نہین مانگتا تو حضرت سی جیسی کہ مانگتا ہی فلانا

فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَمَامَكُمْ

پس کہا اوسنی کہ اسلیئی نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق آگی تمہار

عَقَبَةً كَؤُودًا لَا يَجُوزُهَا الْمُثْقِلُونَ فَأُحِبُّ أَنْ أَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ

کہاٹی سخت ہی نہین گذرنے کی اوس سی بوجہل اسلیئی دوست رکہتا ہون مین یہہ کہ ہلکا ہون مین اوسکا

الْعَقَبَةِ هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ

کہاٹی کی لیئی کیا ہی کوئی کہ چلی پانی پر بغیر تر ہوئی قدمون اپنی کی

قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ

عرض کیا صحابہ نی نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسی ہی دنیا دار نہین سالم رہتا

الذُّنُوبِ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَ

گناہون سی جو کوئی طلب کری دنیا حلال وجہ سی بچنی کی لیئی سوال سی اور

سَعْيًا عَلَى أَهْلِهِ وَتَعَطُّفًا عَلَى جَارِهِ لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ

خبرگیری کرنی کی لیئی اہل اپنی پر اور مہربانی کرنی کی لیئی ہمسایہ اپنی پر تو ملیگا اللہ تعالی سی دن قیامت کی

وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا

اس حال مین کہ منہہ اوسکا مانند چاند چودہوین رات کی ہوگا اور جو کوئی طلب کری دنیا حلال لی

مُتَكَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِيًا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ اَلدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ،

حال یہہ کہ جمع کرنی والا ہی فخر کرنیوالا ریا کار ملیگا اللہ تعالی سے حال میں کہ وہ اوپر غصہ ہوگا دنیا گھر اوسکا

وَمَالُ مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ

کہ نہیں گھر اوسکی لیے آخرت میں اور مال ہے اوسکا کہ نہیں مال اوسکی لیے آخرت میں اور اوسکو جمع کرتا ہے وہ شخص کہ نہیں عقل اوسکو شراب جامع ہے سب گناہوں کی اور عورتیں

حَبَائِلُ الشَّيْطَانِ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ

جال شیطان کے ہیں اور محبت دنیا کے سر ہر گناہ کا ہی کہا راوی نے اور سنا میں نے حضرت کو کہ فرماتے تھے

اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللهُ تَعَالٰى اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ

پیچھے ڈالو عورتوں کو اس لیے کہ پیچھے ڈالا انکو اللہ تعالی نے تحقیق بہت خوف کی چیز کا کہ ڈرتا ہوں

عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ الْحَقِّ وَ

امت اپنی پہ خواہش نفسانی اور درازگی آرزو کی ہی یعنی حیوۃ میں بس ای پر خواہش پس روکتی ہی حق سے اور

اَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ

ای پر درازگی آرزو کی پس بھلا دیتی ہی آخرت کو اور یہہ دنیا کوچ کرنی والی جانے والی ہی

وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُوْنَ

اور یہہ آخرت کوچ کرنے والی آنیوالی ہی اور واسطے ہر ایک کے ان دونوں میں سے لڑکے ہیں

فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِي

پس اگر سکو تم یہہ کہ نہو تابعداروں دنیا کیسی پس ہو پس تحقیق تم آج بیچ

دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِي دَارِ الْاٰخِرَةِ وَلَا عَمَلَ

گھر عمل کے ہو اور نہیں حساب اور تم کل کو بیچ گھر آخرت کی ہوگی اور نہیں عمل

تمت

خاتمة الطبع

بعد حمد قدیمی که حدیث حمدش هر حادث را درین عالم حدوث از مضیق سهو حداثت سن بر فرازهٔ صحو
هر بلیغ من میرساند و نعت کریمی که شرح متن انعامش تامش خاص و عام را درین خرابهٔ پر شر و شور و معرکهٔ
یوم النشور متحصن حصن حصین عافیت می گرداند بر هر عاقل با هر طاهر و باهر باد که ادنی ترین نمونهٔ کرم
نبی خیر المکرمین حصن حصین واقع گردیده سبحان الله از هر سطرش هزاران هزار انهار فوائد کثیره و بحار عوائد
وفیره سر بموج کشیده شمائم ورد و ورد و عائش مشام هر کسی که جا گزیده بهایش را موجهٔ دریای
قبول کردنیده مگر عوام از ادراک خاصه او عیّ الاجواب و دیگر ثوالیش بسبب عدم وقوف واز
بی موافقت حرمان واز عدم تیسیر نسخ مظفر جلیل شرحش بزبان اردو تالیف شریف عمدة المحدثین مولوی
محمد قطب الدین مطبوعه شاهجهان آباد و کمیابی آنها بزمان حال هر یکی طالب و خواهان لهذا بمطبع
اوامر شریع نبی آخر الزمان راقم آثم محمد مصطفی خان خلف حاجی محمد روشن خان روّح الله روحه
الجنان در بیت السلطنت لکهنؤ محله محمود نگر زیر اکبری دروازه بتاریخ بستم ربیع الآخر سنه ۱۲۶۱
الف و مائتین زائد علی الستین من هجرة النبی خیر الوری آن کتاب ممتنع الجواب را مع چند اوراق
خاتمه ملحقه جناب شارح ممدوح دامت فیوضه در احادیث صحیحه که ورودش مثمر بی رغبتی مزخرفات
دنیوی هست در مطبع خود معروف بمصطفائی بصد صحت و صفائی زیب انطباع داد و ان شاء الله العزیز
بر وقت حصول فرصت اشاعةً للمنافع شاهد خاتمهٔ موصوفه را علیحده متحلی بحلیهٔ طبع خواهد نمود حق سبحانه
جل شانه جملهٔ ارباب دین و اصحاب یقین علی الخصوص کارپردازان این مطبع مطبوعه را بتعمیل احکام برکت
انجامش مفتخر ابدی و مستسعد سرمدی و محصوران حصار ضلالت را از افتتاح ابواب معنی آیینش حصن حصین ایمان

اللّٰهم وفقنا علی حفظه بالصدق والیقین و

قطعہ تاریخ خامہ زادۂ طبع وقاد و ذہن نقاد میرزا ناصر علی نصیر سلمہ اللہ القدیر

شرح متین حصن حصین چون ظفر جلیل
از انطباع نافع بہر اہل دین شد

تاریخ او دلا ز سر انبساط زود
خوان فتح باب معنی حصن حصین شد ۱۲۷۰

قطعہ تاریخ سر زدۂ طبع برادر عزیز وافر تمیز عبد الرحمن خان سلمہ المنان

طرفہ از انطباع این نسخہ
شاد ہر خاطر ملول شد

سالش انکار بی سر انکار
شرح حصن حصین قبول شد ۱۲۷۰

ایضاً منہ

منطبع گردید شرح نافع حصن حصین
قاری و سامع از و منزل گزین عافیت

بی ہراندیشہ سال انطباعش
گفت مہر و مہ بیان حصن حصین عافیت ۱۲۷۰

قطعہ تاریخ از نتائج افکار مولوی حنفی الدین صاحب سلمہ الغفار

این کتاب پر از مطالب دین
طبع شد چون بصحت و تزئین

گفت ہاتف بمن ز روی یقین
شد مطبوع شرح حصن حصین ۱۲۷۰

تصحیحنامۂ ظفر جلیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۱۳	اصحابہ	اصحابہ
۹	۱۶	پیغمبر	پیغمبر
۱۰	۱۰	سات	ساتہہ
〃	۱۱	چھوٹین	چھوٹی
۱۵	۱	یستکبرون	یستکبرون
〃	۱۴	پورہ	پورا
〃	۱۹	ائی ہنگا	الہنگا
۱۷	۱۷	تکبرا	تکبرا
۱۸	۱۹	گیا	آیا
۱۹	۱۷	دہ	دہ
۲۱	۶	توجہہ	توجہ
۲۵	۹	ہولی	ہولی
۲۷	۵	توجیہہ	توجیہ
۳۲	۸	تفتشین	تفتنین
۴۰	۱۴	نہی	سی
۴۲	۱۰	چنر	چیز
۴۴	۶	یکون الذاکر	یکون الذاکر
〃	۱۱	بالسواک	بالسواک

اللهم یا رب افعل بی و بجمیع ... عاجلا و آجلا فی الدین و الدنیا و الآخرة ما انت له

اهل ولا تفعل بنا ما نحن له اهل انک غفور رحیم

جواد کریم بر رؤف رحیم